مسلم و غیر مسلم سب دیکھیں اور حق کی تحقیق کریں

فقل انما الغیب للہ فانتظروا انی معکم من المنتظرین ۵

اے رسول مسلمانوں سے کہدو کہ غیب تو اللہ ہی کیلئے ہے تو تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنیوالوں میں ہوں

باظہار مراتب اہلبیت و اتمام حجت

سفینہ نوح

اہلبیت

جو سوار ہوا وہ پار ہوا ورنہ ہلاک ہوا

آفتاب حجت

بحکم خدا از جانب رسول

مالک و مختار نجات و شفاعت

مومنین بجائے خود منتظر اور تیار قبل ظہور تابہ قیامت

بخوشنودی امام حجت تا مقدور بکثرت اشاعت

اسی کی حمایت میں زبانوں کو قلموں کو ہاتھوں کو نہ روکیں خود امام قائم ناظر ہیں

مولفہ:- زید - ایچ - ابو المظفر

قومی پریس متصل مظاہر علوم سہارنپور

آخری سورہ طٰہٰ قُل کُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا فَسَتَعلَمُونَ

مَن اَصحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ وَمَنِ اهتَدٰی آیت نمبر

اے رسول کہدو کہ ہر شخص اپنے انجام کا منتظر ہے تو تم بھی انتظار کرو۔ لیکن عنقریب لوگ خود معلوم کر لیں گے کہ کون صراطِ مستقیم کے مالک۔ اور کون ہادی خلق ہیں۔

ھُوَ العَلِیُّ الاَعلٰی

قرآن میں طرح طرح سے اللہ نے اپنی طاقتوں کو اپنی نعمتوں کو اپنے اوصاف کی معرفتوں کو۔ انبیاء و اولیاء آئمہ کی تعریفوں اور قصوں کو اُن کے مخالفین اخوان الشیاطین کی بار بار مذمتوں لعنتوں کو انکے مختلف طرح کے عذاب کو۔ مزید تنبیہ اور آگاہی کے لئے بہ تکرار ذکر کیا ہے۔ پھر بھی لوگ قرآن کو نہیں دیکھتے اور جو اکثر یا روزانہ دیکھتے اور اُلٹتے ہیں یا قدرے ظاہری معنوں سے بھی خود کو واقف کار بناتے ہیں۔ وہ بھی اثر نہیں لیتے واحد حق بات کی تلاش نہیں کرتے آبائی ضدی مذہب پر اڑے رہتے ہیں۔ تو قرآن کی اللہ کی ناقدری سے اللہ کا مقصد ناکام رہا۔

تاہم جو کچھ بھی سفینۂ نجات یا صحیفۂ اہلبیت میں اللہ و محمد کے قول اور عمل کو بابت مراتب اہلبیت مختلف کتب کے حوالوں سے آیتوں سے حدیثوں سے علماء صوفیائے کرام کے اقوال سے اہلسنت کی قدیمی کتابوں سے یہاں نقل کر دیا ہے تو اس کی خریداری میں غیر تو غیر اپنوں کو کافی اثر لیکر بارھویں امام کی نامزد کتاب کی کافی اشاعت پر ان کی نصرت میں خود کو اور بھائیوں کو اُبھارنے میں کمی نہ کریں۔ یہ سب زندہ ہیں خود مشاہدہ کرتے ہیں۔ تو اللہ نے مخلوق کو ملائکہ کو

اہلبیت کا تابع بنادیا اور انبیاء کو اپنے حبیب خاص محمدؐ کو علیؑ و فاطمہؑ کا حسنؑ و
حسینؑ کا شیدائی اور ناز بردار بنا کر دکھا دیا۔ علاوہ ازیں خود اللہ نے سب سے
پہلے ہمراہ ملائکہ درود محمدؐ و آل محمدؐ بھیجکر کل مسلمانوں کو درود کی تاکید
کرنے سے اہلبیتؑ ذکر خیر کو ہر وقت نمازوں کے مقبول کرنے کی شرط لگادی ہو
بلکہ خدا اپنے حبیب محمدؐ کی بغیر آل کی درود بھی ناقص نامقبول جو بزبان رسول
سنائے جانے پر جو اہلبیتؑ کی عظمت نزد خدا و رسول جسقدر بڑھی چڑھی دکھائی
گئی ہے وہ انسانی تصور سے باہر ہوگئی۔ نیز اللہ نے اپنی عبادت کو عبادت گاہ
کعبہ کو قرآن کو اور حق کو انکے پیچھے کر دیا ہو۔ مرضیات اور مشیت کا مختار بنا کر
دکھا دیا ہو تو اللہ کے ایسے شفیع کے بجائے غیروں کو شفیع ناجی سمجھا جائے تو
یہ دیدہ دانستہ بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہوگی۔

(پہلے غائب کی تلاش لازمی پھر اس کی حمایت میں کامیابی بھی لازمی ہے)

زمین آسمان کا جو خالق اور مالک ہے وہ تو نظروں سے ہمیشہ غائب ہی رہیگا
کل مخلوقات خواہ کہ جن و انسان کا پہلا فریضہ ہے کہ اپنے خالق غائب کو کسی
معجزہ نما رہبر کے ذریعہ پہچاننے کی کوشش کریں۔ لیکن بجائے تلاش معرفت خالق
انسان نے خود ہی کو خدا منوانا چاہا۔ یا مخلوقات میں جسے بہترین سمجھا اسکو
دیوتا یا پوجا کا ذریعہ بنالیا۔

ایک اصلی حقیقی غائب خدا کے مقابل آدمؑ سے عیسیٰؑ تک لاتعداد نقلی
خدا بنتے گئے اور خود فنا ہو ہو کر اپنی فانی حقیقت اور اصلی خدا کے باقی کی
حقیقت دکھلاتے رہے۔ نامور انبیا جسقدر گزرے انکے زمانہ میں یا بعد میں
کسی نے انکے نام کے مدعی ہوکر خود کو نہیں کہا کہ میں آدمؑ ہوں۔ نوحؑ ہوں۔ ابراہیمؑ
یا موسیٰؑ ہوں عیسیٰؑ یا محمدؐ ہوں یا ان کے بعد کہا ہو کہ میں علیؑ ہوں یا حسنؑ حسینؑ ہوں۔

ممکن ہے کہ ان کی محدود زمانہ کی نبوت اور امامت ان کی حیات تک
ختم ہو ہو کر مجدد مدعیان وقت کی محدود نگاہوں میں کچھ مہتم بالشان نہ گذری ہو
لیکن امام مہدی علیہ السلام کے نام یا انکی عظیم الشان کام اور طویل غیبت کی
علامات بذریعہ روایات پیشینگوئیوں کو کتابوں سے دیکھکر (بغیر اصل کی دیکھے)
اُن کے نام کے مدعی ہونے سے اپنی شہرت کا فقط ذریعہ کیوں قرار دیا یا امام
کے کتنے مہدی نقال مدعی ہو ہو کر فنا ہوتے رہے۔ اور اصلی مہدیؑ کا وجود
ثابت کرتے رہے۔

یہاں غلام احمد کی جسارت کو دیکھیے کہ ختم نبوت کے قدرتی بند کو توڑ موڑ
کا مرزا اور احمد کا غلام کہلوا کر اپنے آقا سے خود کو افضل اور سرتلج انبیا بنانا
پسند کیا مگر خود کو محمد نہیں کہا۔ ہاں ہمنام محمد مہدی ہونے کا (انکی کتابی علامات
روایات دیکھکر) دعویٰ کر دیا۔ بلکہ دماغی ہڑبونگ میں آکر خلاف روایات خود
کو عیسےٰ بھی اور ہندوؤں میں کرشن کہکر ہر اک مذہب کے مقابل اپنی ٹنگ دم لگا
دی۔ ان باتوں کی اہل نظر نے معقول تردید کر دی۔ لیکن افسوس تو خواجہ صاحب
کمال دین وغیرہ بہت سے ناقابل عالموں پر ہے کہ انھوں نے نبوت توڑ کے
محمد سے افضل اور عیسےٰ مہدی بنانے کو پسند کر لیا۔ سب جعلی مہدی والے ختم
ہمنام محمد آخری محمد باقی ہے جو بعد وفات محمد زمین آسمان باقی ہیں اور تا قیامت
بمصلحت خدا باقی رہیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ کے ترجمہ پر اکتفا
کی جاتی ہے۔ ہم نے نازل کیا قرآن کو شب قدر میں۔ آپکو معلوم ہے کہ شب قدر کیا چیز
ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں کی راتوں اور دنوں سے بہتر ہے۔ کیوں بہتر ہے
اسلئے کہ اس رات کو زمین پر آسمان سے کل فرشتے اور روح القدس (جبرئیل) ہویا

دوسرے کا نام ہو) اپنے خدا کے حکم سے کل امور لیکر طلوع صبح تک نازل ہوتے ہیں۔ اور امام زمان آخری حجت پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔

(۱) کس پر نازل ہوتے ہیں:-

زمین میں محمد پر جو ہمنام ہو رقائم مقام محمدؐ ہے اور بحکم خدا باعث ایجاد و بقائے کونین تا مصلحت خدا زندہ باقی رکھے گئے جنکا لقب بقیۃ اللہ منتظر اور امام غائب ہے جنکی غیبت پر ایمان لانا واجب ہے۔

بحوالہ تفسیر قمی و کافی کلینی از امام زین العابدینؑ و امام جعفر صادقؑ علیہ السلام ارشاد باری اپنے رسول سے ہوتا ہے۔ اے ہمارے حبیب میرے کل فرشتے اور میرا فرشتہ روح میرے حکم سے شب قدر میں جب سے (تمہاری اولاد میں آخری حجت پر نازل ہوتے ہیں تم پر اور تمہاری آل پاک پر صبح ہونے تک میرا درود و سلام پہنچاتے ہیں۔ اور جو کچھ امور اس سال عالم میں ہوں گے کل فرشتے اپنے اپنے لکھے ہوئے کاموں کو امام زمانہ ہماری آخری حجت محمد کے سامنے ہمارے حکم سے ہر سال پیش کیا کرتے ہیں۔

ادھر اہل زمین جو معتقدین اہلبیتؑ امام زمانہ کو بحکم خدا و رسول زندہ مانتے چلے آرہے ہیں وہ بھی پندرہ شعبان کی شب برات میں چراغاں کرتے مختلف عنوان سے عید مناتے ان کی مدح سرائی کرتے، نام محمد سنکر جسطرح درود فوراً بھیجتے ہیں اسی طرح بارہویں امام کا نام سنتے ہی تعظیماً قدرتاً سر جھکا لے ہاتھ سے سلام کرنے کو واجب جانتے اور عربی زبان کے عریضہ درخواست پر اپنے مقصد لکھ کر دریا یا کنوئیں میں چھوڑتے طالب مراد ہونے سے اپنے امام زمانہ کو عالم وقت زندہ قائم ماننے کا ثبوت دیا کرتے ہیں۔

کعبہ و عرش کیا چیز ہیں خانہ اہلبیت رسالت کی رفعت اتنے کہیں بلند ہے جن پر خدا و رسول درود و سلام بھیجتے ہوں

فی بیوت اذن اللہ ان ترفع و یذکر فیھا اسمہ بالغدو و الاصال - کچھ گھر ایسے ہیں جنکو اللہ نے اسلئے رفعت دی ہے کہ انہیں صبح و شام اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

بروایت انس اور بریدہ تفسیر ثعلبی اور تفسیر درمنثور سیوطی میں ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے پر رسول نے اہلبیت کے گھر کی فضیلت ظاہر کی کہ اللہ خانہ علی و فاطمہ کو اسلئے بلند مرتبہ دیا ہے کہ انہیں صبح و شام ذکر خدا ہوا کرتا ہے۔ کسی نے پوچھا وہ کون گھر ہیں۔ تو رسول نے پہلے امتحاناً انبیاء کے گھر بتلائے۔ فوراً جناب ابوبکرؓ نے پوچھا۔ کیا علی و فاطمہ کا گھر بھی انمیں داخل ہے تو آپ نے فرمایا کہ انبیا کے مکانوں سے کہیں بہتر ہے۔ اس دوسرے سوال کے پیدا کرانے کی بنا پر آپ نے پہلے انبیا کے گھروں کا ذکر اسلئے کر دیا۔ کہ اصحاب کو انبیاء کے گھروں سے بھی اہلبیت کے گھر کی افضلیت بھی روشن ہو جائے

(بحوالہ تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ سطر ۳ - مصر)

آیہ تطہیر آنے پر جناب رسول مقبول خانہ علی و فاطمہ پر روزانہ علی الصبح جاکر دروازہ کھٹکھٹا کر اسطرح السلام علیکم یا اہلبیت النبوۃ و معدن الرسالہ کہکر سلام بھیجتے۔ انکو اٹھاتے۔ پھر آپ آیہ تطہیر کی تلاوت کیا کرتے۔

یہ عمل آپ نے چھ ماہ تک اسلئے جاری رکھا تھا کہ امت تا قیامت اس گھر کی وقعت خدا اور رسول کی طرح کریں۔ اور گھر والوں کی محبت و اطاعت، اور حکومت سے وابستہ رہیں۔ باہر نہ ہو جائیں۔

اللہ کے قدیمی نظام میں مجدد بندوں کی بلند پروازیاں ہمیشہ سے ہوئیں خود اُن کے لئے مضر ہوگئیں

اول دشمن آدم نے اپنے طبقہ جنیت اور ناری خلقت کے حدود سے تجاوز کرکے بغیر حکم خدا خود کو غیر مادہ نوری فرشتوں کے طبقہ میں گھسا کر حجب بقا سے تعلقات طاعت و اطاعت خالقیت جامہ حقیقت سے عبدیت بلکہ آدم آتشی صد سے جلکر خود کو افضل و اشرف جتانے پر از درگاہ عبودیت خارج کرالیا۔ الٰہی قدیمی نظام میں رائے زنی کی بدعت سے خلل ڈالکر اپنی اس ادعا بغرمی کا یہ نتیجہ فوراً وہیں دیکھا اور تا قیامت اپنے باغیانہ عمل کا منشا دنیا کو دکھا دیا۔

اسی طرح انسانی خاکی طبقہ کے لوگوں نے بحکم خدا انبیا کے ذریعہ دشمن آدم کے بدعمل سے ڈرانے بچانے کی تاکید ہوتے ہوئے بھی ابتدائے اولاد آدم ہی سے انبیاء و اوصیا جیسے الٰہی قدیمی صحیح واسطوں کو ماننے کے بجائے انکی نفی کرنے اور اُن کے بجائے اپنے خود ساختہ مجدد نما بندے بنانے اور اُن کے عقائد و عمل پر چلنے انکو ذریعہ نجات قرار دینے کے متضاد عقیدے تا رسول جاری کر لئے اور بعد رسول تا قیامت صغرائے مسلمانوں میں جاری ہوتے رہیں گے۔ تو لوگوں نے خود کو برحق ناجی اور اپنے خلاف سبکو ضلالت و ناریت کے فتوے لگانے کے اختیارات بھی ہر ایک فرقے نے از خود حاصل کر لئے۔

مسلمانوں کی بعض جماعتوں نے انبیا جیسے درمیانی واسطوں کی تعلیم کے بجائے اپنی نفسانی تصورات کو بڑھا کر ریاضت و مجاہدات کی نفسانی طاقت سے خدا تک رسائی چشم عین سے مشاہدہ جمال باری اور مراتب جذب وصال ربانی حاصل کرنے غائب چیزوں کو آنکھوں سے

مشاہدہ کر لینے کی جرائت پیدا کریں۔ بلکہ خالق اور مخلوقات ارضی و سماوی کو دو جدا چیزیں بھی نہیں قرار دی۔ سب وہی ایک ہی ہے انکی یہ جسمانی تفرلق ایک عارضی چیز ہے۔ سب کالعدم ہے۔ وہی ایک شے ہے جو کبھی کچھ کبھی کچھ ہو کر باقی رہے گی۔ اب اگر ایسے خود ساختہ عقائد میں سوائے اللہ کی ذات سے مغفرت و نجات چاہنے اور مصیبتوں میں سوائے اللہ کو پکارنے پر انحصار کر کے جملہ واسطوں (محمد اور دیگر انبیاء و ائمہ) کے نفی کر دینے کے عقیدہ پر فخر کرنیوالوں کیساتھ خود اللہ ہی ان کے خود ساختہ برات و جسارت کے عقیدہ سے اس بنا پر کیا خوش ہو جائیگا کہ ہائے یہ کیسے متوالے بندے ہیں جو بغیر ہمارے ذریعوں واسطوں کی اعانت طلب کیئے خود اپنی طاقتوں سے ہم میں گھل مل جانیکے خواہاں ہیں۔ اور یہ ہمارے کسی کو شفاعت اور دفع مصیبت میں مددگار بنانا بھی پسند نہیں کرتے یا یہ غضبناک ہو کر اللہ اپنے خلاف ایسے خودرائی خودپسندی کے عقیدہ کو (خواہ مطلق جملہ واسطوں کی نفی کی گئی ہو یا صرف محمد واسطہ کو برائے ذریعہ مغفرت و شفاعت لیکر باقی مساوی نوری پنجتن واسطوں کے واسطوں کی نفی کی گئی ہو سے) بہرحال اپنے نظام عالم کے باعث ایجد و بقائے عالم سطے کردہ واسطوں کی نفی سے خصوصاً جیسے پہلے واسطہ کی نفی ہو جانے اور حدیث قدسی لولاک کے بموجب مقصد خطاب اور انت مقصودی و مرادی کے خلاف ہو جانے پر سطے شدہ مقصد مراد غرض خالق درہم برہم ہو جانے پر جملہ پنجتنی واسطوں کی نفی سے قطعی غضبناک ہو کر ایسے معتقدین کو حدیث ثقلین کے کالعدم کر چکا ہے تو پنجتن کے واسطوں کی نفی سے رسول کو لولاک کا خطاب کالعدم اور انت مقصودی مرادی کا خطاب کالعدم ہو گیا۔ علاوہ ازیں

نور محمدی کی تحقیق پر اول ما خلق اللہ نوری سے اپنی اولی خلقت نوری کی تمہید بھی اسلئے کالعدم ہوجائے گی۔ کہ آپنے اپنے دوسرے مساوی جز نوری کے ہوا ہوتے ہی فوراً انا و علی من نور واحد فرما کر علی کے نور کو اپنے نور سے متحد واحد دکھانے سے ہم غرض تصدیق کرانے پر رسول کے ہر دو قول ایک جز کی نفی سے دوسرے جز کی نفی ہے منکرین خلافت علی و اہلبیت کے عقائد ہے) تا قیامت کالعدم ہوکر مقصد مراد خدا لغو ہوکر اسکی تردید سے انکی تکذیب توہین وغت رسالت رسول سے علانیہ کی جاچکی جنکے اعتقادوں کو بذریعہ احادیث ثقلین و سفینہ یا القرآن والحق مع علی وغیرہ باطل کیا جاچکا۔ محدود دور نبوت و رسالت محمدیہ ختم ہوتے ہی دوسرے جز نوری امامت و اسکے دور کی ابتدا ہوتے ہی تا قیامت بقائے دور مہدی۔ غیر محدود مدت تک اسکے بقا کی اہمیت اور جنکی معرفت محبت و اطاعت مثل اطاعت قرآن و نبوت عین مقصود و مراد خدا و رسول کہی جا چکی تو اسکی عظمت و جلالت کو عالم ذر میں خدا سے پوچھو جس نے اپنی ربوبیت اور محمد کی نبوت کیساتھ علی و آل کی ولایت و محبت اقرار سب سے قبول کرائی ایسے مقصد و مراد عظیم کی نفی سے نوراً نبوت محمدی کی نفی قرآن و احادیث کی نفی سے خدا کی وحدانیت کی نفی ہوجانے کی بنا پر ستفترق امت سے واحد فرقہ کی نجات باقی بغیر اسلامی فرقوں کی ضلالت ہلاکت بحکم خدا رسول کے سناری

اللہ خالق عالم نے خود آیہ وابتغوا الیہ الوسیلہ، اپنے	کسی عالم سے بغیر اسی کے مقررہ وسیلہ سے ملے موافق بنائے کوئی مراد نہیں پا سکتا

خالق سے تعارف و مقصد کے لئے وسیلہ چاہو پھر دیگر آیتوں کے علاوہ آیۃ الکرسی میں من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ سے وسیلہ کی طلب کا حکم کر

کہ بغیر خدا کی اجازت مقررہ شفیع انبیاء و ائمہ کے دوسرا مخالف عقائد کیسے شفیع ہو سکتا ہے جبکہ وہ اپنے باطل عقیدہ سے پہلے ہی راندہ ہو چکا ہو۔ تو بندوں کا فریضہ ہے کہ خدا کے مناسب عطا کردہ اوصاف کے مقررہ وسیلہ انبیاء و ائمہ جیسے معصوم ذریعہ کو نجات و مغفرت کے لئے تلاش کر کے اُن کے قول و عمل کی پیروی کریں۔ ذاتی نمایندوں کی رائے زنی سے خود رائی سے بچیں۔

(ل) پھر اپنے رسول کے ذریعہ مسلمانوں کو اللہ اپنی اطاعت محبت کا طریقہ بتاتا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ؕ

اے رسول مسلمانوں سے کہدو گر تم اللہ کو دوست رکھنا چاہتے ہو میرا اتباع کرو تو اللہ بھی تمکو دوست بنائے گا۔ جو اللہ کے معصوم واسطوں (محمد مع اہلبیت کی یا فقط محمد کو مانکر ان کے معصوم اہلبیت (علی و فاطمہ باقی ائمہ ہدیٰ) کی نفی کریں ان کو غیر ضروری سمجھیں تو آیات و احادیث مقصود خدا و رسول کے خلاف ہو گا نتیجہ خراب ہو گا۔

اس آیۂ کیساتھ مختلف مقام پر اطیعو اللہ و اطیعو الرسول سے حکم (اطاعت و اتباع رسول کی آزمایش کا موقع محل دشمنوں کے مقابل جاں نثاری میں ثابت قدم ہونے پر زخم کھا کر قتال کرنے پر جو زندہ ہے یا جنگ میں نہ آسکے یا بعد جنگ پیدا ہوئے تو ان کی ایمانی دوسری آزمائش محبت و اطاعت اہلبیتؑ میں ان کے مخالفین کی نفی پر تا حیات ثابت قدم رہنے سے رہی گئی اور بذریعہ آیات و احادیث ایمان و نجات کا باعث قرار دی گئی۔

(اہلبیعت کی شان ناز برداری خود اللہ نے حبیب محمد کے ذریعہ برپا کی)

یہ بات کون نہیں کرتا اور کون نہیں جانتا کہ جب لائق اولاد سے یا کنبہ کی قابل فرد سے اس کے با اختیار بزرگ کے تجربہ میں ان کے تمام اور خاندانی کمالات کے بلند کرنے ترقی دینے کا اعتبار کامل ہو گیا ہے اپنے منصب پر اسکو فائز کر دیتا ہے۔ دوسروں پر اثر ڈالنے کے لئے اسکی شان بڑھاتا اسکی ناز برداریاں کیا کرتا ہے تا کہ خاندان اور شاہی اثر یا حول کے قدیمی ماننے والوں پر بدستور قائم رہے اور لوگوں کے خیالات میں ذاتی اختلاف سے تفرقہ نہ پیدا ہو سکے بجائے موافقت مخالفت کا مادہ کسی میں نہ پیدا ہو جائے۔

بے شکل و صورت خالق اور مالک حقیقی اپنے کمال قدرت کی شان دکھانے اپنے اوصاف اور مقاصد کی تعلیم دلانے کے لئے اولاً نور محمدی کا پیدا کر کے اسی کی زبانی۔ اوّل ما خلق اللہ نوری سے خالق کے قدیم وجود کی بعد اسے حکم سے اپنے حادث وجود کی شہادت کیساتھ فوراً بغیر وقفہ اسی کے نور سے دوسرے نور کے جدا کرتے ہی اسی کی زبان سے انا و علی من نور واحد کہلوا کر اپنے نبوی مساوی حصہ نور سے دوسرے حصہ نور کی درجہ امامت کے واحد ہونے کا اقراری نبوت شہادت دلا کر اس امر کا تا قیامت علانیہ منادی کرا دیتا ہے کہ پہلے حصہ نور سے مقررہ زمانوں تک کار نبوت و رسالت انجام دلاتے ہی آخری نبی کی ختم نبوت کیساتھ فوراً دوسرے حصہ نور سے اسی کی نیابت و عہدہ امامت وصایت کا کام تا قیامت باقی رکھا جائے تاکہ خالق عالم کے حسب مرضی جملہ مقاصد انجام پاتے رہیں۔ مذہب امت میں مذہبی اختلافات نہ ہونے پائیں

جبکہ یہی دو نور جیسے نبوت اور امامت والے باعث ایجاد و بقائے
کونین واحد متحد ٹھہرے تو لولاک لما خلقت الافلاک اور انت
مقصودی و مرادی کے واحد خطاب سے (یہ پنجتنی نورانی افراد)
متحد مخاطب ہوئے تو اللہ نے نبوت محمدی کے ختم اور وجود نبوی اٹھا لینے
نظر و سے چھپا کر حجاب غیب کے اندر لیکر زمین و آسمان کے نظام کو محمد
کے بعد دور امامت کے بارہ عدد ہمنام محمد کے یکے بعد دیگرے بقدر ضرورت
کم و بیش اپنے قدرتی کمالات نمایاں کرانے کے لئے تا قیامت ان سے قائم رکھا
اور جس یکتا فرد کے ذریعہ جیسے قدرتی کمالات اللہ کو لینا تھے جب مرضی کسی
سے کم یا زیادہ ان سے لئے اور نہیں آزمائشی کاموں کی پیشی کے مظہر بنا کے
جا بجا بر علانیہ اُن کی قدر و منزلت دنیا کو دکھانے کے لئے انکے نام کو انکی
شان کو بلند کر کے قرآن و احادیث کے علاوہ اپنے ملائکہ مقرب اور اپنے
رسول کو انکا خدمتی شیدائی بنا دیا۔ اور جیسے عیسیٰ رسول انکے اول نائب علی
کو کعبہ میں غیبی قدرتی آواز سے معجز نما قدرتی جدید در سے بلا کر بذریعہ ملعد
علیٰ مریم و حوا و آسیہ سارہ حوران آب و طعام جنت برلئے خدمت علیؑ
تین روز خانہ خدا میں مہمان رکھا پھر آغوش نبوی میں لعاب رسالت
سے عالم قرآن کے شرف کو پہنچا کر ہجرت سے بعد نفس نبی اللہ نفس اللہ وجہ اللہ
پھر لسان اللہ ید اللہ وغیرہ کثیر القاب حاصل کرنے بت شکنی اور جنگی کارنامے
عیاں ہونے پر قدرتی القاب کا لیے ساتھ لانے اور ناد علیاً سے علی کو مدد کے
موقع معیت رسول پکارنے کے شرف پھر بحالت عبادت سجدہ کو طول
دلا کر عبادت الٰہی کو حسین کی اطاعت کے تابع دکھلانے کے عظیم الشان و
انتہائی تابعداری کے شرف کو دن رات دنیا میں کل مسلمان بصد فخر یادگار

کر کے خوشیاں منایا کرتے سو کم ہو نتی ۔ شہادت حسینؑ کے عجیب و غریب واقعات کے بعد حضرت زینبؑ و امام زین العابدینؑ کے حلم و صبر کے واقعات کل آئمہ کے مقید ہو کر تیاں شہادت عبادت و صبر کے واقعات بارہویں امام سے کے ظہور و لعد کے ہمراہ نبوت نبیؑ امامت کے تابع دکھانے کے ایک سے ایک بڑھکر افضل ترین باتوں کو کتابوں میں سلف کے دیکھتے سنتے ہوئے بھی سب کو بے اثر کالعدم گئے خدا و رسول کی سنت سیرت کو کالعدم کر دیا پھر بجائے اس اہلبیتؑ میں بجائے خود مدح سرائی شرکت سے نفرت کرنے پر خود کو محب اہلبیت کہکر اس سے امیدوار شفاعت بھی ہوں تو پھر ہم مسلمانوں کے عمل خدا اور رسول کو خوش کر نیوالے ہو سکیں گے ۔ بابت معرفت آئمہ طاہرین رسول کا ارشاد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من لم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاھلیہ یعنے جو شخص بغیر امام زمانہ کو پہچانے مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرے گا ۔ یہ جاہلیت کی موت کیسی ؟

یعنے جسطرح قبل اسلام کے خدا اور حق شناسی نہ ہونے اور کفر کی زندگی کیساتھ بغیر نبوت کے وحشیانہ ظالمانہ زندگی عمل میں لائی جا رہی تھی ۔ باوجود نزول آیات احادیث اور عمل رسول سے تاکید اصلاح پھر بھی امام وقت کو نہ پہچاننا چاہے تو اسنے دراصل نہ تو رسول کو پہچانا نہ خدا ہی کو جانا پہچانا ۔ تو ایسی صورت میں وہ مسلمان بھی ناحق شناسی سے جیسا پہلے سے بدتر ہو گا ۔ لہذا مسلمان فقط زبانی کلمہ شریف زبان سے جاری کرنے کو کافی نہ سمجھے ورنہ غیر مسلم بھی زبان سے اسلامی کلمات کو ادا کرتے ہیں ۔ یا اکثر آیات قرانی کو عیسائی ہندو گیہ وغیرہ رٹکر تلاوت کیا کریں ناجی ہو جائیں گے اس حدیث کی بابت بمقام طوس جناب امام موسیٰ رضا کی سواری گذرتے

وقت ہمراہی علمائے پوچھا گیا کلمہ کے پڑھنے والے پر جنت واجب ہوگی تو آپنے فرمایا۔ اس کلمہ توحید یا کلمہ شہادتین کے پڑھنے میں ایک شرط لازمی ہے اور وہ شرط ائمہ آئمہ کی معرفت محبت واطاعت کرنا اللہ نے امت پر واجبی کردی ہے۔

معرفت کی بابت تقدر سے توضیح معرفت کسی کی بغیر نام نسب ذاتی اوصاف۔ کمالات معلوم کئے نہیں ہوسکتی۔ اور بعد معرفت اسکی جملہ باتیں بخلوص دل قبول کرنے کو محبت اور محبوب کے حسب مرضی چلنے کو مودت کہتے ہیں اور محبوب کی کل محبوب چیزوں کی اور دوستوں کی محبت کیساتھ اس کے کل مخالف دشمنوں سے اور کل مضر تکالیف دہ باتوں سے نفرت کراہیت دلمیں رکھنے پر تکمیل ایمان و محبت کا درجہ ہوتا اور محبوب سے اپنے مرادو نہیں کامیابی حاصل کرنے کا حق حاصل ہوجاتا ہے۔ محبوب کی بغیر اطاعت کئے اور محبوب کی حکومت مانے اوسکو غیروں سے افضل سمجھے اور اسکے غیروں سے نفی کئے بغیر خالی زبانی محبت جتانے یا محب اہلبیت کہنے سے کام نہیں چلتا کوئی اپنے مقصد مراد میں کامیاب نہیں ہوسکتا تو پھر اپنے آبائی دین پر نمائشی خود کو ناجی غیروں کو ناری بنانے سے کیا فائدہ۔

جن و انسان کی امتحاناً خود مختاری انکی خودرائی سے جدت پسندی کا شوق جن و انسان کو اللہ نے بغرض حصول ترقی مدارج امتحاناً خود مختار بنایا ہے تو اسنے اپنی قدرت کے دباؤ کے اثر کو ان کے اعضاء وحواس کے فطرتاً حسب مرضی عمل کرنے سے ہٹالیا ہے تاکہ ہر ایک چھوٹا بڑا بالقدر اپنی عقل و دماغ اور علم و تجربہ آزادگی سے بری چیز کو اس کی مضرتوں سے بری جانکر خود نفرت کہا کر حق بات

کی خوبی کو اسکے فائدہ نفع سے خوب سمجھکر خود اختیار کرکے اپنی عزت
کو اور رتبوں کو اللہ کے نزدیک فرشتوں جیسی نوری مخلوق سے بھی بڑھا
سکے۔ یہ بھلا خود قدرت کی طرف سے انسان کو اپنے قدرتی طاقت کے
اختیارات سے بندہ خاکی کا فرشتوں سے بازی لیجانے کا موقع دیا جانا
اور اسپر عامل بنالینا کسے نصیب۔

اچھی اور بُری کیا چیز ہے کب سے اور کس سے یہ چیزیں صادر ہوئیں

عزت راحت دینے والی چیز جو دنیا کے خالق مالک مہربان سے ہو گی وہ حق ہے۔ خدا خود حق ہے تو حق
بابت اُسکی اور جبر سے ایذا اور نقصان جان و مال اور بے عزتی اس وقت
یا آئندہ پہنچے وہ باتیں چیزیں باطل ہیں جو اللہ کے مخالف شیطان سے بوقت امتحاناً
سجدۂ تعظیمی کے خلاف نافرمانی کے عمل سے صادر ہوگئیں اور کرنیوالے کو تو مانا یا
ہمیشہ ذلت سزا دلانے کی باعث ہوگئیں۔

شیطان کا اپنے آتشی قوم جن طبقہ سے خود نکل کر بڑھ بڑھکر سجدے طویل
کر کر کے غیر مادی نوری فرشتوں کی صفوں میں بغیر اجازت خالق خود گھسکر عبادت
میں حد سے تجاوز دکھانے پر اسکی طاعت و اطاعت کی ذاتی غرض و غایت
کی حقیقت کو آدمی کے فعل و عمل سے اسپر اور سب پر عیاں کرانے کے لئے امتحاناً
(بجائے نوری عظیم شے سے آزمایا جاتا)۔ آدم جیسے بظاہر کثیف خاکی مادہ
سے روح پڑنے پر بحکم ربی آزمایا گیا۔ اس کے انکار کرتے ہی اُس کی
ساری عبادت کی غرض و غایت حصول نمائندگی و خلافت کی آدم کے مقابل
حقیقت دنیا کو معلوم کرادی۔ خالق عالم کے مقابل (اسکے عطا کردہ اختیارات
ملنے پر) بجائے اطاعت سے ہاں کرنے کے بغض و حسد سے ہوں کرکے اپنی

افضلیت اور آدم کی حقارت کی دلیلیں کرنے سے آپ ثابت قوم اُ حکم
اخراج سنکر بھی خالق کے عذاب کی پناہ نہ کی بجائے توبہ معافی الٹے گمراہی
کے انتہا اختیارات طلب کر کے کفر و ضلالت کا مجدد لیڈر نمایندہ بنائے جانے کو اور بعد
تابعین ہمیشہ معذب کرانے کو پسند کر لیا

"قدیم کے مقابل حادث مجددین کی پیدا کردہ جدتوں کی حقیقت"

اللہ قدیم ہے تو اس کے جانب سے انبیا اور ان کے ذریعہ الہی تعلیم ہدایات
اور صحیفے جو اپنے زمانہ کی امتوں کو نذار رسول سناتے آرہے قدیم ہیں تو شیطان نے
ہر ایک نبی کی تعلیم سے ہٹانے نفرت دلانے کی غرض سے قدامت کی بہترین صفت
کو عیب سمجھا کر اس کی اطاعت کو جدت والوں کی نگاہوں میں معیوب مذموم دکھا کر
نفرت دلا کر ابتدائے آدمؑ سے ہر نبی کی امتوں کو انکی اسی قدیمی تعلیم کے مقابل
جدید خود ساختہ مجدد و نمایندے بنا کر ان کے جدید عقائد و عمل کی پیروی
کرا کر انکی آبائی جدید باتوں کی خوبیاں دکھا کر ان کی پیروی پر جماتا رہا۔
اس طریقہ عمل سے ہر نبی کی الہی قدیمی واحد تعلیم کے مقابل ہر زمانہ میں مختلف
عقائد عمل کے مجدد تلاشنے اور ان کے بعد خود حیات رسول میں ان کے بعد
وفات، دور امامت میں تا قیامت حضرت علی سے لیکر بارہویں امام تک
ان کی اطاعت چھوڑ کر انکی الہی قدیمی واحد اسلام کے مقابل قرآن و حدیث کی
آڑ لگا کر مشترک اسلامی عقائد کے علاوہ جسقدر خود ساختہ ایک دوسرے کے
متضاد عقائد و عمل کے مجدد ہو ہو کر نمایندے ہوئے اور ہوتے رہیں گے وہ
انبیائے سابقین کے مجددین کے ہمراہ فہرست میں زحدیث رسول ثقلین و
سفینہ اور ستفرق امتی سے مشہور کئے گئے۔ بحکم خدا رسول نے اپنی امت
کے تفرقوں کی اجمالی فہرست کے ساتھ امت عیسوی اور موسوی کی فہرست

سے اکہتر کی تعداد میں ایک فرقہ اور بہتر تعداد میں ایک فرقہ اور اپنی امت کے تہتر تعداد میں بھی ایک ہی فرقہ کو ناجی باقیوں کو علانیہ گمراہ ناری کہدیا ہے لیکن امت نے عجیب بات ہے کہ حدیث رسول کو کسی نے وضعی نہیں بتایا اسکو سب نے متفقہ صحیح مان مانکر خود کو کسی طرح طریقہ عمل اور دلیل سے واحد ناجی فرقہ میں لیکر خود کو ناجی باقی سبکو بہتر فرقوں میں داخل کر کے انکو ناری گمراہ کہہ کہہ کر سب نے اپنی خوش اعتقادی کے جذبہ سے مغلوب ہو کر اپنی بابت حکم نجات اور دوسروں کی بابت حکم کفر وضلالت و ناریت لگا دینے کا اختیار اپنے اپنے نمائندہ مجددین کے ذریعہ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور جب سے اتنک سب نے چوٹی کی متفقہ حدیث ثقلین وسفینہ اور القرآن والحق مع علی وغیرہ وغیرہ کے خلاف ہو جانیکی پرواہ نہ کر کے صرف ایک مجدد کے قول حسبنا کتاب اللہ (فقط قرآن صامت کی اپنے حسب مرضی پیروی) کو ختم کافی کر لینے کے مطابق دیگر مجدد نمائندہ خلفا کے کل معتقد بہتر فرقوں نے بھی اسی طرح قرآن ناطق اہلبیتؑ کی اطاعت وحکومت ترک کرنے کو خلاف خدا اور رسول واجب کر کے مذہب اہلسنت جماعۃ کا معاویہ نام رکھا جس کے متضاد مجدد عقائد اور متفرق طریقہ نماز کے بموجب بکثرت فرقے ہو گئے۔ اور ان سب کے نمائندوں کے عقائد وعمل اور خلافت واطاعت سے نفی ونفرت برات کر کے۔ حسب حدیث ثقلین ہمراہ قرآن اہلبیتؑ دونو کی واحد اطاعت وخلافت الٰہی ماننے والے واحد فرقہ کو سب سے جدا ناجی مومن بحکم خدا بتایا گیا۔

(اپنی آزادگی اور تہذیب روشنی کے زمانہ کے مہذب تعلیم یافتہ کے توہمات کو دیکھو۔ یہ کہ انکے نزدیک قرآن کی آیتیں بدایتیں اور رسول کی حدیثیں قاریجی ہو جانے پر قابل رفعت واطاعت نہ رہیں۔ لیکن مسلم وغیر مسلم مجددین کے عقائد

وعمل اقوال کو جدت پسند جلد پسند کرتے گئے بہ ہر زمانہ کے مجددین کی جانب ہمیشہ
معتقدین کی کثرت ہوا کی۔ ہر قسم کے سامان ترغیب اور اشاعت مذہب کے خاطر
واعظین کی کتابوں کو چھپوا کر مفت بٹوانے کے لئے مختلف ہدوں کے فنڈ جمع کر
لینے کے عادی ہیں اُن کی کتابیں ہمیشہ سے ہر زمانہ میں ہر جگہ جلد شہرت یافتہ
ہوتیں اور خوشنما نمونوں اور مضامین کی کل جدید لذیذ کے بنا پر دلچسپ ہو
جاتی ہیں۔ غیر مذہب مجددہ ناموروں کے اقوال ان کے مذہب کے موافق ہوں
مگر اپنے خدا و رسول اور اہلبیت کے موافق نہ ہوں وہ قابل ہو کر بغرض دلیل
و مثال میں بھی پیش کئے جاتے ہیں مگر جو آیتیں اور حدیثیں مسلمانوں کو محمد و اہلبیت
کی معرفت و اطاعت کی خاطر سنائی گئی تھیں وہ اکثر نظروں میں نہیں جنچیں
وہ معطل بے اثر کر کے غفلت و لاپرواہی سے نظر انداز کی جا چکیں ادہر خدا و رسول
اور اہلبیت کے ماننے والوں نے بھی اپنی غفلت سے نماز روزہ اور تلاوت
قرآن سے اور بابت اظہار تعارف حقوق اہلبیت تبلیغی کتابوں کی خریداری
سے انکے مطالعہ سے اُن کے مولفین سے بجائے قدر و مدح سرائی اُن سے
دُوری کر لی مگر غیر مسلموں کی یا جدید مذہب کے مجدد نمائندوں کی نمائشی کتابوں
کی خریداری پر مطالعہ پر فریفتہ ہو جاتے مدح کرتے دکھائی دیتے ہیں اہلبیت
جیسے الٰہی واسطوں کی نفی سے اُنکی توہین برداشت کر جاتے اور مخالفین ائمہ
کے معائب معتبر نامور کتابوں سے ظاہر کرنے والے سے اسکی کتاب سے
غیروں کے ہم آواز ہو کر اپنے بھی نفرت کر کے کاوشیں بھی ڈالتے ہیں۔

—: بنی آدم کی عجیب قابلِ افسوس اور خطرناک بات ہے۔
اللہ کی مخلوق بندے خود کو بنائیں اپنے خالق سے منہ پھرائیں۔
اللہ تو اپنے کلام پاک میں اپنی قدرتوں کو اپنی صناعیوں کو جتا وے

اپنے مخالف شیطان اور اس کے عقائد و عمل کی اور اسکے بموجب حکم خود
تابعین ظالمین کی تفریق منافقین کی مذمتیں لعنتیں بکثرت خود کرکے لد کینے کی
تاکید کرے۔ اپنے انبیاء اوصیا ائمہ کے اوصاف قرآن سے جدا حدیثوں
سے جدا اشعوا کر ان کی جانب ہدایتیں کرے مگر اللہ کے بندے ہوتے ہوئے
اپنی طبیعت نفس کے بندے شیطانی جدید عمل کے بندے بننے ہی کو ہم سے
تاقیامت پسند کرتے رہیں۔ شیطانی مجدد اولیا کی طرف جھکیں۔ اُن کو
سرپرست بنائیں ان سے عزت کے ذیولت کے خواہاں ہو جائیں مخلوقات
کو معبود بنا کر ان کی پوجا کریں۔ خدا کے پیدا کردہ مادوں اور اسباب کے
ترکیب سے خدا کی عطا کردہ عقلوں اعضاء جوارح کی طاقتوں سے
کام لے لیکر اپنی ایجادات پر فخر کرتے رہیں۔ مگر اللہ کی بذریعہ انبیاء صحیفوں
کی ہدایتوں پر ذرا عمل نہ کریں۔ اللہ ہی کی نعمتوں کو برتیں پھر بھی اللہ انہیں
فوراً مواخذہ نہ کرے اپنی نعمتوں کو سلب نہ کرے ان کی مخالفتوں کی بالفعل
پرواہ نہ کرے تو یہ جملہ باتیں بندوں کی کسقدر قابل افسوس اور بندوں کیلئے
خطرناک نہیں تو اور کیا ہیں۔ اور تو اور خود اللہ اور انبیا کے آئمہ کے ماننے
والے بھی بکثرت اپنی رایوں کی پیروی کریں۔ ایک واحد اسلام دین الٰہی
میں خود تفرقے پیدا کریں اپنے عقائد و عمل کے مجدد دین کے بموجب جماعتیں
جدا جدا بنالتے ایک واحد محمد و آل کے طریقہ عبادت پر سبکو تا قیامت متحد
ہونے کی متفقہ کوشش کرنے کے بجائے۔ اپنی اپنی مسجدیں۔ اپنی اذانیں۔ اپنی
وضو اپنی نمازیں جدا جدا کرتے اور ناحق بر حق کہکر اپنے مخالفین کی نمازوں
کو باطل کہنے پلید دوسرے کو کافر بنانے میں کچھ دریغ نہ کریں اوپر سے مجدی
آمیزیں زیادہ وجود قرآنی ہدایتوں سے اختلاف باعث فساد (جان و مال

اذیت دہ عمل کو نا محبوب باری جانتے ہوئے) اُپنے پیدا کردہ بعد رسول
اختلافات کو ذریعہ قہر و غضب جاننے کے بجائے) موجب رحمت سمجھکر اپنے
اختلافات کو ممدوح قرار دیکر سبکو برحق مانیں تو یہ مجددین توہمات باعث توہین
خدا و رسول ہوکر ندامت اور ضلالت کے سزاوار نہیں تو اور کیا ہوں گے۔

بے جسم خالق کو اپنے تعارف اوصاف کے لئے نائبین و اسطوں کی
قدرتاً حسن کمال کے اظہار کے لئے ضرورت اور نائبین خاصیان خدا کی
تعارف کے لئے مجسم عالم کونین موجود کرنیکی پھر ان کو تا قیامت ایجاد و
بقائے عالم کا ذریعہ قرار دینے کی جیسی ضرورت تھی تو ویسا ہی کیا گیا۔

(بغیر الف معجز نما خطبہ جناب امیرؑ معہ بے الف ترجمہ بے نظیر)

(از جناب مولانا سید ظفر الحسن صاحب صدر الافاضل پرنسپل مدرسہ باب العلم
مبارکپور اعظم گڈھ

ابن ابی الحدید۔ اپنی شرح نہج البلاغہ میں لکھتے ہیں کہ اصحاب کے درمیان یہ گفتگو ہو رہی
تھی کہ تحریر و تقریر کے ہر وقت الفاظ میں الف ہی بکثرت استعمال میں آتا ہے اور بغیر
اسکے انسان کا مقصد مکمل نہیں ہو سکتا۔

یہ سنتے ہی جناب امیر جوش میں آکر کھڑے ہو گئے اور آپنے فی البدیہہ (بغیر سوچے) ثنائے باری
اور مختلف نصائح میں طویل خطبہ نہایت فصیح اور بلیغ مقفٰے عبارت کا ادا کرکے قدرتی علوم
الٰہی کی شان سبکو دکھا دی۔ کتاب مطالب السئول میں کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی نے اور
دیگر علماء نے معجزہ ربانی خطبہ کی فصاحت و بلاغت کا اقرار کیا ہے۔

اسکے ساتھ مولانا مذکور الصدر کا ترجمہ بھی بغیر الف کے الفاظ کا جمع کر لینے پر انکے ہمعصر

خالق بانئے عالم کا اوّل بنیادی حکمِ ربانی

لولاک لما خلقت الافلاک

خالق کے اس واحد کاف کے خطاب میں پنجتنی (محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ) نوری افراد
نزدِ خدا مرتبہ عالین پانے والوں کی بلند شان

نور کی پہلی تقسیم واحد

نور نبوت رسالت محمدی	امارت ولایت علیؑ ولی
اول ما خلق اللہ نوری۔ انا	وعلیؑ من نور واحد

نوری حصہ اول محمدؐ نے اپنی اول خلقت کیساتھ ہی فوراً علیؑ کے اپنے نور سے واحد متحد ہونے کی بحکم خدا تصدیق کر دی

ہر دو نور کی دوسری تقسیم
نور محمدی نور علی

نور فاطمہؑ	نور الحسنؑ والحسینؑ	تا امام مہدیؑ

نوٹ: یہ اولین پنجتنی نوری مخلوق عالین بلند مرتبہ والی، خالق عالم کے نائب اور اوصاف واحکام کے معرف ومبلغ۔ کونین دنیا وآخرت کے وجود اور بقا کے باعث اور بحکم خدا مختار نجات وشفاعت۔ پھر اسرافیل کے اثر فنا سے مبرا البقائے رحمت اور حفاظت خدا میں ویبقے وجہ ربک کے بموجب باقی رہکر سراپا تفسیر ہیں۔ اور بحکم ومشیت الٰہی یوم محشر محمدؐ وآل محمدؐ اپنے سپرد شدہ اختیارات الٰہی کے مالک ومختار ہو چکے۔

( ) عالم الست (عالم ارواح انبیا و ملائکہ وغیرہ میں عالمین کی نبوت ۔ امارت و ولایت کا عہد و میثاق

الستُ بربکم ۔ ومحمد بنبیکم ۔ وعلیٌ ولیکم و امیرکم
قالوا ۔ بلیٰ ۔ واقررتم ۔ اقررنا

(نوٹ) اللہ بذات خود نبی نہیں رسول نہیں امام نہیں ۔ یہ تو اس کی جانب کے عہدے ہیں جو اسنے اپنے نائبین کو دے ہیں ۔ مگر اللہ کے مشہور ناموں میں علی ۔ اعلےٰ کیساتھ قرآن میں اللہ کا نام ولی بھی ہے والی اور مولےٰ بھی ہے ۔ اللہ نے اپنے اس خاص نام علی و اعلےٰ سے برادر مصطفےٰ کا نام رکھا اور اپنے خاص درجہ ولایت سے جو کہ نبوت امامت سے برتر خدا کا ہے اپنے حبیب محمد و آل کو (علی کو بحالت رکوع انگشتری زکواۃ دینے پر عطا کرکے آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین یقیمون الصلوٰۃ و یؤتون الزکواۃ وھم راکعون ٥ سے اللہ نے رکوع میں زکواۃ دینے پر سند قبولیت نماز اور درجہ ولایت پاس کرنے کی عطا کی جو کسی دوسرے نبی کو بھی نہیں بخشی محمد اور اسکی آل کو ولی کہہ سکتے ہیں ۔ یوں مجازاً انکی پیروی میں جملہ انبیا کو اولیا اللہ کہہ دینا بیجا نہ ہوگا بیجا تو ۔ آیت سے تو حقیقتاً مسلمانوں کے صرف تین ہی ولی والی اور وہی مولےٰ بھی ہیں ۔ انمیں سے خدا ہے ۔ دوسرا رسول اور ایک وہ شخص کہ جسنے ہماری نماز میں انگشتری سیٹھانی سائل کو دینے پر بخشوع نماز کی قبولیت پر سند قبولیت بھی حاصل کرلی ۔ بجز محمدؐ اور علی ولی اور باقی آئمہ انوار مقدسہ کو یا انکے ذریعہ انبیا کو والی اور مولےٰ کہنے کے اور کسی کو کہنا درست نہیں ہے ۔ خدا و رسول و اہلبیت کی توہین ہو گی ۔

یوں مسلمان (اہلبیت کی اطاعت حکومت نہ مانکر) صحابہ کی خلافت کے ماننے والوں نے الٰہی خلافت و امامت اور شہادت کی ناقدری کرنے کی طرح درجہ ولایت باری کی بھی ایسی ناقدری کر ڈالی کہ ہر اک پیشہ طبقہ کے ادنے انزین کمین کو خلیفہ اور نماز میں جو آگے آ گیا وہ امام۔ اور جو کسی اجنبی طریقہ سے یا غیر اقوام کے ہاتھوں کسی طرح سے مر جائے وہ شہید کہا جاتا ہے۔ اور جو کوئی ننگا بدمست مدہوش نظر آ جائے۔ یا پگل دیوانہ ہو گیا ہو۔ سب سے جدا رنگ و روپ کی وضع فقیرانہ یا نسوانی بالوں اور بھاری زیورات وغیرہ سے نرالی ادائیں دکھا کر نعوذ الابدال ولی قطب مجذوب کے وصال کے مراتب پر فائز کیا جاتا ہے انکی خوش اعتقادیاں مختلف طرح کی سدا سے چلی آ رہی ہیں۔

یہ سب باتیں لغو خدا اور رسول کے نزدیک کالعدم ہیں انکی شان کو گرانے والی ہیں۔

بارشاد خالق انت مقصودی و مرادی کی توضیح اہلبیت

خدا اور رسول عین مقصود و مراد اور مذہب ہیں جن کی اطاعت واجب جنکا عمل سراپا سنت بلکہ واجب ہے۔

مطلب از انشاء کعبہ بہر میلاد تو بود۔ ورنہ شخصے لامکان را خانہ کے بار شد کعبہ کی ایجاد کا الٰہی مقصد اے علی تیری ولادت کیخاطر تھا ورنہ بے مکان والے خدا کے لئے گھر کی کب ضرورت ہوتی ہے۔

جبرئیل چو آمد ز بر خالق بیچون بدر پیش محمد شد و مقصود علی بود بغرض وحی جبرئیل جب محمد کے پاس خالق کیطرف سے آتے۔ محمد سے گفتگو بھی علی کا ذکر مقصود ہوا کرتا۔

خدا محبوب ہو یا محمد اُسکے حبیب ہوں یا عبد محبوب ہوں بہر طور دونو کا

مقصود اور مذہب واحد ہی ہو گا۔ اگر واحد ہی نہ ہو گا۔ تو پھر اسمیں نہ کوئی محبوب باقی رہے گا۔ نہ کسی کو حبیب یا محبوب کہا جا سکتا ہے بذات خود نامحبوب ہو جائیں گے۔

یہ امر فی الحقیقت ہے کہ جو شے اوّل اوّل اعلےٰ ذات کو محبوب ہو گی وہی اسکی مکمل عین مراد ہو گی۔ وہی مقصود بالذات اس کا عین مذہب ہوئی۔ اور وہی اوّل مخلوق ہو کر بحکم خدا اوّل ما خلق اللہ نوری خود کہکر اپنے وجود اول حادث پیدا ہونے کی شہادت سے اپنے خالق کے قدیم موجود ہونے کی وجود حقیقی کا پتہ دے گی۔ خود کو اپنے جسم خالق کا مظہر شان اور ذریعہ معرفت الٰہی ہونے کا اظہار کرے گی۔

خالق خود یکتا اسکے جملہ اوصاف یکتا ہیں۔

تو اللہ کا یہ محبوب اول مخلوق نوری کا وجود بھی یکتا ثابت ہو گیا عاشق اللہ نے اپنا اک محبوب معشوق تو بنا لیا۔ لیکن ابھی اسکا یہ مقصود بھی مسئلہ عشق میں ناتمام رہے گا۔ یہ اسوقت تمام اور مکمل ہو گا جبکہ اسی محبوب کی دلبستگی اور خوش کرنے کی کچھ محبوب ترین صورتیں بھی اسکی ذات صفات سے ملتی جلتی اسکے سامنے فوراً مہیا کر کے بیغیر نظر نہ کر ڈالے چنانچہ اوسی اولی نور محمدی کے دو حصے کرتے ہی پہلے کو محمد سے نام ذکر تے ہی فوراً دوسرے حصہ کو علی اپنا نام دیکر.................اسی وقت محبوب سے انا و علیؑ من نور واحد کہلوا کر محبوب ملجانے کی تصدیق اور شہادت بھی کرادی۔ عاشق اللہ نے اپنے معشوق حبیب کے لئے ایک ہی محبوب پر بس نہیں کیا اسکی خاطر دلجوئی کو ایک چھوڑ اوسی ذات و صفات کے تین محبوب ترین نورانی حصہ کر کے اپنے ناموں سے فاطمہ حسنؑ اور

حسنین نامزد کر کے فوراً پیش نظر کر دیئے۔ محبوب کی مکمل دلجوئی اور خوشنودی ہو جانے پر تب عاشق اللہ بھی خوش اور اسکی مراد تمام اور کامل و مکمل ہو جانے پر اس واحد گلدستہ پنجتنی انوار محمدی سے واحد خطاب کر کے لولاک لما خلقت الافلاک (اگر تو نہ ہوتا تو افلاک کل دنیا کو نہ پیدا کرتا۔ ارشاد کر کے کائنات دنیا و آخرت دونوں کی تخلیق کا باعث انوار محمدی کو قرار دیکر مذکورہ اعلان کر دیا۔ کونین میں انکے وجود و بقا کی ضرورت خدا نے کر دکھائی

اللہ کیجانب سے بس محمدؐ و آل کی معرفت اطاعت اور شفاعت پر نظام کونین ختم باقی عقائد و عمل کالعدم

عالم دنیا کے محدود زمانۂ حیات میں روح اور عقل والی جملہ چیزوں کو بحسب مرضی خالق بامن و عافیت راحت سے بلا شکایت گذارنے میں بذریعہ انبیا و ملائکہ اپنے اوصاف کی اور محمد و آل کے اوصاف کی معرفت اور انکے آمد کی پیشین گوئی کرانے اور بقدر ضرورت عبادت۔ تعلیم۔ مقدس کی ہدایت دلانیکی ضرورت سے پھر دنیا کے محدود دور ختم کے بعد ابدی دور میں ابدی اطمینان و راحت حاصل کرنے کی غرض سے اپنے مظہر نوری حبیب و محبوب محمد و آل محمد ہی کو وسیلہ شفاعت و مغفرت نجات اور درمیانی منازل قبر سے تا کنارہ صراط بسہولت گذارنے میں پروانۂ نجات دلانے تقسیم کوثر و جنت و نار کا مالک و مختار حشر جتانے پنجتنی انوار مقدس کی قدر و منزلت دکھانے کے لئے اللہ نے اپنے کلام مقدس سے (جنکو آیات توریت۔ زبور۔ انجیل اور فرقان کہتے ہیں) اور اپنے حبیب کے کلام سے (جسکو حدیث کہا گیا ہے) انہیں کے ذریعۂ حیات میں تعلیم معرفت حاصل کرنے کے بعد عالم وجود دنیا میں بھیجنے پر

ان کے زمانہ حیات میں تعلیم معرفت حاصل کرنے کے لئے ان کی محبت و
اطاعت امت پر قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ
سے واجب کر دی جس محبت و اطاعت محمد و آلِ محمد کو یہ عظیم المرتبہ شرف
دیا کہ اپنے حبیب کے عظیم کار تبلیغ رسالت کی اُجرت و معاوضہ خدا نے قرار
دیدیا۔ چنانچہ رسول کے ذمہ پہلی تبلیغ کفار کو بعد مشقت وحدانیت نبوت
اور قیامت کی شہادت سے مسلمان بنانے کیساتھ ہی وقت بعثت دعوتِ
اسلام و نبوت کیساتھ اہلِ بیت کی معرفت و اطاعت و مودت پر مومن
ناجی بنانے کی دوہری تبلیغ کی خدمت کبھی تا رحلت برابر قائم رکھی، جیسے بآسانی
ہر ایک مسلمان بجائے نقد اُجرت رسول کو ادا کرنے کے انکے اہل بیت کی محبت
و اطاعت جیسی اُجرتِ دیکر اپنے رسول کو خدا کو راضی کر سکتا تھا۔ مگر یہی اُجرت
بکثرت مسلمانوں سے ادا نہو سکی۔ بلا فاصلہ اطاعت محبت کی آزمائش پر متفرق
ہو گئے۔ محبت و اطاعت و خلافت اہلِ بیت کی معرفت اور قدر و منزلت نیز مرتبہ
اطاعتِ قرآن اور اطاعتِ رسول بعینہٖ خدا کی اطاعت بتانے کے لئے اپنے
حبیب کی زبانی بجد آیات اور احادیث (حدیث ثقلین و سفینہ القرآن
والحق مع علی و علیؑ مع القرآن والحق وغیرہ سے جہاں اہلِ بیت کی خود عملاً والدین
سے کہیں زیادہ رسول سے خدمت کرائیکے ساتھ فرشتوں کے ذریعہ علی و فاطمہؑ
حسنینؑ کی خدمت کرائی، مثلاً عین بوقت عبادت خطبہ پھر بحالت نماز عین سجدہ
میں بذریعہ جبرئیلِ امین خدا نے طول دلا کر اطاعتِ ربی میں حسینؑ کے بجسب مرضی
خود اترنے پر اطاعتِ حسینؑ پر حبیبؐ کے سر جھکائے رکھنے کا یہ عجیب و غریب تماشہ
خدا اور رسول جیسے عاشقانِ اہل بیتؑ نے امت کو دکھا دیا۔ مذکورہ معرفت
اوصافِ خدا کی اور اوصافِ انبیا کی خاصکر محمد و آل کی معرفت اطاعتِ

نبوت و خلافت کے مقابل جو شخص بذاتِ خود خدا - یا نبی اور خلیفہ بننے بنانے کا مدعی نظر آئیگا وہ معہ اپنے خود ساختہ عقائد و اعمال کے کالعدم ہو جائیگا -

حدیث ستفترق اُمتی کے حکم سے بہتر گمراہ فرقوں کی فہرست میں ہو کو گمراہ اور ناری کہا جاچکا - جس کے بعد آدم سے لیکر تا عیسےٰ اور محمد سے لیکر تا ظہور مہدی خاتم الاوصیا جملہ مدعیان باطل کے دعوے اُن کے جملہ ظاہری ساختہ محاسن خوبیاں اُنکے جملہ بحث مباحثے اور تذکرے علانیہ خدا نے بذریعہ آیات و احادیث مذکورہ باطل کر دئے - یوں آدم سے تا قیامت اپنی مرضی سے عقائد و عمل بناکر خود کو اچھا سبکو برا کہکر خوش کر لینے سے فائدہ کیا ہوگا - بعد کو پچھتانا ہوگا -

اول تخلیق انوارِ پنجتن کی بابت چند روایات

روایت کیا ہے - محمد بن عبداللہ نے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ میں اور علی ایک نور سے تخلیق کئے گئے تسبیح کی اللہ عزوجل کی اُس نور نے عرش کے داہنی جانب قبل خلقت دُنیا کے اور بہ تحقیق جگہ دی آدمؑ کو جنت میں اور ہم اسکے صلب میں تھے اور بہ تحقیق سوار کیا نوح کو کشتی پر اور ہم اسکے صلب میں تھے اور بہ تحقیق ابراہیم کو آگ میں ڈالا اور ہم اس کے صلب میں تھے - پس ہمیشہ منقلب کرتا رہا خدا ہمکو اصلاب طاہرہ سے ارحام طاہرہ میں یہانتک کہ منتہی کیا ہم کو عبدالمطلب تک پس اُس نور کے دو حصہ ہو گئے - پس مجھے صلب عبداللہ میں قرار دیا - اور علی کو صلب ابو طالب میں اور مجھ میں نبوت و رسالت قرار دی اور علی میں حکمت و فصاحت و امامت قرار دی اور ہمارے لئے اپنے ناموں سے دو نام مشتق کئے پس رب العرش محمود ہے اور میں محمد ہوں اور وہ علی

اعلےٰ ہے اور اسکا نام علی رکھا۔
دوسری حدیث میں بسند صحیح جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ خدا نے ہم پنجتن کو دنیا سے اسّی ہزار برس پہلے پیدا کیا۔ ابن عباسؓ نے پوچھا کہ اسوقت آپکی پیدائش کسطرح پر ہوئی فرمایا کہ خدا نے جب ہمیں پیدا کرنا چاہا تو اسنے پہلے کلام خلق کیا اور اس کلام سے نور پیدا کیا۔ پھر دوسرا کلام ایجاد کیا جس سے رُوح پیدا کی اور نور کو روح سے ملا کر مجھکو اور علی و فاطمہ حسن و حسین کو پیدا کیا۔ پس ہم پانچوں نور خدا کی تسبیح و تقدس ہزاروں برس کرتے رہے پھر جب خدا نے چاہا کہ تمام دنیا کو پیدا کرے تو میرے نور سے عرش کو پیدا کیا۔ پس عرش میرے نور سے اور میرا نور خدا کے نور سے تو میں عرش سے افضل ہوا۔ پھر علی کے نور سے ملائکہ پیدا کئے پس نور علی نور خدا ہے اور ملائکہ سے افضل ہے پھر فاطمہ کے نور سے آسمان و زمین کو پیدا کیا پس فاطمہ کا نور نور خدا ہے۔ اور وہ آسمان و زمین سے افضل ہے پھر خدا نے میرے فرزند حسنؑ کے نور سے چاند سورج اور ستارے پیدا کئے پس نور حسن خدا کا نور ہے۔ اور وہ چاند سورج اور ستاروں سے افضل ہے پھر حسینؑ کے نور سے بہشت وغیرہ پیدا کئے اور وہ بہشت سے افضل ہیں۔
دیگر حدیث۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیۃ فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ کی تفسیر میں ارشاد فرمایا ہے کہ حضرت آدم اور حضرت حوا ایک دن بہشت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور دونوں کو ایک قصر کی طرف سے لے گئے جو سونے اور چاندی سے بنا ہوا تھا اور اسکے کنگرے زمرد سبز کے تھے اور اسمیں یاقوت سُرخ کا ایک تخت تھا اور اس تخت کے اوپر نور کا قبہ تھا اور اس قبہ میں

ایک صورت جلوہ گر تھی جسکے سر پر تاج تھا۔ اور دونو کانوں میں موتیوں کے دو گوشوارے تھے اور گردن میں نور کا طوق تھا۔ حضرت آدم نے پوچھا کہ اے جبرئیل یہ کس کی صورت ہے۔ کہا کہ یہ حضرت فاطمہ کی صورت ہے۔ تاج انکے باپ ہیں اور طوق اُنکے شوہر ہیں اور دونوں گوشوارے حسنؑ و حسینؑ ہیں۔

پھر حضرت آدمؑ نے اپنا سر اٹھا کر قبہ کی طرف دیکھا تو اسمیں پانچ نام نور سے اسطرح پر لکھے ہوئے پائے کہ میں محمود ہوں اور یہ محمد ہیں اور میں علیؐ اعلےٰ ہوں۔ اور یہ علی ہیں اور میں فاطر ہوں اور یہ فاطمہ ہے اور میں محسن ہوں اور یہ حسنؑ ہے اور میری طرف سے احسان ہے اور یہ حسینؑ ہے۔

اے محمود۔ اے علی۔ اے فاطر۔ اے محسن میرے گناہ اِن پانچوں ناموں کے طفیل میں بخشدے اور میری توبہ قبول فرما۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی کی کہ اے آدم اگر تو اپنی کل اولاد کے لئے سوال کرتا تو میں انکے واسطے سب کو بخشدیتا حضرت ابو طالب کا نور پنجتن کے نور سے ہمراہ پیدا ہو کر کامل الایمان ہونے کے سوا باعث ایجاد عالم ہونا۔

حسب ذیل روایات فریقین سے ثابت ہو چکا ہے۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ یہ آیت ابو طالب کے بیان کی جدا تصدیق کرتی ہے۔ حالتِ ایمانی کو علانیہ چھپائے رکھا تا کہ کافی مدد کیجا سکے مخالفین پر اثر ہو۔ بوقت وفات حضرت ابن عباس قریب تھے۔ انھوں نے پورا کلمہ سُننے کی رسول کے ساتھ گواہی دی۔ جناب رسول نے فرمایا کہ میں مقام محمود پر کھڑا ہو کر اپنے والدین اور چچا وغیرہ کے لئے شفاعت خواہ ہونگا اور بشارت المصطفےٰ میں جناب امام جعفر صادقؑ نے اپنے آباؤ اجداد سے روایت کی کہ ایک روز جناب

امیر علیہ السلام رحبہ کوفہ میں تشریف رکھتے تھے۔ بکثرت لوگ جمع تھے کسی نے آپ پر طعن کیا کہ آپکو اللہ نے اس رتبہ پہنچایا ہے۔ اور آپکے والد دوزخ میں عذاب پائیں گے۔ آپنے فرمایا خاموش کیا بکتا ہے میں تو قاسم نار و جنت ہوں اپنے معتقدین کو جنتی کروں گا۔ میرا باپ بذات خود جنتی ہے۔ بجز خدا و رسول انکے ایمانی رازوں سے کوئی واقف نہیں ہے۔ میرے والد کا مرتبہ نزد خدا یہ ہے کہ وہ بھی اگر کل گنہگاروں کی شفاعت کریں تو خدا ان کی شفاعت قبول کرے گا۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم قیامت کے روز ابو طالب کا نور ہمارے پانچ نور کے سوا تمام مخلوقات کے نوروں کو ماند کر دیگا۔ ابو طالب کا نور بھی ہمارے پانچوں نور سے خدا نے پیدا کیا ہے اور ابو طالب کا نور بھی آدمؑ سے دو ہزار برس پہلے ہمارے ساتھ خلق ہوا تھا۔ (اسنی المطالب فی نجات ابو طالب از عالم اہلِ سنت نے یہ رسالہ نجات ابو طالب پر لکھا ہے۔)

از کتاب مستند احمد بن حنبل (حاکم و نوادر الاصول و ابو یعلی و طبرانی و علامہ سیوطی در احیار المیتہ۔ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ ستارے آسمان والوں کے لئے امان اور پناہ ہیں جب ستارے جاتے رہیں گے وہ بھی جاتے رہیں گے۔ اور میرے اہلِ بیتؑ امان و پناہ ہیں اہل زمین کے لئے۔ پس جب اہل بیتؑ میں سے کوئی بھی شخص زمین پر نہ رہے گا تو پھر زمین سے کچھ بھی نہ رہے گا۔

کتاب فتوحات مکیہ میں محی الدین ابن عربی تحریر کرتے ہیں کہ پارہ قطعہ

وہ ہیں جن پر دورہ کرتا ہے ان کے زمانہ کا تمام عالم۔ اور یہ قطب حق تعالیٰ کے بارہ امام نائب رسول اللہ ہیں۔

اس روایت کے بموجب جناب شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے بھی اپنی کتاب "وصیت نامہ" میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ بارہ قطب سے یہاں حدیث میں بارہ امام جو کہ اولاد رسول اللہ ہیں مراد ہیں۔

ملا فتح اللہ علیہ الرحمہ اس آیۃ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ۔ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ؕ کی تفسیر اور شان نزول کی بابت فرماتے ہیں کہ مراد ان دونوں دریا سے۔ جناب امیر علیہ السلام اور جناب فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا ہیں کہ ایک دریائے علم دوسرے دریائے حلم۔ ایک دریائے شجاعت سخاوت دوسرے دریائے وفا و حیا۔ ایک دریائے طہارت دوسرے دریائے عصمت اور مراد برزخ سے جناب رسالتمآب ہے اور مراد لؤلؤ و مرجان سے جو کہ دریا سے پیدا ہوتے ہیں وہ دو گوشوارہ عرش معلیٰ جناب حسنین علیہم السلام ہیں۔ پس یہ حضرات خدا کی سراپا رحمت اور نعمت ہیں اور کفر و ضلالت سے نجات دلانیوالے ہیں۔

دیگر روایت ہے کہ جناب رسول اللہ نے اپنے پارہ جگر فاطمہ زہرا سے ارشاد فرمایا کہ اے فاطمہ قسم ہے مجھکو خدا کی کہ جس نے مجھے بحق و راستی واسطے رسالت کے مبعوث کیا ہے کہ حسنؑ و حسینؑ سے بہم پہونچے گا مہدی اس امت کا اور ظاہر ہوگا اسوقت جبکہ دنیا میں ہرج و مرج فتنہ و فساد واقع ہو اور لوگ ایکدوسرے کو غارت کریں۔ پس حق تعالیٰ اسوقت حسینؑ علیہم السلام کی اولاد سے ایسے فرزند کو اٹھائیگا کہ جو کفر و ضلالت کے قلعوں

کو شکست دیگا اور دین خدا کو آخر زمانہ میں اسطرح سے قائم کریگا اور زمین کو عدل سے اسطرح سے معمور کریگا کہ جسطرح سے میںنے اپنے زمانہ میں کیا تھا۔ علامہ دار قطنی جو مشہور محدثین سے ہیں اس حدیث کو ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں۔

کہ فرمایا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ کہ مہدیؑ اس امت کا مجھ سے ہے کہ جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ نماز پڑھیں گے۔ پس ہاتھ اپنا دوش امام حسینؑ پر رکھکر فرمایا کہ وہ مہدی امت اس سے پیدا ہوگا

بعض شواہد بابت غرض تخلیق انوار مقدسہ از تاریخ احمدی صفحہ ۳و۴

کتاب مواہب لدنیہ میں علامہ قسطلانی اور تاریخ مروج الذہب اور معاون الجواہر میں علامہ مسعودی نے حضرت علی اور جابر بن عبد اللہ سے مفصل دو صفحہ کی روایت لکھی ہے۔ جسکے یہ چند جملے مذکورہ بالا روایات کی تصدیق کے لئے لکھے جاتے ہیں۔

خدا نے بعد ظہور نور محمدی سے خطاب کیا کہ تو میرا منتخب مختار ہے میرے خزائن ہدایت کا امین ہے تیرے سبب سے کائنات کو پیدا کروں گا تیرے اہل بیت کو ہدایت کے لئے قائم کرکے ایسا علم دوں گا۔ جس سے کوئی چیز چھپی نہ رہے گی۔ ان کو اپنی مخلوقات پر حجت کروں گا۔ اور وہ میری طرف سے ہادی رہنمائے خلق ہوں گے۔ پھر اللہ نے ارواح انبیاء و ملائکہ سے اپنی وحدانیت اور نبی کی نبوت اور علی کی امارت و لایت کا اقرار کے ساتھ سب پر جناب رسالتمآب اور انکی آل کا انتخاب کرکے یہ بتایا کہ آنحضرت نور حق ہیں نبوت ہدایت انکی جانب سے اور منصب [illegible]

کو تقدم ہو اور خلق کو کوئی عذر باقی نہ رہے۔

نوٹ:۔ قرآن (پارہ) یت ۱۱ قبر ہ تمہ کے جواب میں دالوبلی قالو شہدنا ہے مذکورہ عہد و میثاق مختصن اکی شہادت بغرض ہدایت درج کردی تاکہ لوگ اپنی مرضی سے اللہ کے سوا کسی کو خدا نہ مانیں مقررہ انبیا کے سوا کسی کو نبی اور نہ بنالیں اہل بیت علیؑ و آئمہ کی امامت خلافت کے سوا کسیکو خلیفہ نہ بنا سکیں۔ پھر آخر روایت کے یہ عبارت ہے پھر وہ ہمارا نور اصلاب انبیا سے منتقل ہوتا ہوا نبی کیساتھ ہم آئمہ میں جمع کا جو زمین و آسمان کی تخلیق ہدایت اور ذریعہ نجات کے باعث ہیں ہم ہیں خدا کا علم مکنون ودیعت ہے۔ اور ہماری طرف تمام امور کا مرجع ہے۔ ہم وہ ہیں جن کے اوس مہدی موعود پر خدا کی تمام حجتوں کا اختتام ہوگا جو خاتم الائمہ اور نجات دلانیوالا امت کا ہے۔ وہ غایت نور اور مصدر امور ہے۔

نوٹ:۔ مذکورہ تاریخوں کے حوالوں سے بروز ازل ارواح ملائکہ وانبیا سے خدا اور رسول کی ہمراہ شہادت امارت وخلافت علی کی جو عظمت و جلالت بارہ آئمہ کا ہادی خلق باعث نجات ومغفرت مصدر امور ہونے کا مرتبہ بجز رسول کسی ملک کو کیا نبی کو بھی نہیں دیا گیا۔ جنکے مقابل جملہ ساختہ مدعی باطل انکی باتیں بیکار۔

تاریخ احمدی صٓ۳ میں بحوالہ تاریخ ابوالفدا میں حضرت عائشہ سے بارشاد رسول بذریعہ جبریلؑ روایت ہے۔ کہ میں نے روئے زمین پر مشرق سے مغرب تک نہ کسی کو محمد سے افضل پایا نہ کسی نبی کی اولاد کو ہاشم کی اولاد سے بہتر پایا اور تفسیر در منشور میں معتبر اسناد سے آیتہ و **لوترالی الذین بدلو** نعمتہ اللہ کفرا کی تفسیر میں حضرت علی سے روایت ہے کہ جن لوگوں

نے نعمت خدا (دین و امامت ائمہ) کو کفر سے بدلا وہ فاجر ترین قریش بنی امیہ اور بنی مغیرہ گروہ ہے۔

تاریخ احمدی صفحہ پر قاضی عیاض نے اپنی کتاب "شفا" میں لکھا ہے کہ خدا کا نام صادق۔ رسول کا نام بھی صادق و مصدوق ہے۔

خدا کا نام علی ولی اعلےٰ ہے وہ نے بھی ہے جنکے معنے حاکم اور ناصر و مددگار بھی ہیں۔ جیسے انما ولیکم اللہ۔ ہو العلی الاعلےٰ رسول سے فرمایا۔ انا ولی کل مومن خدا فرماتا ہے النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم یعنی تمام مومنین کی جانوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور علی کی بابت (غدیر خم) من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمادیا ہے۔

(نوٹ) اپنی کتابوں میں اہلبیت کے بکثرت مراتب آیات و احادیث ہیں مگر علماً سببے اثر کالعدم کردی گئیں۔

اللہ کا دیدار محمد کی شفاعت پر تبصرہ

عوام الناس کے اعتقاداً محمد کی شفاعت اللہ کے دیدار کی بیہودہ تمنا کرنے والوں کی واقعی حقیقت معلوم کرنا بھی تو انسان کا ایمانی فریضہ ہے وہ یہ کہ اللہ نے اپنے دیدار کو لاتدرکہ الابصار سے اور باطل امت موسیٰ کو ہلاک کرکے بعد والوں کو عبرت دلانے کی غرض سے قوم کی جانب سے موسیٰ کے سوال ارنی پر فوراً لن ترانی سے تا ابد ہمیشہ کو عدم رویت کی دہمکی دیدی پھر اسی دہمکی پر اکتفا کرکے قصد رویت کو ختم نہیں کیا بلکہ اپنے اک جلالی حجاب کا تیز پرتو دکھا دینے پر تاب نہ لا سکنے کی حقیقت موسیٰ کو گراکر کوہ طور کو جلاکر قوم باطل پر بجلی گراکر بعد والوں کو تا قیامت ہلاکت

کا تماشہ عبرتما" دکھایا گیا۔ اس سوال ارنی پر اُمت کا کیا ذکر خود حضرت موسیٰ ہی کیساتھ (اُن سے خوش ہو کر اپنی مزید نعمت اور رحمت کی بارش برسانے کے بجائے) قہر و جلال دکھانے سے اسلئے کام لیا گیا تاکہ موسےؑ کے بعد والی انبیا کی اُمتیں تا قیامت خطرناک ہلاکت خیز سوال دیدار اور اسکی اعتقاداً قیامت میں تمنا کرنے سے ڈرتی اور پناہ مانگتی رہیں۔ خدا نے تو خود اس واقعہ عمل سے اور اپنے قول لن ترانی اور لا تدرکہ الابصار سے بوالہوسوں کی عمر بھر یا قیامت غیر اللہ کے دیدار کی تمنا اللہ کو خوش کر کے بڑے رُتبے دبیجے پانے کی تمناؤں کا خاتمہ کر دکھایا ایسے زبردست خطرناک قرآنی تاریخی معتبر واقعہ سے بھی قدیمی علماو حکما و خلفائے وقت نے کچھ بھی اثر نہ لیا قرآن میں علانیہ بغیر تاویل لن ترانی سے ہمیشہ رویت کی نفی اور سخت ممانعت کی دھمکی سے پھر لا تدرکہ الابصار سے قطعی ناقابل رویت جتادینے پر بھی اللہ کے منوالوں نے خود رفتہ ہو کر ذرا بھی اثر نہ لیا۔ اور ان کی عقل بھولا پن میں یہ موٹی بات (اپنے باطل جذبہ میں قوم موسیٰ کیطرح) جب سے اب تک سمجھ میں نہ آسکی کہ جس شے کالوزی جسم یہاں ہو یا قیامت ہی میں اعتقاداً فرض کر لیا جائے گا تو اسکے باطل وہم و عقیدت کی تل بھر نگاہوں کی طاقت سے اک چاند سورج کیا چیز ہے آسمان جیسے عظیم ترین جسم کے نصف قطر کو دیکھکر زمین کے بلا حاجب وسیع میدان میں یا سمندر کے طغیانی میں پہاڑ وغیرہ کے اونچے حصہ پر کھڑے ہو کر مسلم کی نگاہ ہو کہ غیر مسلم کی نگاہوں کو بھی بغیر یہ کہنے پر اختیار ہو جاتا ہے کہ ہم نے ایسے عظیم ترین آسمان کے نصف قطر کی وسعت کو (جسے بجز خدا یا جسکو علم دیا گیا ہے دوسرا نہیں بتا سکتا) اپنی اٹکل بھر جگہ میں لیکر اس کی نصف عظمت کو توڑ کر اسکی شان کو گھٹا کر اپنی تل بھر طاقت کی شان سے خدا کی قدرتی شان کی

عظمت دکھانے پر اختیار رکھ سکتی ہیں تو میدان حشر میں ممبر نور پر اپنے اللہ
کے مفروضہ نوری جسم کی کسی بڑی سے بڑی مقدار کو دیکھ کے فانی کل چیزوں کو
محدود کر کے عیبدار بنانے کی طرح جسم دار بنا کر عیبدار کر دینے اور خود کو معدوم
ہو جانے سے نہیں ڈرتیں۔ لیکن اللہ تو عالم الغیب ہے اُسنے پہلے ہی قبل
وجود عالم اپنے دیدار کی بہترین نورانی پنجتنی صورتیں پیدا کر کے اول خود کو
پھر دُنیا میں اور آخرت میں خاص معتقدین کو ہمیشہ خوش کرنے کی علامت
عیاں کر دی۔ اور محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کے مجموعی انوار محمدی کو
انت مقصودی و مرادی کہکر اپنے تعارف کے لئے اپنی شان اور مظہر بنا کر
لولاک لما خلقت الافلاک سے غرض تخلیق کا اعلان کر کے اول انکو
پر انکے عالم نور میں عبادت سے خوش ہو کر ان کے نور سے فرشتے لوح و قلم عرش
آسمان و زمین کی چیزیں پیدا کر کے انکو باعث ایجاد کونین دنیا و آخرت قرار دیا
اپنے کلمہ کے ساتھ اپنے محبوب محمد و آل کا کلمہ اذان اور نماز میں پڑھوا کر مقبول
کیا پھر میدان حشر میں ممبر نور پر ان کی انوار کا دیدار بعینہ اپنا دیدار
قرار دیکر اہل محشر معتقدین کو انکے مدارج پر فائز کرنے کا ذریعہ بنا دینے کی بنا پر
اُن کے دیدار کے ذریعہ سے اپنے کو جسمانی عیوب سے مبرا کرا دیا اب اللہ
کے محبوب مقصود مراد باعث ایجاد عالم مالک کونین دنیا و آخرت اور مالک
نجات شفاعت ثابت ہو جانے پر بھی مسلم ہو ہو کر بجائے مجدوں نمایندوں پر
جھکیں اور محمد کیساتھ قرآن کی اطاعت کیساتھ آل محمد اہلبیتؑ کی واحد اطاعت
اور خلافت پر نہ جھکیں خدا و رسول کے خلاف ہو کر کہاں جائیں گے۔

نوٹ اگر اللہ چاہتا تو انوار پنجتن محمدؐ و آل علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ کو یا انکے
باقی آئمہ کی بشری اجسام و بکر ابتدائے عالم سے بجائے نسل آدم نام کے محمدی یا فاطمی

علوی حسینی حقیقی نام کی نسل اور ان کی ظاہری حکومت تا قیامت دنیا میں
پھیلا کر دکھا دیتا اور انکو تا قیامت زندہ رکھ سکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مصلحت
اس تجویز کے بدلے وہی دکھائی جو اُسنے پنجتن کو عالم حجاب میں ہزارہا برس
عبادت گذار رکھکر اصلاب انبیا سے حجاب میں چھپا کر ان کی کارہائے تبلیغ
مشاہدے کرا کے پیغمبر محمد و آل کو ان کی نبوت و رسالت کے مصدق بنا کر پہلے حصہ
نبوت محمدی کو ختم دوسرے حصہ امامت علیؑ و آئمہؑ کے ذریعہ تحفظ دین نبوی کا
سلسلہ تا قیامت قائم رکھنے کو قدیم سے طے کر لیا تھا وہی جاری کیا۔

علیؑ اعلےٰ یکتا ذات
نفس نبی و نفس اللہ واحد ذات

الوہیت کی نفس ذات اور صفات اسکی عین ذات ہیں تو اللہ نے شب
ہجرت علیؑ کی جان خرید کر علی کو نفس اللہ لسان اللہ کا خطاب دیا اور واقعہ
مباہلہ میں علی کو انفسنا سے نفس رسول بتا کر علی کی واحد ذات کا مرتبہ نفس
اللہ نفس نبی ہو جانے پر) حکمائے دہر کے تصورات سے باہر ہو گیا۔ وہ کیسے؟
اس لئے کہ آیہ مَن یشری اور آیہ مباہلہ انفسنا اور وَمَن عندہٗ علم الکتاب
سے علی کی فقط واحد ذات جامع الصفات قرار پا گئی اور نور محمدی سے انا و
علی من نور واحد کہلوا کر باعث ایجاد و بقائے عالم کونین ہو جانے پر افضل
و محبوب ترین ملائکہ و انبیا و کل مخلوقات ہو گئی۔ انسان کے جسم میں نفس ناطقہ
ہی ایک طاقت ہے علم خدا میں وہ ہے جو روح حیوانی انسانی کو جسم سے ملا کر
قائم رکھکر تا حکم خدا باقی رکھتا ہے وہی خود بول بولکر قلب انسانی کے حسب مرضی
جملہ مقاصد انجام دلاتا ہے۔ تبھی تو اللہ نے اپنی طرف سے اور اسکے حبیب محمدؐ نے

بحکم خدا غدا کی طرف سے علی ہی کی واحد ذات کو مخلوقات سے بقا کے تعلق پر اپنے کل تبلیغی مقاصد انجام دلانے کی غرض سے نفس ناطقہ رسول اور اپنی کتاب صامت کے ظاہر و باطن کو سمجھانے بتانے کے لئے قرآن ناطق اور باب علم خطاب سے ممتاز کر دیا۔ اور منبر پر علانیہ انکی زبان سے سلونی جیسا دعویٰ کرا دیا۔ اور حیات رسول اور بعد حیات اپنی زندگی میں ہر قسم کی جنگی مشکلوں کو اور لاینحل قضیوں کو علی ہی کے ذریعہ آسان کئے جانے سے علی کو ہی حلال مشکلات بھی ثابت کر دکھایا۔

جس طرح بغیر سر کے آدمی کی شناخت نہیں ہو سکتی بغیر دروازہ سے گذر کے اور اسکی شان کی معرفت کئے شہر کی اندرونی حقیقت کا علم نہیں ہو سکتا اُسی طرح علی جیسے سر اور در اور نفس ناطق قرآن ناطق کے بغیر اللہ و محمد کی اُن کے حسب مرضی مکمل معرفت و محبت و اطاعت بھی از خود نہیں ہو سکتی۔

تفسیر بسم اللہ کے ذریعہ علی کے علم کی کیفیت

بابت بسم اللہ حدیث رسول ہے کل امر ذی بال لم یبدء ببسم اللہ فہو ابتر۔ جو نیک کام بغیر بسم اللہ کیا جائے وہ ابتر ناقص ہے۔ اہلبیت کے معتقدین نے بسم اللہ کے خواص اور برکت و ثواب کی بابت بہت کچھ کتابوں میں درج کیا ہے۔

ایک رات ابن عباسؓ کو بٹھا کر جناب امیرؑ نے بسم اللہ کی تفسیر میں رات ختم کر کے فرمایا کہ اسکی بابت بہت کچھ مدتوں بیان کرنے پر بھی ناتمام رہے گی۔ دیکھو ابن عباس تمام علوم اور رسالات جو قرآن میں ہیں۔ وہ سورہ حمد میں ہیں اور جو سورہ حمد میں ہے وہ بسم اللہ میں ہے۔ اور جو بسم اللہ میں ہے۔ وہ ب میں ہے اور ب میں جو ہے وہ اس نقطہ میں جو ب کے نیچے دیا جاتا ہے اور وہ نقطہ میں ہوں جسطرح ابتدائے

نقطہ سے کل حروف دائرے بنتے ہیں اور نقطہ کی کمی و زیادتی سے حروف کی شناخت ہوتی ہے۔ نقطہ ہی مرکز مدار خطوط و دائرہ مقاصد جسمانی (ارضی ہوں کہ سماوی) مانا گیا ہے۔ بغیر نقطہ قائم کئے کسی مقصد کا نظام قائم نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح بغیر میری حقیقی معرفت حاصل کئے بغیر حقیقتاً خدا و رسول کی معرفت اور اُن کے احکام و مقاصد کی قدر و منزلیت اور خدا و رسول کے حسب مرضی عبادت و اطاعت نہیں ہو سکتی۔

نوٹ: بسم اللہ سوائے سورہ برات کے کل چھوٹی بڑی سورتوں کے قبل جز سورہ ہے قرآن کی کل سورتوں کے قبل لکھی اور پڑھی جاتی ہے۔ لیکن نماز پڑھتے وقت سورہ الحمد کے بعد جو سورہ یا آیتیں کم و بیش واجبی نماز پنجگانہ ہو یا نوافل مثلاً وغیرہ ہو بسم اللہ کا روزانہ قطعاً ترک کر دینے کا عمل عمداً جز قرآن کو ترک کر دینا ہے نماز کو روزانہ ضرور ناقص کر دینا گو نا محبوب باری ہوگا۔ خواہ بجز رسول کسی کی سنت ہوا کرے۔

بغرض حصول نجات یومنون بالغیب پر تبصرہ

الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ۔ کتاب سے یہی قرآن جو سب کے ہاتھوں میں ساکت و خاموش ہے مراد نہیں اگر یہی ہدایت خلق کے لئے کافی ہو جاتا تو جس وقت لوگ اپنے اپنے حسب مرضی دالوں سے اپنا متضاد مطلب گانٹھنا چاہتے تو فوراً ان سبکی رایوں و نیتوں کو علانیہ رد کر دیا کرتا کہ تم سب غلط سمجھ رہے ہو اس آیت سے اللہ کا مطلب یہ ہے اسکو سمجھو اور مانو۔ مگر جب سے آیتیں نازل ہوتی رہیں محمد و آل ہی کے ذریعہ انکے صحیح مطالب معلوم ہو سکے۔ اور جنہوں نے اہلبیت سے ہٹکر اپنے حسب مرضی معنے لگا لئے۔ وہی صراط مستقیم سے سب ہٹکر متفرق ہوتے گئے۔ قرآن غریب نے آجتک کسی کو نہ ٹوکا نہ روکا کہ تم سب غلطی پر ہو

سب اپنے مذہب کو قرآن سے جز اکر خود کو خوش اور ناجی بتا رہے ہیں۔ جن سب کے
خوش ہو جانے کی بابت خود خالق ہی قرآنیں کل حزب بما لدیہم فرحون
سے کل گمراہ فرقوں کے اپنے مقام پر خوش ہونے کا اظہار کر رہا ہے جس سے
معلوم ہوا کہ فقط قرآن بذات خود ذریعہ افہام و تفہیم نہیں ہو سکتا اور نہ
بجائے اتحاد معاذ اللہ ذریعہ اختلاف و فسادات ہے۔ ہاں وہ لوگ ہی بذاتِ
خود باعث اختلاف و فساد ہیں جو خود کو رائے اور عمل میں مجدد بننے بنانے
کو پسند کرتے آرہے ہیں۔ اور قرآن کی آیات کو اپنے متضاد مطالب پر لانے
کے کوشاں ہوا کرتے ہیں۔ لہذا کتاب سے مراد کتاب ناطق علی و آئمہ ہیں
جو سراپا ان متقین پرہیزگاروں کے لئے بلاشک ہادی ہیں جو غائب چیزوں
پر جو اپنے سے قبل آنکھوں سے غائب ہو چکی ہیں۔ اور جو چیزیں بعد
کی نظروں سے غائب رہیں گی اُنپر ایمان لاتے ہیں۔

(غائب ہونے سے چیز کی وقعت قدر قیمت بڑھتی ہے کھلنے پر گھٹتی جاتی ہے)
مطلق جسم ہونے پر اللہ تو نظروں سے از ازل تا ابد غائب رہیگا مگر
اُس نے یہ غیب کی صفت دیگر مخلوقات نوری ناری خاکی بادی معدنی نباتی
میں دے کر ظاہری نگاہوں میں انکو ممتاز کر دکھایا اور غائب ہونے پر بھی ذریعہ
فائدہ رسانی قرار دیدیا۔ قدر و قیمت میں اضافہ کا سبب کر دیا۔ مثلاً دل و
دماغ کی قوت آنکھوں کی بصارت نفس معدنی نباتی و حیوانی و انسانی کی
بڑھانے والی قوت غائب رہنے پر جملہ نظام کو قائم رکھتی ہے ہوا آنکھوں
سے برودت یبوست حرارت رطوبت نظر دلنے غائب ہونے پر اُن کا
نظام قائم ہے۔

گوہر و جواہرات کا نہاں ہونے پر قیمت میں اضافہ ہوتا ہے بادلوں

ہیں چاند سورج تارے چھپنے پر اپنا اثر مخلوقاتِ عالم پر بدستور جاری رکھتے ہیں۔ بادلوں سے نکلنے تک چاند غائب ہو جانے پر لوگوں کی نگاہوں کو منتظر بنا کر اپنا مشتاق بنا لیتا ہے۔

ازازل تا ابد غیبت کرنے کی قابل قدر مثالیں

اللہ نے اپنی خاص صفت غیب سے اپنی اول مخلوق نوری محمد و آل پنجتن کو اپنے ناموں سے نامزد کر کے اپنے نوری حجابہائے غیب میں ہزارہا برس قبل پیدائش مخلوق عبادت گذار رکھے ممتاز بھی جبکہ اس کے پنجتنی انوار مقدسہ کے ذریعہ جملہ مخلوقات ملائکہ انبیاء عرش و کرسی لوح و قلم زمین و آسمان کی کل چیزیں پیدا کر کے عالم الست میں جملہ ارواح انبیاء و ملائکہ دیگر مخلوقات سے اپنی ربوبیت محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی امامت و ولایت کا عہد میثاق کا سب سے اقرار لیکر ہر ایک کو انکے عہدوں سے فائز کر کے پھر انوار مقدسہ پنجتنی کو انبیا کے اصلاب طاہرہ میں از آدمؑ تا عیسیٰؑ غائب رکھ کر ہر زمانہ کے انبیا کو حسب ضرورت فائدے پہنچا کر ان کی مصیبتوں میں مدد دیکر اُن کے کارِ تبلیغ اور وقتی حالات سے مطلع ہوتے ہوئے عالم وجود شہود میں پہلے محمدؐ کو پشت عبداللہ سے ظاہر کیا اور وہ جوان ہو جانے پر اظہار نبوت سے روکے گئے پھر علیؑ کا وجود پشت ابو طالب سے خانہ کعبہ میں پیدا کر کے آغوش نبوت میں لعاب نبوی سے تربیت دلا کر تیرہ برس ہو جانے پر تب دعوت نبوت کا حکم ہوتا ہے تبھی سے اللہ خود کو علیؑ کے ہمراہ اپنے حبیبؐ کا گواہ بنا کر محمدؐ کی رسالت کی عظمت اور اپنے ساتھ کمسن علیؑ جیسے قدرتی علوم قرآنی کے سند یافتہ چشم دید گواہ کی عظمت اپنے ہمراہ بنا کر قرآنیں تا قیامت دنیا کو دکھاتا رہے گا اللہ نے محمدؐ تو جملہ انبیائے سابقین کی تبلیغ نبوت و رسالت کی

(معہ اپنی) واحد تصدیق کرا کر ان کو مصدق کر کے افضل دکھانے کے ساتھ
اب اپنے حبیب کی تصدیق کہ کتب نبوت رسالت کے دعویٰ چشم دید گواہ سورہ رعد کی
آخری آیت قل کفیٰ باللّٰہ ومن عندہٗ علم الکتاب سے نکھا کر اللہ نے
تو اپنی آواز غیبی لبیک جدا سنائی بھی نہیں فقط ایک لسان اللہ علی ہمنام وہم
زبان خدا کی آواز لبیک سنوا کر اپنے حبیب کے دعوائے نبوت میں (کفار کی
عدم قبولیت و اظہار نفرت کی ناکامیابی سے رسول کی رنجیدگی کو اُن کے لیے
یہ کہکر دور دیا کہ " اے حبیب کفار سے کہدو میں تمہاری گواہی کی مجھے رسول
ماننے کی پرواہ نہیں کرتا۔ میری نبوت و رسالت کے ماننے تصدیق کرنے
والے میں ایک اللہ ہم سب کا خالق اور دوسرا وہ جسے اللہ نے علوم کل قرآن
دیکر ممتاز کیا بس مجھے کافی ہیں۔

نوٹ اے علی یہ مرتبہ اللہ نے اپنے ہمراہ محمد کا گواہ بنا دیا ہے۔ اور کمسنی میں کل
قرآن پر قبل نزول فائز کر دینے سے تا قیامت قرآنی رجسٹرڈ ثبوت نے جسقدر
بلند کر دکھا دیا ہوا سکو بس اللہ ہی جانے یا اس کا حبیب پہچانے بشر کے
تصور سے باہر ہو گیا۔

نظروں سے غائب ہو کر قبل قیامت کبریٰ زندہ مثالیں

انبیائے سابقین میں حضرت آدم کی عمر
بعد وجود روح قیام بہشت پھر دنیا میں
معہ حوا جدائی اور ترک اولے سے آہ وزاری
کی بڑی مدت بعد تا وفات زندہ رہنے کا حساب کر لو۔ پھر نوح آدم ثانی کی ڈھائی
ہزار سال کی مدت پھر حضرت ابراہیمؑ۔ یا حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی دنیاوی
ظاہری عمر کی مدتیں جسقدر کافی ہوئیں۔ وہ سب اپنے اپنے وقت میں بقدر ضرورت
ماحول زمانہ تعلیم احکام کے بنا پر وقتی اور محدود رہی ہیں۔

سرتاج انبیا باعث ایجاد و بقائے عالم کی نبوت و رسالت کی مدت از ازل (علم باری کی ابتداء وہ جانے) تا ختم (۲۳ سال) دور نبوت (جسقدر مدت نبوت علم خدا میں موجود ہ جانے) کی طرح نور محمدی کے دوسرے واحد جز نوری بحسب ارشاد انا و علی من نور واحد کے ذریعہ دور امامت و ولایت کی ابتدا بھی ہمراہ نبوت محمدی از ازل ابتدا ہو کر پھر ہمراہ نبوت محمدی اصلاب طاہرہ سے گذر کر علی کے وجود میں پھر دیگر آئمہ کے قابل عمروں کے وجود میں ظاہر ہوتے ہوئے آخری محمد حجت قائم کی صورت میں صرف پانچ سال بعد ولادت بحکم خدا غائب کیئے جانیکی ابتداء سے تاقیامت کہ بعد ختم دور نبوت دور امامت عین مقصود باری باقی رہنے ہے بہ نسبت نبوت اس کے طوالت کی غیر محدود مدت کا رتبہ یا عیسیٰ کی نبوت کو امام مہدی علیہ السلام کی اقتدائے امامت و نصرت کی خاطر تابع کر دینے سے امامت کا مرتبہ نزد خدا جسقدر بلند ہوگا اسکو بس اللہ ہی جانے۔ محمد جانے دوسرا کیا جانے۔ اور جو نہ مانے وہ جانے۔

مدت دراز تک امامت مہدی کے غائب کرنیسے فائدے

بابت مقاصد اسلام یا بابت بقائے مقصود مراد خدا نظام عالم کے متعلق مصلحت خدا میں جو کچھ ہوں اس کا اندازہ تو بعد میں لگایا جاتا ہے پہلے حضرت خضر و حضرت الیاس ع کے زمین کی خشکی تری پر تاقیامت زندہ چھوڑنے سے اور جناب عیسےٰ بجائے اہل زمین کو فائدے پہنچانے کے جو تھے آسمان والوں کو جو فائدے پہنچاتے خدا نے اپنی مصلحت سے محفوظ رکھے ہوں۔ آل سے کہیں زیادہ محبوب و مقصود خدا باعث ایجاد و بقائے عالم امام مہدی حجت اللہ

کے تا قیامت کبریٰ قائم رکھنے سے جسقدر فائدے خدا کے علم میں ہو سکتے ہیں اُنکو وہی اللہ جان سکتا ہے یوں انسانی تصورات بھی اپنے فائدوں کے اندازے بقدر معلومات جسقدر بھی لگا سکتے ہوں وہ سب کیا حقیقت ادا کر سکتے ہیں۔ اب اُن کے بابت اطاعت ہر قسم کی آیات و احادیث کے ذریعہ خود رسول اور فرشتوں سے اہلبیت ... کی عملاً خدمت سے ان کی فضیلت سے تعارف بخش کرکے اپنے واحد دین اسلام پر قائم رہ کر ان سے منہ پھرا کر مسلمان جاہلیت ضلالت کی موت پر نہ مریں۔ اہلبیت کے مقابل جملہ خود رونمائیکار مجددوں کے دعووں کو دشمن آدم کے بموجب انکے ساختہ عملوں کو کالعدم کر دین شیطان کے حسب عہدہ خدا و انبیا اور رسول و آل کے مقابل مجدد و نمایندے بناکر اُن سے ہٹانے نفرت دلانے ظلم و نزاع فساد فسق و فجور بڑھانے کا یہ عمل از آدم تا وقت معلوم (یعنی خدا امام مہدی علیہ السلام کے ظہور تک) رہے گا۔ بعد ظہور عیسےٰ روح اللہ اولوالعزم نبی کو ان کی امامت کا مقتدی بناکر اُن کی نبوت کو امامت کے تابع کرکے آخری محمد کی عظمت جلالت دکھانے کے بعد دجال اور شیطان کو مع تابعین فنا کرکے ظلم و کفر کو زمین کو پاک کرکے خدا کے واحد (بذریعہ انبیا اور محمد و آل طاہرین) دین اسلام کے اصول و فروع کی عدل و داد اور دولت وغیرہ کی کثرت سے اپنے زمانہ کے خوش قسمت زندہ تابعین کو آزاد بے فکر کرکے دور رجعت میں اپنی سلطنت اور دیگر آئمہ کی سلطنت ان کے تابعین کو دکھا کر۔ بمصلحت خدا پھر جملہ ہمنام محمد حکام الٰہی کے زمین سے اٹھ کر خدا کے حجاب غیب میں پہنچنے پر فوراً بذریعہ صور اسرافیل زمین و آسمان الغرض فنا کالعدم ہو کر عرصہ محشر قائم کیا جائے گا۔

(وفات رسول کیساتھ دنیا کے فنا نہوتے باقی رہنے نے خود ثابت کر دیا کہ لولاک کا خطاب اور انت کا مقصود مراد فقط محمد کی واحد ذات تک نہیں اُنکے بعد بارہ محمد (علی سے تا وفات مہدی دُنیا فنا ہونے پر تمام ہو گا۔)

اس بیان پر تو ہر اک ذی فہم خدا و محمد پرست معلوم کر کے یقین کر سکتا ہے۔ کہ اگر حدیث لولاک کے ظاہری واحد خطاب کے لحاظ سے مقصد الٰہی کا فقط محمد ہی واحد ذات پر باعث ایجاد اور بقائے عالم کا دار ومدار ہوتا تو محمد کے وفات پاکر زمین سے اُٹھتے ہی زمین و آسمان کو بھی اپنے مالک کیساتھ ہی فوراً فنا کر دینا ہوتا جسکی معرفت کی خاطر یہ عالم بنایا گیا تھا جب وہ بھی نہ رہے تو جملہ نظام کی اب کیا ضرورت اور بے لطف جُدا ہو گا یا اگر بقائے نظامِ عالم تا قیامت محمد ہی کی واحد ذات کی غرض سے ہوتا تو بس محمد ہی کے واحد نور کو پیدا کرنیکے بعد انہیں کے نور سے عرش کرسی زمین و آسمان کی کل چیزوں کو پیدا کر کے فقط محمد ہی کو سلطنت نبوت ورسالت کا عالم پر سلطان بناکر (بغیر وجود دیگر انبیاء و ائمہ) یا اُنکے باوجود اُنکے زمانوں میں ظاہر کرتے ہوئے ان سب پر بغیر اُنکو عہدہ نبوت و رسالت دیئے بغیر صحیفے کتابیں اور شریعت دیئے از ابتدائے عالم تا قیامت محمد کو کروڑوں برس زندہ رکھکر محمد کے علانیہ نام کا عمل جاری رکھا جاتا۔ پھر نور محمد کو انبیا کے اصلاب میں چھپا کر پھر آخر میں ظاہر کر کے اسلام کی دعوت دینے اور تبلیغ کرنے کی ضرورت نہوتی۔ اور بجائے آدم محمد کی نسل سے انسانی نسل چلائی جاتی یا بالفرض اگر اللہ ایسا ہی کرتا جیسا کہ مذکور ہوا اور محمد ہی کے نام اور کار نبوت کی مدت اور نسل کی کثرت تا قیامت رکھی جاتی تو نور محمدی کی تخلیق

اُن سے اول ما خلق اللہ نوری کہلوانے پھر ان کے نور سے دو حصہ کرکے
پہلے حصہ کا نام محمد رکھنے اور دوسرے نصف حصہ کے جدا کرنے پر انا و علی من
نور واحد کہلوانے اور علی کے نور کو اپنے نور سے واحد متحد کہلانے کی کیا
ضرورت تھی۔ رسول کا یہ قول اور اللہ کی جانب سے نور کی پانچ حصوں میں
نوری تقسیم کی معتبر متفقہ بکثرت روایتیں صحیح ہونے پر مذکورہ باتیں (گذشتہ
واقعات انبیاء از آدم تا محمد) خلاف تواریخ سے ثابت ہوکر اسقدر عیاں
ہوگیا کہ خدا کا وہ مقصد نہیں تھا جو بالا طریقہ پر ذکر کیا گیا۔ بلکہ نوری محمدی کی
مذکورہ پنجتنی تقسیم نے خود ہی بتا دیا ہے کہ ایک نور محمدی کی یہ تقسیم اور بزبانی رسول
اپنے نور سے علی کا واحد نور کہکر اتحاد کی شہادت پھر نور فاطمہ اور نور حسن و حسین
کے جدا جدا نامزد انوار کی واحد نور محمدی سے اتحادی شہادت خود بتاتی ہے
کہ ایک نور کی یہ جدا نامزد تقسیم الہٰی عبث بیکار نہیں کی گئی بلکہ دُنیا میں
بشری اجسام میں جدا جدا ہونے پر ان سے الہٰی مقرر شدہ عہدہ نبوت و
امامت پر کام اور شہادت سے انکا سر انجام جدا کیا جائے گا۔ اور اگر
مقصد الہٰی میں ان سے کام تبلیغی لینا نہ ہوتا تو پھر خالق کیجانب سے محمدی
نور کی جدا گانہ نامزد مذکورہ تقسیم کرنیکا فعل خالق کا اور اس کے حبیب
محمد کی نامزد تقسیم نور کی فوراً شہادت دونو بیکار ہوکر اللہ اور اس کے
حبیب محمد پر فعل عبث کا الزام عائد ہو جائیگا خالق عالم کی حکمت و
دانائی کے خلاف ہوگا۔ تو نتیجہ خدا محمد نے اپنے اول قول اول خلق نوری
سے اپنی اولی مخلوق ہونے کی گواہی دینے سے اپنے سے قبل اپنے خالق
کے قدیم سے موجود ہونے کی شہادت دی پھر فوراً دوسرے حصہ نور علی
ہمنام خدا کے نمودار ہوجانے پر انا و علی من نور واحد سے اپنے اور علی کے

واحد نور ظاہر کرنے کی غرض سے شہادت نے خالق کا منشا عیاں کر دیا کہ ہم دو نور اور
بعد والے نور خدا کے محبوب مقصود و مراد ہونے باعث ایجاد اور بقائے کائنات
دنیا و آخرت ہونے میں واحد اور اپنے سپرد شدہ کار تبلیغ نبوت و امامت
کے ذریعہ تبلیغ مقصد اوصاف اور احکام خداوندی کے سرانجام دینے میں بحکم
الٰہی متحد ہو کر دنیا میں آکر تبلیغ کے لئے مامور ہو چکے۔ کار تبلیغ مقصد الٰہی
عہدہ نبوت دور امامت سے ظاہر کر دینے کے علاوہ خالق کی نور محمدی کی تقسیم
نے اور حبیب محمد کی اپنی اول تخلیق کی پھر فوراً علی کے نامزد نور کی واحد متحدہ
شہادت نے اس امر کی تصدیق کر دی کہ اللہ اور محمد کے ماننے والے کلمہ گو مسلمان
خدا کے خالق قدیم واحد بالذات ہونے کا کلمہ شہادت ادا کر کے اسکی اول نوری
مخلوق مقصود مراد محبوب محمدؐ کی وجود اور کار رسالت کا کلمہ شہادت کے
ساتھ ہی علی علی ہمنام خدا کے وجود اور کار امامت و ولایت (خلافت الٰہی) کا اقراری
کلمہ شہادت ادا کرنا بھی (اللہ و محمد کے ساتھ) ایماناً روزانہ صبح گویا اذان میں پنجگانہ
تاقیامت واجبی ادا کرتے رہیں جو نہ ادا کریں وہ جائیں ان کے نور کی ذریعہ۔
آسمان زمین کی مخلوقات ہیں جب تک ان کا وجود دنیا میں رہے گا۔
زمین آسمان بھی قائم رہیں گے۔ اور محمدی کل تمام کے زمین سے اٹھ جانے پر زمین و آسمان
بھی کالعدم ہو جائیں گے۔ خالق نے محمدی حصہ نور سے اور ان کے ذریعہ دیگر انبیا
کی تخلیق پر کار نبوت و رسالت جب تک چاہا لیا۔ پھر ان کی نبوت و
رسالت کے ختم پر دوسرے حصہ نوری علی کے عہدہ امامت و دور خلافت سے
تا آخر دور امامت مہدی تاقیامت ان کے ذریعہ سپرد کردہ کام لیکر زمین
سے اٹھا کے جانے پر تب مقصد خطاب الٰہی حدیث قدسی لولاک کا پورا ہو کہ
بغیر ظہور تا ختم دور امامت مقصد الٰہی نا تمام رہے گا۔

نوری اور سماوی حصوں میں نبوی حصہ محمد کی اول عظمت بلند دکھانے کے
ساتھ دوسرے نوری۔ علی سے نامزد شدہ کی امامت کو دیگر انبیاء سے بہت
کچھ زیادہ بلند کر کے علی کے قدرتی کارناموں کے ذریعہ کار تبلیغ محمدی کو قائم کرنے
کیلئے پھر حسینؑ کی مکمل شہادت اور صبر کی مکمل عملی علامتیہ مراتب دکھانے کے بعد مع
دیگر ائمہ کے ذریعہ بقدر ضرورت ان سے معجزنما علم الٰہی سے کام لینے کے بعد
آخر میں امام مہدیؑ کے ہاتھوں ظلم و کفر فسق و فجور کے بانیوں کو فنا کر دکھانے سے
الٰہی دین محمدی و مرتضوی کی شان عظمت و شوکت بلند دکھانے کی غرض
سے اول علی اور ان کے بیٹے حسین اور آخر میں انکی اولاد سے امام مہدی علیہ السلام
اللہ اور اسکے حبیب کی نگاہیں سدا اسے پڑتی رہیں تو ان کی آنکھوں کا تارہ اور
ان کی معرفت دلانے اور ان کے تمام اور قدرتی کارناموں کو بلند کرانے کا ذریعہ
ہوگئے تو اللہ نے بھی اپنے آگے محمدؐ کو اور محمد کے آگے علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ فاطمہ کو
اور دیگر ائمہ کے بعد بارھویں امام کو اپنا مظہر بنا کر اور شان ہادی بنا کر مخلوق
کے سامنے نمونہ قدرت الٰہی بنا کر کہدیا کہ جنہوں نے ان کو پہچان کر مان لیا تو ہمیں پہچانا اور
مانا ورنہ خالی ہماری محبت زطاعت اور طاعت یا فقط محمد کی اطاعت
محبت بغیر کل آئمہ کی بلا فصل خلافت مانے ہوئے معہ عقائد و نیک عمل
بزبانی رسول بیکار کالعدم کردی گئی۔

اللہ نے محمدؐ کی تصدیق رسالت کو علی کی لبیک کا منتظر بنا دیا

محمد کی تصدیق رسالت کیلئے ہر چشم دید معتبر گواہ پیدا کر دیا سوا
قدرتی انتظام کسی کو میسر نہیں ہو سکا۔
رسول سے کل انبیاء کی نبوت کی چشم دید تصدیق کی کہ بحکم خدا انکی مصدق

گئے تھے۔ لیکن محمد پیدا ہونے کے بعد ہزاروں برس تک تخلیق عالم تک جو ہٹ کے
نور میں مرتبہ نبوت ولائیت پر علی درجہ امارت وولایت پر فائز ہو جانے پر
بشری صورت میں آکر بچپنے میں عیسےٰ کیطرح اظہار نبوت کی طرح رسول کو عرصہ
دراز تک اظہار نبوت سے فقط چشم دید مصدق کے انتظار میں... خاموش
بنائے رکھا۔

نور محمدی نبوی کا دوسرا نور علی ہمنام خدا حصہ جو اپنے اول حصہ نور کو
عہدۂ نبوت و رسالت ملنے کو بچشم خود دیکھ چکا تھا۔ اور وہ ہمراہ محمد بغرض عبادت
پردۂ غیب میں حجابہائے قدس کی منزلیں طے کرنیکے بعد انبیا کی اصلاب میں
از آدم تا عیسےٰ عیسےٰ منزلیں طے کر کے بشری صورت میں ابو طالب کی پشت سے
ظاہر ہوتے ہیں جملہ انبیا سے جدا دیوار کعبہ بحکم ربی شق کرا کر بذرائے قدرتی در سے
بلا کو پیدا کیا جاتا ہے اور مریم و حوا آسیہ سارہ معہ حوران و آب و طعام جنت
بغرض خدمت تین روز اللہ کے گھر مہمانی کے بعد الہٰی خانہ زاد فرزند آغوش
رسالت میں لعاب علوم رسالت چوسانے سے قدرتی الہٰی سند۔ بارہ
بارہ برس سن میں جو ازل ہی سے علم لدنی اور کل قرآن کا عالم ہونیکی سنا دی جب
خدا رسول علی کے ذریعے سرداران قریش کو بلا کھانا کھلایا تب اظہار نبوت
و اسلام کی دعوت دی ـــ علی نے لبیک کہی کفار سننے پر بجائے قبولیت
رسول کو جادوگر کہتے ہوئے چل دئے۔ رسول کی ناکامیابی رنجیدگی پر دوسرے
روز پھر سبکو کھانا کھلانے پر آواز دعوت وزارت و نصرت دی گئی۔ علی
کے ہر بار لبیک کہہ کر قبول کرنے پر آپ علی کو چھاتی سے لگا کر سب کے
سامنے فرماتے ہیں کہ اے علی تو ہی تا قیامت میرے بعد میرا بھائی میرا وزیر
وصی اور خلیفہ ہے دنیا و آخرت میں۔ اے لوگو تم سب اسکی اطاعت اتباع

چلدیئے کہ کل محمد رسول نے اپنے اتباع کا حکم دیا آج علی کی اتباع کا حکم دیا ہے لو ابو طالب اب اپنے بیٹے کی اطاعت کرنا کفار کے اس عمل سے رسول رنجیدہ خاطر ہو گئے تو اللہ رسول کی رنجیدگی کو فوراً آیہ قل کفیٰ باللہ شہیداً بینی و بینکم ومن عندہ ام الکتاب سے دُور کرکے فرماتا ہے اے رسول تم ان کافروں سے کہدو کہ میں تمہاری تصدیق کی پرواہ نہیں کرتا میری تصدیق رسالت کا چشم دید گواہ ایک اللہ ہے۔ اور دوسرا گواہ وہ ہے کہ جسے بچپنے میں خدا سے کل قرآن علم لدنی کی سند فضیلت مل چکی ہے مقصد الٰہی میں تھا کہ اپنے حبیب کی آواز دعوت نبوت و نصرت کی دفعت اور خانہ زاد مولود کی رسول کے ہاتھوں لعاب نبوی سے پرورده کے ہاں کی طاقت سے قائم ہوکر ہمارے رسول کی بات بجائے کفار کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے رسول کی تصدیق پہلے گھر والوں سے کرائی نہ گئی۔ گھر سے تو آواز لبیک نکالی نہ گئی باہر والوں کو منوایا جاتا ہے۔

آیہ قل کفیٰ باللہ سے اللہ نے اپنے ساتھ علی کو دوسرا چشم دید گواہ بنا کر خود علی کی اور محمد کی افضلیت قرآنمیں عیاں کردی

انبیا کی تصدیق کے لئے اللہ نے خود کو علانیہ مصدق گواہ ظاہر نہیں کیا فقط اپنے حبیب کی واحد ذات کی چشم دید واحد تصدیق (دو چشم دید گواہوں کی برابر) کافی قرار دی۔ یا محمد کی تصدیق سے ملکر واحد ہو گئی۔

لیکن محمد کی رسالت و نبوت کی تصدیق کے وقت اللہ نے خود کو علانیہ گواہ جدا دکھایا۔ اور اپنے ساتھ علی کو (ومن عندہ علم الکتاب سے سند فضیلت دیکر) دوسرا چشم دید گواہ مقابل دکھا کر رسول کی دعوت نبوت۔ اور

وزارت ونصرت کے وقت صرف علی کی تین آواز لبیک سنائی گئی۔ مگر اللہ کی جانب سے گواہی دینے والی نہ تو غیبی آواز آئی نہ کسی دوسری مادی شے کے ذریعہ بلوا کر اللہ نے لبیک ہی سنوائی ہو ایسا ہوتا تو مورخین ضرور کتابوں میں درج کر دیتے۔

اللہ نے اپنی جداگواہی نہ دیکر اور فقط علی کی واحد چشم دید گواہی ہی اسی طرح سے کافی کر دی کہ جسطرح رسول کی واحد تصدیق معہ اپنی تصدیق وما ینطق عن الھوے کے بنا پر انبیائے ماسبق کے لئے کافی قرار دی تھی۔ دوسرے اپنے ہمنام علی لسان اللہ اور یداللہ کی آواز اور اپنی آواز ایک کر کے جسطرح ابتدائے دعوت رسالت و وزارت و نصرت کے وقت عیاں کر دکھائی اوسی طرح شب معراج اپنے حبیب سے علی کے لہجہ زبانی سے علی ہی کی نیابت و خلافت وغیرہ کی نسبت خود بولکر اور علی ید اللہ کا ہاتھ پردہ سے باہر کر کے اپنے حبیب سے مصافحہ کی حقیقت سے علی کی واحد حقیقت اللہ و رسول نے تذکرہ نویسوں کے قلموں سے کتابوں میں عیاں کر دی۔ جن قابل قدر فخریہ واقعات کی فخریہ شہرت جسقدر بھی دیجاتی خدا اور رسول اپنے کلمہ گو مسلمانوں سے راضی و خوشنود ہو کر ان کے مدارج میں اضافہ کرتے۔ لیکن مسلمانوں نے یوم بعثت دعوت نبوت پر علی کی واحد کمسنی کی تصدیق بھی بمقابلہ بعد کی بزرگ سن کی عظمت کے اونے ناقابل اعتنا کر دی۔ تو پھر تحریر اور تقریر میں کیوں ظاہر کی جاسکتی۔

(بجائے زمین خدا نے عیسے کو آسمان پر امام کا منتظر بنا کر انکے تابع کرنے کو اور امام مہدی ع ہمنام و قائم مقام محمد کو تا مصلحت خدا زمین تھامنے کو قائم رکھا) قدیمی احادیث و تواریخ میں اہلبیت کے حالات و کمالات و معجزات

ہوتے ہوئے بغیر بھی اہلبیت کے باتوں اور تقیہ کا پردہ اپنا خون و ہم ...

کتابوں میں اخباروں میں اور تقریروں میں شائع نہ کرنے بمنا واقفیت مسلمان

نفرت کراہیت بھی عموماً ثابت ہوجاتی ہے تب تو علی کی فضائل اگر عام مسلمان

معتقدین اہلبیتؑ کی تحریر سے تقریر سے اتفاقیہ سن لیتے ہیں تو وقعت

کرنا ماننا کجا انمیں بیکار باتیں نکالنے عیب لگانے پہ پہلے تیار ہوجاتے ہیں

اپنی معتبر کتابوں میں معصوم خاندان رسول علی و فاطمہؑ میں امام حسینؑ کی معصوم

اولاد میں گیارہویں امام حسن عسکری سے آخری محمد حجتؑ خدا بارہویں امام مہدی

کے ۲۵۵ھ میں پیدا ہو کر پانچویں برس سے بمصلحت خدا تا وقت معلوم

قیامت صغرا کے زندہ رکھکر غائب کرنے کی پھر امام کے ظاہر ہوکر عیسیٰ کو ان کی

امامت کی اقتدا کرا کر امامت کو نبوت سے بڑھانے کی باتیں سنکر بے اثر

کردیجاتی ہیں۔

ہاں بابت عیسےٰ بخوف دشمنان سولی سے بچا کر دوسرے کو سولی دلا کر بجائے

زمین چوتھے آسمان سورج کے گرم طبقہ پر امام مہدیؑ کے ظہور و اقتدا کے

انتظار میں اہل زمین کی نظروں سے غائب کرا کر بٹھلانے۔ اور اہل زمین کو

عیسےٰ سے اولاً فائدے پہنچانے سے ان کو محروم کرکے انکے بجائے آسمان

کے ساکنین فرشتوں کو جو کچھ فائدے اللہ نے پہنچانے چاہتا ہوں وہ اللہ کی

جانے۔ ان باتوں کو سنکر لوگ قبول کر لیتے عیب لگانے پر متوجہ نہیں ہوتے

(کعبہ میں علی کی ولادت اور بت شکنی سے طہارت کے قدرتی عجیب

وہیں ظہور مہدی کا قیامت خیز منظر):۔

اللہ نے جناب مریم کو جو معصومہ بیت المقدس کی خادمہ ہونے سے تقدس

کی حقدار تھیں۔ عیسےٰ بغیر باپ نطفہ کی نجاست سے پاک فقط روح اللہ کا

بیت المقدس میں پیدا ہو جائے تو کیا ہرج عیب ہو جاتا مگر اللہ نے مریم کو عبادت گاہ
سے بآوازِ غیبی باہر کرا دیا۔ اور مادرِ علی فاطمہ معصومہ تھیں کعبہ کی خدمتی بھی تھیں
دروازہ کی تکلیف کی پشت کعبہ پہ اللہ سے دعا کر رہی تھیں جو بآوازِ غیبی دیوار
کعبہ شق ہوتے ہی بلا خوف و خطر مردانہ وار عورت تنہا غائب ایمانی اور مولود کی طاقت
سے اندر پہونچیں دیوار بدستور بند پر ان کی خدمت کو مریم و سارہ آسیہ مع حور ان
و آب و طعام جنت تین روز اللہ کے گھر مولود کی خاطر رہیں۔ دیگر عورتوں کے
علاوہ مریم معصومہ کو اللہ سے شکایت کا موقع بھی تھا مگر منہ سے تو کیا دل میں
بھی شکایت کا تصور کر لیتی تو حیرت میں کمی ہو جاتی۔ قدرت کے راز کو ولادت
سے سمجھ گئیں اگر میرا بیٹا عبادت گاہ میں پیدا کیا جاتا تو علی کی کعبہ میں ولادت
نہ کی جاتی۔ ولادت کی فضیلت باقی نہ رہتی۔ علی کے بجائے اہل رسول پیدا
کئے جاتے تو خود رسول کو یہ فخر بہ ولادت یا مسجد میں فخر بہ شہادت کا شرف
دلانے کی مصلحت ان ہی کی ذات کے بجائے علی کی ولادت ثم حسن و حسین کی خفی و
جلی شہادت سے کافی ہو گیا۔ لہٰذا گردوں کو استاد سے بڑھ کر مرتبہ یا لیاقت
اور دولت و حکومت سلطنت کی ناموری سے استاد کی عزت بہ حقیقت تمام بلند
ہوتی ہے باپ سے دادا سے بیٹے پوتے علم و فضل میں بڑھ جانے سے باپ کا
نام ہوتا ہے۔ یہی کیفیت اللہ نے بجائے خود قدرتی طاقت بجائے فرشتوں کے
بجائے خالی رسول کی طاقت کے کعبہ کے عرصہ دراز کے بنے بنائے دیوتا مالک
کعبہ علی کی ولادت کے۔۔۔ چند سال بعد بحکم خدا ہمراہ رسول علی کے ہاتھوں
رسول کو جھکا کر بجائے کسی مادی آلات سیڑھی بیلچہ وغیرہ کی مدد لڑکوں کی طرح
رسول کے کاندھوں پر چڑھی چڑھانے کا حیرت خیز عبرت انگیز تماشہ امت
کو خدا اور رسول نے علی کو غیر و نبی زبانی کرم اللہ وجہ کیسا بت شکن کہلوانے

سے علاوہ علی کی خاص عظمت جو نزد خدا و رسول تھی اسکو جملہ ذریعوں کو چھوڑ کر
رسول کو حق کی طاقت پر جھکا کر مہر نبوت ہمرتبہ قرآن پر پیر رکھا کر علی کے پیروں
کی رتبہ کی شان عظمت کو دیکھیں رسول کے سر سے علی کے بلند ہونے کے نتیجہ کو
دیکھکر جو بارشاد رسول علی نے عرض کیا کہ اسقدر بلند ہوا ہوں کہ آسمان یا عرش کو چھو لوں علی
نے بلند دیوار میں محکم گڑے ہوئے پتھروں کو بطاقت الٰہی اپنے ہاتھوں سے ہلا کر اسیطرح
چور چور کر دیا رسول کو تکلیف نہ ہونے دی۔ دوش نبوت جیسے عظمت ترین اور
آسمانوں سے بلند ترین جگہ سے کودتے پر رسول نے فرمایا کہ تمہیں چوٹ کیوں
لگتی برحق رسول نے سراپا حق کا بار اٹھایا۔ کار حق کیا کودتے وقت قرآن کی
طرح جبرئیلؑ نے اتارا خود رسول کے ارشاد سے برحق قرآن ناطق کو قرآن صامت
جیسی مہر نبوت پر خود پیر رکھوا کر پاؤں پر۔ پارے قرآن پر قرآن رکھنے
کی مانند ہم قیمت مثال سے اللہ نے اپنے رسول کے علی و فاطمہ اور حسنین
پاروں کو کاندھوں پر چڑھا چڑھا کر ان کی عظمت کو اسلئے دکھا دی ہے کہ امت
بھی اسی طرح بحکم خدا ان کی طرف جھکے ان کی اطاعت و حکومت اور عظمت کے
سوا دوسری طرف قطعاً نہ جھکے نیز بحکم خدا خطبہ کے وقت حسین کا اٹھانا نماز میں
سجدہ کو حسینؑ کی مرضی پر طول دینا۔ اللہ کی۔ طاعت ہیں حسینؑ کی اطاعت کو
دکھانے کی غرض ان کی اطاعت امت سے کرانے کی نہیں تھی تو اور کیا تھی۔

مختار محشر مالک نجات وشفاعت کے اختیارات اللہ نے محمدؐ و آلؑ کو (جان و مال فدا کر کے دکھانے پر) دئیے	علی جبکہ وزارت و نصرت رسول کی خاطر

لبیک کے علاوہ پھر جملہ جہادوں میں رسول کے اسلام کے ناصر ثابت ہوتے
رہے تو آپکو اللہ کی طرف سے جنگ بدر و احد میں لافتیٰ الا علی و ذوالفقار
خدا کی مہر ہیں از اول تا قیامت خدا کی نظر انتخاب میں علی سا جوان مرد پسندنہ آیا

کا اعلیٰ ترین تمغہ ملا۔ جنگ احد میں جنگی مصیبتوں میں رسول کو نادِ علیاً
(علی کو پکارنے) کا حکم دیا۔ علی کو بحکم خدا و عمل رسول (پکارنا) امت پہ منت ہو جانے سے جو
مسلمان اپنی مصیبتوں میں جو پہلوان اکھاڑے پر یا بارِ عظیم اٹھاتے وقت
الکدم بنام علی ہم آواز زور لگاتے ہیں بیجا نہ ہو گا نیز ہو اپنے کلمہ شہادتین کو
بحکم آیہ انما ولیکم اللہ۔ علی ولی اللہ حجۃ اللہ سے یا اذان کو اس کلمہ شہادت
سے مکمل کیا کہتے ہیں۔ بحکم خدا و عمل رسول بیجا باعث مزاحمت تو نہ ہو گا نیز
بغرض تحفظ از آسیب جن و شیاطین گلوں میں بچوں کے ناد علی ڈالے عورتوں
مردوں کے بازوؤں پر علی پنجتن کے نام کے گنڈے تعویذ باندھنے کا یا
ان ناموں کے واسطوں سے مقاصد کی کامیابی مصیبتوں سے دفعیہ کی اللہ سے
بہ عمل انبیا دعائیں مانگنا بیجا باعث اعتراض نہ ہو سکے گا۔

علی نے اپنی ولادت سے قبل بقدرت خدا انبیا کی مدد کی پنجتن کے ناموں
سے ان کی مصیبتیں دور ہوئیں۔ اور طفولیت سے لیکر تا حیات رسول و اسلام کی

جنگ خندق

میں عمر بن عبدود زبردست پہلوان کی آواز پر مسلمانوں
میں سناٹا چھا جانے سے جواب نہ دے سکنے پر رسول
کی تین آوازوں پر علی کی ہر بار کھڑے ہو ہو کر آواز لبیک بلند کرنے کی قدرتی
طاقت سے برائے مقابلہ بڑھنے پر بحکم خدا رسول نے برز الایمان کلہ
سے عمر کے کل کفر کے مقابل کل ایمان کی سند عطا دی پھر عمر کا سر رسول کے
قدموں میں ڈالنے پر آپ نے ضربت علی یوم الخندق افضل من
عبادۃ الثقلین الیٰ یوم القیامۃ علی کی ایک ضرب کی عظمت نزد خدا و
رسول تا قیامت عبادت ثقلین سے افضل ہو گئی تو باقی ۹۹ ضربوں کی
عظمت کہاں پہونچے گی۔ وہ جانیں۔ جنکا معاوضہ بجز تقرب خدا اور کیا ہو گا

جنگِ خیبر | میں علی کی بشری طاقت سے بڑھکر ایمانی قدرتی زبردست طاقت سے علم کو پتھر پر گاڑنے۔ مرحب عنتر وغیرہ جیسے

پہلوانوں کو معہ لشکریوں کے فنا کرنے۔ قلعہ خیبر کے آہنی ہزار من کے وزنی پھاٹک کو انگلیوں سے اکھاڑ کر بجائے سپر لیکر حملہ کرنے کے بعد خندق کے عرض میں ہوا پر ثابت قدم ہوکر پھاٹک کو تختہ کی طرح ہتھیلی پر پل بناکر اس کنارہ سے دوسرے کنارہ پر فوج اسلام کو معہ گھوڑوں کے اتارنے کے حیرت انگیز قدرتی طاقتوں کے اصحاب ہیں تذکرے ہوئے پر رسول انکے تعجب کا جواب دیتے رہتے۔

جنگ خیبر میں متفرق نمایندوں کی ہمت افزائی اور تجربت جانثاری دکھانے کے بعد آپنے یہ فرماکر کہ کل اُس مرد کو علم دوں گا جو بڑھ بڑھکر حملے کرے پیچھے نہ ہٹے جسکو اللہ اور رسول دوست رکھتے ہیں اور وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہے یکدوسرے موقعہ پر رسول کے سامنے مجرہ عبادت میں طایر کا بھنا ہوا گوشت تحفۃً آنے پر رسول نے تین بار دعا کی۔ اے اللہ تیرے نزدیک جو محبوب ترین خلق ہو میرے پاس بھیجدے جو میرے ساتھ یہ گوشت کھائے۔ رسول کی دعاؤں نے اور علم حاصل کرنیوالے کی بابت اللہ محمد کی اُس سے اور اسکی اللہ و محمد سے محبت کی خاص خصوصیت کی علامت دکھانے سے طالبانِ عام کی دوستی جاں نثاری کی نفی کردی۔ اور دعا نے خیبر میں دنیا بھر میں علی کو خدا کے انتخاب سے مخلوقات میں محبوب ترین ظاہر کردیا۔ نزد خدا و رسول محبوب ترین خلق ہو تو الاہی مالک نجات اور مختار محشر ہو سکتا ہے۔

اہلبیت کا رسول سے اتحاد روحانی و جسمانی ذاتی و صفاتی و عملی

جاں نثاری دکھانے پر مواخاۃ کے وقت یا دیگر مواقع یا علی منی و انا منک یا انہ منی و انا منہ الفاطمۃ بضعۃ منی الحسن والحسین منی و انا من الحسین لحمک لحمی و دمک دمی و روحی حربک حربی و سلمک سلمی۔ یا علی انت بمنزلۃ الراس من الجسد و علی نظیری و مثیلی و ھو معی فی درجتی و صاحب اللواء۔ فرمانے سے بعینہ اپنے سراپا نمونے الہٰی آیات اپنی طرح بنا کر دنیا کو جسقدر دکھایا اسقدر کسی نبی کی اولاد کو تو کیا خود کسی نبی اولوالعزم کے لئے بھی یہ اتحادی خصوصیات نہیں دکھائی گئیں بہ اتحاد اسی لئے دکھایا ہے کہ محمد کی طرح انکے اہلبیت کی واحد اطاعت پر سب بلا تامل متفق ہو جائیں اور علی سے لگا کر تا باقی آئمہ اور ان کے تابعین کیساتھ جو حقارت سے بدی سے نافرمانی سے ایذا دہی قتل و غارتگری سے جس نے برتاؤ کیا ہے تو اسنے اپنے رسول کیساتھ اپنے خدا کیساتھ بعینہ برتاؤ کرکے اپنے عقائد و عمل کو تباہ برباد کیا ہے۔

"کار رسالت کی عظمت سے مودت اہلبیت جیسے اجر و معاوضہ کی عظمت کی حدود انتہا بجز خدا و رسول بغیر معتقدین کے قوت تصور سے باہر ہے" ماہواری تنخواہ یا روز کی اُجرتیں پانے والے پہلے حسب مرضی مالک پورا کام محنت سے کرکے پورے دام پانے پر نگاہ ہوا کرتی ہے کہ اُن سے سارے ذاتی اور ذہنی مقاصد انجام پاتے ہیں۔ اگر دام کم ملے تو وہ ناخوش رہے گا۔ ہوکم دینے والے کو حقیر جانے گا۔ رسول کون باعث ایجاد و بقائے دو عالم سرتاج انبیا اللہ کا حبیب عبد خاص کار تبلیغ نبوت و رسالت یعنی اللہ کا مذہب و مقصد پھیلانے کا کام سب کاموں سے مشکل ہونے کے ساتھ توہین ذلت اذیت روحانی جسمانی نقصان جان مال بھی لازمی۔ اسقدر خطروں کے برداشت کرنے پر اللہ جیسے

مالک کو خوشش کرکے معاوضہ کا طالب ہوگا۔ سخت کار تبلیغ کا معاوضہ بھی بڑا ہوگا جو مالک کے اختیار میں ہو اور کام کرنیوالے کو خوش کردے۔

رسول نے کار تبلیغ میں سب کچھ تکلیفیں اٹھایئں تو ان کے محنتوں کی اجرت معاوضہ تو اللہ کو دینا ہے تو اس نے تو دنیاوی فانی سلطنت کے بجائے باقی آخرت سلطنت کا مالک مختار محشر بنا دیا۔ لیکن مسلمانوں نے کار تبلیغ دیکھ کر رسول کو معاوضہ دینے کی خواہش کی۔ آپنے اللہ سے عرض کیا تو اللہ آیہ مودت قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ سے رسول کو حکم دیتا ہے۔ مسلمانوں سے کہدو کہ تم سے اپنے کار رسالت کی اجرت من مانی دولت نہیں چاہتا ہاں اسکے عوض میں اپنی قرابتداروں کی مودت کا ضرور طالب ہوں۔ باوجود علم پاس بیٹھنے والوں نے قرابتداروں کے نام پوچھ لئے تو آپ نے علی۔ فاطمہ۔ حسن حسینؑ کے نام بتا کر فرمایا میری کار تبلیغ کے عوض ان کی محبت اللہ نے امت پر فرض کی ہے۔ اب محمد کے کلمہ گو پہلے اللہ کے بذات خود رسالت کی عظمت کو پھر رسول کے سخت ترین اذیت تکالیف روحانی و جسمانی سے اسکی عظمت کو جسقدر بڑھا سکیں خود بڑھا کر یا خدا پر چھوڑ کر پھر اس کے مطابق مودۃ اہلبیتؑ کی منزلت کی عظمت مخلوق کے محدود تصورات کو نظر انداز کر کے نزد خدا جسقدر بلند مرتبہ ہو سکتی ہے۔ ایسی عظیم المرتبہ اہلبیت کی محبت و اطاعت کا کھلا نتیجہ بھی تو مذکورہ بالا مراتب سے اہلبیتؑ کے مالک نجات و شفاعت ہونے کا بحکم و عمل خدا تا قیامت بلا حجت ثابت ہو چکا ہے۔

باوجود خدا رسول کیطرف سے اسقدر علانیہ مرتبہ بیان ہو چکے ہوں خود کو نہ جھٹلایئں کلمہ گو اپنے نبی کو مکمل اجرت نہ ادا کریں بغیر اطاعت خالی محبت کو ناقص کرکے یا اپنے رسول کو خدا کو ناخوش کرتے رہیں پھر انسے شفاعت نجات کی امید رکھیں۔

مالک اللہ کیجانب سے محمدؐ و آل محمدؐ کے مالک و مختار نجات شفاعت پہ تعجب کیا

محدود حکومت و سلطنت کے مالک سلاطین اور اپنے منصب کے حکام وقت اپنے ولیعہد کو نائب سلطنت دیگر کارکن عاملوں کو ان کے عہدوں محکموں کے اختیارات دیکر یا مالک و مختار بنا دینے سے اصل حاکم بالا بدستور سب کا مالک بنا رہتا ہے۔ اسکے اختیارات سلب نہیں ہو جاتے۔

لشکری جان لڑاتے ہیں۔ ان کا سپہ سالار ہمراہ ہوتا ہے نام اسکا ہوتا ہے۔ خدا خالق اور مالک آسمان و زمین جسم و جسمانیات سے پاک اور مبرا ہے۔ تو اسنے جسم نوری اور خاکی کے ذریعہ اپنے تعارف اوصاف کے لیے یا زمین آسمان کی چیزوں کے سپرد کردہ کام چلانے کے لئے جس جس کو انکا منتظم رہنما بنانے کی غرض سے جیسے کچھ حسب مراتب اختیارات دیدیئے ہیں وہ اپنے عہدوں کی نسبت سے اسکے فاعل و مختار ذمہ دار ہو جاتے ہیں حکومت کے زیروں نائبوں کے کام سب جگہ ہوتے ہیں اور نام وہاں کے بادشاہ کا ہوتا ہے۔ فرشتے ائمہ انبیا اپنے اپنے کام کرتے ہیں۔ اور ادنے ہو یا اعلے سب اللہ کو مالک قادر مختار کہلوایا کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا مضامین سے محمد و آل اول نوری مقصود و مراد اور محبوب باری اور وہی لولاک کے واحد خطاب سے باعث ایجاد و بقائے کونین ہو چکے تو کونین کے انتظامی معاملات میں خود کام کرتے فرشتوں کے ذریعہ کام لیتے میں اپنے قدرت و اختیارات کی طاقت انکو نہ دیگا۔ اور کسے دیگا۔ محمد و آل محمد کے علاوہ جملہ انبیا انہیں کے نور سے پیدا ہوئے پر وہ باعث ایجاد عالم اور مقصود و مراد باری نہیں بقدر ضرورت وقتی معجزوں اور شریعت کی کتابوں سے مخصوص عہدوں کے اپنے اپنے اوقات میں رہنما ہوتے گئے۔

رسول کی خاطر شبِ ہجرت علیؑ نے اپنے اللہ کو جان بیچکر
اللہ کی مرضات مول لیں۔ اللہ سے نفس اللہ لسان اللہ وجہ اللہ لقب لیے
رسول کے گھر کو گھیر کر ان کے قتل پر کفار کے چڑھائی کر دینے پر خدا اور رسول
کے حسب مرضی رسول کی جان بچانے کی خاطر علی کا برضا و رغبت چادر رسول تان کر
خطرناک مقام پر بلا خوف خطر اللہ کے حوالے جان بیچکر سو رہنے پر خدا کی طرف سے
بکمال صدق جانفروشی میں ثابت قدم ہو جانے پر جبریلؑ و میکائیلؑ کے پہرے
لگانے کے علاوہ آیہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ
سے علی کے نفس اور اعضا خرید کر اسکے عوض میں فانی کائنات کا دینا کیا چیز ہے
اللہ نے اپنی کل مرضات کا مالک مختار کر دیا۔ پارہ عم سورہ تکویر میں وما تشاؤن
الا ان یشاء اللہ۔ اہلبیت وہی چاہتے ہیں جو کہ اللہ چاہتا ہے وہ اپنی مرضی
سے کچھ نہیں کرتے جملہ اقوال و افعال اہلبیت نبوی بمشیت مرضی خدا ہوتے ہیں
جب تو علی مالک نجات و شفاعت قاسم نار و جنت۔ قاسم حوض کوثر پل صراط سے
گذرنیوالے اپنے مخالفین کو جہنم اور دوستوں کو بجلی یا ہوائی تیز رفتاری سے
بلا خطر جنت پر پہنچانیوالے مختار محشر قرار پائے۔ اور علی کا نفس نفس اللہ ہوا
وجہ اللہ۔ اذن اللہ ید اللہ جنب اللہ زبردست عطایات خدا ہیں۔ اس آیت کو
بوقت نزول بزبان رسول سنکر بعد رسول قرآن میں تلاوت کرنے والے اسکی
شان نزول اور واقعہ ہجرت سے واقف ہونیوالوں میں جس نے علی اور باقی
آئمہ کو مانکر غیروں کی نفی کر دی مومن ناجی کہلائے باقی خدا اور رسول قیامت فرشتے
انبیا نار و جنت کعبہ قرآن وغیرہ کے ماننے والے نماز روزہ حج زکواۃ کے ادا
کرنیوالے مسلمان بہتر فرقوں کے مع مزید جدید مجددوں کے ضلالت میں بوجہ

رسول حبیب خدا کی خاطر جانفروشی کے عوض مرضات اللہ کے مالک و مختار قدرت ہو جانے پر تاریخی واقعات سے خود دیکھو رسول کے ذریعہ نہیں۔ علی ہی کے ذریعہ قبل ولادت ہزاروں برس آدم سے تا عیسیٰ بقدرت خدا انبیا کی مشکلوں میں ان کے واسطہ سے دعاؤں کی قبولیت ہوئی مثل مسلمانوں کو شیر سے چھڑانے کے واقعات کے بعد ولادت علی نے تبلیغ اسلام ہمراہ رسول کی نصرت کرتے زبان لڑ اکر جیسی جان نثاری دکھائی بحکم خدا جبریلؑ نے حمد التعریف کی علی کو سہارے لگائے۔ رسول نے مِنّی وانا منہ لحمک لحمی جسمک جسمی نیز علی رسول کا نفس برادر شہر نبوت کا در وغیرہ اتحادی خصوصیات جتا کے۔ اللہ نے خاص جدا فضیلتیں عطا دیں جو فرشتے کیا انبیا کو نصیب نہیں مگر افسوس یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے صوفی صافی بنتے ہوئے پھر غیروں سے میل ملاپ سے اپنا عمل خود خراب کرنے والے بکثرت۔ اللہ و رسول کے حکم و عمل پر مر مٹا نے کی کیا ضرورت۔

نوٹ: مسلمانوں کی خود رائی اور ذہنیت کی یہ حالت کہ علی کو ہر قسم کے اختیارات کے مالک جانتے ہوئے علی کو سب سے افضل یا خدا بنی ماننے پر تیار۔ غالی ہو جائیں نصیری بن جائیں مفقصد کہلانے پر فخر کریں علی کو خیر البشر۔ افضل الناس سمجھکر حدیثوں سے مانکر پھر بھی اپنے چند خود ساختہ نمائندوں کی نفی نہ کرنے پر علی کی بابت خدا و رسول کی بابت اپنی جملہ خوش عقیدوں کو اور جملہ نیک عملوں کو ناقص کالعدم کر ڈالنے پر بعد کو پچھتائینگے محبت کامل پر نجات ہے۔ کامل جب ہوگی کہ محبوب کے سوا دوسرے پر نگاہ نہ ڈالے محبوب کی محبت ناقص ہوگی خدا و رسول کی محبت بھی ناقص ہوگی۔ جملہ آیات احادیث کی توہین ناقدری ہوگی اگر انکے مقابل کسی دوسرے کی طرف بھی ذرا رغبت کی جائیگی۔

درود شریف عمل خدا کے مقابل

جملہ عمل نامحبوب

پہلے درود کی صحت پھر اسکی بغرض حصول نجات فضیلت ہر طالب حق کو عمل کی ضرورت ہے!

ہر خط کے اور مذہب کے تجربہ کاروں کی طرف سے بعد تجربہ مجرب اقوال مثلیں مروج ہوتیں اور عمل کرنیوالوں کے مفید ہوتی ہیں۔ چنانچہ عربی مقولہ الناس علے دین ملوکھم۔ رعایا ماتحت لوگ اپنے بادشاہ کے دین پر چلا کرتے ہیں۔ بادشاہ یا با اثر حاکم جس کسی اچھی یا بری مضر بات بھی ہواوی پسند کرکے خود عامل ہو جاتا ہے۔ تو اس کے اول درباری بادشاہ کو خوش کرنے لگتے ہیں۔ پھر انکو دیکھکر خود یا ان کے حکم کے خوف سے رعایا میں رواج ہو جایا کرتا ہے۔

دنیا کے با اختیار عارضی مدت کے حاکموں کے خوف سے اور خوشامد سے انکے ماتحت لوگوں اور رعایا کیسا اثر کہ وہ بغیر خود اچھا یا برا دیکھے انکے عامل بنجاتے ہیں لیکن کل مخلوقات کا خالق اور قادر مختار مالک وہ جس بات کا پہلے خود عامل ہو کر پھر اس کا سبکو حکم دیتا ہے پہلے اسکے جملہ تابعین تابعین انبیاء و اوصیا کرتے ہیں۔ لیکن ان کے زمانہ کی امتیں بجائے ان کی اطاعت اور رضا الٰہی پر عامل ہو جانے کے ہر زمانہ میں وہ اپنی خود جدید رائے اور خود ساختہ عملوں کی پابندی پر ضد کر کر کے اپنے ہی عملوں کو کالعدم کر دینے کے باعث ہوتے رہے۔

اللہ کے خود عمل درود کے اول عامل ہو جانے نے محمد و آل کی عظمت جلالت کی انتہا کر دی۔ اپنے حبیب محبوب کے دیدار کے ملاقات کے اسکے ذکر کی

مراد باعث ایجاد و بقائے کائنات محمدؐ و آل کو اپنی عشق میں منوا لے
اور جان نثاری پر ہمہ وقت تیار پاتے ہوئے۔ اللہ نے بھی انکے مراتب
تقرب بے انتہا بڑھاتے ہوئے اپنی قدرتوں اور مرضیوں کے اختیارات کا مالک
مختار بنا دیا۔ اب اللہ بذات خود خالق مالک قادر مختار ہونے پر اپنے خلاف
شان نہ ہونے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے محبوب مقصود مراد کا ہمہ وقت
اول ذکر کرنے ان کے نام کا کلمہ درود پڑھنے کی مع لاتعداد فرشتوں کی جماعت
کے یہ کہکر ان اللہ و ملائکتہ یصلون علے النبی سے خود سبقت کھاکر
پھر اپنے ایمان لانے والے خاص مطیع بندوں کو جو حق درود سلام بھیجنے کا
اسکے نزدیک حق ہے اسکی تاقیامت تاکید کرتے ہوئے۔ خود اپنے ہی حبیب
کی زبانی (جبکہ اصحاب کو اُن کے محدود علم سے آیت میں علے النبی سُنکر فقط
نبی پر درود کو خلاف مقصد باری سُنا) یہ علانیہ حکم لا تصلوا علیّ صلوٰۃ
البترا فوراً سنوا کر اپنے ہی حبیب کی فقط درود کو ابتر ناقص نامقبول
بنا کر محمد کیساتھ آل پر درود بھجوانے سے اپنی مطلوبہ درود کو متمم و مکمل دکھانے
اور مقبول باعث نجات بنانے کی خبر دے چکا اور فقط محمد اپنے حبیب کی
درود کو ناقص نامحبوب نامقبول اعمال بھی کر چکا۔

حدیث قدسی لولاک بظاہر واحد حقیقتاً مجموعہ خطاب کے موافق آیہ درود
میں بھی علے النبی ظاہراً واحد بلفظ نبی کے مقصد الٰہی فقط نبی نہیں ہے نبی مع آل
واحد خطاب کرنے محمد اور آل کی متحدہ ذات و صفات کی واحدیت بغرض اطاعت
واتباع دکھانے کیساتھ محمدؐ کی طرح آل کی بعینہ اطاعت و مودت کو (قل لا
اسئلکم علیہ اجراً سے) مسلمانوں پر واجب کرکے اجرت رسالت ادا کرنے کا

عالم دکھانے کیساتھ اور بغرض قبولِ اعمال اور ذریعہ نجات بنانے کی اپنے حق سے
بموجب درود بھیجنے کی اللہ نے تعلیم بھی دیدی۔ باوجود تعلیم دینے کے کہاں تو
اللہ کا محمد و آل کیساتھ انتہا اتحادی تقرب کا یہ عمل اور کہاں امت کا محمد کو آ
آل سے جدا کرنے اور اس اعتقاد کو بذات خود برحق باعث نجات خود سمجھ
کا خلاف خدا۔ ناقص و نامقبول باری (بغیر آل فقط محمد پر درود) کا عمل تحر
اور تقریر اور درود میں سہولت سے جاری ہے۔ مثلاً بغیر آل کے درود دم کٹی
درود ناقص ابتر صلے اللہ علیہ وسلم۔ اللّٰھم صل علیہ وسلم۔ یا نبی
یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک۔ رب صل وسلم علی
رسول اللہ
بغیر حکم خدا رسول خوش | محمد پر شامل کا فصل دیکر دیگر اعتقاداً الفاظ ا
اعتقادی کی رُو سے از دُرود | اکرکے:۔ وعلے آلہ واصحابہ وازواجہ
وذریاتھم اجمعین بھی نزد خدا رسول نامقبول احادیث سے جس
بغیر محبت اہلبیت عبادت باطل ہے اور محبت بغیر اطاعت و امامت باطل
اور اسی طرح نماز بین جملہ اعمال بغیر بسم اللہ جزو اعظم جملہ آیات و سور قرآنی ہونے
اُس کے پڑھے بغیر جملہ نیک کاموں کے شروع میں بغرض برکت شروع کئے بغیر
کام اور نمازیں باطل ہیں۔ اسی طرح سے نمازیں بغیر درود کے نامقبول باطل
اور درود فقط محمد پر بغیر آل کے نامقبول باطل جسکی تائید میں امام شافعی علیہ
الرحمۃ فرماتے ہیں۔

من لم یصلی علیکم لا صلوٰۃ لہ

اللہ نے درود کے ذریعہ محمد و آل محمد کی تاقیامت خود یاد کرنے کے عمل سے مسلما

کو نام محمد کیساتھ مکمل درود سے یاد کرنے کے علاوہ اپنی اوقات عبادت نمازوں میں محمد وآل کو یاد رکھنے کی غرض سے نمازوں کو اپنے حسب منشی درود مقبول کرنیکی شرط واجب کردی - جملہ عبادات (نماز روزہ حج - زکوٰۃ دیگر اعمال جن کا تعلق اعضا سے ہے) وہ سب وقتی ہیں وقت پر ادا کر دینے تک ختم ہو جانے پھر انکا حکم بھی ساقط لیکن اہلبیت کی محبت کا تعلق دل سے ہو کا نی ہے یہ ازابتدا تا حیات ہمہ وقت سب پر واجب ہونے سے اسکی افضیلت جملہ اعمال سے بڑھ گئی اور محمد وآل پر درود خود عمل خدا ہے عمل اللہ کے ساتھ ہی تا ابد باقی رہے گا۔

اِس ذکر کی افضلیت تو سب سے بڑھ گئی - کجا اُسکی افضلیت اور کجا مسلمانوں کی خوش اعتقادیاں اور ان کی ذہنیت

ارشاد رسول بابت شہادت خلافت علی . ثریا سے نزدی تارہ کا نزول :-

سورہ والنجم ما ضل صاحبکم وما غوی ے وما ینطق عن الھوا ے ان ھو الا وحی یوحی اور پارہ عم سورۂ تکویر میں وما یشاؤن الا ان یشاء اللہ سے محمد اور آل محمد کے قول اور عمل میں حسب مرضی خالق ہونیکا اللہ خود ثبوت دے رہا ہے - ان آیات کا اور انت مقصودی مرادی کا مطلب لسان اللہ وجہ اللہ کا مطلب کلمۃ اللہ ..... اور ... یا اسمائے حسنے کہے جانے کا منشا اور احد نیز رسول کے بندے جان اللہ کے ہاتھ بیچ کر اسکے معاوضہ میں مرضات اللہ مول لینے کی طاقت میں دُنیا میں بشری اجسام میں آنے سے قبل علی اور جملہ پنجتن انبیا کے کام آئے انکی مدد کی پھر اجسام ظاہری کے زمانہ میں اپنے کارنامے حسب مرضی ومشیت خدا

دکھاکر یا بعد حیات اُمید واروں کی مشکلوں کو مصیبتوں کو حل کرتے ہیں مخلوقات پر قبضہ دکھاتے۔ چاند کو شق کرنے۔ سورج کو دو مرتبہ پلٹانے دیگر ضرورتاً معجزات دکھانے کی بابت ادہر اہلبیتؑ نے جس بات کو چاہا وہی اللہ نے چاہا پورا ہوا۔ اور جس امر کو اللہ نے چاہا وہی انھوں نے چاہا اور اسکو پورا کر دکھایا۔

نوٹ:۔ کہاں تو نزد خدا رسول اور اہلبیتؑ کی یہ قدر و عظمت اور کہاں ان کے امتیوں کے نزدیک انکو خلیفہ رسول امام وقت نہ ماننے کیساتھ اُن کی ناقدری توہین بلکہ علانیہ جنگ و عداوت دکھاتے کیساتھ انبدائی مخالف نمایندوں کی طرفداری بابت اہلبیت دوستی دکھانے اور خود کو اپنے نمایندوں کے ہم اعتقاد و عمل بنا کر بظاہر دوستدار اہلبیت جتانے سے تا قیامت مقصد خدا و رسول ناتمام رہیگا۔ انجام خراب ہوگا۔

نزد خدا مودت و خلافت علی و آل فاطمہ کی اظہار عظمت برخاتمہ

بعثت و مشقت کار رسالت کی جو عظمت خدا کے نزدیک ہوا اُس کے بموجب جو شئے اجرت کی ہوگی نزد خدا عظیم المرتبہ ہوگی۔ اور وہ مودہ اہلبیتؑ ہے جو مسلمانوں سے طلب کی گئی جسکے مقابل دنیا بھر کی قدر قیمت اللہ کے نزدیک ہیچ ہے۔ کار تبلیغ نبوت و رسالت انجام دینے میں خلافت علیؑ کی تبلیغ مجمع عام میں عیاں کرنا باقی تھا سو بعد حجۃ الوداع مکہ اور مدینہ کے بیچ میدان خم پہنچنے پر آیہ بلغ میں دوسرا فقرہ فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اگر خلافت علی حاجیوں کے کثیر مجمع میں نہ قائم کر دی تو کوئی کام رسالت کا نہیں کیا۔ اوپر سے رسول کو لوگوں کے خوف سے بچانے کا اطمینان دلایا۔ اللہ نے کار خلافت علی نہ کرنے پر رسول کی ساری تبلیغ کو کالعدم کر دینے کے اظہار سے

خلافت علی کی عظمت قدر و منزلت جو خدا کے مرضی و مشیت میں عالم نور سے تھی وہ رسول کو اور رسول کے ذریعہ دُنیا کو سُنا دی۔

آدم سے لیکر تا رسول جملہ انبیا کی عظمتیں اور رسول کے بعد علی و فاطمہ کی اور انکی معصوم آئمہ کی عظمتیں جو کچھ اُن کے زمانہ کے معتقد لوگوں کے دلوں میں خود معجزوں یا ذاتی صفتوں کو دیکھکر یا بعد والوں کے دلوںمیں آبائی یا کتابی معلومات کے ذریعہ جسقدر عظمتیں بقدر وسعت معلومات جسقدر بلند درجہ پران سبکو حاصل ہو سکتی ہیں.........

.........تو وہ محدود ہی کہی جا سکتی ہیں لیکن خدانے اپنے نزدیک جس جس کو جس درجہ کی نبوت و رسالت کے کم و بیش مدارج عطا کیئے ان کی عظمتیں یا ان کے سوا محمد و آل کی انبیا سے کہیں بلند ترین عظمتیں اپنے حبیب محمد و آل محمد کی بابت نبوت و خلافت ہوں یا اسکے عہدوں کے مطابق ان کی محبت مودت اور اطاعت قائم رکھنے کی بابت ہوں بہر حال انسانی تصورات میں خدا کی جانب کی عطا کردہ عظمتوں کی وسعت نہیں آسکتی۔

فاً گور ہ امر کو اللہ ہی کی جانب سے دیکھو اسکے حبیب خاص کی نبوت و رسالت کی عظمت کیساتھ انکی کار تبلیغ میں جملہ قسم کی مصعوبتوں کی قدر و منزلت سے بلند کرتے ہوئے جس حد و انتہا پر اہل دماغ اپنے تصورات سے پہنچا سکیں اس کے مطابق ہم وزن اُجرت کی عظمت کو جو کہ کام کر نیوالے کا اپنے جملہ دینی دنیاوی مقاصد کی ادائیگی کا ذریعہ اور اسکا مقصد علینی ہوتا ہے جسمیں اُجرت اور منافعہ اور تنخواہ ہی پر تمام اس کی دینی دُنیاوی ضروریات پورے کرنے اور شان و شوکت بڑھانے کا دارومدار ہوتا ہے تو پوری تنخواہ

اُجرت علاوہ ہی خادم کام کرنیوالا حسب مرضی مالک کام کرنے میں جان توڑ کوشش
کیا کرتا ہے پھر کی کام سے خوش ہو کر کام کی مقررہ اُجرت و معاوضہ سے زیادہ
اضعافاً کثیرہ دیئے جانے کی عظمت برابر اہلبیت کی محبت و اطاعت کو اور
کتابی تعلیمی ذریعوں سے انکے معرفت حاصل کرنے کی عظمت کی حقیقت جس
قدر بھی خدا کے نزدیک ہوگی اسکے مقابل کونین کی وقعت قدر و قیمت کچھ بھی
نہیں رہی بس خدا کے نزدیک ایسی قدر و قیمت عظمت و جلالت کی بلند ترین
محبت و اطاعت اہلبیت جو کہ اُسکے حبیب خاص کی جملہ محنتوں کا صلہ اور
معاوضہ ہے جسکے تعمیل کرنے والے کو نجات و جنت کا قبالہ
خدا نے قرار دیا ہے۔ اور وہ خدا اپنے حبیب کے ذریعہ اُسکے کار تبلیغ کے
عوض میں بجائے دُنیاوی دولت فانی فقط محبت اہلبیت کا اپنے مسلمانوں
سے طلبگار ہو۔ اور مسلمان اسکی قدر و منزلت کے بجائے اہلبیت کے مقابل
خود ساختہ نمائندوں کی طرف رُخ کر جائیں تو یہ انکی بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہوگی۔
نزد خدا اپنے حبیب خاص کی کار تبلیغ کی صعوبتوں کی عظمت کے مطابق یا
بڑھکر اہلبیت کی محبت اطاعت کی عظمت کی طرف جسکا معاوضہ نجات و
مغفرت ہے) خدا اپنے حبیب کو بذریعہ آیہ بلغ حکم دیتا ہے کہ علی کی خلافت
کی عظمت مقام خم میں حاجیوں کے کثیر مجمع میں دکھانے پر تامل کروگے۔ تو
تمہارا کار رسالت بھی ہمارے نزدیک ناتمام ہو جائیگا۔ اگر ماحول لوگوں
سے آپکو خطرہ ہے تو اللہ ان سے بچائیگا۔ دیکھو اللہ خلافت علی کی عظمت
دکھانے کے لئے اپنے نبی کو عالم نور میں بعہدہ نبوت اور علی کو بعہدہ امامت
ولایت ہمراہ فائز کر کے اور عالم الست میں ارواح انبیا و ملائکہ وغیرہ کے
لاتعداد مجمع میں اپنی ربوبیت نبی کی نبوت علی کی امارت و ولایت کا اقرار

یعنے پہلے ان کو ان کے مراتب میں فائز کرنے کی طرح پہلے جز نور محمدی سے سلسلہ نبوت محمد تک ختم کرنیکے ساتھ انکے ذریعہ انہیں کے دوسرے حصہ نوری علی کی امامت اور خلافت تاقیامت قائم کرنے کی قدیمی ازلی عظمت کو مذکورہ آیہ بلغ سے کڑی دھوپ میں تاکیدی سخت حکم بذریعہ جبرئیلؑ دیکر حاجیوں کو چاروں طرف سے حی علے خیر العمل کی منادی سے جمع کر کے محمد کے ہاتھوں حق نما آئینہ علی سراپا کو بلند کر کے اپنے گواہ لئے اور مولے کا پہلے اقرار لیا اب آپ نے من کنت مولاہ علیؑ مولاہ کہکر اپنے ساتھ علی کو مولے سردار ماننے کا اقرار مع بیعت ومبارکبادی جملہ اصحاب وازواج کے بعد جملہ حاجیوں سے لیا۔ اللہ نے عالم الست کی طرح عالم شہود دنیا میں ۱۸ ذیحجہ کو مکہ مدینہ کے درمیان مقام خم پر علی کی عظمت کو اپنے نبی کے ہاتھوں جس شان سے دکھادی اور کسی کے لئے نہیں دکھائی پھر فوراً آیہ الیوم یئس الذین کفروا۔ کے ساتھ الیوم اکملت لکم دینکم نازل کر کے علی کی خلافت اور مولائیت کے مکمل اقرار لیتے ہی محمد کے دین اسلام کو علی کی ولایت وخلافت کے اقرار سے کامل کرنے پر اپنی خلافت جیسی نعمت کو علی کے ذریعہ ہی مسلمانوں پر تمام کرنے اور محمد کے دین اسلام سے راضی ہونے کی تینوں سندیں بھی فوراً عطا کردیں۔ ... علاینہ اللہ نے اپنے اس عمل سے دکھادیا کہ اسلامی کلمہ توحید اور اذان میں شہادتین کی تکمیل باعث نجات علی کی خلافت وولایت کے بروز جشن اقرار کرانے پر کی جاچکی تو بغیر تیسرے کلمہ علی ولی اللہ وغیرہ بڑھائے فقط کلمہ توحید اور اذان میں کلمہ شہادتین اللہ ومحمد کی گواہی کا اقرار بھی ناتمام نامحبوب باری رہے گا۔

سورہ دہر ان سعیکم مشکوراً سے از جانب اللہ اہلبیتؑ کا تاقیامت شکریہ
اے اہلبیت نبوۃ تمہارے مراتب کا کیا ٹھکانا کیا کہنا

تمہارے بغرض ایفائے نذر روزہ ہر روز سے لے تینے روزہ کھولتے
وقت اپنی روٹیاں اللہ کے نام سے باہر کے اجنبی مسکین یتیم اسیر کو دیکر پانی
سے افطار کرتے پر اکتفا کرکے اپنی جان کے مقابل غیروں کی جان مقدم
کرکے صفت ایثار دکھا دی - بڑے قدر سے طاقتور بزرگوں کے ہمراہ
فضہ خادمہ کو دیکھو سواسنے بھی ویسا ہی کیا - ان سب سے بڑھکر دو کمسن
کمزور بیمار بچوں عالیین ظرفوں کو دیکھو کہ انھوں نے بھی اپنی بھوک کی پرواہ
نہیں کی اور بزرگوں کو بھوکا دیکھ خود بھی اپنے روٹیاں اٹھا کر دیدیں - علی سے
جفاکش باپ کی اور ماں سی جفاکش ماں کی محنتوں سے کمائی ہوئی تمام
روٹیاں - بمقتضائے فطرت کہنے کو نادان کمسن بچوں کے آگے آئی ہوئی
بھوک پر بھوک کی شدت کا انتہائی ہوئی روٹیاں خود خالق عالم کی نظر میں ایسی
چیزیں عظیم المرتبہ ہو گئیں کہ اللہ نے انکی تین تین روٹیوں کے بدلے ایک دو
نہیں پورے سورہ دہر کی آیتیں شکریہ میں اتار دیں - انکے اس عمل خیر کی توجہ
اللہ نیت کو علانیہ دکھا کر دوسروں کو ویسا کرنے کی تاقیامت تعلیم دے رہا ہے
اپنے نفس پر دوسروں کے نفسوں کو مقدم کرنے کو ایثار کہتے ہیں -
اہلبیتؑ ہی نے اس صفت میں سبقت کرکے دکھا دی تو ان کے لئے جدا
آیہ ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ انکی تنگی میں
ایثار صفت نامزد کرکے نازل کرتا ہے مسلمانوں نے بجائے قابل فخر ذکر کی
عظمت اور اطاعت قبول کرنے کے سبکو بے اثر کرکے اسکے ذکر کو اڑا دیا ہے اور
تو دیکھو اہلبیتؑ کے اس عمل میں کچھ وجوہ سے رسول بھی شریک نہ تھے تیسرے روز علیؑ

وفاطمہؑ اپنے بچوں کو لیکر رسول کے یہاں جاتے ہیں رسول ان کی اس تنگی اور گرسنگی سے مردہ حالت دیکھکر اپنی اتفاقیہ غفلت پر گریہ کرتے ہیں ان کے حق میں دعا کرتے ہیں اور جنت سے خوانِ نعمت الہٰی معہ شکریہ سورہ دہر کے نازل ہوتا ہے۔ کھانا سبکو سیر کرتا ہوا پھر واپس مقام جنت پہنچ جاتا ہے۔ (معجزہ ردشمس اور شق القمر)

جادو مخالف آدمؑ کی طرف سے مخصوص سفلی و غیر سفلی الفاظ کے ادا کرنے سفلی عملی ریاضتوں سے جیساکچھ اثر دکھا سکتا ہے۔ وہ زمین کے دائرہ تک دکھاتا ہے آسمان تو لاکھوں کوس ہے وہاں تو درکنار بالائے زمین چند میل کی فضا میں بے اثر ہو جاتا ہے۔

قدرت سے طاقت اختیاری دکھا کر دعوائے نبوت الہٰی کی تصدیق کرانے کی ضرورت پر کفار کے کہنے پر اپنی انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے دکھا دئے۔ پھر بھی منکرین نے آپکو رسول نہ مانا اور دعوت اسلام کے موقع پر جادوگر کہنے کیطرح چاند کی ناممکن محال خارج از طاقت بشری کی یہ کیفیت دیکھکر بھی جادوگر ہی کہدیا۔

خدا نے اپنے حبیب کے ہاتھوں سے مخلوقات پر الہٰی قدرت و اختیار رکھنے کی طاقت دکھا کر اور اس کے ذریعہ اپنے حبیب کی نزد خدا عظمتِ جلالت کو بڑھا کر دکھانا تھا سو دکھلا دیا۔ اس پر بھی مخالفین نے ذرا اثر نہ لیا انکو بنی نہ مانا بت اللہ کو معبود نہ جانیں وہ جانیں۔

علم ہیئت والے بتاتے ہیں کہ چاند میں خود روشنی نہیں آفتاب سے بقدر مقابلہ روشنی لیکر زمین پر ڈالتا اور ابتدائے ماہ سے بڑھ چڑھکر تاریخیں بتلاتے ہوئے ڈھائی روز آنکھوں سے غائب ہو کر عالم بھر کو اپنے انتظار میں

دیکھکر اپنے دیدار میں محو کر دیتا ہے۔ چند ...

اور سورج روزانہ پوری شان دکھاتا ہے۔ تو اسکی قدر نہیں ہوتی جب وہ
عارضی طور سے بادلوں کے پردے حائل ہو جانے پر نہیں دیکھ پڑتا۔ برودت یا
رطوبت غالب ہو جانے پر اسکا اشتیاق ہو جاتا ہے۔

چاند کے مقابل سورج کی ذاتی روشنی اور سیاروں میں عظیم القطر ہونے
کی عظمت سے ماہرین خود جانتے ہیں۔ آسمانوں میں چھپتے آسمان کی ایسی
عظیم المرتبہ جلالی مخلوق پر فقط چند منٹ علی کی نماز کی عظمت دکھانے کی
خاطر دعائے حبیب کو فوراً پاس کرنا۔ اور علی سے پھر قضا کی ادا کرا۔ لینے یا اشارہ
سے پڑھنی کو کافی کر لینے سے سورج کو پلٹنے اور نظام جاری میں انقلاب
ڈالنے کو ہرگز منظور نہ کرتا۔ لیکن اللہ علی شیر آغوش رحل میں سر نبوت با آرام ہو
راحت باقی رکھے رہنے کی ادا سے خوش ہو کر از خود نبی کے چونک کر علی سے
بابت نماز پوچھتے ہی عصر گذر چکا سورج غروب ہو جانے پر تو وقت بے محل
دعا کیوں کر دی۔ نماز تو علی سے اللہ رسول پھر پڑھوا لیتے۔

رب العزت بھی اپنے حبیب کی زبان مبارک سے ناوقت بے محل بے موقع
کی دعا نکلتے ہونٹ ہلتے ہی مذکورہ آیہ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ سے
اپنی مشیت کو انکی ارادوں سے وابستہ کر کے نبوی حصہ نوری کی عظمت دکھانے
کی طرح اسکے دوسرے حصہ نور امامت ولایت علی کی اسکی نماز کی عظمت کو
حبیب کی مرضی کی خاطر گذشتہ ناوقت، کو پھر وقت عصر بنانے کی خاطر سورج
کو جبریہ آرہ کی آواز سے گھسیٹنے کا حکم دیدیا جسکی سخت آواز کی دھمک بی بی
ام سلمہ نے کانوں سے سنی اور اپنی روایت سے سورج پلٹنے کی تصدیق کی۔
اللہ نے اپنے حبیب اور محبوب دونوں کی شان عظمت تقرب دکھانے

کے سکے اور شعور انسان کے مرضی پر عامل بنا کر ناممکن و محال بات کو خدا فوراً اسلئے ممکن کر دکھاتے کہ انکے زمانہ کے کلمہ پڑھنے والے مسلمان دونوں کی قدر و منزلت کرنے میں تاقیامت متحد و متفق نظر آویں۔ پراگندہ نہ ہونے پائیں۔

ردشمس کا واقعہ رسول کی حیات میں اللہ تعالیٰ دکھانے کے بعد رسول علی کے زمانہ میں جنگ صفین سے واپسی پر مقام صہبا میں سورج کو بار دیگر برائے ادا نماز عصر پلٹا کر دکھایا گیا۔ جن واقعات کو عربی فارسی کتابوں میں مورخین نے درج کیا ہے بعد والوں نے اردو کتابوں میں قابل فخر تذکرہ کو ترک کردیا جبکو مولانا جامی علیہ الرحمۃ نے معجزہ شق القمر اور دوبار ردشمس کو اپنی رباعی میں نظم کرکے ثبوت دیدیا۔ فرماتے ہیں سے

اے افسر سروران و افسر سر ——— فرمانبر ہریک زشما شمس و قمر
از بہر یکے دوبارہ گردید یکے ——— وز بہر دگر دوبارہ گردید دگر۔

انتخاب از رسالہ "علامات قیامت"

بزبان فارسی مرتبہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی کا مولوی نور محمد مہتمم کتبخانہ کٹرہ بڑیان دہلی نے اردو میں ترجمہ کیا۔ صفر ۱۳۳۶ھ مطابق نومبر ۱۹۱۹ء دہلی نے شائع کیا جسکے مضامین کی فہرست یہ ہے۔

تقسیم علامات قیامت۔ بادشاہ روم کی عیسائیوں سے لڑائی عیسائیوں کا قسطنطنیہ پر قبضہ کرنا۔ بادشاہ روم کی شہادت، ملک شام پر عیسائیوں کا قبضہ۔ امام مہدیؑ کا ظہور۔ خراسان سے آپکی فوجی مدد۔ امام مہدیؑ کی فوجی تیاریاں۔ عیسائی افواج کا ملک شام میں اجتماع۔ امام مہدیؑ کی فتح عیسائی افواج کی تباہی۔ دجال کا خروج۔ اسکی گمراہی پھیلانا۔ نزول عیسےؑ و قتل دجال۔ امام مہدیؑ و حضرت عیسےؑ کا دورہ۔ امام مہدیؑ کی

وفات - یاجوج ماجوج کا خروج وہلاکت از سکندر ذوالقرنین - عیسےٰ کی وفات حضرت جہجاہ کی خلافت کا دہنا - آفتاب کا مغرب سے طلوع - دابۃ الارض کا خروج - جنوب سے ہوا چلنا - آگ کا نمودار ہونا - نفخ صور - ابلیس کی موت وغیرہ آگے قیامت کی کیفیت کی فہرست چھوڑ دی۔

ضرورتاً بعض صفحہ کی عبارت نقل کی جاتی ہے

صفحہ ۵ - بادشاہ اسلام (نام نہیں لکھا) شہید ہوجانے عیسائیوں کی حکومت غالب ہونے پر مسلمان حضرت امام مہدیؑ کی تلاش میں ہونگے آپ مدینہ سے پھر مکہ معظمہ جائیں گے، اور ابدال اولیا اُنکو امام مہدی درمیان کعبہ رکن و مقام ابراہیم میں طواف کرتے ملیں گے۔ اس واقعہ سے قبل گذشتہ ماہ رمضان میں چاند سورج کو گہن لگ چکے گا۔ اور بیعت امام مہدیؑ کے لئے آواز جبریل یہ ہوگی ھذا خلیفۃ اللہ المھدیؑ فاسمعوا لہٗ واطیعواہ یہ خلیفۃ اللہ مہدیؑ ہیں انہیں کی ہدایتوں کی اطاعت کرو۔ اُسکی سُنو۔ یہ اولاد فاطمہ زہرا میں سے ہیں۔ آپکا چہرہ اور اخلاق پیغمبرؐ کے مشابہ ہوگا۔ آپ کا اسم شریف ہمنام محمدؐ۔ باپکا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ۔ آپکا علم خداداد ہے۔

(بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۱ مطبوعہ نظامی - بروایت ابوداؤد)

صفحہ ۱۰ نزول عیسےٰ - آسمان سے جامع مسجد دمشق شرقی مینارہ پر ٹھہر کر سیڑھی لگاکر اُتریں گے۔ اور امام مہدیؑ سے ملاقات کریں گے بابت امامت دعوت پر عیسےٰ خود فرمائیں گے۔ کہ امامت آپکے لئے ہے تمہارے بعض بعض کے لئے امام ہیں اور یہ عزت اسی امت محمدی کو خدا نے دی ہے امام مہدیؑ نماز پڑھائیں گے۔ عیسےٰ اقتدا کریں گے۔ (صحیح مسلم صفحہ ۴۲)

حضرت امام مھدیؑ حضرت عیسےٰ دجال کا مقابلہ کرکے قتل کریں گے آپ کی خلافت کی میعاد سات آٹھ نو سال عمر صرف ۴۹ سال ہو گی آپکی وفات ہوگی۔ عیسےٰ آپکی نماز جنازہ پڑھا کر دفن کریں گے۔ اور عیسےٰ بعد کے کام کریں گے۔ یاجوج اور سکندری کا واقعہ پھر نفخ صور اور ابلیس کی کی قبض روح۔

• مسلمان اپنی گناہوں سے شفاعت کرنے کے لئے پہلے حضرت آدمؑ سے عرض کریں گے تو گیہوں کھانے کی خطا سے عذر کریں گے۔ پھر حضرت نوحؑ سے طالب شفاعت ہونگے۔ نوح اپنے کافر بیٹے کی طلب دعا سے۔ خطا کا عذر کریں گے۔ پھر ابراہیمؑ سے سفارشی ہوں گے۔ ابراہیم سے جو تین باتوں میں ابہام کذب ہوا۔ ان کی وجہ سے عذر کریں گے پھر موسیٰ عیسیٰ کے بعد اپنے رسول کو اپنا شفیع بناکر داد خواہ ہوں گے۔

۱۹۰ سب سے پہلے زمین سے حضرت رسول پھر عیسےٰ اور دیگر انبیا صدیقین شہدا قبور سے اٹھیں گے۔ پھر مومنین۔ پھر فاسقین کافرین وغیرہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر آنحضرت صلعم اور حضرت عیسےٰ کے درمیان ہوں گے اور ہر نبی کی امت اس کے ہمراہ ہوگی۔ حوالہ صحیح بخاری و مسلم ۱۹۲

نوٹ اس کتاب بھر میں محمدؐ کے ہمراہ کسی ذریعہ وسیلے سے بھی سوائے حضرت ابوبکر اور عمر کے حضرت علیؑ و فاطمہؓ اور حسنینؓ کا نام بھی نہ لیا مناسب سمجھا گیا۔ تو کتاب مقبول عام و خاص ہو گئی۔

آفتابِ حجت بارہویں قطبِ عالم امام مہدیؑ کا شجرہ

آں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُختر فاطمۃ صدیقہ	علیؑ برادر رسول زوج بتولؑ
امام حسن علیہ السلام	امام حسین علیہ السلام

(۴)	(۵)	(۶)
امام زین العابدینؑ مادر شہر بانو۔ دختر شاہ کسریٰ	امام محمد باقر علیہ السلام والدہ فاطمہ بنت امام حسنؑ	امام جعفر صادق علیہ السلام مادر ام فردہ بنت قاسم بن محمد ابن بکر۔
۹	۸	۷
امام محمد تقی علیہ السلام مادر خیزران ریحانہ	امام موسیٰ رضا علیہ السلام مادر ام فردہ بہن قاسم فقیہ	امام موسیٰ کاظم علیہ السلام والدہ کا نام حمیدہ
۱۰	۱۱	۱۲
امام علی نقی علیہ السلام مادر سمانہ ام الولد	امام حسن عسکری علیہ السلام مادر حریث	امام مہدی علیہ السلام مادر نرجس خاتون بنت یشوعا

مختصر حال امام حسن عسکریؑ آپکا اسم مبارک حسن لقب عسکری۔ زکی ہادی۔ آپکے والد بزرگوار کا نام علی نقی اور والدہ کا نام حریث۔ خلیفہ واثق بن معتصم باللہ تھا اور بروز جمعہ یا دوشنبہ ۵ ربیع الثانی اور مشہور متفقہ تاریخ ۸ ربیع اول سنہ ۲۶۰ھ حاکم وقت معتمد عباسی کے زہر دلانے سے بمقام سامرہ شہادت پائی۔ اور وہیں دفن ہوئے۔

آپ کے جنازہ پر تمام حکام وعلما کا مجمع تھا۔ آپکی عمر صرف ۲۸ برس کی ہوئی اور چھ برس امامت کی مدت ہوئی۔ ایک زوجہ حضرت نرجس خاتون بنت

لیشوعا جس سے ایک دختر اور ایک بیٹا بارہواں امام حضرت مہدی علیہ السلام پیدا ہوئے۔

مختصر حالات معجزات آپ سے اکثر ظاہر ہوئے۔ آپکے کرامات میں یہ واقعہ خاص ہے کہ آپ نے راہب کے عمل کو جو ہاتھ میں ہڈی نبی کے جسم کی لیکر آسمان کے سامنے دکھلانے پر اسکے اثر سے بارش برساکر لوگوں کو دکھا کر اپنا اثر جماتا تھا۔ حکام وقت نے آپ سے اسکی بابت دریافت کیا اور آپنے یہ فرمایا کہ نبی کی ہڈی اسکے ہاتھ آگئی ہے جسکی خاصیت سے ایسا ہوتا ہے۔ تب آپنے مجمع کے سامنے وہ ہڈی راہب سے لیکر کہا کہ اب تو بارش برسادو۔ تو وہ عاجز ہوا۔ اور مجمع آپکی تعریف کرتا ہوا منتفرق ہو گیا۔

آپکی ازدواجی کیفیت قدرتی نظام سے ایک روز جناب امام علی نقی علیہ السلام نے بشیر اپنے خاص معتقد کو ایک خط دیکر بغداد روانہ کیا کہ وہاں کچھ کنیزیں بھی اسیر آوینگی انمیں سے ایک کنیز کو جس کی یہ یہ علامتیں ہوں گی یہ خط دیدینا۔ وہ ملک فرنگ کی رہنے والی ہے اسکی زبان میں یہ خط ہے۔ اور ایک تھیلی اشرفیوں کی لیجا جسمیں سے قیمت اُس کنیز کے بیچنے والے کو ادا کر دینا۔ بشیر روانہ ہوا۔ اور جو نشانیاں امام نے سمجھائی تھیں اس کے مواقف اس کنیز کو خط دیا۔ اسنے پڑھکر سر پر رکھا آنکھوں سے لگایا اور اپنے بیچنے والے کو اسکے طلب کے بموجب بشیر سے پوری قیمت دوسو بیس اشرفی کی تھیلی دلوادی اور بشیر کے ہمراہ ہو گئی۔ بشیر نے خط کی اسقدر تعظیم کرنے پر کنیز سے پوچھا کہ تم کیا ہمارے امام سے

واقف ہو۔ آپ نے کہا کہ میں فرزند بادشاہ روم کی بیٹی ہوں میرا نام نرجس ہے۔ میری والدہ اولاد فرزندان شمعون وصی حضرت عیسےٰ سے ہیں جس وقت میرے دادا قیصر روم نے میرا عقد اپنے بھتیجے سے کرنا چاہا تو بادشاہی جشن کیا۔ انجیل پڑھنے کے وقت وہ لڑکا نوشاہ معہ تخت اوندھا گر کر بیہوش ہوا تو سارا جشن درہم برہم ہو گیا۔ میں اسی عالم میں بیہوش ہو کر سو گئی خواب میں کیا دیکھتی ہوں کہ میرا دادا شمعون معہ جناب عیسےٰ حضرت محمدؐ مصطفےٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت جناب رسول خدا نے فرمایا کہ اے عیسےٰ میں چاہتا ہوں کہ شمعون کی پوتی کو اپنے فرزند حسن عسکریؑ سے بیاہ دوں۔ یہ سُنکر عیسےٰ شمعون سے بولے کہ تمکو یہ مرتبہ مبارک ہو کہ تیری پوتی پیغمبر آخر الزماں کی معصوم اولاد سے منسوب ہوئی۔ پھر حضرت نے خواب میں میرا عقد امام حسن عسکری سے پڑھا اور عیسےٰ میری طرف سے وکیل تھے۔ اُن کے مصاحب میرے گواہ ہوئے۔

میں اس خواب سے بیدار ہو کر محبت امام میں بے چین رہا کرتی۔ ایک روز جناب فاطمہ زہراؑ کو خواب میں دیکھا تو میں نے اُن سے امام عسکری کی لاپرواہی کی شکایت کی کہ میری خبر ابتک نہ لی۔ انھوں نے فرمایا کہ وہ ہرگز ایسے نہیں ہیں۔ جب تک تو اسلام سے مشرف نہ ہو گی وہ تیری جانب رُخ نہ کریں گے۔ میں نے فوراً کلمہ حق ادا کیا مسلمان ہو گئی۔ انھوں نے مجھ کو دُلہن بنایا اور امام حسن عسکریؑ کو میرے پاس بلایا۔ اے بشیر اسی روز سے ہر شب امام میرے پاس خواب میں تشریف لاتے رہے۔ پھر بشیر نے آپکے قید ہونے کا سبب پوچھا۔

بیان کیا کہ ایک شب امام حسن عسکری نے خواب میں آکر بیان کیا

کہ اے نرجس نیزادا دا قیصر روم اپنا لشکر لیکر اسلام کے شہروں پر چڑھائی کرے گا۔ اسلام کا لشکر اس پر غالب آکر اسکا اسباب لوٹے گا۔ عورتوں کو قید کریگا۔ آپ تو بھی اُن کے ہمراہ روانہ ہو جانا قید کرنیوالا جو قیمت تیری لگا دیگا اُتنی قیمت اپنے اک معتبر امین کے ہمراہ بھیجکر تجھکو بلواؤں گا۔

پس ویسا ہی ہوا جیسا کہ امام نے خواب میں خبر دی تھی۔ غرض بشیر حضرت نرجس خاتون کو امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں لایا۔ حضرت نہایت خوش ہوئے اور سجدہ شکر ادا اور عفار پڑھکر اُنکو امام حسن عسکری ؑ کے سپردی میں دیدی اور فرمایا کہ **اسکے بطن سے وہ فرزند پیدا ہوگا جو قیامت آنے سے قبل تمام عالم کو کفر و ظلم سے پاک** کر دیگا۔ عدل سے کثیر دولت سے سبکو امن و عافیت سے مطمئن کر دیگا۔ امام حسن عسکری سے جس فرزند امام مہدی نام کی بابت خبر دی وہ پندرہ شعبان ۲۵۵ھ میں پیدا ہوا۔ جنکا پورا ذکر آگے پڑھو گے۔

امام حسن عسکری کی شہادت

آپ کے علم و فضل اور معجزات و کرامات سُن سُن کر معتمد عباسی خلیفہ سامرہ نے آپکو ایسے جنگل میں بھیجا جہاں خونخوار جانور آدمی کو پھاڑ ڈالتے تھے۔ وہاں جانے سے تمام جانور انسانوں سے زیادہ مطیع ہو گئے۔ یہ دیکھکر سب ملازمین آپکے معتقد ہو گئے۔ کچھ بس نہ چلا تو اُس نے کھانے میں زہر دلوا کر شہید کرا دیا۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنایا۔ آپ کا سن پانچ برس کا تھا۔ آپنے نماز جنازہ پڑھکر سامرہ میں دفن کیا۔ اس زمانہ میں معتز باللہ ۲۵۵ھ میں مرا۔ اسکے بعد مہدی باللہ بیٹھا جو ۲۵۶ھ میں مرا پھر معتمد علے اللہ ہوا۔ اُسنے ہی حضرت امام حسن عسکری ؑ کو زہر دلایا۔

چودھویں معصوم اور بارہویں امام
امامِ عصر حضرت محمد مہدی علیہ السلام

از مختلف تواریخ فریقین آپکے قابل تحریر حالات	صواعق محرقہ میں ہے کہ آپکا اسم مبارک محمد اور کینت ابوالقاسم مطابق اسم و کینت رسول ہے

اور آپ کے القاب حجتہ - مہدی خلف - صالح - قائم منتظر - بقیۃ اللہ اور صاحب الامر - صاحب العصر - غائب صاحب الزماں ہے آپ کے والد امام حسن عسکری کے وقت وفات آپکی عمر پانچ برس کی تھی - لیکن خدا نے اس چھوٹے سے سن میں اپنا علم و حکمت عطا کیا تھا - آپکا نام قائم اور بقیۃ اللہ اسی لئے رکھا گیا کہ آپ بحکم خدا شر اعدا سے محفوظ کر دیئے گئے اور شیخ ابو عبداللہ محمد بن یوسف گنجی شافعی نے اپنی کتاب البیان فی اخبار صاحب الزماں میں جہاں پر انھوں نے امام مہدی کے غائب ہونے کے بعد ابتک یا قریب قیامت زندہ اور باقی ہونے کے دلائل لکھے ہیں ایک دلیل مثلاً یہ بھی بیان کی ہے کہ لوگ عیسٰے بن مریم کے چوتھے آسمان پر زندہ رہنے پر اور حضرت خضر و حضرت الیاس کے ابتک زندہ رہنے پر اور دشمنانِ خدا میں سے ابلیس شیطان کے تا وقت معلوم اور دجال کے زندہ رہنے پر شک نہیں کرتے مگر امام مہدیؑ کے قریب قیامت صغریٰ زندہ رہنے پر اعتراضات اور تشکیکات وارد کرتے رہیں گے - جنکا زندہ رہنا بعد ظہور ظلم و جور سے دُنیا کو پاک کرکے ایک عدلی حق و ایک دین و اسلام پر سبکو لانے اور عیسیٰ کا امام مہدیؑ کے پیچھے نماز باجماعت گذارنے تو آیات و احادیث سے ثابت کیا گیا

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نام اور کنیت وغیرہ اپنے نام کنیت سے اپنے اتحاد و مطابقت دکھانے کے علاوہ حضرت عیسیٰ کے اقتدار کرنے جبریل کی ان کے ظاہر ہونے اور لوگوں کو انکے اقتدار اور نصرت کی ترغیب کی منادی کرنے پر ظلم و جور سے کفر سے زمین کو پاک کرکے عدل و حق سے معمور کرنے اور ہر چیز استعمالی کی اسقدر کثرت دکھانے کی کہ فقیر و تنگدست محتاج کہیں بھی نہ ملے گا۔ بہت سی روایات رسول سے وارد ہیں۔ اور ان کے ظہور کی علامات اور نشانیاں لکھدی ہیں اور جح المطالب کے صـ۳۷۷ سے صـ۳۸۶ تک ملاحظہ کرلو۔

حافظ ابو نعیم نے اور علامہ سیوطی نے عرف وردی اخباری کتاب میں حذیفہ سے روایت کی ہے۔ رسول نے فرمایا مہدی میری کنیت اور نام کے مطابق میری اولاد سے ظاہر ہوگا۔ اس کا چہرہ چودھویں رات کی طرح روشن۔ رنگ عرب کی طرح۔ جسم اسرائیلی قوم سے مشابہ اور داہنے رخسار پر ایک خال تارہ کی طرح چمکتا ہوا ہوگا۔ زمین کو عدل حق سے دولت سے بھردیگا۔ اس کی خلافت سے زمین اور آسمان کے ساکنین اور ہوا کے پرندے بھی سب خوش ہوں گے۔ عیسیٰ بن مریم ان کے اقتدار کے انتظار میں ہیں۔ ان کے ظاہر ہونے پر جماعت میں ان کی اقتدار کریں گے۔

قیامت کبری آنے اور دنیا فنا ہوجانے سے قبل ایک مدت ہماری اولاد معصوم آئمہ میں سبکو خاص کر بارہویں امام مہدی کو کل زمین کی بادشاہت ملے گی۔ جب تک دنیا ہلاک نہ ہوگی۔

صواعق محرقہ میں آیہ و انہ لعلم الساعۃ کی تفسیر میں مقاتل وغیرہ مفسرین نے امام مہدی کی بابت اتفاق کیا ہے

کتاب عرف الوردی میں کعب سے روایت کی ہے کہ آپ کا نام اسلئے رکھا گیا ہے کہ وہ پوشیدہ امور کیطرف لوگوں کو ہدایت کریں گے۔ تابوت سکینہ کو انطاکیہ سے نکالیں گے۔

سلیمان بن علیسی کہتے ہیں کہ امام مہدی تابوت سکینہ کو بحیرہ طبریہ سے نکال کر اپنے سامنے بیت المقدس میں رکھیں گے۔ جسے دیکھ کر کچھ تعداد میں یہودی اسلام لائیں گے۔ تمام دنیا کے ظالموں سے ان کے زمانہ کے مظلوموں کو ان کی چیزیں واپس دلا دیں گے۔

مذکورہ کتابوں میں کعب نے قتادہ کا قول بیان کیا کہ سب سے بہتر امام مہدی کے انصار اہل کوفہ و یمن اور شام کے ابدال ہوں گے جبریل آگے لشکر کے میکائیل پیچھے ہوں گے۔ خدا مہدی کے ذریعہ سے جبر و ظلم کو ظالموں کو نیست و نابود کر دیگا۔ دنیا میں امن و امان ہو گا۔ زمین اپنی چیزیں اگل دے گی۔ آسمان اپنی برکتیں نازل کر دے گا۔

امام مہدی کا جناب علی و فاطمہ کی اولاد سے ہونا

ابوداؤد و نسائی۔ زہری بیہقی اور دیلمی نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ مہدی میری آل فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔ اس امر کی کئی روایات ہیں۔

نعیم بن حماد نے اور سیوطی نے حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت کی ہے کہ ایک روز بیت اللہ کے خزانہ میں جاکر اس کے مال اور ہتھیار لوگوں کو تقسیم کرنے کی بابت اظہار خیال کیا اور جناب امیر علیہ السلام سے مشورہ لیا تو حضرت علی نے کہا کہ یہاں حضرت آپ تشریف لیجائیے یہ تکلیف آہستہ فرمائیے

آپ اس کے اہل نہیں ہیں۔ انہیں اسی طرح پر رہنے دو ان کی تقسیم کرنے کا اہل نوجوان ہم اہل قریش بنی ہاشم سے حاضر ہوگا۔ وہ اس کو خدا کی راہ میں اپنے انصار اور حواریوں کو تقسیم کرے گا۔

سبط ابن جوزی نے اپنی تاریخ میں اور سیوطی نے عرف وردی میں حضرت کا ارشاد انہیں کی زبانی لکھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ روئے زمین کے مالک، بادشاہ دو مومن گذرے ایک سلیمان اور دوسرا سکندر ذوالقرنین اور کافروں میں سے گذرے ایک نمرود اور دوسرا بخت نصر اور پانچواں ہم اہل بیت میں سے تمام روئے زمین کا مالک ہوگا۔

طبرانی نے تفسیر کبیر میں حافظ ابو نعیم اور سیوطی نے عرف الوردی میں علی ابن الہلالی مکی سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ کے قریب رحلت پہنچا تو جناب فاطمہ حضور کے سرہانے بیٹھی رو رہی تھیں۔ کثرت بکا سے حضرت کی آنکھ کھلی۔ آپ نے سبب پوچھا۔ کہا کہ آپ کے فراق پر اپنی تباہی پر روتی ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اے بیٹی کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا میں تمہارے باپ کو منتخب کر کے برگزیدہ کیا۔ اپنا حبیب رسول کیا۔ پھر تمہارے شوہر علی کو دنیا بھر میں منتخب کیا۔ اس کو جملہ اولیا سے افضل کیا۔ مجھے حکم دیا میں نے تمہارا نکاح ان سے کر دیا۔ اے فاطمہ ہم اہل بیت کو خدا نے سات باتیں عطا کیں جو نہ ہم سے پہلے کسی کو دی گئیں۔ نہ ہمارے بعد کسی کو دی جائیں گے۔ میں تمہارا والد خاتم النبیین ہوں۔ باعث ایجادہ الم ہمارا ولی تیرا شوہر علی اوصیا سے کیا انبیا کے سابقین سے افضل خدا کے نزدیک محبوب و مکرم ہے اور ہمارا شہید سب شہدا سے محبوب ترین انہیر حمزہ بن عبدالمطلب ہے تمہارے باپ [illegible]

اور جعفر ہے تمہارے شوہر کا بھائی ہے جس کو اللہ نے دو سبز پر عنایت کئے وہ ہمراہ فرشتوں کے جہاں چاہے اڑتے ہیں اور تمہارے دونوں فرزند حسنین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور قسم ہے اس معبود کی انکے والدین علی اور فاطمہ ان سے افضل ہیں اور قسم ہے اس خالق کی کہ اس امت کا مہدی بھی میرے فرزند حسنین کی اولاد سے پیدا ہوکر بمصلحت خدا کسی دشمنوں سے غائب ہو جائیگا۔ پھر بحکم خدا ظاہر ہوکر دنیا کو عدل وحق سے امن و دولت سے پر کر دیگا۔ کفر و ظلم اور افلاس کا نام مٹا دیگا جس طرح میں نے ابتدائے زمانہ میں دین کو سختیوں سے قائم کیا ہے۔ اسی طرح سے وہ آخر زمانہ میں سب کا ایک دین اسلام کر دیگا۔ فاطمہ تم مت رو تمہارا درجہ میرے نزدیک خدا کے نزدیک بہت بلند ہے تمہارے شوہر کا حسب سب سے مکرم اور منصب امامت و خلافت سب سے مکرم ہے وہ رعایا کے ساتھ رحم کرنیوالا ان کے جھگڑوں کو مٹانے والا ہے اور میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ سب سے پہلے تمہیں مجھ سے ملائیگا۔ جناب فاطمہ حضور کے انتقال کے بعد کل بہتر دن زندہ رہکر وفات پاگئیں۔

اسی کتاب میں حضرت علی اور ابی جعفر سے روایت ہے کہ آسمان سے ندا بلند ہوگی کہ حق آل محمد کا ہے تو مہدی اس کے بعد ظاہر ہوگا لوگوں کو اسکی محبت ایسی ہوگی کہ اس کے نام اور ذکر کے سوا کسی کا ذکر کسی کو پسند نہ ہوگا۔ اسکے بعد مہدی کے ظہور کی اور فاطمہ کی اولاد سے ہونے کی بہت سی روایات ہیں۔

نوٹ از کتاب ارجح المطالب عبید اللہ امرتسری | اپنے ۳۸۶ کے اخیر میں لکھتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی باقی اولاد کا حال مجمل یا مفصل لکھا جاتا۔ تو یہ رسالہ کافی نہوتا تو کئی رسالے ہوجاتے۔ علامہ

جمال الدین احمد معروف بہ ابن عقبہ کی کتاب عمدہ الطالب فی انساب ال ابی طالب کے مطالعہ سے بخوبی ظاہر ہو سکتا ہے کہ جناب کی نسل سے کیسے کیسے چمکتے ستارے پیدا ہوئے جن سے روئے زمین پر ہدایت کی روشنی پھیلی ہے

از کتب شیعہ مختصر حالات

روایت میں جناب رسول خدا نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا سے ارشاد فرمایا کہ اے فاطمہ تیرے مجھکو خدا کی کہ جس نے مجھے نبوت کیلئے پیدا کیا ہے کہ جب دنیا میں ظلم و بغاوت اور فتنہ فساد لوٹ مار حرام کاری گانا بجانا شراب خوری جوا اور سود خوری پھیل جائیگی عورتوں کا پردہ اٹھ جائیگا۔ مردوں کے ساتھ پھرنے لگیں گی - لوگ آپس میں ایک دوسرے کو قتل و غارت کریں گے تو اس وقت امام حسین کے فرزندوں میں سے امام مہدی کو ظاہر کرے گا۔ جو کہ تمام مذاہب کے لوگوں کو اور فتنہ و فساد کو مٹا کر خدا کا ایک دین اسلام سب جگہ پھیلا دیں گے۔ اور دنیا کو عدل سے مال و دولت سے راحت و فرحت اور مسرت سے بھر دیں گے۔

دوسرے اہل سنت کے علماء مشہور محدثین میں علامہ دارقطنی ابوسعید خدری سے اپنی کتاب میں روایت لکھتے ہیں کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ امام مہدی اس امت کا مجھ سے ہے جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ چوتھے آسمان سے نازل ہو کر کعبہ میں نماز پڑھیں گے۔ امام حسین کے کندھے پر اپنے ہاتھ رکھکر فرمایا کہ اسکی اولاد کے سلسلہ میں امام حسن عسکری سے پیدا ہوگا۔ آپ کا اسم مبارک محمد اور لقب مہدیؑ امام عصر قائم ناطق اور حجۃ اللہ اور بقیۃ اللہ ہے۔

آپ کے والد بزرگوار کا نام امام حسن عسکری اور والدہ ماجدہ کا نام نرجس
خاتون ہے۔ آپ معتمد بن متوکل عباسی کے زمانہ میں ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ
کو مقام سامرہ (سر من رای) میں پیدا ہوئے اور دشمنوں کے خوف سے
بحکم خدا اپنے مکان کے سرداب (تہ خانہ) سے پانچ برس کی عمر میں غائب
ہو گئے اور تاقیامت صغریٰ غائب رہیں گے۔

آپ کی امامت اور خلافت الٰہی منقطع نہ ہوگی کیونکہ قریب قیامت ظاہر
ہونے کے وقت تک جو چھ ہزار یا چھ ہزار کچھ برس مدت غیبت کی ہوگی ظاہر
ہو جائیں برابر قائم رہے گی۔ اس بنا پر آپ کی عمر کو آپ کی امامت اور
ولادت کی مدت کو آپ کی ازواج اور اولاد کی تعداد کو سوائے خدا اور
رسول و ائمہ کے اور کوئی نہیں بتا سکتا۔

کلام مجید میں آپ کے نام سورہ نجم، العصر اور الفجر میں ہے اور آپ کے
بہت سے القاب بھی کتابوں میں لکھے ہیں۔ اکثر شیعہ اور سنی عالموں کا
اتفاق ہے کہ بارہویں امام کی پیدائش شب جمعہ ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ
میں مقام سامرہ (سُر من رای) میں واقع ہوئی۔ اور وہ جناب رسول
مقبول کے ہم نام اور ہم کنیت ہیں۔

از کتب مختلفہ ولادت کی مفصل کیفیت | کتاب شواہد النبوۃ میں حضرت ملا جامی نے
اور تاریخ خمیس میں علامہ دیار بکری نے
اور ... شافعی نے اپنی کتاب میں مختلف عبارتوں میں
بارہویں امام کی پیدائش کا حال حضرت حکیمہ خاتون پھوپھی ابو محمد حسن عسکری
سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک روز میں امام کی زیارت
کے لئے گئی تو آپ نے فرمایا کہ اے پھوپھی آج کی شب

میرے مکان میں تشریف رکھیئے۔ اس لیے کہ آج مجھکو خدا ایک فرزند
عنایت کرے گا۔ میں نے پوچھا کہ وہ کس سے پیدا ہوگا کیونکہ نرجس خاتون میں
تو کوئی آثار حمل کے نہیں دیکھتی۔ فرمایا اے پھوپھی مثال نرجس خاتون دختر لیشوعا
پسر قیصر روم کی مانند مادر موسیٰ و مادر عیسیٰ کے ہے کہ حمل ان کا سوائے وقت
ولادت ظاہر نہ ہوگا۔ غرض میں اس رات وہیں رہی۔ جبکہ آدھی رات
گذر گئی میں نے اٹھ کر نماز شب ادا کی اور میری ساتھ نرجس خاتون نے
بھی پڑھی۔ پھر میں نے خیال کیا کہ صبح قریب ہے ابھی تک امام حسن عسکری
کے کہنے کے موافق حمل یا پیدائش کی کوئی نشانی ظاہر نہیں ہوئی ہے۔
میرے دل کے خیال کو امام نے معلوم کر کے فرمایا اے پھوپھی آپ جلدی نہ کیجئے
پھر میں نرجس خاتون کے کمرے میں گئی وہاں دیکھتی ہوں کہ ان کا سارا بدن
کانپنے لگا۔ میں نے ان کو اپنے سینہ سے لگا لیا اور سورہ قل ہو اللہ اور
سورہ انا انزلنا اور آیتہ الکرسی پڑھ کر سینہ پر دم کیا تو ان کے شکم سے
بھی اسی طرح سے پڑھنے کی آواز برابر آتی تھی۔ بعد اس کے میں نے
دیکھا کہ ایک فرزند ختنہ کیا ہوا ناف کٹی ہوئی پیدا ہوا اور پیدا ہوتے ہی
فوراً سجدہ میں جھک گیا اس کو میں نے آغوش میں لیا تو ابو محمد حسن عسکری
نے مجھے آواز دی کہ اے پھوپھی اس کو جلد میرے پاس لاؤ۔ آپ نے انکے
داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور اپنی زبان اس کے
منہ میں دیکر ارشاد کیا کہ اے فرزند بحکم خدا کلام کرو۔ پس اس فرزند نے
بحکم خدا یہ آیت زبان پر جاری فرمائی۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی

الارض ونجعلهم آئمۃً ونجعلھم الوارثین -

خدا سورہ قصص کے رکوع اول میں ارشاد فرماتا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ احسان کریں ان پر جو زمین پر کمزور کر ڈالے گئے ہیں - اور بنا دیں انہیں لوگوں کا پیشوا اور بنائیں انہیں کو اس زمین کا حاکم اور وارث پس میں نے دیکھا کہ بہت سے مرغان سبز نے ہمکو آکر گھیر لیا ہے - حضرت نے ایک کو ان میں پاس بلا کر فرمایا کہ :-

خذ فاحفظہ حتی یاذن اللہ — لیجاؤ اور اس کی حفاظت کرو جبتک کہ

تعالیٰ فیہ فان اللہ بالغ امرہٗ — خدا کا حکم ہو کیونکہ خدا اپنے حکم کا پہنچانیوالا ہے

پھر میں نے پوچھا کہ اے ابو محمد یہ طائر کون تھا اور دوسرے پرند کون تھے؟ فرمایا کہ یہ روح القدس جبریل امین تھے اور بقی ملائکہ رحمت ان کے ہمراہ تھے بعد اس کے فرمایا کہ اے پھوپھی اس فرزند کو اس کی ماں کے پاس لیجاؤ -

کے تقر عینہ ولا تحزن ولتعلم ان وعد اللہ حق ولکن اکثرھم لا یعلمون

تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور وہ محزون نہ ہو اور یہ جان جائے کہ خدا کا وعدہ بلاشک ہے حق ہے - مگر اکثر لوگ نہیں جانتے

پس میں اس فرزند کو اس کی ماں کے پاس لے گئی اور اس کے دائیں بازو پر جو نظر کی تو یہ آیت لکھی دیکھی . قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ؕ

اے رسول کہدے کہ حق آگیا اور باطل دور ہو گیا - اور بلا شک باطل دور ہونے والا ہے -

---

قصیدہ در شان ولادت امام عصر علیہ السلام

جانشین مصطفیٰ و مرتضیٰ پیدا ہوا — مژدہ باد اے دل امام رہنما پیدا ہوا

جب زمیں پر قائم آل عبا پیدا ہوا — آسماں پر نعرہ صلی علیٰ پیدا ہوا

عسکری کے بعد امام عصر پیدا ہوا — اور بخشش کا ہماری سلسلہ پیدا ہوا

آج ہفت اقلیم کا بادشاہ پیدا ہوا — ارزو میں جسکے سایہ کی ہما پیدا ہوا

عدل سے معمور ہوگی سارے عالم کی زمیں — مہدی دیں ہادی راہ خدا پیدا ہوا

کیوں نہ یہ ظلمت کدہ دن رات نورانی رہے — غیرت بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ پیدا ہوا

شاہ اقلیم امامت مالک ملک بقا — داور دیں حاکم ارض و سما پیدا ہوا

شعبدہ ہے جب انار دل کے سوے عاجز محب — حل مشکل کے لئے مشکل کشا پیدا ہوا

پردہ ہائے غیبت کبریٰ اٹھا دیں یا خضر — شوق دیدار آپ کا حد سے سوا پیدا ہوا

یہ بشارت عیسیٰ و مریم کو دیں روح الامیں — مقتدی جسکے ہو تم وہ مقتدا پیدا ہوا

آیہ اکملت کی تکمیل کامل اب ہوئی — حامی دیں قائم آل عبا پیدا ہوا

خوف کب بحر ضلالت کا تلاطم کا نہیں — کشتی دین غما کا ناخدا پیدا ہوا

روز خلقت آپ ہی کے عدل کی تاثیر ہے — ربط آب و آتش و خاک و ہوا پیدا ہوا

کسطرح کونین کی آنکھیں نہ روشن ہوں بھلا — نور عین مصطفیٰ نور خدا پیدا ہوا

کیوں نہ لوگوں کے دلوں کو انتہا کی ہو خوشی — کون ایسا بعد ان کے دوسرا پیدا ہوا

ظلم و کفر و جور سے ہوگی زمیں اب پاک صاف — حجت حق نائب خیر الورا پیدا ہوا

تو نہ دے ساغر مئے عرفاں سے ہم خود مست ہیں — بدہوا ان ستی پہلا ساقیا پیدا ہوا

رفعت احمد کی باعث سے ہوئی خلق اعلیٰ — انکی فیض عمر سے اب بقا پیدا ہوا

روایت میں ہے کہ ایک شخص نے ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام
سے پوچھا کہ یابن رسول اللہ آپ کے بعد امام کون ہوگا۔ پس وہ حضرت
مکان میں تشریف لے گئے۔ اور ایک فرزند کو گود میں لئے باہر تشریف لائے
جس کی عمر قریباً تین سال کے ہوگی۔ اور چودہویں رات کے چاند کی طرح روشن
تھا۔ فرمایا اے شخص اگر تو خدا کے نزدیک معزز نہ ہوتا تو میں اس فرزند کو
تجھے نہ دکھاتا۔ نام اس کا ہمنام رسول مقبول ہے اور کنیت بھی رسول کی ہے

وهو الذی یملاء الارض قسطاً کما ملئت ظلماً و جوراً اھ

اور وہ ایسا ہے کہ زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دیگا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر جائیگی۔

دوسرا شخص راوی ہے کہ ایک روز میں بخدمت ابو محمد حسن عسکری
علیہ السلام حاضر تھا آپکی داہنی طرف حجرہ تھا جس پر پردہ پڑا تھا۔ میں نے عرض
کی کہ سید و آقا میرے آپ کے بعد کون امام ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ اس پردہ کو اٹھا
پس جبکہ پردہ اٹھایا تو ایک صاحبزادہ نہایت سکون و وقار کے ساتھ باہر آیا۔
جس کے رخسار پر خال تھا۔ اور گیسو چھوٹے ہوئے تھے۔ اور اپنے باپ کی گود
میں بیٹھ گیا۔ تو فرمایا کہ یہ تمہارا امام صاحب الامر ہے جسکی خبر آیت:

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

میں مسلمانوں کو خدا نے دی ہے۔ بعد اس کے وہ صاحبزادہ باپ کی گود
سے اٹھا تو امام نے فرمایا کہ۔

یا بنی ادخل الی وقت المعلوم اے میرے بیٹے خدا کے مقرر وقت معلوم
تک داخل ہو جاؤ۔ پس وہ صاحبزادہ اسی حجرہ میں چلا گیا اور میں دیکھتا رہا پھر

اور خدا کی مصلحت اور اسرار الٰہی دیکھکر حیرت زدہ ہو گیا۔

ابو علی خیز رانی نے حضرت امام حسن عسکری ؑ کی کنیز سے روایت بیان کی کہ جب حضرت امام مہدی علیہ السلام پیدا ہوئے ایک نور ان سے ظاہر ہوا کہ آسمان و زمین روشن ہو گئے۔ اور بہت سے سفید جانور آسمان سے اترتے معلوم ہوئے۔ اور اپنے پروں بازوؤں کو آپ کے جسم سے مس کر کے آسمان پر اڑ گئے۔ حضرت امام حسن عسکری نے سنکر فرمایا کہ وہ جانور فرشتے تھے۔ جو کہ متبرک جانکر ان کے جسم سے پروں کو مس کرتے تھے اور ظہور کے وقت مددگار ہوں گے۔

کتاب جلاء العیون میں حکیمہ خاتون سے روایت ہے کہ تیسرے روز بعد ولادت میں نے چاہا کہ حضرت مہدی کو دیکھوں میں نے پوچھا وہ کہاں ہیں آپ نے فرمایا کہ میں نے انکو خدا کی حفاظت میں سونپا ہے آپ سات روز بعد تشریف لائے۔ جب میں پہنچی تو دیکھا کہ میرا فرزند گہوارہ میں چودہویں رات کے چاند کی طرح لیٹا ہے وہ دیکھ کر مجھے مسکرانے لگے حضرت امام حسن عسکری نے فرمایا کہ اے پھوپھی اس کو مجھے دیدیں لے گئی آپ نے فرمایا اے فرزند بحکم خدا کلام کرو۔ آپنے کلمہ شہادت اور صلوٰۃ وسلام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر ادا کیا۔ اور قل جاء الحق و زھق الباطل کی تلاوت کی۔ پھر فرمایا کہ اے فرزند خدا پڑھو جو کہ خدا نے پیغمبروں پر نازل کیا ہے۔ پس آپ نے صحف آدم و نوح۔ صالح۔ کتاب حضرت ادریس۔ صحیفہ ابراہیم کو توریت موسیٰ زبور داؤد۔ انجیل عیسیٰ۔ کو انکی زبانوں میں پڑھا اور قرآن پاک کی تلاوت فرمائی اور پیغمبروں کے قصے بیان کیے۔

پھر امام حسن عسکری نے فرمایا کہ یہ فرزند میرا دشمنوں کے خوف سے خدا کی حفاظت میں رہے گا۔ پھر وہ بحکم خدا ظاہر ہوکر کافروں کو قتل کرکے ایک دین کردے گا۔

بارہویں امام کے غائب ہونیکی وجہ ابتدا

ایک شخص سے روایت ہے کہ مجھکو خلیفہ معتضد الدولہ سے معہ دو آدمیوں کے طلب کرکے حکم دیا کہ امام حسن عسکری نے مقام سرمن رائے میں انتقال فرمایا ہے جلدی جاؤ اور درخانہ کو ان کے گھیر لو اور جس کو ان کے مکان میں پاؤ۔ اس کا سر میرے پاس لاؤ۔ پس ہم مکان میں گئے۔ ایک سمت پردہ پڑا تھا۔ جس کے پیچھے ایک تہ خانہ تھا۔ اس میں اترے ایک دریا دیکھا جس کے دوسرے کنارے ایک مقدس صورت بوریا بچھائے نماز میں مشغول ہے۔ ہم میں سے ہر ایک نے دریا سے پار ہوکر ان کو قتل کرنے کے لئے بڑھنا چاہا۔ لیکن ہمیں کوئی شخص ڈوبانے پر مجبور کرتا تھا۔ ہمکو ہمارے ساتھی نے نکالا۔ پھر ہم نے اس مقدس نمازی شخص سے گڑگڑا کر معافی چاہی۔ خدا سے توبہ چاہی اور ہم نے اس واقعہ کو اپنے یار شناسان وقت سے بیان کرنے کو روکا۔ آپ کے معجزے بہت ہیں مگر یہاں بیان کرنیکی گنجائش نہیں

حضرت امام مہدی کے ظاہر ہونیکی چند علامتیں

اول۔ جبکہ مسلمانوں میں اسلام کے خلاف کفر کی باتیں پیدا ہونے لگینگی۔ دوسرے تین سال برابر سخت قحط پڑے گا۔ تیسرے

دجال ملعون مقام اصفہان سے نکلے گا۔ اور بلند پہاڑ پر بیٹھ کر ایسے زور سے آواز لگائیگا کہ سب سن لیں گے۔ پھر ایک سرخ گدھے پر سوار ہوگا۔ ایک چاندی کا عصا لئے ہوگا۔ دائیں آنکھ ہوگی بائیں آنکھ سرخ رنگ کی ہوگی اس کے ماتھے پر گلی ہوگی اور پیشانی پر کافر لکھا ہوگا۔ وہ جادو کے مختلف طریقوں سے دھوکا دیکر اپنے آپ کو خدا کہلوائیگا۔ سب کی مرادیں تمناؤں کو پورا کرے گا۔ شیطان اس کا یار غار ہوگا۔ چالیس روز میں تمام دنیا کا چکر لگائیگا۔ سوائے خدا کے پاک مقامات (بیت المقدس۔ کعبہ مکہ مدینہ وغیرہ) کے باقی مقام کو اپنے قبضہ میں کرے گا۔

مومنین اس کے خوف سے بھاگ کر بیت المقدس میں پناہ لیں گے تو پھر بارہویں امام مہدی علیہ السلام بوقت صبح وہاں سے نمودار ہوں گے۔ چوتھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی چوتھے آسمان سے نازل ہو کر حضرت کے پیچھے نماز پڑھیں گے پھر دروازہ شہر کھول کر دجال کے قتل کرنے پر تیار ہو جائیں گے۔ اور اس کو معہ ہمراہیوں کے شہر شام میں قتل کر ڈالیں گے۔

چوتھی علامت:۔ آپ ظاہر ہونے پر جبرئیل نازل ہو کر اول آپ سے بیعت کریں گے۔ پھر ایک پاؤں کعبہ پر دوسرا بیت المقدس پر رکھ کر باواز بلند پکاریں گے۔ کہ: اتیٰ امر اللہ و اطیعوہ فلا تستعجلوہ خدا کا حکم یعنی بارہویں امام مہدی ظاہر ہو گیا ہے لوگو اسکی اطاعت کرو اور جلدی نہ چاہو۔ یہ آواز مشرق مغرب سارے میں گونج جائے گی۔

پانچویں علامت:۔ یزید بن معاویہ کی نسل سے مرد سفیانی خروج کر کے تمام شہروں کو قبضہ میں کر کے لوگوں کو قتل کریگا پھر کعبہ کو گرانے کے لئے تین ہزار آدمیوں کو شام سے بھیجے گا جبکہ وہ لشکر مقام بیدا درمیان مکہ و مدینہ پہنچ کا تو زمین میں دھنس جائیگا

چھٹے سادات میں ایک مرد مومن رکن ومقام کے درمیان بلا خطا قتل ہوگا۔ جس کے پندرھویں دن لازمی حضرت کا ظہور ہوگا۔

سانویں علامت:۔ آفتاب وماہتاب کو خلاف حساب ساتھ گہن لگے گا۔ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ آفتاب مغرب کی طرف سے نکلے گا۔

بروز جمعہ حضرت امام مہدی کے ظاہر ہونیکی شان

حضرت جمعہ کے روز مکہ سے کوفہ کی جانب اس شان سے خروج فرمائیں گے کہ عمامہ اور چادر رسولؐ زیب تن ہوگی۔ ذوالفقار حیدر کرار زیب کمر اور زرہ جناب جعفر طیار زیب جسم ہوگی۔ عصائے رسول جس کا نام ممشوق ہے ہاتھ میں ہوگا۔ نعلین مبارک رسول پیروں میں ہوگی۔ اور تین بڑے جھنڈے آپ کے ہمراہ ہوں گے۔ جن کے پھریرے ہوا میں اڑتے نظر آئیں گے ایک پھریرے پر یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی آخر تک لکھی ہوگی۔ دوسرے پھریرے پر یہ کلمہ پورا لکھا ہوگا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ الحسن و الحسین والتسعۃ من اولادہ حجج اللہ لکھا ہوگا۔ اور لاکھوں ملائکہ صف بصف ادھر ادھر آپ کے ہمراہ ہوں گے جبرئیل و میکائیل فرمائیں گے کہ اے ہمارے مولا کلام آپ کا مقبول اور حکم خدا آپ کا فرمان کل مخلوقات پر جاری ہوا۔ پھر آپ رکن یعنی حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان خود کھڑے ہوکر یا آپکی طرف سے حضرت جبرئیل باواز بلند ندا کریں گے کہ اے گروہ مومنان و صالحین جن کو خدا نے میرے ظہور ہوتے سے پہلے اپنے واسطے ذخیرہ

مشرق و مغرب میں خدا پہنچا دیگا اور تین سو تیرہ مومن شخص مختلف شہروں سے آکر آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

جن کی تفصیل یہ ہے کہ چار پیغمبر ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ۔ حضرت خضر و الیاس اور حضرت ادریس علیہ السلام اور چار شخص فرزندان حسن سے اور بارہ شخص اولاد امام حسین سے ہوں گے۔ چار مکہ معظمہ سے چار بیت المقدس سے بارہ شام سے بارہ یمن سے پانچ ہندوستان سے اسی طرح دیگر شہروں سے ان سب لوگوں کا ظاہر و باطن مثل ایک ہوگا۔ اور ایک دوسرے پر اپنا جان و مال فدا کریگا۔ اور آپ پشت کعبہ یا حجر اسود پر سہارا دیکر کھڑے ہو کر ارشاد فرمائیں گے۔ کہ جو کوئی حضرت آدم و شیث حضرت نوح و [illegible] حضرت ابراہیم و اسمٰعیل۔ حضرت موسیٰ و یوشع۔ حضرت عیسیٰ و شمعون کو دیکھنا چاہے حضرت محمد مصطفےٰ اور جناب علی مرتضیٰ حسن مجتبےٰ اور حسین شہید کربلا کو اور دیگر ائمہ ذریت حسین کو میری طرف دیکھے اور مجھ سے سوال کرے جس بات کو چاہے جسکا کہ علم میں رکھتا ہوں اور ہر ایک چھپی ہوئی بات کو میں دیکھتا ہوں۔ اور جو کتب آسمانی اور صحف انبیا سننا چاہے مجھ سے سنے پس حضرت ابتدا کریں گے۔ صحف آدم اور شیث سے تو امت حضرت آدم و شیث اس کی صحت کا اقرار کرے گی۔ بعدہ صحف نوح و صحف ابراہیم اور توریت موسےٰ اور انجیل عیسیٰ و زبور داؤد کو اس کے لب و لہجہ میں تلاوت کریں گے اور ہر ایک کی امت میں لوگ اس کی صحت کا اقرار کرتے جائیں گے۔ بعد اس کے قرآن مجید کو بجنسہٖ تنزیل پڑھیں گے۔ اور آپ کا منادی پکاریگا کہ اے حضار لشکر بادشاہ مکہ دیکھنا اپنے ہمراہ آب و طعام لئے ہے اس کا کوئی انتظام نہ کرے اور ہر شخص اطمینان رکھے کہ ہمارے ساتھ [illegible]

ہمراہ رکھا کرتے تھے اور اس پتھر سے بھوکے اور پیاسے اپنی پیاس بجھا کر

سیر و سیراب ہو جاتے تھے۔ اور تمام لشکر انکے چوپایوں کے لیے کافی ہوتا تھا۔

پس اس صورت سے وہ نجف اشرف میں مقام فرمائیں اور کل معجزات تمام

انبیاء کے سابقین کے اپنے ہاتھوں ظاہر ہوکر آپ کو بابت حجت خدا نور خدا

مجسم حکم خدا ہونے کی تائید کریں گے۔ حضرت کے زیر قدم زمین ایسی نورانی ہوگی

کہ وہ اپنے تمام خزانوں کو آپ پر ظاہر کر دے گی۔ آپ کی شہرت مشرق سے

مغرب تک ہو گی۔ اور بجز دین اسلام کوئی دوسرا دین باقی نہ رہے گا۔ اور

سوائے خدا کے کسی کو کوئی نہ پوجے گا۔ اور آپ زبان مبارک سے پہلے یہ آیت

بقیہ اللہ خیلر لکھم ان کنتم مومنین ارشاد کریں گے پھر آپ انا

بقیتہ اللہ حجتہٗ علیکم یعنی میں خدا کا بھیجا ہوا اس کی طرف سے صاحب

حکومت ہو کر آیا ہوں۔ آپ کو ہر شخص اس طرح سلام کرے گا۔

السلام علیک یا بقیتہ اللہ فی الارض آپ کا پایہ تخت

شہر کوفہ پر اور مجلس عدالت و احکام مسجد کوفہ اور خزانہ بیت المال اور

تقسیم غنیمت مسجد سہلہ اور مقام خلوت نجف اشرف ہوگا۔ اور تعداد لشکر

لاکھوں ہو جائے گی ستر ہزار چشمے پہاڑوں اور صحراؤں سے جاری ہونگے

تمام جاندار آپ کے سیراب رہیں گے۔ ستر ہزار قرآن خواں آپ کے لشکر

میں تلاوت قرآن کریں گے۔ اور آپ بخلق محمدی و سخاوت علی و

زہد حسن و شجاعت حسین اور عبادت زین العابدین کی طرح خلق میں

تا حکم و علم خدا زندگانی فرمائیں گے

〰〰〰

بابت طبقہ صوفیہ تفضیلیہ تبصرہ

حسب ذیل کتابوں کے مولفین تفضیلی صوفیوں نے مثلاً علامہ ابن
حجر مکی نے صواعق محرقہ میں اور ان کے زمانہ میں دیگر عالموں نے اور شاہ عبدالعزیز
صاحب دہلوی نے اپنی تالیفات میں۔ ملا محمد صالح کشفی حنفی تفضیلی نے کتاب
مناقب مرتضوی میں (جو ۱۱۳۱ھ میں لکھی تھی) بابت مناقب مولانا علی آیات
واحادیث روایات اور نامور صوفیہ طبقہ کے فارسی منظوم اعتقادی مثنوی و
مناجات اور قصیدے بہت کچھ جمع کئے۔ پھر ان کے بعد ملا محمد سالم بخاری
دہلوی نے رسالہ اصول ایمان میں اور میراں اولاد حسین بلگرامی چشتی نے اپنی
کتاب جواہر ایمان میں اور مولوی عبیداللہ امرتسری نے اپنی ضخیم کتاب ارجح
المطالب میں مناقب مرتضوی کے ذخیرہ کی مدد سے (حضرت علی کے کل
القاب و اسماء کی روایات اور واقعات جنگ اور حدیث ولایت و منزلت
اور طیر خیبر میں علمائے علم کی حدیث اور سواغاہ کے راویوں کی فہرست وغیرہ
کا اضافہ کر کے) بہت کچھ مواد جمع کرنے کی غرض شیعوں کے اس اعتراض کو
مٹانے کی ناہی کر دی کہ اہلسنت علی کو نہیں مانتے اور انکے یہاں
کتابوں میں علی و فاطمہ آئمہ کے فضائل بھی نہیں ہیں۔ لہذا مذکورہ مولفین نے
اور دیگر علماء محدثین نے مذکورہ تالیفات میں مناقب علی و آئمہ کو جمع کر دکھایا
ہے نیز بابت نجات و مغفرت قوم شیعہ کثیر مختلف عنوان کی احادیث دیکھنے
اور جمع کر دینے پر خود کو بفخریہ شیعہ اولیٰ کہنے کا اول دعویٰ علامہ ابن حجر مکی نے
یا انکے ہم زمانہ یا قبل کے کسی عالم نے کیا اُن کے بعد مناقب مرتضوی کے مولف
اور شاہ عبدالعزیز وغیرہ نے بھی اپنے کو پہلا شیعہ جتنا کر مزید توضیح یہ بھی کی

ہے کہ نجات والی جملہ روایات ہم اہلسنت کے اس فرقہ خاص کے لئے رسول
نے وارد کی ہیں جو صحابہ کی ترتیب خلافت کو برحق و واجب الاطاعت و احترام
مانتے ہوئے خواہ علی کو بوجہ کثرت فضائل و کمالات صحابہ سے افضل اور خیر البشر
بعد پیغمبر مانکر خود کو تفضیلی کہیں یا باوجود کثرت فضائل جو علی سے صحابہ ثلثہ کو افضل
اور خیر البشر سمجھنے والے ہیں۔ ان کے حق میں یہ حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ اور وہ
فرقہ جو علی کو برا کہتے اور چوتھا یار بھی نہیں مانتا اور پہلے سے تبرا کرتا ہے ہرگز ہرگز
یہ حدیثیں اُن کے لئے نہیں ہیں۔ وہ ناجی نہیں گمراہ ہیں ناری ہیں مختلف
قسمیں باعتقادی گروہ کی تفصیل مؤلف ارجح المطالب نے اور دیگر علماء نے
دکھائی اور بہ مذکور ہو چکی ہیں۔ اب ہم مناقب مرتضوی کی قابل قدر ترتیب
کرتے ہیں یہ باتیں بھی بخصوصیت ناظرین پر واضح کردینا بھی لازمی ہوئیں۔

یہ کتاب فارسی میں ہے سنہ ۱۱۷۱ھ میں تصنیف ہوئی کتاب کے نام ہی سے
مولا مرتضیٰ کے مناقب جمع کرنے کا ہر ایک کو علم ہو جاتا ہے اس کا ترجمہ اردو میں
جناب مولوی سید شریف حسین صاحب انبالوی نے کیا۔ اور قابل قدر و فخر جناب
مولوی سید محمد سبطین صاحب مرحوم کے قلم سے مولا علی و ائمہ کے اکثر اقوال کی
بابت غلو و تفویض کے توہمات کو دور کرنے کے لئے حضرت علی کے اقوال بیان
کرنے کیساتھ سو صفحہ کا مقدمہ اول میں اور بابت حقیقت اور معرفت اصحاب کا
تتمہ کافی مقدار سے آخر کتاب میں اضافہ کرکے کوکب دری فی فضائل علی نام
سے مولانا کے صاحبزادے سید محمد اصغر سلمہ منیجر رسالہ البرہان لدھیانہ نے ۱۳۴۵ھ ۱۹۲۶ء
میں بڑی تقطیع آٹھ سو صفحوں پر شائع کرایا۔ مولانا محمد سبطین صاحب قبلہ
ساکن سرسی کا بعارضہ تنفس کربلا میں بڑبونگ سے کچھ سال قبل انتقال
ہوگیا۔ اور مرحوم کا سارا کتب خانہ لدھیانہ میں مع اسباب نذر آتش کردیا

گیا۔ افسوس ہے سورہ فاتحہ بنام مؤلف معہ کل علما و مومنین مناقب مرتضوی
کے دیباچہ میں مؤلف محمد صالح نے خود کو حنفی اہلسنت بنا کر بجائے صحابہ
علی کے بکثرت فضائل جمع کرنے سے مرعوب ہو کر ناپسند صحابہ کی ترتیب
خلافت کے احترام کی رعایت مانکر ان کو ظلم و ایذائے محبان علی سے حسب عادت
قدیم بچا کر خود کو بھی فریقین سے بچایا اور اس کتاب کے صفحہ ۱۵ میں بلفظ
قدیم صحابہ شیعہ علی چار یاروں کے مخصوص مروجہ القاب سے مدح فرمائی ہے
اور ان کو برا کہنے والوں کو علی کے اور دیگر آئمہ کے قاتل منافقوں سے بدکار اور
سمجھایا ہے۔ پھر دیباچہ میں مناقب مرتضوی کے بارہ باب کی تقسیم کی ہے
جس کی پیروی معہ تغیر و تبدل ارجح المطالب میں کی گئی ہے جن کے مناقب
اور واقعات کی فہرست ہی یہاں پر ناظرین کو فائدہ رہنمائی بخشے گی۔

پہلا باب علی کی آیات میں۔ دوسرا احادیث میں۔ تیسرا مناقب مرتضوی
میں۔ چوتھا علی و فاطمہ کے ازدواجی خصوصیات میں۔ پانچواں علی کے علم و کشف
میں۔ چھٹا کرامات و معجزات میں۔ ساتواں زہد و تقویٰ میں۔ آٹھواں سخاوت
میں۔ نواں قوت شجاعت اور جنگی واقعات میں۔ دسواں خلافت ظاہری و باطنی
میں۔ گیارھواں شہادت میں۔ ابواب کی بارہ عدد پر محدود یہ تقسیم حسب ذیل بارہ
صورتوں کی بنا پر بغرض حصول برکت و ثواب کی گئی مثلاً اول کلمہ طیبہ توحید
لا الٰہ الا اللہ کے حروف بارہ ہیں۔

دوسرے کلمہ محمد رسول اللہ کے بھی بارہ حروف ہیں۔

تیسرے کلمہ امیر المومنین اور چوتھے شاہ ولایت پناہ کے حروف بارہ بارہ ہیں
پانچواں علی ابن ابی طالب کے حرف (مکرر الف نفی الکر) بارہ ہیں۔
چھٹے دن اور رات کے گھنٹے بھی بارہ بارہ ہیں ساتویں سات سیاروں کے

مقامات بھی بارہ بروج فلکی جنکے نام اور تصویریں مہر عنبری کے گاگینڈں پر ہوا کرتی ہیں۔
آٹھویں قرآن کی آیت اثنا عشرۃ شہراً سے بارہ مہینے سال کے بنائے
نویں حضرت موسیٰؑ کے نقیب بھی بارہ تعداد کے ہوئے۔
دسویں رسول نے شب عقبہ بارہ انصار نقیب مقرر کئے تھے
گیارہویں حضرت یعقوبؑ کے بارہ اسباط تھے۔
بارہویں آخری رسول سرتاج انبیا کے خلفا اور اوصیا و ائمہ معصوم بھی قدرت سے بارہ تعداد کے ہوئے۔ جنکو آپ کے بعد رسولؐ نے قطب اقتاب عالم فرمایا ہے۔ جن بارہ ائمہ کی تعیین جابر بن عبداللہ جابر بن سمرہ سے صحیحین میں اور کتاب اعلام الورٰی میں بروایت امام زین العابدین و امام جعفر صادق اور ان کے آبائے طاہرین سے ہے رسولؐ نے فرمایا کہ اے علی میرے اہلبیت میں بارہ امام ہیں جنکو اللہ نے اپنا علم لدنی با میرا علم و فہم اور اولو العزم انبیا کے اوصاف جمع کر دئیے اور آخری ان امام حسن عسکری کا فرزند جسکے لقب قائم حجۃ اللہ بقیۃ اللہ منتظر وغیرہ ہیں جو بعد قدرتی اور دیگر مقررہ علامتوں کے بعد کعبہ میں ظہور فرما ہوتے جبرئیل کے ندا دینے ہی کے بعد کل زمین کو کفر و ظلم سے پاک کر کے عدل سے باحسنت و مسرت معمور کریگا اور ناجی ہے جو منکر ہوگا ان کے مرتبوں سے گھٹا کر خود کو افضل حاکم اور اہلبیت کو محکوم کریگا وہ کا معدوم اور گمراہ ہو جائے گا۔ ماسوا حضرت فرید الدین شیخ عطار اپنی کتاب حدیقۃ القلوب میں اور اخطب خوارزمی کتاب مناقب میں حضرت علی سے روایت کرتے ہیں رسولؐ نے فرمایا خدا نے علی کے بیشمار فضائل مقررہ کئے ان میں جو کوئی ایک فضیلت بھی ذکر کرے

(ص) جواد ربیہ بولی میرے بعد میرے خلیفہ اوصیا ہوں گے جو انکی امامت کا اقرار کریگا وہ مومن ہے

لکھے پڑھے سنے تو اس کے ہاتھوں کانوں آنکھوں اور زبان کے گناہ
بخش دیئے جائیں گے۔ اور کتاب ینابیع المودہ میں حضرت عمر سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول نے فرمایا ہے کہ اگر دنیا کے کل درخت قلم بنا دیئے جائیں
تمام دریا اور سمندر سیاہی بنا دیئے جائیں۔ اور تمام جن و انسان ذاکر علی
کے فضائل نہ لکھ سکتے ہیں اور نہ شمار کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد بارہ باب کے مضامین کی جداگانہ فہرست ملاحظہ کرتے ہوئے
حضرت علی کے قدرتی طاقتوں معجزات و کرامات کی ترقی سے اپنے ایمان میں
اضافہ کرو باب پہلا حضرت علی کی بابت قرآن کی آیتیں کل ۷۰ دکھائی ہیں
ارجح المطالب میں اس سے زیادہ اور دیگر کتابوں میں ان سے زیادہ موجود
ہیں یہ آیتیں ص۵۴ تک ختم ہیں۔

دوسرے باب میں ان حدیثیں ص۵۹ سے ص۱۴۲ تک ہیں جنکی تفصیل یہ
ہے منقبت حدیث کنت انا و علی نوراً بین یدی اللہ مع دیگر روایت (۲)
در جنت پر کلمہ شہادتین کے ساتھ علی اخی رسول اللہ (۳) علی مجھ سے
ہے اور میں علی سے ہوں یعنی میرا نام اور کلام علی کے ذریعہ بلند ہوگا یا حسین
مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں کا مطلب بھی وہی ہے جو علی سے ہے
الصدیق فقط تین ہیں حبیب نجار۔ حزقیل مومن آل فرعون۔ اور علی ابن
ابی طالب (بجز رسولؐ دنیا بھر سے افضل) (۵) حدیث یا علی انت اول المسلمین
وغیرہ (۶) حدیث منزلت (۷) علی مولیٰ کل مومن بعدی (۸) مواخات (بھائی بھائی
بنانا) (۹) حوض کوثر پہ بعد علی وارد ہوں گے۔ (۱۰) انت منی و انا منک
(۱۱) من آذیٰ علیاً علی کو ایذا دینے والا یہودی یا نصرانی مبعوث ہوگا
(۱۲) علی منی و انا منہ (۱۳) میں منذر ہوں اور ہر قوم کا علی ہادی ہے۔ (۱۴)

علی وزیر نبی ہے (۱۵) علی تائید کنندہ نبی ہے۔ عرش پر تحریر ہے
(۱۶) علی قل ھو اللہ احد کی مانند ہے۔ (۱۷) علی کی دوستی گناہوں کو کھا
جاتی ہے (۱۸) علم کے دس حصے کر کے نو علی کو دیئے گئے باقی دسویں حصہ
میں بھی علی کی شرکت (۱۹) انا مدینۃ العلم و علی بابھا (۲۱) انا دار الحکمۃ
علی کا حق اس امت پر ایسا ہے جیسے باپ کا حق بیٹے پر (۲۲) علی اعلم امتی
(۲۳) انا میزان العلم (۲۴) علی اقضٰی امتی (۲۵) من احب علیا
فقد احبنی (۲۶) علی میں تین صفات ہیں جو کسی میں نہیں (۲۷) علی میں
تمام انبیا کی صفات جمع ہیں اور وہ نوے صفات کا جامع ہے۔ (۲۸) علی
ممسوس فی ذات اللہ۔ (۲۹) علی کی شکایت نہ کرو۔ (۳۰) منافق علی
کو دوست نہیں رکھتا (۳۱) علی کو گالی نہ دو (۳۲) علی کو گالی دینا نبی کو گالی
دینا ہے۔ (۳۳) علی کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔ (۳۴) علی کا چہرہ جنت
میں ستارہ صبح کی طرح چمکتا ہوگا۔ (۳۵) علی کا ذکر عبادت ہے۔ (۳۶) حضرت
کا دیدار علی کی تمنا فرمانا (۳۷) علی کا مقام جنت ہے (۳۸) علی کا خون نبی کا خون
ہے علی کا گوشت نبی کا ہے (۳۹) پیغمبر کے نام اور کنیت جمع کرنا علی اور ان کی اولاد
کو جائز ہے۔ اور امت پر حرام ہے۔ (۴۰) جنت کے دروازے کا حلقہ علی علی
کی آواز دیتا ہے۔ (۴۱) پیدائش سے دو اصل محمد و علی کی پیدائش مقصود ہے
(۴۲) مطیع علی جنتی ہے اور نافرمان علی دوزخی (۴۳) علی کی محبت مخلوق پر
فرض کی گئی ہے۔ (۴۴) علی کو حالت جنابت میں مسجد میں جانا جائز ہے
(۴۵) شیعہ علی قیامت میں نہال اور عدوے علی بدحال ہوگا۔ (۴۶) علی کے
خیر البشر ہونے کا منکر کافر ہے (۴۷) علی باب حطہ کی مانند ہے۔ (۴۸) علی
کی مثال محمد سے ایسی ہے جیسے بدن میں سر (۴۹) نبی اور علی ایک

درخت سے ہیں۔ (۵۰) نبی کی ذریت صلب علی سے ہے (۵۱) اگر علی نہ ہوتے
تو فاطمہ کا کوئی کفو نہ ہوتا (۵۲) ساق عرش پر لکھا ہے کہ علی سے محمد کی تائید
کی گئی ہے (۵۳) علی نبی کا وصی اور وارث (۵۴) علی کی دوستی صحیفۂ مومن
کا سرنامہ ہے (۵۵) حق علی کے ساتھ گردش کرتا ہے (۵۶) جنت تین شخصوں
کی مشتاق ہے (۵۷) علی ہیں مثال عیسیٰ موجود ہے (۵۸) درخت کی مثال کر
طیبہ سے دیکر نبی کو اصل علی کو فرع قرار دیا ہے (۵۹) علی کی دوستی نبی کی
دوستی ہے۔ علی کی دشمنی نبی کی دشمنی (۶۰) علی قسیم بہشت و دوزخ ہے
(۶۱) علی کی پروانگی کے بغیر کوئی شخص صراط سے نہیں گزر سکتا (۶۲) حدیث
نبی اور اہل بیت نبی کی اطاعت تمام خلق پر فرض ہے اور ناس اور خلق کے
معنی (۶۳) علی کی دوستی کے ہوتے کوئی گناہ ضرر نہیں دیتا علی کی دشمنی کے
ہوتے کوئی نیکی نفع رساں نہیں (۶۴) میرے بعد فتنہ پیدا ہوگا اس وقت
علی کی اطاعت لازم ہے (۶۵) علی باب علم نبی اور بیان کنندہ ہے امت
کے لئے (۶۶) خاصف النعل علی تاویل قرآن پر جنگ کرے گا (۶۷)
اوصاف علی از روئے قرابت و حسب و نسب (۶۸) وفد بنی ثقیف سے مخاطب
ہو کر فضائل علی بیان فرمانا اور حضرت عمر کا تمنا کرنا کہ یہ فضائل شاید
میری نسبت ہوں (۶۹) علی سابق الاسلام ہے علی سب اصحاب سے زیادہ
پیارا ہے (۷۰) حدیث علی یعسوب المسلمین ہے مال یعسوب منافقین ہے
(۷۱) علی علیہ السلام علم حلم میں سب سے بڑھ کر ہے (جناب فاطمہ سے خطاب کرکے
فرمایا (۷۲) میرا بھائی وزیر قرض ادا کرنے والا اور سب سے بہتر علی ہے
(۷۳) لن تضلوا بعدی (حدیث ثقلین کا مضمون) (۷۴) حدیث ثقلین
(مفصل) (۷۵) محبت علی و فاطمہ جملہ مخلوق پر عرض کی گئی۔ (۷۶) جو کوئی

میری زندگی جینا اور میری موت مرنا چاہے وہ علیؑ و ذریت علیؑ کو دوست رکھے (۷۸) فرشتگان مقرب کا علیؑ کو دوست رکھنا اور شیعوں پر ملک الموت کی مہربانی (۷۹) علیؑ کو اصحاب پر ستر درجہ فضیلت حاصل ہے۔ (۸۰) محبت اہلبیت کے بغیر کسی کا ایمان قبول نہیں (۸۱) قیامت کے دن محبت محمدؐ و آل محمدؐ کے سوال ہونے سے پہلے کوئی قدم نہ اٹھا سکیگا (۸۲) بشارت حضرت علیؑ، ذریت علیؑ و شیعیان علیؑ کے لئے (۸۳) حدیث انی تارک فیکم الثقلین ... (مفصل) (۸۴) حدیث سفینہ (۸۵) لکل شیءٍ اساس (دین کی بنیاد محبت اہل بیت ہے) (۸۶) حضرات اہل بیت سے لڑنا حضور سے لڑنا ہے (۸۷) درباب محبت اہل بیت (۸۸) درباب انتخاب محمدؐ و علیؑ (۸۹) علیؑ اور ان کے شیعہ حوض کوثر سے سیراب اور دشمن محروم (۹۰) محمدؐ و علیؑ حسنؑ و حسینؑ اور ان کی ذریت اور شیعوں کا جنت میں وارد ہونا۔

(۹۱) معرفت آل محمدؐ ... (۹۲) علیؑ کو لقب امیر المومنین سے موسوم کیا گیا۔ (۹۳) علیؑ امیر البررۃ و قاتل الکفرۃ ہے۔ (۹۴) معراج میں فضائل علیؑ (حدیث نبوی) (۹۵) معراج میں حضرت سے علیؑ کی زبان میں گفتگو ہوئی (۹۶) حبل المتین۔ (۹۷) علیؑ کے چہرے کے نور سے ستر ہزار فرشتے پیدا کئے گئے (۹۹) علیؑ کا مرتبہ روز قیامت اور صراط سے گذرنا اور بہشت و دوزخ کو تقسیم (۱۰۰) خدا کا حضرت پنجتن کو جملہ مخلوق سے انتخاب کرنا۔ (۱۰۱) علیؑ خیر البشر (۱۰۲) محب علیؑ مومن ہے دشمن علیؑ کافر ہے (۱۰۳) بغض علیؑ کفر ہے (۱۰۴) علیؑ وصی محمدؐ ہے جس طرح اور انبیاء کے وصی تھے۔ (۱۰۵) یا علیؑ تو مجھے بری الذمہ کرے گا (۱۰۶) اگر امت محمدی محبت علیؑ پر جمع ہوتی تو خدا جہنم کو پیدا نہ کرتا۔ (۱۰۷) حدیث انصار میں سے علیؑ کا دشمن وہ ہوگا جس کی اصل یہودی ہو (۱۰۸) اطاعت

علی اطاعت خدا ہے (۱۰۹) اطاعت آئمہ اطاعت خدا ہے اور وہ وسیلہ ہیں (۱۱۰) ہزار ہا سال کی عبادت بے حُبّ علی بے کار ہے (۱۱۱) ایک شیعہ ربیعہ و مضر کے برابر گنہگاروں کا شفیع ہوگا۔ (۱۱۲) علی دروازہ جنت کا دق الباب کریگا۔ (۱۱۳) جس کا آخری کلام صلوات بر محمد و علی ہو داخل بہشت ہوگا۔ (۱۱۴) علی و آئمہ ہدیٰ کی محبت اور ان کے دشمنوں کی دشمنی باعث نجات ہے۔ (۱۱۵) علی کا نام چار مقام پر حضرت کے نام کے ساتھ شامل لکھا ہے (۱۱۶) میں جس کا ولی ہوں علی بھی اس کا ولی ہے میں جس کا امام ہوں علی امام ہے (۱۱۷) میرے بعد علی تمام امت سے اعلم ہے (۱۱۸) میرا ہاتھ اور علی کا ہاتھ دونوں عدل میں برابر ہیں۔ (۱۱۹) اگر سب لوگ علی کے دوست ہو جاتے تو جہنم پیدا نہ کیا جاتا۔ (۱۲۰) علی سردار دُنیا و آخرت ہے (۱۲۱) علی کی ماتحتی میں ہلاکت اور گمراہی نہیں ہے۔ (۱۲۲) سب مردوں سے افضل علی اور سب عورتوں سے افضل فاطمہ ہے (۱۲۳) علی قفل جنت و کلید جنت ہے (۱۲۴) علی اور اُس کے شیعہ قیامت کے دن نجات پائیں گے۔ (۱۲۵) سید الاولین و آخرین اور سید الاوصیا علی ہے۔ (۱۲۶) علی کا نام محمد کے نام کے ساتھ درِ جنت پر لکھا ہے۔ (۱۲۷) بہترین عبادت گزار اگر اہل بیت کے باب میں شک رکھتا ہے تو وہ دوزخ میں جائے گا۔ (۱۲۸) جس قوم میں امر معروف و نہی منکر کرنے والا اولاد علی سے موجود نہ ہو تو اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے (۱۲۹) ملائکہ اور شیعیان علی کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں۔ (۱۳۰) بہشت و دوزخ کی کنجیاں قیامت کو علی کے حوالے ہوں گی (۱۳۱) اسلام میں پہلا حسنہ علی کی محبت ہے (۱۳۲) اے لوگو! علی سے محبت کرو اور اس سے حیا کرو۔ (۱۳۳) مجھکو انبیاء پر برگزیدہ کیا۔ اور مختار بنایا اور علی کو

سب اوصیاء پر ترجیح دی اور اس کو میرا خلیفہ اور وزیر بنایا۔ (۱۳۴) خدا علیؑ
کو دوست رکھتا ہے کہ ویسا نہ فرشتوں کو دوست رکھتا ہے نہ رسولوں کو۔
(۱۳۵) علی کا دوست انبیا کا ہمراہی بہشت میں ہوگا۔ اور دشمن علیؑ یہودی
نصرانی مرے گا۔ (۱۳۶) سب مردوں سے بہتر علیؑ اور سب نوجوانوں سے افضل
حسنؑ و حسینؑ اور (۱۳۷) علی میرا بھائی وزیر خلیفہ اور میرے بعد سب سے
بہتر اور وعدہ وفا کرنے والا ہے۔ (۱۳۸) علیؑ پر خروج کرنے والا کافر ہے
(منقول از عائشہؓ) (۱۳۹) لوح محفوظ میں علیؑ کو امیر المومنین لکھا ہے۔
(۱۴۰) علی قائد المسلمین اور جنت و دوزخ میں چلنے کا باعث ہے (۱۴۱)
صراط پر دو فرشتے کھڑے ہوں گے جس کے پاس ولائے علیؑ کا پروانہ ہوگا
گزر جائے گا۔ ورنہ سرنگوں جہنم میں ڈال جائے گا۔ (۱۴۲) ایمان اہل سماوات
و زمین سے زیادہ سنگین تر ہے مسئلہ طلاق کنیز کا جواب دو انگلیوں
سے دیا۔ (۱۴۳) جلسہ قیامت اور منبروں کا نصب ہونا اور بہشت و دوزخ
کی مختاری (۱۴۵) خدا نے علیؑ کو دین کا مددگار بنایا ہے۔ اور آیہ افمن
کان علی بینۃ کا شان نزول (۱۴۶) الناس کے معنے اور سب سے
اتقی افضل۔ اعلم۔ اقرب علی ہے۔ (۱۴۷) علی حجت خدا ہے (۱۴۸) نبی کی
نبوت علیؑ کی امامت روز الست سب پر واجب کی گئی ہے (۱۴۹) علی سید العرب
ہے (حدیث طویل) اور انصار کو وصیت کرنا (۱۵۰) میری اور علی کی قبولیت
سے اعمال قبول ہو گئے (۱۵۱) علی کی خوشنودی و غضب باعث خوشنودی
غضب خدا ہے۔ (۱۵۲) ان اشیاء کی تفصیل جو نبی و علی کو عطا ہوئی تھیں
اور کسی کو نہیں اور غضب خدا سے بچنے اور قبولیت اعمال کا ذریعہ حب علی
ہے (۱۵۳) روز غدیر کے روزے کا ثواب (۱۵۴) روز غدیر کا حال حضرت

عمرؓ کی زبانی اور ان کو جبرئیل امین کا عہد شکنی سے بچنے کا حکم۔ (۱۵۵) محب علی کے لئے موت کے وقت حسرت قبر میں وحشت اور قیامت میں فزع نہیں ہے (۱۵۶) نماز کے بعد وصیت رسول نے فرمائی کہ میرے بعد علی تمہارا ولی اور حاکم ہے (۱۵۷) حدیث میں سید الانبیا ہوں اور علی سید الاوصیاء ہے اور میرے اوصیاء بارہ ہیں اور ان (۱۵۸) سلمانؓ کی زبانی اوصیاء کے نام اور علی کا سب سے افضل ہونا۔ (۱۵۹) بہ روایت عمر عقد مواخات کے وقت فضائل علوی کی تفصیل۔ (۱۶۰) بہ روایت سلمان حسنؑ و حسینؑ کے فضائل نو امام کا صلب حسینؑ سے ہونا۔ (۱۶۱) بیعت ولی اللہ کی اور اس میں علی و اولاد علی کے مکارم بیان فرمانا۔ صدیق اکبر علی کو فرمانا۔

تیسرا باب علی کے اقوال اور خطبے

۱۲۵ مناقب از صفحہ ۱۰۴ تا صفحہ ۱۹۲ کی یہ فہرست ہے

(۱) غیب کی کنجیاں میرے پاس ہیں... (۲) میں ہر چیز کا علم رکھتا ہوں۔ (۳) انا مدینۃ العلم (۴) میں ہوں ذوالقرنین (۵) جس پتھر سے بارہ چشمے جاری ہوئے۔ وہ میں۔ (۶) سلیمان کی انگشتری میرے پاس ہے (۷) میں روز قیامت حساب کا کفیل ہوں (۸) میں لوح محفوظ ہوں۔ (۹) میں مقلب القلوب والابصار ہوں (۱۰) صراط اور موقف کی تشریح (۱۱) علم کتاب میرے پاس ہے (۱۲) میں ہوں آدم اول اور نوح اول۔ (۱۳) میں ہوں سبب بنانے والا۔ (۱۴) میں ہوں بادل پیدا کرنے والا۔ منقبت دو بھائیوں کا دعویٰ۔ اور ایک کا دوسرے کو جھٹلانا کہ تو میرے باپ کا بیٹا نہیں۔ ایک شخص جو اپنی عورت سے دبر میں جماع کرتا تھا۔ اپنی عورت کو

زنا کا الزام دینا۔ اور حضرت کا فیصلہ۔ آنحضرتؐ کا مع اصحابؓ خرما کھانا۔
اور گٹھلیاں جناب امیر کے آگے جمع کرنا۔ اور مزاح کرنا۔ اور جواب۔ شیخینؓ کا
جناب امیرؑ سے مزاح کرنا۔ اور حضرت کا جواب۔ دو مفلسوں کا حضرت کے
پاس آنا اور مزاحاً سوال کرنا۔ ایک یہودی کا اعتراضاً آنجناب سے خلافت
امرت کا سوال کرنا۔ اور حضرت کا جواب۔ جنابؑ کا یہ فرمانا کہ میں نے ہر کسی
سے نیکی کی ہے نہ بدی۔ آنحضرتؐ کے حضور میں بیل کے گدھے کو مار ڈالنے کا
مقدمہ اصحاب سے مشورہ۔ اور جناب امیر کا فیصلہ۔ ایک عورت کا اپنے بیٹے
کا انکار کرنا۔ اور حضرت امیر کا حق حق فیصلہ فرمانا۔ ایک شخص کا حضرت عمرؓ
کے دربار میں پانچ چیزوں کا انکار کرنا۔ اور حضرت عمرؓ کا اس کے لئے حکم
قتل دینا۔ اور جناب امیر کا اسکو اپنے قول میں سچا ثابت کر کے قتل سے بچانا۔
ایک غلام کا آقا زادہ بننے کا دعویٰ کرنا۔ اور آقا زادے کو اپنا غلام بنانا۔ اور
حضرت امیر کا واقعی فیصلہ۔ ایک امیر کا مرتے وقت اپنے تین غلاموں کے
حق میں وصیت کرنا۔ اور ان کا باہمی نزاع اور جناب امیرؑ کا عجیب و غریب
اور قابل حیرت فیصلہ فرمانا۔ ایک شخص کا ابوبکرؓ کے عہد میں شراب پینا۔
اور اس کے لیئے حد کا تجویز کرنا۔ اور جناب امیر کا اس کو رہا کرنا۔ ایک بچہ جس کے
دو دھڑ تھے۔ اس کی میراث کا فیصلہ۔ ایک خنثےٰ کا ذکر جو پہلے عورت تھا
اور بچے جنے۔ پھر مردی کے آثار نمودار ہوئے اور نکاح کا خواستگار ہوا
دو عورتوں کا ایک لڑکی پر دعوےٰ کرنا۔ اور آنجناب کا فیصلہ فرمانا۔ پانچ
اور تین روٹی والے دو شخصوں کا فیصلہ اور آٹھ درہم کی تقسیم کا

گیارہواں باب

جناب امیرؑ کی ظاہری اور باطنی خلافت کا بیان (از صفحہ ۴۲۲ صفحہ ۴۳۹)

آیۂ ولایت کی شان نزول کے حوالہ جات اور کتب معتبرہ کے نام حضرت کا
حج وداع کو تشریف لے جانا اور جناب فاطمہ اور امہات المومنین کو ہمراہ
لے جانا اور جناب امیر کا یمن سے آکر وہاں پر شریک حج ہونا۔ اور مناسک
حج کی مجمل تفصیل اور نماز ظہر و عصر کو عرفات میں اور نماز مغرب و عشا کو مقام
مزدلفہ میں ایک اذان اور دو اقامت سے اکٹھا کر کے ادا فرمانا اور قربانی کرنا
وغیرہ۔ بعد ازاں واپسی کے وقت مقام غدیر خم آیہ بلغ ما انزل الیک
میں آیۂ مذکورہ کے حکم کی تعمیل کا حکم نازل ہونا اور حضرت کا اس کی تعمیل
فرمانا اور مدینہ واپس آکر حضرت کی بیمار ہونا۔ اور ایام عالم مرض میں تین
مرتدوں مسیلمہ کذاب اور طلیحہ بن خویلد اور اسود بن کعب اور ایک عورت
تمیمہ کا دعویٰ نبوت کرنا۔ مسیلمہ کا خط حضرت کے نام۔ اور آنحضرت کا جواب
بعد ازاں اسامہ بن زید کی ماتحتی میں لشکر کی تیاری اور شیخین رضی۔ عثمان
اور اکابر اصحاب کو اس لشکر میں ساتھ جانے اور اس کی ماتحتی منظور کرنے پر
مامور فرمانا۔ بعد ازاں حضرات ثلاثہ کے لئے قرار خلافت سے مختلف
حالات اور حضرت امیر کی ہر وقت میں کارگذاری۔ آخر میں خلافت
ظاہری پر مقرر ہونے کے متعلق مختصر واقعات۔

بارھواں باب

حضرت کی وفات حسرت آیات کا بیان۔ (از صفحہ ۹۳۴ تا ۱۰۴۰)

جناب امیر کی وفات کے اسباب اور روایات کا اختلاف حضرت
کی شہادت اور دفن مرقد پر نور کا پوشیدہ رہنا اور ہارون رشید کے
شکار کے وقت ظاہر ہونا اور ابن ملجم کا انجام اور نظم حدیقہ کہ ابن ملجم نے
معاویہ کے اشارے سے حضرت کو شہید کیا۔ نیز امام حسن کو جعدہ بنت

اشعث سے معاویہ کے کہنے سے زہر دیا۔ معاویہ نے عائشہؓ کو کنویں میں
گراکر قتل کیا۔ معاویہ کی بابت یزید و حبیب اور ابن ملجم پر عذاب مع خاتمہ کتاب

"بامعتبر حوالجات منتخبہ احادیث و آیات جلی بابت ثبوت
نفرین خدا۔ خیر البشر افضل و احب خلق بعد رسول حضرت علیؑ
از رسالہ خیر البشر علامہ خلیفی حیدرآبادی بتائید مذہب خود تفضیلی"

فضیلت کہتے ہیں اُس ترجیح کو جو باعتبار کسی خاص خوبی کی موجودگی
کے ایک کو دوسرے پر دی جا سکے۔ یا کسی خاص خوبی کا کسی میں بدرجۂ کمال
موجود رہنا دوسرے پر اُس کی فضیلت اور برتری کا باعث متصور ہے اگر
کسی کی ذات ایسی بہت سی خوبیوں کا سرچشمہ ہو تو وہ فرد اپنے اقران و اخوان
میں افضل اور برتر مانا جاتا ہے یہ تو ہے مشرق اور مغرب کے آئمہ کلام کا
اصول اور نظریہ مگر خلفائے راشدین کے معاملہ میں اُس زمانہ کی سیاسی فضاء
کے مدنظر یا کسی دوسری مصلحت کی بناء پر اہلسنت کے علماء نے اس عام نظریہ
سے ہٹ کر فضیلت کا معیار ترتیب خلافت کی سی بودی دلیل پر جو رکھ
چھوڑا ہے وہ انوکھا اور فہم عامہ سے باہر ہے۔ کسی کا کسی عہدہ یا منصب پر
دوسرے سے پہلے فائز ہونا اس کی برتری اور ترجیح کا مشعر کیونکر ہو سکتا
ہے پھر تو حضرت آدمؑ کو بھی اُن کے سرِ سلسلۂ انبیاء ہونے کی بناء پر آنحضرتؐ
ختمی مرتبت سے اس نظریہ کے تحت افضل اور برتر ماننا ہوگا۔ تفضیل علمائے
امامیہ کے عندیہ میں وہ ترجیح ہے جو ایک کو باعتبار اُس کی کسی بھی خصوصی خوبی
کے بداہتہً دوسرے پر حاصل رہتی ہے۔ علامہ تفتازانی کے نظریہ سے تفضیل
ایک اجتہادی شے ہے کوئی امر قاطع یا منصوص نہیں اور نہ ضروریاتِ دین

سے متصور ہے۔ غزالی نے تفضیل کو اسلامی رنگ میں پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ تفضیل حقیقۃً وہ برتری ہے جو عنداللہ کسی کو کسی پر حاصل ہو اور اس کا علم بجز آنحضرت روحی فداہ کے خدا نے کسی اور کو نہیں دیا۔ پس اسلامی نقطۂ نظر سے افضل وہی ہوگا جس کو آنحضرتؐ نے اپنی زبان وحی ترجمان سے افضل فرمایا ہو۔

خوبی اور بھلائی کسی میں خداداد اور فطری ہوتی ہے۔ کسی میں نہیں کسی میں اسکے حسنِ عمل اور اکتساب حسنہ سے پیدا ہو جاتی ہے اور کسی میں نہیں اور کسی میں دونوں قسم کی خوبیاں پائی جاتی ہیں اور کسی میں دونوں ندارد ہوتی ہیں۔ مگر بدیہی ہے کہ کوئی اکتسابی خداداد خوبی کے برابر نہیں ہوتی لہذا وہ اعلیٰ ہے جو اکتسابی خوبیوں کی بنا پر کسی میں دیکھی گئی ہو۔ اگر کسی میں دونوں قسم کی خوبیاں پائی جائیں تو اس کے کیا کہنے۔

فضیلت برترتیب خلافت کا نظریہ دو ڈھائی صدی بعد کا اختراع ہے۔ یہ نہ قرآن سے منصوص ہے نہ آنحضرتؐ کا فرمودہ۔ قرون وسطیٰ میں یہ نظریہ اس وقت کے علماؤں کے نظریہ سے آسان اور بہتر حل متصور رہا ہو مگر ارباب نظر کے نزدیک آج ایک بے پایہ استدلال سے زیادہ نہیں۔

ائمہ کلام میں فضل برترتیب خلافت کے بڑے زعیم علامہ ابوالحسن اشعری ہیں مگر ان کے ہم عصر علامہ ماتریدی اور مابعد کے علمائے کرام، باقلانی امام الحرمین فارابی۔ ابن رشد۔ بوعلی سینا غزالی اور تفتازانی وغیرہم ترتیب خلافت کو قطعی اور نفس الامری تو مانتے ہیں مگر فضیلت برین ترتیب کو قیاسی ظنی اور اجتہادی تسلیم کرتے ہیں۔ گویا ان کے عندیہ میں یہ امر منصوص نہیں کیونکہ اسلام میں افضل کی موجودگی میں مفضول کی امامت ...... مجوزہی ہے

حضرت داؤد پیغمبر کے مواجہ میں امارتِ تابوت اور آنحضرت کے مواجہ شریف میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی امامتِ نماز کا جو واقعہ کہا جاتا ہے وہ بھی ہر امام فاجر و فاسق کے پیچھے نماز صحیح ہونے کے حکم کے سوا خود حضرت ابوبکرؓ ہی نے خلافتِ سقیفہ کے موقع پر اپنی فضیلت میں انصار کے سامنے بجز قرابت و ہجرت دکھانے کے پیش نہیں کیا تو آیندہ معتقدین کا انکی فضیلت کی خاطر پیش کرنا بھی قابلِ وقعت و فضیلت نہ رہے گا۔

علامہ آمدی کا بیان ہے کہ سلف نے تفضیل کا کوئی اچھا اہتمام نہیں کیا۔ بعضوں نے جناب امیر کو بسبب سابقیت و وفورِ علم اور شجاعت کے بنظر افضل امت تسلیم کیا (استیعاب ص۲۰۸ ج اول [illegible] نیز تدریب الراوی از علامہ سیوطی ص۲۰۸)

فتح الباری شرح بخاری جلد ۷ صفحہ ۲۵ پر حافظ ابن حجر بروایت ہارون بن اسحاق امام فنِ حدیث یحیٰی بن معین سے راوی ہیں کہ سلف کا فیصلہ یہ رہا کہ ترتیبِ خلافت کے اعتراف کے بعد جناب امیر کو بسبب سابقیت اور علم و شجاعت کی بنا پر انہیں افضل ماننا کوئی قادح نہیں اور ایسا مسلمان بھی اہلِ سنت ہے

علامہ ابن عبدالبر استیعاب جلد ۲ صفحہ ۴۷۹ پر لکھتے ہیں کہ افضل امت کون ہیں اس کی یکسوئی سلف سے ہو نہ سکی چنانچہ امیر المومنین حدیث معمر بن راشد نے فتویٰ دیا کہ خلفائے راشدین کی تعظیم و تکریم اور ترتیبِ خلافت کے اعتراف کے ساتھ حضرت علیؑ کو افضل تسلیم کرنا کوئی امر قادح نہیں اور یہ طریقہ خود سلف میں مروج رہا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے تکمیل الایمان ص۴ پر خطابی سے نقل

کیا ہے کہ اس مسئلہ میں سلف پہلے تذبذب سا طاری رہا۔ چنانچہ ان کے مقولہ ابوبکر خیر من علی و علی افضل من ابی بکر سے کافی روشنی پڑتی ہے محمد بن اسمٰعیل یمانی روضہ ندیہ ص۱۰۳ پر رقم طراز ہیں کہ تفضیل کا حل سلف سے ہو نہ سکا بعض محدثین اور معتزلہ فضیلت پر ترتیب پر جمے رہے اور بعض جناب امیر کی افضیلت کے مدعی رہے۔ علامہ ابن حزم کتاب ملل و نحل جلد ۴ ص۱۱۲ میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت کے بعد افضل البشر کون ہے اس کا کوئی تصفیہ نہیں ہوا۔ بعض معتزلہ و مرجیہ۔ بعض اہل سنت اور کل شیعہ حضرت امیر کو افضل مانتے آئے ہیں۔ اور بعض مرجیہ و معتزلہ اور اکثر اہل سنت خوارج و ناصبی جناب ابوبکر کی افضیلت کے قائل ہیں۔ علامہ ابن عبد البر استیعاب جلد ۱ ص۲۰۶ پر بروایت محمد بن بشار ایک اجل تابعی ابی اسحٰق سبیعی سے ناقل ہیں کہ جناب امیر کے افضل ماننے والے ہیں سے زیادہ صحابیوں سے میں نے حدیث کی سماعت کی۔ میں نے ان سے پوچھا افضل بعد پیغمبر کون ہیں سب نے کہا علی ابن ابی طالب۔

امام نووی شرح مسلم جلد ۲ ص۲۷۸ پر حدیث منزلت کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ترجمہ حدیث۔ اس حدیث سے ان دعووں کی کوئی دلیل نہیں ملتی ہے بلکہ اس حدیث سے جناب امیر کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اپنے برابر والوں اور اپنے ماسوا سے جناب امیر کے افضل ہونے میں شک شبہ نہیں۔ مگر اس حدیث میں ادعائے خلافت بلا فصل کی کوئی حجت پائی نہیں جاتی" امام محی الدین نووی شافعی کا علمائے محدثین و فقہا میں جو پایہ ہے وہ ارباب علم سے پوشیدہ نہیں۔ اور ظاہر ہے اب یہ مخفی نہ رہا کہ آپ کے عقیدہ میں جناب امیر افضل البشر ہیں۔

علامہ ابن ابی الحدید معتزلی مقدمہ شرح نہج البلاغہ میں لکھتے ہیں کہ بصرہ کے سلف معتزلہ اور بغداد کے خلفا جناب امیر کی افضلیت کے قائل ہیں۔ بلکہ بصرہ کے امام علامہ محمد بن عبد الوہاب جبائی صحت حدیث طیر کے ماتحت افضلیت علی کے قائل تھے۔ اور قاضی ابو الحسن عبد الجبار بن احمد البصری تحقیق حدیث منزلت پر جناب امیر کے افضل صحابہ ہونے کو قطعی تصور کرتے ہیں۔ اور ابو محمد حسن بن متویہ اپنی تصنیف کفایہ میں فضائل جناب امیر کی کثرت روایات اور صحت اسناد کی بنا پر آپ کو خیر البشر تسلیم کرتے ہیں۔ لہذا ہم متاخرین معتزلہ اپنے اسلاف کی اتباع میں بوجوہ بالا علی ابن ابی طالب کو افضل امت مانتے ہیں اور بات یہ بھی ہے کہ جناب امیر کی ذاتی اور صفاتی خوبیوں، آپ کے اعلیٰ کردار آپکے فور علم، آپکی مسلمہ شجاعت اور آپ کے ان گنت خداداد محاسن اور کثرت مناقب وفضائل کی موجودگی میں جو صحت اسناد کے ساتھ ہم تک پہنچی ہیں کوئی منصف مزاج اہل نظر اور کیا کر سکے گا۔ ہم معتزلہ ہی نہیں بلکہ امام احمد بن حنبل، امام نسائی۔ ابو عبد اللہ الحاکم ابو علی نیشاپوری۔ اسمعیل قاضی ابن جریر طبری، ابن عقدہ اور علامہ ابن عبد البر جیسے سنجیدہ آئمہ محدثین اہل سنت بھی لکھتے ہیں کہ حضرت علی کے فضائل اور مناقب میں جس کثرت اور صحت اسناد سے ہمارے ہاتھوں تک حدیثیں پہنچی ہیں ایسی کسی صحابی کی شان میں نہیں ملیں (مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۱۰۷ استیعاب جلد ۲ ص ۴۷۴ صواعق محرقہ ابن حجر مکی ص ۷۲)

امام فخر الدین رازی اپنے رسالہ اربعین میں لکھتے ہیں۔ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آیت مباہلہ کے لفظ **انفسنا** سے مراد علی ابن ابی طالب ہیں۔ یہ امر باعتقاد اہل سنت بداہتہً ممتنع ہے کہ نفس علی بعینہ

نفسِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہو سکے۔ بلکہ مراد مساواتِ صفاتہ بین النفسین ہے یہاں پر ارشاد رسول انا و علی من نور واحد نے دونوں نفسوں میں اتحاد ذاتی دکھا کر دونو بعینہ ایک نفس ہوئے عہدہ نبوت و امامت سے تفریق دوسری چیز ہے۔ اور اس سے یہ مستفید ہوتا ہے۔ کہ سوائے نبوت اور رسالت کے باقی صفات محمدی کا ظہور جناب علی مرتضیٰ میں ہوا لقا۔ یہ بدیہی ہے کہ آنحضر روحی فداہ افضل خلق اور فضل کا بینات ہیں۔ لہذا علی ابن ابی طالب آپکے بعد افضل البشر ٹھہرے (اربعین فی اصول الدین)

امام فخر الدین رازی بحیثیت ایک محدث۔ مفسر عالم ربانی اور عارف بڑے جلیل المرتبت ہیں۔ آپکے اس استدلالی طریقہ سے بھی جناب امیر کا افضل بعد پیغمبر ہونا ثابت ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک مشہور حدیث علی خیر البشر من ابیٰ فقد کفر یہی فقرہ بعض جگہ ہے مرویہ حضرت علی ابن ابی طالب وام المومنین جناب عائشہ وجابر بن عبداللہ وعبداللہ بن مسعود و حذیفہ بن یمان و ابو رافع و سلمان فارسی پر اس کتاب کا عنوان ہے یہ وہ حدیث ہے جس کی امام احمد بن حنبل نے مناقب میں۔ حافظ ابو یعلی موصلی نے اپنی مسند میں اور خطیب بغدادی نے تاریخ میں حضرت جابر سے۔ طراز المحدثین ابوبکر ابن مردویہ نے مناقب میں ام المومنین حضرت عائشہ سے۔ حضرت سلمان سے اور حذیفہ سے امام الحدیث ابو عبداللہ الحاکم نے مستدرک میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے اور علامہ علی المتقی نے کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۹ میں اور امام الحفاظ ابو الحسن شاذان نے مناقب میں جناب علی مرتضیٰ سے باسناد جید روایت اور تخریج کی ہے۔ جس کی مزید شہادت میں ان اللہ فضل بعلمک علی

سائر خلقه دون الا نبیاء مرویہ جناب فاطمہ زہرا ومتخرجہ علامہ محمد بن طلحہ شافعی در مطالب السئول اور حدیث یا علی انت مینی وانا منک ما خلا النبیین والمرسلین مرویہ جناب علی مرتضیٰ ومندرجہ کتاب المناقب ص۲۲ از محدث خوارزمی اور حدیث خیر من اترک بعدی علی ابن ابی طالب مرویہ حضرت سلمان ومندرجہ طبرانی وکنز العمال علی متقی جلد ۶ صفحات (۱۵۴) اور (۳۴۷) در ریاض النضرہ محب طبری ص۱۷۷ باسناد جید بھی ہیں

(۱) صحابہ کرام میں حضرت عبداللہ بن مسعود بھی حضرت علی کو افضل مانتے تھے چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ (۱۴) ص۱۵۲ میں حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ بروایت صحیح ثابت ہے کہ عبداللہ بن مسعود کہتے تھے

اِنَّ علیاً افضلھم۔

(۲) حضرت ام المومنین عائشہ سے بروایت طبرانی علامہ زرقانی نے شرح مواہب لدنیہ جلد ۳ ص۲۰۳ پر لکھا ہے کہ جناب ام المومنین فرماتی ہیں کہ جناب فاطمہ اور ان کے شوہر سے افضل بعد پیغمبر میں نے کسی کو نہ پایا۔ ریاض النضرہ جلد ۲ ص۱۶۱ پر مروی ہے کہ جناب ام المومنین سے علی مرتضیٰ کی نسبت دریافت کیا گیا۔ فرمایا کہ علی آنحضرت کے محبوب اور صحابہ میں افضل ہیں

(۳) ریاض النضرہ جلد ۲ ص۲۲۰ اور ینابیع مودت باب ص۲۴۶ میں امام احمد کی روایت از عقبہ بن سعد کوفی سے واضح ہے کہ حضرت جابر فرماتے تھے۔ علی خیر البشر۔

(۴) استیعاب جلد ۲ ص۴۸ میں مرقوم ہے کہ حضرت عمر نے ابن عباس سے فرمایا تم لوگوں کے نزدیک تو ابوالحسن افضل الناس ہیں (میرے نزدیک نہیں) حضرت ابن عباس نے کہا بیشک یا امیر المومنین آنکی سابقیت۔ نسب۔ علم

شجاعت اور دامادی کی وجہ سے ہم انہیں افضل البشر مانتے ہیں۔

(۵) علامہ محب طبری نے ریاض نضرہ جلد ۲ صفحہ ۲ میں ملا علی القاری حنفی نے مرقات جلد ۵ صفحہ ۲۶ میں اور تیسیر الباری شرح بخاری پارہ ۱۴ صفحہ میں حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت کی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان۔ اور چپ ہو جاتے تھے ایکدن کسی نے پوچھا یا اباعبدالرحمن پھر علی کہاں ہیں۔ فرمایا علی اہل بیت ہیں اور کوئی بھی اہل بیت کے برابری کر نہیں سکتا۔ علی آنحضرت کی معیت میں آپکے درجۂ جنت میں ہوں گے بفحوائے آیت والذین امنوا الخ فاطمہ زہرا آنحضرتؐ کے ہمراہ آپ کے درجہ میں اور علیؓ فاطمہؓ کے ساتھ۔

علامہ ابن عبدالبر استیعاب میں (جلد ا صفحہ ۲۰) محمد بن بشار سے راوی ہیں کہ ابو اسحاق سبیعی کہتے تھے کہ ایک روز بعض صحابہ ملے جلے بیٹھے تھے میں نے پوچھا کہ آنحضرتؐ کے بعد افضل بشر کون ہے سبھوں نے کہا کہ علی ابن ابی طالب ہیں۔ (اس کی تخریج طبری نے ریاض نضرہ جلد ۲ صفحہ ۲۳ پر کی ہے۔)

مولانا شبلی نعمانی سیرت النبی جلد اول صفحہ ۲۶ میں حضرت فاطمہ زہراؓ کے نکاح کے بیان میں طبقات ابن سعد سے حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرتؐ نے جناب سیدہ سے فرمایا اے فاطمہ میں نے تمہارا عقد خاندان کے افضل شخص سے کر دیا ہے۔ ان روایتوں سے واضح ہے کہ قرنِ اول میں بھی جناب امیر کی افضلیت مروج رہی اور آپ کو افضل بشر مانا جا رہا تھا۔

آیات قرآنی: حضرات ابن عباسؓ۔ ابوذرؓ اور ابن مسعودؓ کا بیان ہے کہ جناب امیر کی شان میں تین سو سے زائد آیتیں نازل ہوئی ہیں اتنی کسی اور صحابی کی شان میں .... نازل نہیں ہوئی ہیں اتنی

کسی اور صحابی کی شان میں نہیں اتریں - ملاحظہ ہو کنز العمال جلد ۶ صـ ۱۵۳
و صـ ۳۹۱ و حلیۃ ابونعیم صـ ۶۶ و ریاض نضرہ صـ ۲۰۶ و صواعق محرقہ صـ ۷۳ و صـ ۷۶
(ماخوذ از تفسیر ابن مردویہ و معجم صغیر طبرانی و ابن عساکر) نیز حضرات اُبی بن کعبؓ
و حذیفہؓ بن یمان و عبداللہ بن عباسؓ آنحضرتؐ سے راوی ہیں کہ قرآن میں
جہاں پر بھی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وارد ہے علی ابن ابی طالب اُس گروہ اہلِ
ایمان کے رئیس اور سردار ہیں - کنز العمال جلد ۶ صـ ۱۵۳ و صـ ۳۹۱ و ریاض النضرہ
صـ ۲۰۶) (ابونعیم و حلیۃ الاولیاء صـ ۶۶ و السیوطی در تاریخ الخلفاء) (ماخوذ از
مسند احمد و طبرانی) حضرت ابنِ عباسؓ کا قول ہے کہ جناب امیر کی شان میں
کم از کم (۳۰۰) آیتیں نازل ہوئی ہیں (صواعق محرقہ صـ ۷۶) -

وجہ کثرتِ فضائل جنابِ امیرؑ

بعضوں کا یہ بھونڈا تخیل کہ خوارج اور بنی امیہ
کے برے سلوک کا آنحضرتؐ روحی فداہ کو پیش از
پیش علم ہونے پر آنحضرتؐ نے بنظر حفظ ما تقدم
فضائل علی بکثرت بیان فرما رہے تھے (صواعق محرقہ صـ ۷۳ و ازالۃ الخفا صـ ۲۵۱
از شاہ ولی اللہؒ) کوئی دل لگتی تاویل نہیں کیونکہ آنحضرتؐ نے باوجود اس علم اور
وقوف کے کہ خلفائے ثلاثہ کو بھی مورد طعن بنایا جائیگا - اِن بزرگوں کے اتنے
فضائل بیان نہ فرمائے - علاوہ بریں آنحضرتؐ کی ذات قدسی صفات کی طرف
ایسی بے تکی تاویلوں کی نسبت دینی گونہ گستاخی ہے اور ایسی گستاخی کی جسارت
مناسب نہیں - آنحضرتؐ نے جتنا بھی اور جو بھی جس کی نسبت فرمایا وہ عند اللہ
بھی اُتنے ہی کے مستحق اور سزاوار تھے -

بعضوں کی یہ قیاس آرائیاں کہ شیعوں نے ہماری حدیثوں کی کتابوں میں
صدہا وضعی فضائل جناب امیر کے بڑھا دئیے ہیں بھونڈی اور بھدی ہیں -

کیونکہ اسّی سالہ دورِ بنی امیہ میں فضائلِ علیؑ تو درکنار نامِ علیؑ تک لینا بھی
مستوجبِ قتل تھا اور شیعہ اپنی آبرو اور جان کی خیر منانے گوشۂ گمنامی میں
چھپے پڑے رہتے تھے تو وضع والی تاریخ اور روایات موضوعہ جات کہاں کی بات
تھی۔ اس کے علاوہ نفسِ احادیثِ فضائلِ علیؑ بکثرت روایت کرنے والے
شیعہ محدثین نہیں بلکہ جلیل القدر محدثینِ اہلِ سنت امام احمدؒ بن حنبل
ابن ابی شیبہ، امام اعمش، امام نسائی، امام عبدالرزاق، ابو علی نیشاپوری،
قاضی اسمٰعیل، بزازؒ، احمد بن حنبلؒ، ابن عقدہ۔ ابن مردویہ، امام ابوعبداللہ الحاکم
ابو حاتم رازی، طبرانی، ابن جریر طبری، ابن عبدالبرؒ، ابو نعیمؒ، دیلمیؒ، ابن مغازلی
ابن اثیر جزریؒ، خوارزمی، دولابی، سیوطی، اور ابن حجر مکیؒ وغیرہم ہیں۔ ان کی
آنکھوں میں خاک جھونک کر موضوعات کا ادخال ان کی کتابوں میں کارے
دارد تھا۔ تدوینِ کتب سے پہلے ان حضرات نے ہر ہر روایت کی دیکھ بھال کر لی
اور اپنے کامل اطمینان کے بعد ہی ان حدیثوں کو اپنی کتابوں میں داخل کیا۔
اور ہم تک پہونچایا۔ اس کے بعد بھی آج ہمارا یہ کہنا کہ ان کتابوں میں شیعہ
کی ساختہ و پرداختہ روایتیں بھری پڑی ہیں۔ ایک بے بنیاد مہمل بات اور
ایک گونہ بے مائگی ہے۔ بلکہ معاملہ تو تاریخ سے اس کے برعکس ثابت ہے
یعنی خلفائے راشدین کے بعد سے جب دورِ بنی امیہ شروع ہوا تو اس کی
چند خصوصیتوں میں فضائلِ اہلبیت مٹانا ہے۔ اب امیرؑ پر سبّ و شتم و تبرّا
بحکمِ معاویہ ممبروں پر علانیہ کئی سو برس جاری کیا گیا۔ عمر بن عبدالعزیز نے بند
کیا۔ بنو امیہ کی اسّی سالہ جد و جہد استیصالِ احادیثِ فضائلِ جنابِ امیرؑ
کے باوجود ہزارہا احادیثِ فضائلِ مرتضوی کا ہمارا مسانید و صحاح میں
آج بھی موجود رہنا جنابِ امیرؑ کے فضائل کی حقانیت اور صداقت کا مشعر

ہے (کتاب الاحداث از علامہ ابوالحسن علی بن المدائنی امام فن حدیث وشیخ بخاری)

جناب امیر کی توہین و تنقیص کی وبا مسلمانوں میں ۳۵ھ سے جو پھیلی وہ ۱۶۰ھ سے قدرے کم ہونے شروع ہوئی۔ چنانچہ علامہ ابن رجب اندلسی متوفی ۷۹۵ھ اپنی کتاب اسمار النبی میں اس وبا کا تذکرہ کرتے لکھتے ہیں کہ بڑے بڑے ائمہ حدیث بخاری جیسی شخصیت کے لوگ تک بھی اس کے اثر سے نہ بچ سکے۔

ان تمام تر حالات کے باوجود جناب امیرؑ کے ان گنت فضائل و مناقب کی حدیثوں کا ہمارے ہاتوں تک پہنچنا ایک اعجاز ہے۔ جہاں حکومت وقت نے آپکے مناقب و فضائل کے استیصال میں اپنے سارے ذرائع پورے اسی سال تک صرف کر دیئے ہوں وہاں آج چودہ صدیاں گذر نے پر بھی آپ کی شان میں سب سے بڑھ چڑھ کر حدیثیں موجود رہیں۔ خدا کی شان ایک طرف آپکے مناقب و فضائل کی حدیثیں بیشمار۔ دوسری طرف آپکی ذاتی۔ اخلاقی۔ اور صفاتی بلندیاں ارفع و اعلیٰ۔ پھر وہ بھی ثابت اور مسلم۔ صحیح الاسناد اور مرفوع اور سب کی سب مرویات اہل سنت قال ابن حجر فی الصواعق الفصل الثانی فی فضائلہ وہی کثیرۃ عظیمۃ شہیرۃ" ابن حجر مکی صواعق محرقہ کے فصل ثانی میں رقم ہیں کہ آپکے فضائل بے شمار مستم بالشان اور بہت مشہور ہیں"

حسب و نسب علیؑ نبیؐ کا حسب ایک۔ نسب ایک۔ اصل ایک فرع ایک دونوں قریشی دونوں ہاشمی اور دونوں مطلبی۔ نبیؐ کے بھائی علیؑ اور علیؑ کے بھائی نبیؐ۔ نبیؐ کے باپ علیؑ کے حقیقی چچا۔ علیؑ کے باپ نبیؐ کے سگے چچا۔ علیؑ کی ماں فاطمہ بنت اسد ہاشم کی پوتی عبدالمطلب کی برادر زادی اور عبداللہ و

وابوطالب کی چچازاد بہن علیؑ قرشی الاصل۔ ہاشمی النسل اور مطلبی افضل (کنزالعمال جلد ۶ صہ ۲۱۱) اس کے ساتھ ساتھ اہل بیت نبیؐ بھی اور آل محمدؐ بھی جس پر اهل بيتي علی وفاطمة والحسن والحسين روایۃ حاکم ج ۳ صہ ۱۴۷ اور احادیث کساد اور مباہلہ شاہد (کنزالعمال جلد ۷ صہ ۱۰۳) اللهم هؤلاء آل محمد اس پر گواہ اہلبیت نبیؐ ہونا ہی ایک وہ شرف ہے جس کا خود جناب امیر کو فخر رہا۔ نحن اهل البيت لا يوازينا احدٌ (ابونعیم صہ ۱۰) آپ کا ارشاد ہے جس کا جناب امام حسنؑ کو ناز رہا۔ نحن من اهل البيت الذى افترض الله مودتهم على كل مسلم (حاکم جلد ۳ صہ ۱۷۲) آپ کا مقولہ ہے اور جس پر جناب امام حسینؑ نے کربلا میں فخر فرمایا تھا انا اهل بيت نبيكم انا ابن رسول الله یہ وہ شرف خصوصی ہے کہ جناب عبداللہ بن عمر کو تفضیلت بین الصحابؓ بیان کرتے وقت جناب امیر کو با لفاظ (تیسرالباری شرح بخاری جلد ۴ صہ ۲۳ وریاض نضرہ ۲ صہ ۲۰۲ ومسند امام عبدالرزاق جلد ۴ وتاریخ خطیب جلد اول وفضل ثلاثہ از امام ابوالحسن علی بن احمد بن نعیم ومرقاۃ شرح مشکوٰۃ از ملا علی قاری) افضل امت ماننا پڑا۔

اخوت کون نہیں جانتا کہ نبیؐ کے بھائی علیؑ اور علیؑ کے بھائی نبیؐ نہیں اس کے باوجود آنحضرتؐ نے بھی بارہا اس کا اعتراف فرمایا اور اعلان بھی کیا ملاحظہ ہو احادیث انت اخی فی الدنیا والاخرۃ مرویہ مسلم احمد ترمذی نسائی حاکم وطبرانی وغیرہ (کنزالعمال جلد ۶ صہ ۱۵۴ واستیعاب جلد ۲ صہ ۴۶۰) اس کے ساتھ آیت اخوانا علی سرر متقابلین کے علاوہ۔ اب بھی کوئی تاویل کرے اور نہ مانے تو وہ جانے اور اس کا ایمان۔

عینیت۔ حدیثِ نور اناؤ علی من نورٍ واحد مرویہ امام احمد بن حنبل از عبد الرزاق از معمر از امام زہری از خالد بن معدان از زاذان از حضرت سلمانؓ سے ثابت کہ آنحضرت نے فرمایا تخلیق حضرت آدمؑ سے چار ہزار سال پیشتر حضور خداوندی میں میری اور علیؑ کی حقیقت نورِ واحد تھی۔ خلقت آدم کے ارادہ پر اس نورِ واحد کی دو تجلیاں منودار ہوئیں ایک نام محمدؐ اور دوسری کا علیؑ رکھا گیا۔

حدیث صحیح ثابت راوی کل کے کل ثقہ اور صحیحین کے رجال عینیت اور حقیقت واحدہ کی اس سے بڑھی چڑھی شہادت اور کیا ہوگی؟ حدیث بالا کے دیگر طرق سے بھی متعدد ائمہ حدیث نے روایت کی ہے۔ چنانچہ عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے زوائد مسند میں حضرت سلمانؓ سے۔ فخر از المحدثین ابن مردویہ و علامہ خوارزمی نے خود جناب امیرؑ سے۔ خطیب اور علامہ ابن عبد البر نے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے۔ علامہ ابن مغازلی شافعی نے حضرت سلمانؓ و جابرؓ و ابوذرؓ سے علامہ نطنزی دو دیلمی نے حضرت سلمانؓ سے (مسند دیلمی صـ۱۰۲) امام رافعی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے اپنی کتابوں میں باسناد جید روایت کی ہے۔ اور امام احمد بن حنبل کی روایت کو طبری نے ریاض نضرہ صـ۱۶۴ میں۔ سبط ابن جوزی نے خواص الامہ صـ۱۶ میں حافظ ابن عبد البر نے بھجت المجالس میں۔ حافظ نطنزی نے خصائص علویہ صـ۱۶ میں۔ اور حافظ دشابی نے الاکتفاء صـ۱۶۹ میں نقل کیا ہے حدیث کی صحت و ثقاہت و اسانید و کثرت مرویات کے جناب امیرؑ کی یہ ہنیم بالشان خصوصی یکتائی واقعہ ہے کہ یکتا ہے۔

نفسِ رسولؐ آیہ مباہلہ ۱ ندع ابنا ئنا و ابنا ئکم و نسائنا

ونساءکم و انفسنا و انفسکم کے لفظ اَنفُسَنَا سے جناب امیر کا نفس پیغمبر ہونا مسلم اور احادیث مرویہ حاکم جلد سوم صفحہ ۱۵۰ و مرویہ ابن حجر در صواعق محرقہ صفحہ ۱۰۷ سے موثق۔ نیز حدیث علیٌ نفسی مرویہ جناب اُمّ المومنین عائشہؓ و اُمّ المومنین اُمّ سلمہؓ و عمرو ابن خاص مذکورہ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۴ و مسند خوارزمی صفحہ ۸۹ و صفحہ ۱۰۹ و صواعق محرقہ صفحہ ۱۰۷ سے ثابت۔

اسی وثوق و اعتماد پر جناب امیر نے یوم شوری تین سو صحابیوں کے مجمع میں پوچھا بھی تھا کہ تم میں میرے سوائے کوئی اور ہے بھی جس کو پیغمبرؐ نے نفسی اپنا النفس کہا ہو۔ مجمع نے یک زبان ہو کر کہا قسم بخدا نہیں (صواعق محرقہ صفحہ ۹۳ و صفحہ ۱۰۱)، اِن احادیث صریحہ اور واقعۂ مباہلہ سے منبر ہن ہے کہ اَنفُسَنَا سے خدا کا منشاء اور مقصد اُمت کو یہ معلوم کروانا تھا کہ علیؑ نفسِ محمدؐ روحی فداہ ہیں۔

نظیر رسولؐ احادیث علیٌ نظیری مرویہ طبرانی در معجم صغیر صفحہ ۱۶۴ و مسند دیلمی صفحہ ۱۹۸ و مندرجہ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۹۳ اور ریاض نضرہ طبری صفحہ ۲۰۹ سے جناب امیرؑ آنحضرتؐ کی نظیر ہونا بارشاد پیغمبر ثابت۔ حضرت علیؑ نے یوم شوریٰ تین سو صحابیوں سے دریافت فرمایا تھا کہ تم میں میرے سوائے وہ کون ہے جس کو آنحضرتؐ نے اپنا نظیر فرمایا۔ صحابہ نے کہا اللھم لا قسم بخدا نہیں۔ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۶) حدیث علیٌ نظیری کے معنی اربابِ ظواہر جو چاہیں کریں مگر اہل باطن اور ارباب کشف کے عندیہ میں جناب امیر کا تمام و کمال متصف بہ صفات محمدیہ ہونا ثابت اور مسلم ہے جو ام احادیث سے بھی مترشح ہے۔ پھر جناب امیر کی فضیلت میں کیا شبہ رہ جاتا ہے؟

مماثلت علیؑ با انبیاؑ جناب رسالتمآبؐ کا حضرت علیؑ کو مماثل انبیائے

سابقہ شہر انا احادیث بروایت عبدالرزاق و امام احمد بن حنبل و بیہقی و ابو نعیم
و ابن مغازلی و ابن عساکر و دیلمی و خوارزمی و ابو حاتم رازی و حاکمی و ابن شاہین
و ابو عبداللہ الحاکم و ابن مردویہ و طبرانی و قزوینی و حاکمی و محمد بن طلحہ قرشی و
محمد بن یوسف گنجی الشافعی و محب طبری و ابن صباغ مالکی و مذکورہ ریاض النضرہ
ص۲۱۵ و حلیۃ الاولیاء ص۲۶ و مسند خوارزمی ص۳۵ و ص۲۱ و دیلمی ص۱۴۹ و
مطالب السؤل ص۔ و کفایت المطالب ص۳۵ و ذخائر عقبیٰ ص۲۱ سے مبرہن
اور واضح ہے۔ چنانچہ ابوبکر صدیق نے زبان وحی ترجمان رسالتمآب
سے جب یہ حدیث سنی تو حضرت علی کو من مثلک یا ابا الحسن کے
الفاظ سے مبارکباد دی۔ ان احادیث مماثلت کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت
نے ارشاد فرمایا "آدم جیسے عالم کو۔ نوح جیسے فہیم کو۔ ابراہیم جیسے حلیم کو
موسیٰ جیسے تقی و نقی کو اور محمد جیسے ہادی و رشید کو دیکھنا ہو تو علی ابن
ابی طالب کو دیکھو۔" اس مماثلت انبیاء سے بقول امام فخر الدین رازی
جناب امیر افضل بعد پیغمبر عالم نظر آرہے ہیں (کتاب اربعین)

دامادِ نبی

مشرق اور مغرب واقف ہے کہ حضرت علی جناب ختمی مرتبت
کے داماد جناب فاطمہ زہرا کے شوہر ہیں بلکہ یہ بھی کوئی پوشیدہ بات
نہیں کہ انکا عقد بھی وحی خداوندی سے ہے۔ (کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۳ و
ص۱۵۴ و صواعق محرقہ ص۷۴ و دیلمی ص۔ و ریاض نضرہ ص۱۸۳) حضرت زہرا
بنت محمد زنانِ امت کی سیدہ۔ زنان جنت کی سردار۔ مسلمان عورتوں
کی پیشوا اور زنان عالم سے افضل ہوں تو انکے شوہر افضل رجال امت
کیوں نہیں۔ وہ خیر النساء اور یہ خیر البشر۔

ایک جان و ایک قالب | علی نبی کی طینت ایک۔ فطرت ایک

سرشت ایک۔ حقیقت ایک۔ خون ایک۔ گوشت ایک نور ایک۔ کنبہ ایک۔ قرابت ایک اور حسب نسب ایک لحمک لحمی ودمک دمی مرویہ خوارزمی ص۵۸ و کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۴ و دیلمی ص۲۲ اسپر گواہ علیؑ منی کروحی فی جسدی اور دوسری حدیث یا علی انت منی بمنزلۃ الراس من الجسد (یعنی اے علی تو میرے جسم نبوت میں بمنزلہ سر کے ہے) یعنی میری بہچان معرفت تجھ جیسے سر کے بغیر ناممکن اور میرے جسم نبوت واسلام کی حیات تیری روح سے ہے۔ (کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۹) اس کا شاہد علیؑ نفسی (کنز العمال جلد ۶ ص۴۰۰) اسپر ناطق انا و علیؑ من شجرۃ واحدۃ (حاکم و طبرانی و دیلمی ص۲۱۷) اسپر نص اور حدیث انت منی وانا منک یا علی (بخاری و مسلم) اسپر مزید۔

ہم مکانی یہاں پر بتقاضائے حدیث نور آنحضرتؐ اور حضرت علیؑ ہم مکان قرین۔ اور واحد الاحد۔ اور یہاں پر بھی ایک جان و ایک قالب اور واحد الاحد اور آخرت میں بھی علیؑ نبی کی یکجائی تو الذین امنوا واتبعتہم ذریتہم بایمان الحقنا بہم ذریتہم سے اور نیز احادیث انا و علیؑ و فاطمۃ وابناھما لفی مکان واحد مرویہ کنز العمال جلد ۶ ص۳۹ و ص۱۵۶ و ص۱۵۱ و ازالۃ الخفاء ص۳۶۳ سے اور حدیث علیؑ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی درجتہ مرویہ عبدالرحمٰن و مندرجہ تیسیر الباری پارہ ۱۲ ص۴۷ و ریاض النضرہ ص۲۰ سے ثابت ہوتی ہے

معیت جبرئیلؑ جیسی صحابہ جلیل حضرات عمرؓ۔ علیؑ و حسنؑ و ابن عباسؓ وابن عمرؓ و سہلؓ بن سعد و سلمہ بن اکوع و عمران بن حصین و ابوہریرہ و سعد بن ابی وقاص و جابر و بریدہ و ابو رافع و ابو سعیدؓ

خدری و ابو بردہ و ابو یعلیٰ و حسان بن ثابت و زبیر بن عوام و عامر بن سعد رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مرویہ احادیث خیبر مندرجہ خصائص امام نسائی صـ ۲ و ۴ و مسند احمد بن حنبل و مستدرک حاکم جلد ۳ صـ ۱۷۲ و عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۸ صـ ۶۲۲ و حلیۃ الاولیاء از حافظ ابو نعیم صـ ۶۵ و ریاض النضرۃ طبری صـ ۱۹ و کنز العمال جلد ۶ صـ ۳۶۵ و ازالۃ الخفاء از شاہ ولی اللہ صـ ۲۶۴ سے معیت جبرئیل و جناب علیؑ مرتضیٰ کی خود آنحضرتؐ نے گواہی دی ہے۔ معیت جبرئیل کی کوئی بھی عظمت ہے تو جناب امیرؑ اس عظمت سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔

اَحبّ خلق اللہ جناب امیرؑ کا خدا اور رسولؐ کے محبوب ترین ہونا مشہور و معروف حدیث طیر اللّٰھم ائتنی باحب الخلق الیک ان یاکل معی ھٰذا الطیر کسی نے بھنا ہوا پرندہ بھیجا آپؐ نے دعا کی اے خدا تو بھیج جو یہ پرندہ کھائے۔ سے ثابت اور مسلم ہے جس کی تیرہ[۱۳] صحابیوں نے بیالوے[۹۲] تابعیوں نے اور چھیاسی[۸۶] ائمہ محدثین نے اپنی تصنیفوں میں روایت کی ہے بلکہ صرف ایک انسؓ بن مالکؓ سے ۳۲ تابعین جلیل نے اس کی سماعت اور روایت فرمائی۔

(۱) ذہبی تلخیص مستدرک جلد ۳ صـ ۱۳۱ میں تحریر کرتے ہیں کہ حدیث طیر ہرگز موضوع نہیں اس کے بیشمار روایات اور بیشمار طریق ہیں صرف ایک انسؓ بن مالک سے تقریباً ۳۲ جلیل القدر تابعیوں نے سُنا اور اس کی روایت کی ہے۔

(۲) تقی الدین سبکی تلمیذ امام ذہبی طبقات شافعیہ میں کہتے ہیں کہ حدیث طیر کی صحت کے بعد حضرت علیؑ کا افضل البشر بعد الانبیاء ہونا بدیہی ہے حدیث طیر کی صحت کو ۳۳ ائمہ فن حدیث نے تسلیم کیا ہے جن میں امام

ابو حنیفہ۔ احمد بن حنبل۔ ترمذی نسائی۔ بزاز۔ ابو حاتم رازی۔ ابن ابی حاتم
ابو یعلی موصلی۔ ابو جعفر طبری۔ ابن شاہین۔ حاکم ابن مردویہ۔ ابو نعیم۔ بیہقی
ابن عقدہ۔ حافظ ابن حجر مکی وغیرہم شامل ہیں۔ حدیث طیر کی ساری
روایتوں کو مستقل کتابوں کی صورت میں جمع کرنے والوں میں حافظ ابو بکر
ابن مردویہ۔ حافظ ابو طاہر محمد بن حمدان۔ امام ابو جعفر طبری۔ علامہ
ابن عقدہ۔ حافظ ابو نعیم اور امام ذہبی وغیرہ ہیں۔ چنانچہ امام ذہبی
تذکرۃ الحفاظ میں تحریر کرتے ہیں (تذکرۃ الحفاظ جلد ۳ ص ۲۴۵)

حدیث طیر کی روایت حاکم نے مستدرک جلد ۳ ص ۱۳۱ میں۔ نسائی
نے خصائص ص ۵ میں۔ اسد الغابہ جلد ۴ ص ۳۰ میں۔ خواص الامہ میں ص ۲۲
صحیح ترمذی جلد ۲ ص ۲۹۹ میں خوارزمی ص ۶۴ میں۔ لسان المیزان از ابن
حجر جلد یکم ص ۴۲ اور ص ۱۳۸ میں منہاج السنۃ از ابن تیمیہ جلد ۴ ص ۹۹ میں
ریاض نضرۃ طبری ص ۱۶۰ میں۔ ابن حجر نے شرح ہمزیہ ص ۳۰۲ میں۔ بغوی نے مصابیح
السنہ جلد ۲ ص ۲۰۲ میں۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۴۰۶ میں شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا
ص ۲۳۲ میں۔ شاہ عبد العزیز نے بستان المحدثین ص ۱۱۴ میں۔ ابو یعلی موصلی نے اپنی کتاب
میں۔ حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء ص ۳۳۹ میں حافظ ابو حفص ابن شاہین نے
جزء حدیث طیر میں۔ حافظ ابن نجار نے تاریخ بغداد میں امام احمد بن حنبل نے
مناقب علی میں طبرانی نے معجم کبیر میں اور ذہبی نے تاریخ اسلام میں اس کی روایت
کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کے بعض طرق سنن اربعہ کے شروط صحت پر ہیں مگر
یہ روایت مرویہ قطن بن نسیر اسناداً امام مسلم کی ہے۔ نیز ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ
جلد ۳ ص ۲۴۵ میں لکھا ہے کہ حاکم کا قول ہے صحت حدیث طیر کے بعد جناب
امیر کا افضل البشر بعد الانبیاء ہونا بدیہی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ احب الخلق الی

اللہ والی الرسول افضل نہ ہو تو اور کون ہو؟

عاشق خدا و رسول

احادیث متواترہ و مشہورہ خیبر لاعطین الرایۃ غداً رجلاً یفتح اللہ علیہ یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ مرویہ بخاری و مسلم از سہل بن سعد و سلمہ بن الاکوعؓ و مرویہ محمد بن اسحاق و امام احمد و نسائی و بزار از ابن عباسؓ و سلمہؓ و طبرانی از علیؑ و عبداللہ بن عمر و نسائی و ابو حاتم از ابو ہریرہؓ و ترمذی و نسائی از سعد بن ابی وقاصؓ احمد و نسائی و طبرانی از ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے اور نیز احادیث مندرجہ کنز العمال جلد ۶ ص ۳۹۴ و ریاض النضرہ ص ۱۹۰ و خصائص ص ۶ و ازالۃ الخفا ص ۲۶۲ و مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۳۸ و مشکوٰۃ ص ۵۵۵ و صواعق محرقہ ص ۷۳ و تذکرۃ خواص الامہ ص ۱۵ سے جناب امیرؑ کا عاشق خدا اور رسولؐ اور محبوب خدا و رسول ہونا ثابت ہے اور ایسی بلند پایہ ہستی کا افضل اُمت ہونا کوئی عجب نہیں؟

جان نثاری

جناب امیر کی جان نثاریوں کی داستان کوئی جناب رسالتمآب سے یا جناب جبرئیل سے سُنے جبرئیل پوچھتے ہیں ما ھذہ المواساۃ یا محمدؐ یہ کیسی جان نثاری ہے اے محمدؐ اور سرکار فرماتے ہیں علیؑ منی و انا منہ۔ بدر ہو کہ اُحد حنین ہو کہ خندق ہو۔ طائف ہو کہ خیبر سب جناب امیر کی حیداریہ ل اور جان نثاریوں نے انہیں سر کیا ہے خدا نے کفی اللہ المومنین القتال نازل فرمایا اور ثعلبی نے بعلی ابن ابی طالب سے اس کی تفسیر فرمائی۔ امام حسن بصری متوفی سنہ ۱۱۰ھ جنہیں جناب امیر کی درایت اور روایت کا شرف رہا ہے۔ فرماتے ہیں: طوبیٰ لجیش امیرھم رسول اللہ و مبارزھم اسد اللہ

وجہادھم طاعۃ اللہ۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ جلد دوم ص۵۹۴ میں تحریر کرتے ہیں۔ علی مرتضیٰ متوجہ آن قوم شد و دمار از روزگار شان بر آورد و ایشان را متفرق گردانید و جمع کثیر را بدوزخ فرستاد۔ چون علی مرتضیٰ این مردانگی کرد و نصرت داد جبریل با آنحضرت گفت کہ این کمال مواسات وجوانمردی است کہ علی با توی بجا آورد آنحضرت فرمود انہ منی وانا منہ من از ویم او از من است جبرئیل فرمود وانا منکما و من از شمائم و آواز غیب شنیدند لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار و بالجملہ وی رضی اللہ عنہ حق مبارزت و محاربت جلادت و شجاعت بجائے آوردہ کہ فوق آن تصور نتوان کرد۔

علامہ ابو جعفر طبری تاریخ کے صفحہ ۱۴۰ مطبوعہ جرمنی میں لکھتے ہیں کان الفتح یوم احد بصبر علی ابن ابی طالب عنایتہ او ثباتہ وحمل بلائہ (تاریخ طبری مطبوعہ جرمنی صفحہ ۱۴۰۲)

بدر میں جناب امیر کی جیداریوں سے میدان ہاتھ رہا اور اس بہادر کی تلوار سے ستر مشاہیر قریش میں نصف سے زیادہ قتل ہوئے۔ غزوۂ احزاب یا خندق میں علی نے عمرو ابن عبدود کو قتل کیا اور جناب رسالتمآب کی زبان سے المبارزۃ علی یوم الخندق افضل من اعمال امتی الی یوم القیامۃ کا تمغہ حاصل کیا۔ نیز خیبر۔ حنین اور فتح مکہ میں بھی انھوں نے وہ جان نثاریاں کیں کہ پیغمبر نے انہیں۔ کرار غیر فرار اور رجل یحب اللہ ورسولہ جیسے حسنی لقب اللہ علیہ کے خطاب مرحمت فرمائے۔
جناب امیر کی ان کھلی بہادریوں کے علاوہ غیب بحرنت والی

جان نثاری بھی اپنی آپ نظیر رہی۔ بستر آنحضرت پر ملبوس لمباس پیغمبرؐ ہو کر کفار مکہ کی تیر باریوں کے نشانہ بنے رات آنکھوں میں گزاری۔ اور بالفاظ حدیث و بات الکفار یرمون علیاً بالحجارۃ والسھم یحبونہ محمد "احمدؐ" کی ہو بہو تصویر بنے محمدؐ رسول اللہ پر تصدق اور نثار ہونا بیشک اس شیر خدا کا ہی حوصلہ تھا۔ ملاحظہ ہو تاریخ طبری سیرت ابن اسحاق خصائص نسائی استیعاب مسند ابوداؤد طیالسی و مستدرک جلد ۳ صـ۱۳۳ ریاض نضرہ صـ۲۰۳ دیلمی صـ۲ وصواعق محرقہ وازالۃ الخفا از شاہ ولی اللہ صـ۲۶ ومدارج جلد ۲ وغیرہ اور اسی جانبازی کے صلہ میں حق سبحانہ نے آیت ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد۔ آپ کی توصیف میں نازل فرمائی اور اسی دن سے آپ کا لقب مرتضےٰ مشہور ہوا۔ علی نے خدا کی حسب مرضی تحفظ رسول کی خاطر اپنی جان بیچکر خدا کے حوالے کی اور خدا کی مرضی مشیت کو مول لے لیا۔ تب سے مرتضےٰ ہوکے پھر غدیر خم میں دستار فضیلت وخلافت کی تکمیل ہو جانے پر آیہ الیوم اکملت ورضیت لکم سے خدا نے دین اسلام کو خلافت علی کی بدولت تکمیل دین اسلام کی اپنی نعمت (خلافت) اتمام کردی اور دین اسلام سے راضی ہونے کے ساتھ اسکو مکمل اور مرتضےٰ ہونے کے جائزہ کا شرف دیا۔ن

سابقیت اسلام! جناب امیر کا سابق الاسلام ہونا آیت والسابقون السابقون اولئک ھم المقربون کی تفسیر بغوی مردویہ ثعلبی وواحدی وابن مردویہ وامام سیوطی وغیرہم سے ثابت کہ حضرت علی بربان رسالت اس آیت کے مصداق ہیں۔

سباق الامم ثلاثۃ لم یکفروا باللہ طرفۃ عین علیؑ ابن ابی طالب وصاحب یاسین ومومن آل فرعون (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۲ اور ریاض نضرہ صفحہ ۱۵۸ وجامع الصغیر امام سیوطی ج ۲)
اس پر شاہد نیز احادیث یا علیؑ انت اول من آمن بی وصدق (حاکم وطبری وحاکمی از ابوذر) اول من اسلم علی (نسائی وحاکم واحمد وابن ابی شیبہ صفحہ ۳۳۶) امیر المومنین حضرت عمرؓ فرماتے ہیں حضرات ابوبکرؓ و ابوعبیدہ و دیگر صحابہ کے سامنے جناب امیر کے شانوں پر ہاتھ رکھکر آنحضرتؐ نے فرمایا ایمان لانے والوں میں سب سے پہلے مومن اور اسلام لانے والوں میں سب سے پہلے مسلمان تم ہی ہو۔ اے علیؑ اس حدیث کی علامہ ابن جریر طبری نے تہذیب الآثار میں روایت کی اور کہا حدیث صحیح الاسناد ہے زید بن ارقم کا بیان ہے کہ سرکار پر ایمان لانے والوں میں علی ابن ابی طالب پہلے ہیں (استیعاب میں علامہ ابن عبد البر نے روایت کی جلد ۲ صفحہ ۴۷۲)

عفیف کندیؓ راوی ہیں۔ حضرت عباس نے بھی اس کی روایت کی۔ کہ کعبہ میں حضرت عباس سے باتیں کرتے ہوں سنے دیکھا ایک نوجوان نہایت حسین وجمیل کعبہ کے صحن میں داخل ہوا۔ اور آسمان کی طرف نگہ اٹھائی اور کعبہ کی طرف منہ کئے گھڑا ہو گیا۔ ایسے میں ایک اور خوبصورت جوان آیا اور پہلے جوان کے سیدھے جانب ذرا ہٹ کر کھڑے ہوا اور پھر ایک خاتون آئیں اور ان کی پشت پر کھڑی ہو گئیں پہلے جوان نے اللہ اکبر کہا انھوں نے بھی کہا۔ اس نے رکوع کیا انھوں نے بھی کیا۔ اگلے نے سر اٹھایا انھوں نے بھی یہی کیا۔ اگلے نے سر زمین پر رکھا ان دونوں نے بھی یہی کیا۔ میں نے اپنے دوست عباسؓ بن عبد المطلب

سے کہا یہ ایک اچنبھا اور اہم امر نظر آتا ہے۔ عباسؓ نے فرمایا عفیف جانتے ہو یہ اگلا جوان کون ہے یہ میرے مرحوم بھائی عبد اللہؓ کے فرزند محمدؐ ہیں۔ اس میرے برادر زادہ کے پس پشت جو کم سن جوان ہے وہ میرے دوسرے بھائی ابوطالب کا فرزند علیؓ ہے۔ اور یہ خاتون محمدؐ کی زوجہ خدیجہ بنت خویلد ہیں میرے برادر زادہ محمدؐ نے مجھ سے کہا بھی ہے کہ خدا کے اس نئے دین پر یہی تین شخص ہیں اور چوتھا اب تک کوئی نہیں ہوا۔ (اس حدیث کی پوری ساری روایت امام بخاری نے تاریخ کبیر میں محمد ابن اسحاق نے اپنی سیرت میں امام احمد بن حنبل نے مسند میں و بغوی نے معجم میں۔ ابو یعلی نے مسند میں امام نسائی نے خصائص علی میں۔ حاکم نے مستدرک جلد ۳ میں۔ علامہ ابن عبد البر نے استیعاب میں کی ہے اور اس کو صحیح الاسناد مانا ہے۔ ملاحظہ ہو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۹۶) حضرت عباسؓ کے اس روز کے الفاظ و لا و اللہ ما علی الارض کلھا احدٌ علی ھذا الدین غیر ھٰؤلاء الثلاثۃ قابل غور ہیں۔

خود حضرت علیؓ نے بار بار فرمایا بھی کہ وہی سب سے پہلے مومن و مسلمان ہیں انا اوّل من اسلم و صلّی مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (استیعاب جلد ۲ صفحہ ۴۷۲ و کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۰۲) بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین و اسلمت یوم الثلثاء (کنز جلد ۶ صفحہ ۳۹۴ و ۳۹۶)

نیز حضرت جابر و انس و ابورافع و زید بن ارقم و ابن عباس و بریدہ و سلمان و ابوذر و عبد اللہ بن مسعود و جندب بن الارت و مقداد بن اسود و ابوسعید خدری و ابو یعلی۔ و بلال و خزیمہ بن ثابت و ابوایوب انصاری و یعلی

بن مُرّہ و ابو موسیٰ و حذیفہ و عمار بن یاسر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بالتواتر
مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے جناب خدیجہؓ کے بعد تصدیق رسالت فرمائی
چنانچہ اوّل من اسلم و صلّے مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم علی ابن ابی طالب ان حضرات سے بکثرات مروی ہے ملاحظہ
استیعاب جلد ۲ ص ۴۷ ریاض النضرہ ص ۱۵۷ خصائص نسائی ص ۲ مستدرک
جلد ۳ ص ۱۱۲ و ازالۃ الخفاء از حضرت شاہ ولی اللہ ص ۲۶۰) جناب امیرؑ کا
سابق السابقین ہونا تیس ۳۰ مرفوع اور پچاس موقوف احادیث و آثار سے ثابت ہے

سابقیت نماز احادیث مرفوعہ اول من صلی معی علی روایہ
نسائی و حاکم جلد ۳ ص ۱۱۲ و کنز جلد ۶ ص ۱۵۹ و
ص ۳۹۴ و ریاض نضرہ ص ۱۵۸ و استیعاب جلد ۲ ص ۴۷ سے نیز احادیث
مرفوعہ فبعث علی النبوۃ یوم الاثنین وصلی علی معی یوم
الثلثاء اور حدیث بعثت غداۃ الاثنین وصلت خدیجۃ
معی فی آخر النہار و علی یوم الثلثاء قبل ان یصلی معنا احد
وغیرہ مرویہ امام احمد بن حنبل و طبرانی از حضرت ابی رافع سے جناب امیر کا
باقتدائے رسالت مآب سب سے پہلے نماز پڑھنا زبان رسالت سے ثابت
ہے نیز بہ شہادات حضرات ابن عباسؓ۔ عبد اللہ بن مسعودؓ۔ بریدہؓ
زید بن ارقمؓ ابی رافعؓ۔ سلمانؓ۔ ابوذرؓ جنبدؓ۔ براء بن عازبؓ و حذیفہؓ
و خزیمہؓ بالفاظ اول من صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
مرویہ نسائی و حاکم جلد ۳ ص ۱۱۲ سے ظاہر ہے۔ علاوہ بریں اعلان رسالت
کے دو چار دنوں بعد ہی حضرات عباسؓ و عفیفؓ کندی و ابن مسعودؓ نے
صرف ان بزرگوں کو کعبہ میں نماز پڑھتے دیکھا (نسائی ص ۲ تاریخ بخاری

مستدرک و کنز العمال ۶ ص ۳۵۶) نماز قرآن و حدیث سے افضل عبادت ہے
خلفائے راشدین میں حضرت علیؑ نے ہی سب سے پہلے اور سب کے بعد تک
اس افضل عبادت کو ادا فرمایا ہے اور نماز بھی وہ جس کی سیماھم فی وجوھھم
من اثر السجود سے تصدیق ہو چکی اور جس کی شان لا اعبد ربا لم اراہ
ہی سے۔ اس سے سبقت اسلام اور نماز سے جناب امیر کی افضلیت بہ
ہر دو وجہ ثابت ہے۔

صدیق اکبر فاروق اعظم علیؑ کے خاص لقب

احادیث صحیحہ الصدیقون ثلاثۃ مومن آل
فرعون و مومن آل یٰسین و علی ابن ابی طالبؑ و افضلھم مرویہ
ابن حجر مکی در صواعق محرقہ ص ۷۵ و کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۱ و محب طبری در ریاض
نضرہ ص ۱۵۴ سے اور نیز احادیث مرفوعہ ھذا الصدیق الاکبر و ھذا
الفاروق الامۃ (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۴) وانت الصدیق الا
کبر وانت الفاروق الامۃ (ریاض نضرہ ص ۱۵۵ صواعق محرقہ ابن حجر مکی
ص ۷۵ و مسند دیلمی ص ۲۵ و مسند دیلمی ص ۲۱) سے جناب رسالتمآبؐ کا حضرت علی
ابن ابی طالب کو مکرر سکرر صدیق اکبر سے مخاطب فرمانا ثابت۔ خود جناب امیرؑ
نے بھی صحابہ کے مجمع میں اپنے صدیق اکبر ہونے کا بار بار اعلان فرمایا اور صحابہ نے
اس دعویٰ کو تسلیم بھی کیا۔ انا الصدیق الاکبر امنت قبل ان یومن ابابکر
مرویہ امام نسائی در خصائص ص ۳ و محب طبری در ریاض ص ۱۵۷ و علی المتقی در کنز العمال
جلد ۶ ص ۴۰۵ اور انا عبد اللہ و اخو رسول اللہ و انا الصدیق الاکبر
مرویہ حاکم جلد ۳ ص ۱۱۲ و امام نسائی در خصائص ص ۳ و امام ابوبکر ابن ابی شیبہ
استاد بخاری در مصنف جلد ۳ ص ۳۲۵ و ص ۳۲۷ و امام ابن ماجہ در سنن ص ۱۲

جناب امیر کے وہ دعاوی ہیں جنہیں سننے کے بعد صحابہ نے تسلیم کیا۔ ان روایات کے کل راوی ثقہ و صدوق ہیں۔ ورنہ امام نسائی جیسے متشدد ان سے حدیث نہ لیتے۔ (النوٹ) دعوائے صدیق پر مذکورہ علی کے اقوال میں موئف نے استغفار فقرہ علی کا مصلحتاً چھوڑ دیا انا الصدیق الاکبر و انا الفاروق الاعظم ولا یقول احد بعدی الا کاذب۔

منزلت ہارونی حدیث صحیح و مشہور و متواتر انت منی بمنزلة ھارون من موسیٰ سے مسلم اور ثابت ہے

اس کی روایت تقریباً (۳۱) صحابیوں نے ترانوے تابعیوں نے اور پچپن اعلام محدثین نے بہ شمول بخاری و مسلم کی ہیں اس حدیث سے جناب امیر کی افضلیت قطعی ثابت ہے چنانچہ امام نووی شارح مسلم تحریر کرتے ہیں وھذا الحدیث لاحجة فیه لاحد منهم بل فیه اثبات فضیلة لعلی ابن ابی طالب ولا تعرض فیه لکونه افضل من غیره او مثله ولیس فیه دلالة لاستخلافه بعده صلی اللہ علیه وآله وسلم (صحیح مسلم جلد ۲ ص۲۷۸) یعنی اس حدیث سے حضرات شیعہ کے کسی دعوی کی دلیل نہیں ملتی بجز فضیلت جناب امیر کے اور اس میں کوئی تعرض نہیں کہ آنجناب اپنے ماسوی اور سابقیوں سے بلاشبہ افضل ہیں اور اس حدیث میں آپکے خلیفہ بلافصل ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ الخ

(النوٹ از مولف نجات) جبکہ حدیث منزلت سے بنوت علی کی اہلیت ہارون کی تشبیہ دیکر ثابت کردی تو آپ کا خلیفہ رسولؐ بلافصل ہونا بدرجۂ اولےٰ ثابت ہوگیا اسکے علاوہ علی کی خلافت بلافصل کی آیتیں انما ولیکم اللہ وغیرہ اور حدیثیں از دعوت اسلام تا رحلت بکثرت فقط خلافت بلافصل کی خاطر صحابہ کو

پہلے سنا دی گئیں اور عمل بوقت دعوت و ہجرت و غدیر خم کر دکھایا۔ ماننے والے کو ناجی باقی نافرمان کو گمراہ کہدیا۔

امامت احادیث علیؑ امام الاولیاء (خوارزمی از ابو برزہؓ) علیؑ امام البررۃ (حاکم جلد ۳ صفحہ ۱۲۹ و صغیر سیوطی صفحہ ۵۵ و صواعق محرقہ صفحہ ۷۵ و کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۳) انہ رایت الہدیٰ و منارۃ الایمان و امام الاولیاء (حلیۃ ابو نعیم جلد ۱ صفحہ ۶۶) من کنت امامہ فعلیؑ امامہ مردویہ و دیلمی صفحہ ۱۳۹ از سیدۂ عالم فاطمہؑ زہرا) سے جناب امیر کا امام ہونا عند اللہ و عند رسول اللہ ثابت ہے۔

نیز صحابۂ کرام سے بھی جناب امیر کا امام الاولیاء ہونا مروی ہے چنانچہ حسان بن ثابت کہتے ہیں کہ جناب رسالت مآب کا ارشاد ہے۔

فقال لہ قم یا علی فاننی
رضیتک من بعدی اماماً وھادیاً

اور حضرت قیس بن سعد بن عبادہ فرماتے ہیں:۔

وعلیٌّ امامنا و امام
لسوانا بہ اتی تنزیل

خواجہ فرید الدین عطار کا ارشاد ہے:۔

ز مشرق تا بہ مغرب گر امام ہست
علیؑ و یازدہ بسرش تمام است

امام شافعی رحمۃ اللہ کی رباعی با ترجمہ:۔ علی حبہ جنۃ قسیم النار والجنۃ وصی مصطفےٰ حقا امام الانس والجنۃ محبت علی کی سپر جہنم ہے۔ علی قاسم نار و جنت محمد کے بلا شک وصی و وزیر ہیں اور تمام جن و انسان کے امام سب کے نزدیک ہیں گے

لو پھر صحابہ کا خود نمائندہ حاکم بننا۔ علی و فاطمہ کو محکوم و حقیر کرنا حقوق خلافت و وراثت سے محروم کرنا مع معتقدین کے کل عقائد و عمل کو باطل کیا کر صحیح رکھا۔

ان گیارہ کی گنتی بحساب ابجد فرمان پیغمبر علی بابہا سے بھی نکلتی ہے اور یہی یازدہ نفوس قدسیہ جناب علی کی مسند امامت پر یکے بعد دیگرے جلوہ افروز ہیں۔ حق سبحانہ نے بنص انی جاعلک للناس اماما جناب ابراہیم کو امام بنایا اور جناب ابراہیم نے و من ذریتی کے معروضہ سے اپنی ذریت میں بھی امامت چاہی۔ ارشاد ہوا مگر وہ تمہاری ذریت جو کافر و مشرک ہوگی امام نہ ہو سکے گی۔

قرآن پاک نے شرک کو ظلم اور مشرک کو ظالم کہا ہے اور لا ینال عھدی الظالمین میں ظالمین سے کافر و مشرک ہی مراد ہیں۔ جناب رسالتماب کی ذات اقدس کے بعد حضرت علی ذریت ابراہیمی کے وہ فرد فرید ہیں جن سے طرفۃ العین کے لئے نہ شرک سرزد ہوا اور نہ کفر جس کی گواہی ثلاثہ ما کفر و باللہ طرفۃ علی مومن آل فرعون مومن آل لیس و علی ابن ابی طالب کے الفاظ رسالت سے ہویدا ہے اور اسی بنا پر امت محمدیہ کے آپ امام بنائے گئے جس پر یہ حدیث مرفوع شاہد ہے جس کا ترجمہ بخوف طوالت ترک کیا جاتا ہے۔

محدث عبدالرزاق استاد بخاری و مسلم نے اپنی کتاب موسوم بہ مصنف میں باسناد صحیح روایت کی کہ آنحضرت نے فرمایا میں دعائے خلیل ہوں صحابہ نے عرض کیا وہ کیسے؟ فرمایا خداوند خلیل نے عرض کیا میری اولاد میں بھی امامت ہو اس پر حق سبحانہ نے فرمایا اچھا مگر تمہاری مشرک ذریت اس سے محروم رہے گی اس پر حضرت ابراہیم نے دعا کی خدایا مجھے اور میری ذریت کو

بت پرستی سے محفوظ رکھو۔ آنحضرت نے اسکے بعد فرمایا یہ دُعائے خلیل میرے اور علی کے حق میں ختم ہوگئی۔ نہ میں نے کبھی صنم پرستی کی اور نہ علی نے کی اسی لئے خدا نے مجھے نبی ورسول بنایا اور علی کو امام اور وصی فرمایا۔

مولائے امت حدیث صحیح و متواتر و مشہور من کنت مولاہ فعلی مولاہ بحوالہ تاریخ احمدی صفحہ ۱۴ سے جناب امیرؑ کا منصب مولائے امت پر فائز پایا جانا ثابت ہے جس کی روایت یکصد دسی صحابیوں نے اور بخاری و مسلم و ابوداؤد کو چھوڑ کر بقیہ تمامی محدثین اہل سنت نے اپنے سنن اور مسانید و معاجم و صحاح میں ۱۲۵۰ھ ہجری سے تا زمان شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بہ کرات و مرات کی یہ حدیث تمامی محدثین کے نزدیک ثابت صحیح مشہور اور متواتر بھی ہے جس میں کسی شک شبہ کی گنجائش نہیں مگر یاران نکتہ شناس نے دوسرا راستہ ڈھونڈھ نکالا تاویلیں اس لئے پیدا کیں کہ صحابہ کی بجائے کعبہ و مسجد نبوی عربدکے متبرک مقام سقیفہ کی خودساختہ خلافت بنی رہے۔

ناصبی یعنے وہ لوگ جو جناب امیر کے خلاف کوئی نہ کوئی بات پیدا کرنے کے کوشاں ہیں۔ کہتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں جناب امیر شریک ہی نہ تھے گویا ساری روایتوں اور تاریخی شہادتوں پر ایک لخت قلم پھیر دیا۔ بعض حضرات کا ادعا ہے کہ حدیث ہے تو صحیح مگر احاد ہے۔ متواتر نہیں۔ ان کے جواب میں جب کہا جاتا ہے کہ اس حدیث کو اساطین محدثین مثل محدث ابن جریر طبری۔ ابو عبداللہ الحاکم۔ محدث ابن عقدہ۔ امام طحاوی۔ حافظ ابن حجر۔ امام ذہبی علی القاری علامہ سیوطی اور شیخ محدث دہلوی اور شاہ ولی اللہ بھی مشہور و متواتر تسلیم کر رہے ہیں۔ بلکہ محدث ابن جریر طبری متوفی سنہ ۳۱۰ھ نے کتاب الولایت میں اس

حدیث کی ۷۵ طریقوں اور اسناد سے روایت کی اور حافظ ابن عقدہ محدث جلیل متوفی ۳۳۳ھ نے اپنی کتاب حدیث الموالات میں اسکی ۱۲۸ طریقوں اور اسنادوں سے روایت کی ہے۔ علامہ حسکانی متوفی ۴۸۶ھ نے اپنی بارہ جز کی کتاب حق الموالات میں اسکی ۸۵ طریقوں سے روایت کی۔ علامہ ابوسعید مسعود سجستانی متوفی ۴۷۵ھ نے اپنے سترہ جز کے رسالہ درایت در حدیث ولایت میں اس حدیث کی یکصد و بست صحابیوں سے اور حافظ شہیر علامہ محمد الجزری الشافعی نے اپنے رسالہ میں اس حدیث موالات کی ۸۰ صحابیوں سے باسناد حسنہ روایت کی ہے تو یہ حضرات چپ سادھ لیتے ہیں۔ اسلئے کہ صحابہ کی خلافت معہ عقائد و عمل باطل ہو جائیگی۔

بات ہے بھی یہ کہ جس حدیث کی یکصد و سی صحابیوں نے زبان رسالت سے سماعت کی اور روایت کی ہو اور جس کی تقریباً ایک سو سے زیادہ محدثین نے اپنی کتابوں میں باسناد حسن روایت کی ہو اور جو ستر ھ سے ۱۳۱۱ھ تک کے محدثین سے مروی ہو چکی ہو اور جس کی ۱۲۸ طریقوں سے اشاعت ہو چکی ہو اور جس کے طریقوں کو اعیان محدثین نے مستقل کتابوں اور رسالوں میں جمع کر رکھا ہو اس کو مشہور و متواتر محض نام علی کی وجہ سے نہ سمجھنا تعصب نہیں تو اور کیا ہے؟ جب حسبنا کتاب اللہ کہکر اہلبیت کو معہ جملہ آیات و احادیث کا لعدم کر دیا۔

بعض حضرات حدیث کو مشہور و متواتر مانتے تو ہیں مگر مولی کی تفسیر اولی کرنے میں پس و پیش کرتے ہیں بلکہ دوست اور محبوب کے معنی کیا کرتے ہیں حالانکہ بروایت حضرات علیؓ و عمرؓ و بریدہؓ و زید بن ارقمؓ و عامر بن لیلیؓ و حذیفہؓ و جابرؓ و ابن عباسؓ و ابوسعیدؓ و سعد بن ابی وقاصؓ و ابن مسعودؓ و براء بن عازبؓ و عباسؓ بن عبدالمطلب و عمارؓ و ابوذرؓ۔ سلمانؓ و سعد بن زرارہؓ و خزیمہؓ و ابو ایوب انصاریؓ

وسلمہ بن اکوع وعمران ومقداد وحسان و ابوحمزہ رضی اللہ عنہم آنحضرت کا بمقام غدیر خم بوقت واپسی از حجۃ الوداع ہوا جا ایک لاکھ صحابہ اَلَسْتُ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ کے الفاظ میں ایک دو نہیں بلکہ تین مرتبہ استفسار فرمانا۔ اور صحابہ کا ہر مرتبہ بلی کہنا اور پھر حضرت علی کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیکر بلند فرماتے ہوئے ارشاد فرمانا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کا آگے بڑھکر بخ بخ لک یا ابن ابی طالب اصبحت مولی کل مومن ومومنۃ۔ فرمانا۔ اس امر کی کافی سے زیادہ شہادت نہیں کہ لفظ مولی سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء مبارک اولی کے سوائے اور کچھ نہ تھا۔ چنانچہ قرآن مجید کے لفظوں میں مَاوٰکُمُ النَّارُ ھِیَ مَوْلٰکُمْ اور ثُمَّ رُدُّوْا اِلَی اللّٰہِ مَوْلٰہُمُ الْحَقِّ میں بھی باتفاق اساطین مفسرین اہلسنت مولی بمعنی اولی استعمل ہے (ملاحظہ ہو تفسیر سراج ونیز تاریخ خطیب بغدادی جلد ۱۲ و تفسیر بیضاوی سورۂ انعام وسورۂ یونس بالفاظ سیدھم و متولی امورھم علی الحقیقۃ) پھر حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ میں جو سوال واستفسار سہ گانہ اَلَسْتُ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ کے بعد فرمائی گئی ہے مولی کے معنی کیوں بدلے جارہے ہیں اور اولی کیوں نہیں لئے جارہے ہیں۔ حیرت اندر حیرت است!! اگر اہلسنت عمل صحابہ کو باطل اور اہلبیت کو برحق جانتے ہیں تب تو احادیث بھی صحیح ان کے معنے مطالب بھی برحق لگائے جاتے۔

وصی ووزیر اور خلیفہ رسول

حدیث صحیح ھٰذَا اَخِیْ وَوَصِیِّیْ وَوَزِیْرِیْ وَخَلِیْفَتِیْ فِیْکُمْ فَاسْمَعُوْا لَہٗ وَاَطِیْعُوْا

مرویہ محمد ابن اسحاق امام سیرت وعلامہ ابن جریر طبری در تاریخ مطبوعہ جرمنی

صٓ ۱۷۲۳ ومصری جلد ۲ صٓ ۲۱۷ وتفسیر معالم از علامہ بغوی صٓ ۶۶۳ ومسند امام احمد حنبل مطبوعہ مصر جلد ۱ صٓ ۱۱۱ وخصائص امام نسائی صٓ ۱۸ وکنز العمال جلد ۶ صٓ ۳۹۷ تاریخ ابو الفداء جلد ۱ صٓ ۱۱۶ وتاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲ صٓ ۲۲ وتفسیر خازن جلد ۵ صٓ ۱۰۶ سے مسلم اور ثابت ہے کہ آنحضرتؐ نے جناب امیرؑ کو سنہ نبوی میں بروز نزول آیت وانذر عشیرتک الاقربین اپنا وصی۔ اپنا وزیر اور اپنا خلیفہ نامزد فرمایا چنانچہ حضرت علیؑ سے روایت کی کہ بعثت کے چوتھے سال جب آیت وَاَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ۔ نازل ہوئی تو آپؐ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ بنی عبد المطلب کو دعوت دوں اور ان کی ضیافت کے سامان روٹی گوشت دودھ۔ پنیر اور شہد وغیرہ مہیا کروں میں نے ارشاد کی تعمیل کی۔ تقریباً چالیس شخص برادری کے جن میں ہمارے اعمام ابولہب۔ حارث۔ عباس۔ زبیر حمزہ۔ اور میرے باپ ابو طالب بھی تھے۔ جمع ہوئے۔ کھانے کے بعد آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے خدا نے سارے بنی آدمؑ کی اور خصوصاً تمہاری ہدایت کے لئے اپنا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تم میں سے جو شخص بھی میری تصدیق کرنے میں پہل کرے گا۔ حق سبحانہ اس کو میرا وصی میرا وزیر اور میرا خلیفہ بنائے گا۔ تین مرتبہ کے استفسار پر بھی جب میری برادری سے کسی نے لبیک نہ کہا تو میں نے عرض کیا گو یا ان سب میں کم سن۔ سب سے کمزور اور بے زر ہوں مگر آپ کی تصدیق کرتے ہوئے آپ کا ساتھ دوں گا۔ اور آخر دم تک جناب کے دامن سے وابستہ رہوں گا۔ یہ سنکر آنحضرتؐ نے مجھے اپنے سینۂ مبارک سے لگایا سر پر دست اقدس پھیرے اور علی الاعلان فرمایا ھٰذا اخی ووصیی ووزیری وخلیفتی فیکم فاسمعوا لہ واطیعوہ۔ یہ میرا بھائی۔ میرا وصی۔ میرا وزیر اور تم میں میرا خلیفہ و نائب ہے اس کی سنو اور اطاعت کرو۔ اس پر ہماری

برادری نے مضحکہ اڑایا اور میرے باپ کو طعنے دینے لگے کہ تم کو اب اپنے فرزند کی بھی اطاعت کرنی ہو گی (تاریخ ابو الفدار جلد ۱ صفحہ ۱۱۹) ولباب التاویل خازن جلد ۶ صفحہ ۱۰۶ وتاریخ طبری جرمنی صفحہ ۱۱۷۳)

یہ واقعہ باختلاف الفاظ مسند احمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ۱۱۱ ومصنف حافظ ابوبکر بن شیبہ او سنادہ بخاری ومسلم اور سیرت ابن اسحاق ومعالم التنزیل بغوی وتفسیر امام ثعلبی وتفسیر واحدی ومسند ابن مردویہ وتفسیر ابن ابی حاتم ودلائل بیہقی وحلیۃ الاولیاء از ابو نعیم ومختارہ ضیاء مقدسی وازالۃ الخفاء از شاہ ولی اللہ میں کم وبیش موجود ہے۔ نیز یورپ کے مورخین اسلام ڈیون پورٹ تھامسن کارلائل۔ اور اردن نے بھی اس کی مفصل روایت کی ہے۔

ھٰذا اخی ووصی ووزیری وخلیفتی فیکم فاسمعوا لہ واطیعوا

ابتداء اسلام کے وقت کا اعلان نبوت اور فرمان پیشگاہ رسالت تھا۔ اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ آخر زمانۂ رسالت یعنی ۱۸ ذالحجہ ۱۰ھ کا فرمان واجب الاذعان تھا۔ کیا ایسی روشن مثال کہیں اور بھی مل سکتی ہے۔

(نوٹ) دعوائے نبوت اسلام کیساتھ بحکم خدا رسول نے مذکورہ حوالوں سے اطاعت علی کی بیخ وبنیاد قائم کر دی اور مذکورہ فضائل سنا سنا کر ۱۸ ذالحجہ بروز غدیر تمام حاضرین حاجیوں کو من کنت مولاہ سنا کر دستار بندی سے تکمیل خلافت بلافصل کر دی۔

ثانی قرآن یا احد الثقلین

ایک سو پچاس ۱۵۰ احادیث ثقلین مرویہ صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۸ ومعجم صفحہ ۷۳ طبرانی صفحہ ۴ وصفحہ ۱۵۰ ومشکوۃ جلد ۸ صفحہ ۵۶۸ وخصائص نسائی صفحہ ۱۵ وصحیح ترمذی صفحہ ۲۱۱ ومتدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۱۰۹ وغیرہم سے ثابت اور مبرہن ہے کہ جناب رسالتمآب نے جناب امیر کو

ثانی قرآن اور ثانی ثقلین مقرر فرمایا۔ اس پر جناب امیرؑ نے صفین میں علی الاعلان فرمایا بھی انا القرآن الناطق وھذ القرآن الصامت (ازالۃ الخفاء از شاہ ولی اللہؒ) حضرت ابن عباس فرمایا کرتے تھے علی ابن ابی طالب و اللہ احد الثقلین (ینابیع المودت باب ۴۷) امام حسن علیہ السلام نے بھی فرمایا تھا۔ نحن احد الثقلین خلفھما جدی فی امتہ ونحن ثلنی کتاب اللہ عزوجل (مروج الذھب خواص الامۃ)

اس احد الثقلین کی ترا سی صحابیوں نے اور ڈھائی سو اجل محدثین و علماء سنت نے روایت کی ہے۔ چنانچہ صحاح ستہ سے صحیح مسلم و صحیح ترمذی میں بھی حدیث موجود ہے۔

بروایات متعددہ حدیث کے الفاظ کم وبیش یہ ہیں۔ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الاخر لن یفترقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما اور بعض روایات میں الفاظ انی تارک فیکم خلیفتین آئے ہیں۔

علامہ ابن حجر مکی شافعی صواعق محرقہ کے ص۷۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرتؐ نے ایام مرض میں بمواجہ جماعت صحابہ ایک دن ارشاد فرمایا۔ میں تم میں خدا کی کتاب اور اپنی عترت دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں پھر حضرت علی کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں تھام کر بلند فرمایا اور کہا یہی وہ علی ہے جسکے ساتھ قرآن ہے اور جو قرآن کے ساتھ ہے علی اور قرآن کبھی جدا نہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ دونوں حوض کوثر پر میری پیشگاہ میں ملے جلے حاضر نہ ہوں گے میں تم سے ان دونوں کی نسبت سوال کرونگا۔ کہ تم لوگوں نے ان دونوں سے

کیا سلوک کیا؟

محدث جلیل حافظ ابن عقدہ متوفی سنہ ۳۳۳ھ اپنی کتاب مسمی الموالاۃ میں باسنادِ حسن جنابِ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے راوی ہیں کہ میرے باپ جناب محمد رسول اللہ نے بایام علالت صحابہ سے فرمایا۔

"لوگو میں دُنیا سے جا رہا ہوں اور تم سے جُدا ہو رہا ہوں۔ میں تم میں ثقلین چھوڑے جاتا ہوں جس کا ایک ثقل قرآن اور دوسرا ثقل میری آل ہے۔ پھر ابوالحسن کا ہاتھ اُٹھا کر بلند فرمایا اور کہا ھذا علیؑ مع القرآن یاد رکھو یہ دونوں جُدا نہ ہوں گے۔ یہانتک کہ دونوں حوضِ کوثر پر مجھ سے ملیں گے میں تم سے پوچھوں گا کہ تم لوگوں نے ان دونوں سے دُنیا میں کیا برتاؤ اور سلوک کیا؟"

حدیث علیؑ مع القرآن الخ مستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۱۲۴ میں صغیر طبرانی صفحہ ۱۴۹ میں صواعق محرقہ صفحہ ۷۴ میں، کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۳ میں، ریاض نضرہ میں جامع الصغیر امام السیوطی صفحہ ۵۵ اور مسند فردوس سید الحفاظ دیلمی صفحہ ۱۴۳ میں موجود ہے علامہ ابن حجر مکی نے حافظ سخاوی نے۔ امام سیوطی نے اور نیز شاہ ولی اللہ نے اسکو حدیث درجہ حسن تسلیم کیا ہے۔

اسی قرآن منزلت کی شان میں جناب رسالتمآبؐ نے علیؑ مع اللہ مکان القرآن (دیلمی صفحہ ۱۴۳) بھی ارشاد فرمایا ہے جس سے جناب امیرؑ کا عند اللہ بمنزلۂ قرآن ہونا مترشح ہوتا ہے۔ جو ذاتِ قدسی صفات عند اللہ وعند الرسول بمنزلۂ قرآن متصور ہو۔ اس کی فضیلت بلا نزاع ہے۔

جنابِ امیرؑ اور علم ۔ احادیث مشہورہ انا مدینۃ العلم و علیؑ بابہا

اور انا دار الحکمۃ و علی بابہا مروبہ حاکم جلد ۳ صفحہ ۱۲۶ و ترمذی صفحہ ۲۱۴ و تاریخ
طبری جلد ۵ صفحہ ۱۹۳ و تاریخ خطیب جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۴ و صواعق محرقہ صفحہ ۷۵ و مقاصد حسنہ امام
سخاوی صفحہ ۴۷ و استیعاب ابن عبد البر جلد ۲ صفحہ ۴۶۱ و مسند خوارزمی صفحہ ۴۹ و کشف الظنون
جلد ۱ صفحہ ۱۳۹ و جامع الاصول ابن اثیر جزری جلد ۲ صفحہ ۱۸ و اسد الغابہ ابن حجر عسقلانی
جلد ۴ صفحہ ۲۳ و مطالب السئول صفحہ ۴۲ و خواص الامہ صفحہ ۲۹ از سبط ابن جوزی حلیۃ الاولیا
از حافظ ابو نعیم صفحہ ۶۴ و ریاض نضرہ طبری جلد ۲ صفحہ ۱۹۳ و مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ۵
صفحہ ۵۷۱ از علی القاری و کنوز الحقائق مناوی صفحہ ۴۳ و اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ
از شیخ عبد الحق محدث دہلوی جلد ۴ صفحہ ۶۴۲ و ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
جلد ۲ صفحہ ۲۰۳ سے جناب امیر کا علم مسلم اور احادیث کا صحیح ہونا ثابت ہے اُن کی
روائیتیں اصحاب کرام حضرت علی ابن ابی طالب امام حسنؑ و امام حسینؑ و ابن عباسؓ
و ابن مسعودؓ و جابر بن عبد اللہ و حذیفہ و عبد اللہ بن عمرو بن عاص و انس بن
مالک وغیرہم نے کی ہیں اور اعلام محدثین سے عبد الرزاق احمد بن حنبل سوید
بن سعید۔ عباد بن یعقوب رواجنی۔ ترمذی۔ نسائی۔ بزاز۔ طبری۔ طبرانی
باغندی۔ ابو نعیم۔ ابو الشیخ۔ ابن شاہین۔ ابن مردویہ۔ ابن شاذان۔ حاکم
بیہقی۔ خطیب۔ ابن عبد البر۔ ابن مغازلی۔ ابن اثیر۔ ابن حجر عسقلانی۔ سیوطی
نووی و ابن حجر مکی نے اپنی تصنیفوں میں اسناد جیدہ کے ساتھ کی ہیں جن سے
جناب امیر کا باب العلوم پیغمبر عالم ہونا باتفاق و روایت ثابت و مسلم ہے اور نص قرآنی
ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا سے جناب امیر جو بنص ان پیغمبر
باب دار حکمت یعنی حامل حکمت الٰہی ہیں۔ خیر کثیر کے حامل ٹھیرے اور جو فرد
خیر کثیر کا حامل ہوگا۔ دلیقینا احسن ہوگا۔ وہی بر حق خلیفہ رسول ہوگا ان کے
مقابل جملہ کمالات سے معتقدین عماد اعمال کے مرتکب باطل ہو چلے۔ پھر

تعجب ہے شیعہ ایسی سچی خدا اور رسول کی برحق بات کہدیتے ہیں تو کافر کہے جاتے ہیں
ان دو کے علاوہ احادیث (علم امتی من بعدی علیؑ (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۶)
اعلمہم بما انزل اللہ علیؑ علی ابن ابی طالب (ابو داؤد طیالسی ص ۲۸۱) علی
منی بمنزلۃ علمی)۔ (ینابیع مودت ص ۲۳۶) اعلم الناس باللہ علیؑ (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۶)
وغیرہم سے مترشح ہے۔ کہ آنحضرت روحی فداہ کے نظریہ میں جناب امیر امت بھر
میں سب سے بڑے عالم۔ امت بھر میں قرآن کے سب سے بڑے ماہر علم پیغمبر کے
حامل اور سب سے بڑھکر خدا کی ذات و صفات کے عارف تھے۔ عبداللہ بن عباس
اکثر فرماتے تھے خدا نے علی ابن ابی طالب کو ۹/۱۰ حصہ علم عطا فرمایا۔ اور سارے
صحابہ کو بقیہ مرحمت فرمایا۔ واللہ قد اعطی علی تسعۃ اعشار العلم ولقد
شارکہم فی العشر العاشیر۔ استیعاب علامہ ابن عبد البر جلد ۲ ص ۴۷۵)
عبداللہ بن مسعود جنہیں آنحضرت نے عالم دین فرمایا ہے۔ کہتے تھے قرآن
حروف پر نازل ہوا۔ ہر حرف کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے۔ علیؑ ہی ہم میں
تنہا شخص ہیں جنہیں قرآن کے حروف سبعہ کے ظواہر و بواطن سے واقفیت
ہے (استیعاب جلد ۲ ص ۴۷۴) عبدالملک بن مروان نے مکہ معظمہ کے ایک تابعی
جلیل عطا بن ابی رباح سے سوال کیا تم نے کتنے اجلّ صحابہ سے علم حاصل کیا
ہے عطا نے کہا سات سو اصحاب سے پھر پوچھا ھل کان فی اصحاب النبی
احد اعلم من علی ابن ابی طالب قال لا واللہ (استیعاب جلد ۲ ص ۴۷۵)
تابعی جلیل مسروق بن اجدع سنہ ۲۳ھ سے پوچھا گیا آپ نے کتنے بارے
صحابہ سے علم حاصل کیا ہے فرمایا میں نے حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے نمازیں پڑھیں
اور حضرت علیؑ و عثمانؓ و عمرؓ و عبداللہ بن مسعود و معاذؓ و ابی بن کعب و مقداد و ابوذر
و سلمانؓ وغیرہم کے علاوہ اور سات سو صحابیوں سے علم حاصل کیا ہے میں نے

غور کر دیکھا کہ جملہ صحابیوں کا ماخذ علم حضرات علیؑ و عمرؓ و ابن مسعودؓ و ابوذرؓ دارؓ و معاویہؓ و زید بن ثابتؓ پر منتہی ہوتا ہے۔ اور پھر غور کرنے پر معلوم ہوا کہ صرف دو شخص انہیں منتہائے علوم ہیں ایک علیؑ اور دوسرے عبداللہ بن مسعودؓ پھر مکرر میں نے دونوں بزرگواروں کے علم کی نسبت غور و تفحص کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت علیؑ ابن ابی طالب ہی بعد پیغمبر منتہی المنتہی ہیں اور اسی لئے میرے عندیہ میں وہ افضل صحابہ ہیں (ملاحظہ ہو روایت مسند خوارزمی ص۱۴۲) جب ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ کی جیسی ہستیاں خیابانِ علم علیؑ کے خوشہ چین رہی ہوں تو پھر علیؑ کا جواب کہاں؟

خود حضرت عبداللہ مسعودؓ فرماتے تھے۔ میں نے قرآن کی ستر سورتیں آنحضرتؐ سے حاصل کیں اور بقیہ قرآن افضل اصحاب یعنے علیؑ ابن ابی طالب سے حاصل کیا ہے اور حضرت عمرؓ فاروق جیسی ہستی نے لولا علیؑ لہلک عمر کے الفاظ میں جناب امیر کی ہمہ دانی کا اعتراف فرمایا ہے تو ماوشما کا جناب امیر کی ہمہ دانی پر زد و ناقابل اعتنا ہے۔ ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً۔ کا مصداق بشہادت پیغمبر صرف جناب امیرؑ ہیں۔

فاتح اعظمؑ اُمت محمدیہ میں جناب امیر سے پہلے کوئی بہادر۔ کوئی مرد میدان۔ کوئی ماہر فن حرب اور کوئی فاتح نہ ہوا۔ اس کو نبت سالعقیت کے طرۂ امتیاز کے ساتھ کرار غیر فرار۔ فاتح اعظم اور اسد اللہ الغالب کے ممتاز اور خصوصی القاب بھی آپ کی شجاعت بسالت اور مردانگی کی تصدیق کے لئے کافی ووافی متصور تھے۔ مگر حدیث علی علی کل غالب نے تو آپ کی شجاعت اور بہادری کا ایسا کچھ ڈبلو پیش کیا ہے کہ چون و چرا کی گنجائش مسلمان کے لئے تو باقی نہیں رہتی۔ اور اس پر مزید یہ کہ حق سبحانہ نے آیت اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن

امن باللہ والیوم الآخر وجاھد فی سبیل اللہ لا یستوون عند اللہ سے جناب امیر کے جہاد کو ترجیح دی اور آیت کفی اللہ المومنین القتال سے جناب امیر کے قتال کو کافی و وافی تصور فرمایا۔ جس کی تفسیر آنحضرتؐ نے بعلی بن ابی طالب کے نبوی لفظوں میں فرمائی اور ضربۃ علی یوم الاحزاب خیر من عبادۃ الثقلین یعنی جنگ احزاب امیر عبادت انس وجن سے افضل ہے۔ جناب امیر کے سینہ پر آویزاں فرمایا۔ اگر حدیث کا یرجع حتی یفتح اللہ علیہ آپکے فاتح اعظم ہونے کی شہادت ہے تو اس کا مفہوم اس بات کی گواہی ہے کہ فتح آپ کی ہمیشہ غاشیہ بوس رہی اگر حضرت جبرائیلؑ نے یوم احد ماھذہ المواسات یا رسول اللہ کے الفاظ میں ان کی مردانگی پر اپنی حیرت ظاہر کی ہے تو لا فتی الا علی کے ندائے ہاتف غیبی نے جناب امیر کی شجاعت و بسالت اور مردانگی وفتوت کی یکتائی کا عدیم المثال ہونا ثابت کر دیا۔

حدیث خیبر مرویہ یازدہ صحابہ ہی کو دیکھئے اور بغور ملاحظہ فرمایئے۔ حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

"میں اپنا علم کل اس شخص کے تفویض کروں گا۔ جو محبوب خدا بھی ہے اور محبوب رسول بھی ہے جو حبیب خدا بھی ہے۔ حبیب پیغمبر بھی ہے جو کرار ہے فرار نہیں۔ جو فتح کے بغیر واپس آنے والا نہیں جس کے ایک بازو حضرت جبرئیل اور دوسرے بازو جناب میکائیل رہا کرتے ہیں"

(خصائص نسائی سیرت ابن اسحاق جلد ۲ صفحہ ۲۶۷ زرقانی جلد ۲ صفحہ ۲۵۳ تاریخ طبری مطبوعہ جرمنی صفحہ ۱۵۷۵ وغیرہ)۔

جنگ بدر میں شیبہ، ولید، عاص ابن سعید، نوفل بن خویلد، حنظلہ برادر معاویہ
وغیرہ جیسے پچیس سرداران قریش آپ ہی کی شمشیر کے شکار ہوئے۔ احد میں قریش کی
(۵) علمبرداروں کے علاوہ ۱۳ قریش آپ ہی کے ضرب شمشیر کے نذر ہوئے صحابہ
کے قدم اکھڑ جانے کے بعد بھی آپ کے پایہ ثبات کو کوئی جنبش نہ ہوئی اسی جلالت
اور شجاعت سے دشمنوں کو قتل کرتے رہے۔ اور آنحضرتؐ پر حملہ کرنے والوں
کو ایک ایک کر کے جہنم پہونچایا۔ جب جناب امیرؑ نے باوجود زخمی اور مجروح
ہونے کے شیبہ بن مالک کے حملہ کو اپنی تلوار پر روکا اور اس کو حضور اقدس
کے رو برو قتل کیا تو حضرت جبرئیلؑ نے آنحضرتؐ سے بصد حیرت عرض کیا
ماهذه المواسات یا محمدؐ۔ حضور نے جواب میں فرمایا۔ انه منی وانا منه
اس پر جبرئیل نے کہا۔ وانا منکما اس کے ساتھ ہی آسمان سے یہ صدا
بلند ہوئی۔ لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار۔ (طبری جرمنی
صـ ۱۱ احمد از بریدہ در مسند جلد ۵۔ ابن عدی از ابو رافع۔ زرقانی در شرح
مواہب۔ محب طبری در ریاض صـ ۱۹۰ و خوارزمی در مناقب صـ ۲۱۰)۔

اس روایت کے بعد علامہ ابن جریر طبری حضرت ابو رافع حضرت
عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت نقل کرتے
ہیں کہ احد کی فتح صرف علی ابن ابی طالب کی جان نثاری، پامردی، شجاعت
اور شمشیر زنی کا ثمرہ تھی۔ (ملاحظہ ہو تاریخ طبری جرمنی صـ ۱۴۲) اور شیخ عبدالحق
محدث دہلوی مدارج النبوہ جلد ۲ میں تحریر فرماتے ہیں۔ بالجملہ [illegible] رضی اللہ
حق مبارزت و محاربت و جلادت و شجاعت بجائے آورد کہ "فوق آن متصور نبود"

جنگ احزاب یا جنگ خندق ذی قعدہ ۵ھ میں ہوئی اس کی فتح
و نصرت بھی جناب امیرؑ کے زور بازو اور شجاعت کی رہین رہی۔ عمر ابن عبدود

جیسے فیل پیکر کے جناب امیرؑ کے دست و بازو نے دو ٹکڑے کر دئے۔ پھر نسل بن عمرو۔ قل ادا ابن خطاب جبیرہ۔ عبداللہ بن مسیبرہ نوفل بن عبداللہ وغیرہم کو جہنم واصل کیا۔ اور بارگاہ رسالت سے میدان جنگ پر جاتے وقت برز الایمان کلہ الی الکفر یعنی "مجسم ایمان" کے خطاب پائے اور وا پسی پر لمبارزۃ علی یوم الخندق افضل من اعمال امتی الی یوم القیامۃ کا درخشاں تمغہ بارگاہ رسالت سے حاصل فرمایا۔

جنگ خیبر کے بعد ارشاد فرمایا کل علم اس شخص کو دیا جائے گا جو محبوب خدا بھی ہے۔ اور محبوب رسول بھی جو عاشق خدا ہے اور عاشق رسول بھی ہے مرد میدان اور کرار غیر فرار ہے۔ جو بلا فتح واپس نہیں ہوتا اور جس کے ایک بازو پر جبرئیلؑ اور دوسرے بازو پر میکائیلؑ ہوتے ہیں۔

رات بھر صحابہ صبح کے انتظار میں گزارتے ہیں۔ آفتاب نبوت و رسالت طلوع ہوتا ہے اور صدائے حق بلند ہوتی ہے این علی ابن ابیطالب حضرت سلمہؓ بن اکوع نے عرض کیا وہ بحالت آشوب چشم شب میں مدینہ سے آئے تو ہیں مگر تکلیف میں ہیں فرمایا ان کو لے آؤ حضرت سلمہؓ جناب امیر کا ہاتھ تھامے پیشگاہ قدسی میں حاضر ہوئے حضورؐ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں پر ملا۔ فوراً آنکھیں اچھی ہو گئیں آپ نے اپنا عمامہ ان کے سر پر رکھا۔ اپنی زرہ پہنائی اور اپنی شمشیر ذوالفقار مرحمت فرمائی اور قلعہ خیبر سر کرنے کا حکم دیا۔ جناب امیرؑ نے عرض کیا۔ کب تک ان سے جہاد کروں فرمایا جب تک قلعہ فتح نہ ہو اور کافر مسلمان نہ ہوں یا اطاعت نہ کریں۔

سردار قلعہ مرحب کودتے پھاندتے قلعہ سے نکلا اور جناب امیر کے مقابل

ہوا اور خوب فن سپہ گری دکھائی آخری ضرب ذوالفقار نے مرحب کے سپر کو کاٹتی ہوئی مغفر پر پڑی مغفر کو کاٹتی ہوئی اس کی دستار پر اتری اور دستار سے اس کے سر کو دو نیم کرتی ہوئی دانتوں میں اتری مرحب گھوڑے سے گر پڑا اور یہودیوں نے جنگ مغلوبہ شروع کی جناب امیر دو دستی تلوار مار رہے تھے ایسے میں کسی نے آپکے سر پر تلوار ماری سپر ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑی۔ آپ نے تکبیر زور سے کہی اور قلعہ کا دروازہ اکھاڑ لیا اور سپر بنا کر لڑتے رہے۔ یہاں تک کہ خدا نے آپکو فتح دی۔ اس کے بعد آپ نے اس دروازہ کو پھینک دیا۔ (ملاحظہ ہو سیرت ابن اسحاق جلد ۲ صفحہ ۵۹ مصنف ابن ابی غیبہ جلد ۴ ریاض نضرہ صفحہ ۱۹۸ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۹۸ روضۃ الاحباب صفحہ ۳۰۲ صواعق محرقہ ابن حجر مکی صفحہ ۷۲ وازالۃ الخفاء صفحہ ۲۵۰ و تاریخ خمیس و ابوالفدا و غیرہم جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس در خیبر کو کم از کم چالیس یا ستر آدمی اٹھا نہ سکے۔

حافظ ابو بکر ابن غیبہ متوفی ۲۳۵ھ استاد بخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ و بغوی وغیرہم نے اپنے مصنف میں روایت کی ہم سے حدیث کہی مطلب ابن زیاد نے ان سے حدیث کہی لیث ابن سلیم نے انھوں نے کہا میں ایک دن بارگاہ امام باقر علیہ السلام میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ بیان فرما رہے تھے ہم سے جابر بن عبداللہ نے روایت کی کہ جناب امیر نے در خیبر اٹھایا اور فتح کے بعد اس کو زمین پر پھینک دیا جس کو چالیس مرد ہلا نہ سکتے تھے۔

جنگ حنین میں صحابہ کے پائے ثبات میں لغزش رونما ہو گئی۔ آنحضرت کے ہمراہ صرف دس صحابی حضرات علیؑ و عباسؓ و ابو سفیانؓ بن زبیر بن عبدالمطلبؓ۔ ابو بکرؓ و عمرؓ و فضلؓ بن عباس ربیعہؓ بن حارث و اسامہؓ بن زید رہ گئے۔ جناب امیر کی بہادری اور مردانگی نے میدان میں رہا چالیس

قریشی آپ کی تلوار کے نذر ہوئے جس میں علمدار ہوازن عثمان بن عبداللہ جیسا یکتائے روزگار بھی تھا۔ (نوٹ) مولف رسالہ خیر البشر علامہ عینی نے حضرات شیخین کے جنگ احد میں فصل بھاگنے کو ص ۱۰۰ میں گول کیا۔ پر جنگ خیبر میں دس عدد ثابت قدم ناموں میں شیخین کو تو کہیں نہیں لکھا آپ نے خدا معلوم کس اعتقادی روایت کے حوالہ سے دس ثابت قدم کی تعداد شیخین کے نام بھی دکھا کر آخری بھاگنے کے الزام سے بچا کر صحابہ اور معتقدین سے اگر سرخرو ہو گئے۔ خدا اور رسول سے نہیں ہو سکتے۔

جناب امیر کی ان جانبازیوں۔ جان نثاریوں۔ مردانہ کارناموں کی حق سبحانہ نے وکفی اللہ المومنین القتال سے تصدیق کی اور جناب رسالتمآب نے ای بعلی ابن ابیطالب کے تفسیری الفاظ کی مہر اس ربانی علامہ اقتنامہ پر فرمائی۔ اگر فضل اللہ المجاھدین علی القاعدین درجۃ" کے ذریعہ حق سبحانہ نے جناب امیر کا رتبہ بلند فرمایا تو جناب رسالتمآب نے جناب امیر کے جہاد کو اپنی امت کے سارے اعمال صالحہ پر ترجیح دی اور صحابہ نے ھو الذی کان لواء لا معہ" کل زحف وھو الذی صبر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فر عنہ غیرہ (استیعاب جلد ۲ صفحہ ۴۵۹ از علامہ ابن عبدالبر مالکی) کے الفاظ میں جناب امیر کے ہمیشہ حامل لوائے پیغمبر رہنے اور ہر جنگ اور غزوہ میں پامردی سے آنحضرت کے ساتھ ساتھ رہنے کی اپنی چشم دید گواہی دی انصاف ضرور چاہیئے کہ زمانہ رسالت کے سارے فتوحات جناب امیر کے رہین منت رہے ہیں۔ اگر احباب فتح آنحضرت نہ ہوتے تو ایران کہاں سے فتح ہوتا تو مصر کیسے مسخر ہوتا۔ بدر و حنین میں فتح و نصرت مسلمانوں کا ساتھ نہ دیتی تو روم اور شام میں مسلمان کیسے نظر آتے اس سے واضح ہوتا ہے کہ عہد رسالت

کے فتوحات۔ جو جناب امیر کے قوت بازو سے حاصل ہوئے فتوحات خلافت راشدہ کے گویا کلید تھے۔ اور اسی طرف اشارہ ہے آیت وکفی اللہ المومنین القتال (بعلی ابن ابی طالب) کا (تفسیر دُر منثور از حافظ جلال الدین سیوطی جلد ۵ صـ۱۹۲)۔

بعد پیغمبر خیر البشر آپ کا بعد از جناب پیغمبر خیر البشر ہونا احادیث مرویہ حاکم و احمد ابن حنبل از حضرت حذیفہ مرویہ حضرت جابر و حضرت علی سے مسلم ہے۔ (ملاحظہ ہو کنز العمال جلد ۶ صـ۱۵۹ و کنوز الحقائق از مناوی صـ۱۱۶ و ریاض نضرہ صـ۲۲۳)

آپ کا دنیا و دین کے سردار ہونا احادیث مرویہ حاکم جلد ۳ صـ۱۲۸ و مسند دیلمی صـ۲۱۲ و صـ۱۲۴ و ریاض نضرہ صـ۱۶۱ و صـ۱۷۷ سے ثابت ہے اور آپ کا افضل الناس ہونا حدیث مستخرجہ کنز العمال جلد ۶ صـ۴۰۲ و مسند خوارزمی صـ۲۱۲ سے واضح ہے آپ کا سارے اہل ایمان کے رئیس اور پیشوا ہونا۔ حدیث ما انزل اللہ یا ایھا الذین امنوا الا و علی امیرھا و اشرفھا و سیدھا۔ مرویہ کنز العمال جلد ۶ صـ۵۳ اور صـ۳۹۱ و ریاض النضرہ صـ۲۲۶ و صـ۱۷۶ صواعق محرقہ حافظ ابن حجر مکی صـ۲۶،۲۷ سے ظاہر ہے اور دوسرے کسی اور اہل ایمان اور مومن کا حضرت علیؑ سے بہتر اور افضل نہ ہونا حدیث صحیح لا یسبقہ الاکون مرویہ حاکم در مستدرک جلد ۳ صـ۱۲۹ و صـ۱۴۳ و صواعق محرقہ ابن حجر و جامع الصغیر امام سیوطی صـ۵۵ و ریاض نضرہ صـ۱۹ و حلیۃ الاولیا از حافظ ابو نعیم صـ۱۱۵ اور ازالۃ الخفاء از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صـ۲۶۴ سے مترشح ہے۔

علاوہ ازیں حدیث صحیح نہ و جنتک بسیدٍ فی الدنیا و سید فی الاخرۃ اور حدیث خو جنتک خیر امتی مرویہ کنز العمال جلد صـ۳۹۹ سے آپ کا خیر البشر ہونا واضح ہوتا ہے

مزید براں جناب امیرؑ نے خوارج کو جنہیں آنحضرتؐ نے بدترین خلق فرمایا
نہروان میں قتل کیا اور حدیث مرویہ جناب ام المومنین عائشہؓ کے لفظ سے
جس کے الفاظ یقتلہم خیر امتی (۲) یقتلہم خیرُ الخلق اور (۳) یقتلہم
خیرُ ھٰذِہِ الاُمۃ آئے ہیں۔ خیر البشر بعد پیغمبر ٹھیرے۔

اکتسابی فضائل

جناب رسالتمآب کی پیغمبرانہ شہادت ما اکتسب مکتسب مثل علی ابن ابی طالب علی کے مانند
کسی نے بھی اکتساب خیر نہ کیا) مرویہ حافظ کبیر طبرانی در معجم صغیر ص۱۴۲ در ریاض
نضرہ ص۱۵۳ سے ثابت ہے کہ جناب امیر سے بڑھ کر نگاہ پیغمبر میں کسی اور نے
فضائل شمائل میں سبقت حاصل نہیں کی۔ خلفاء راشدین میں جناب امیر نے
ہی باقتدائے پیغمبر سب سے پیشتر نماز ادا کی جس کی شہادت حدیث مرفوع
بعثت یوم الاثنین وصلی علیؑ یوم الثلثاء مرویہ امام نسائی ص۳
در ریاض ص۱۵۸ و کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۶ صحیح ترمذی و مستدرک حاکم و معجم بغوی
سے مرفوعاً موجود ہے نیز صحابہ کرام سے حضرات عباسؓ بن عبد المطلب و
عفیفؓ الکندی و عبد اللہ بن مسعودؓ ابو رافعؓ و زید بن ارقمؓ و حبۃ العرنیؓ و ابو
ذرؓ و مقدادؓ و جندبؓ و ابو سعیدؓ و جابرؓ رضوان اللہ علیہم نے اس کی شہادت
بھی دی ہے۔

خلفاء راشدین میں سب کے بعد ۴۰ھ تک آپ نے نماز ادا کی اور بحالت
نماز ماہ رمضان کو شہادت پائی۔ نیز جناب امیر بڑے نوافل گذار تھے۔ ہر شب
آپ کو بعض روایات سے ہزار اور بعض سے پانچسو رکعات ادا فرمانا مروی
ہے جس کی تفصیل علامہ حسین کاشفی خلیفہ مولانائے جامی نے اپنی تفسیر حسینی
میں لکھی ہے اور علامہ تاج الاسلام سلمان بن داؤد بیہقی نے لکھا ہے کہ آپکی

لیلۃ الھریر والی نمازیں صفحات تاریخ پر تا قیامت ثبت رہیں گی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص راوی ہیں کہ مسجد نبوی میں ایک گوشہ تھا جہاں جناب امیر نماز پڑھا کرتے اور تعلیم دیا کرتے تھے۔ (ریاض النضرہ ج ۲)

جناب خداوند تعالیٰ نے تو آپ کی نمازوں کی تعریف میں تراھم رکعا سجدا نازل فرمایا ہے جس پر حضرت عطار کا ارشاد ہے کہ او در نماز چناں محو شدے کہ از خویشتن خبر نداشتے حتی کہ از پائش پیکان بروں کردند۔

جناب امیر کا ارشاد اس اپنی نماز کی نسبت قابل غور ہے لا اعبد ربالم اذاہ اور صحابہ آپ کی نماز کی نسبت کہتے ہیں۔ لم نر قرشیا اعبد منہ اور ام المومنین حضرت عائشہؓ کا ارشاد ہے۔ ما علمت منہ الا صواما و قواما (حاکم و بیہقی) میں نے نہ دیکھا آپ کو مگر بکثرت نماز گزار اور بکثرت روزہ دار۔

نماز افضل عبادت ہے جناب امیر نے سب سے پہلے نماز پڑھی اور خلفاء راشدین میں سب سے آخر تک نماز ادا کی ہے۔ لہذا اس افضل عبادات کے مدت دراز تک اور بکثرت ادا کرنے کی وجہ سے افضل فی الصلوٰۃ تھے روزہ داری بھی آپ کی چوٹی کی رہی ویطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا کے لفظوں میں اس کا خدا نے اعتراف فرمایا ہے رہی زکوٰۃ اور خیرات اس کی بھی خدا نے الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سرا و علانیۃ کے الفاظ میں اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور سائل کو بحالت رکوع انگشتری دینے پر انما ولیکم اللہ و رسولہ کی آیت میں ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون کے خدائی لفظوں میں اعتراف فرمایا۔ جہاد آپ کا حصہ تھا۔ اور آپ جہاد کے لئے پیدا ہوئے تھے خدا نے

وکفی اللہ المومنین القتال سے اس کا اعتراف فرمایا تو حضرت رسالتمآبؐ
نے لفظ علی بن ابی طالب سے اس کی تفسیر فرمادی اور نیز جنگ خندق کے
دن آپکی مبارزت کی لمبارزۃ علی یوم الخندق افضل من اعمال امتی
الی یوم القیامۃ کے الفاظ سے فضیلت اور عظمت کا اظہار فرمایا۔

ان اکتسابی فضیلتوں کی اہمیت اور عظمت کے منتظر بھی جناب امیر کا
افضل امت ہونا بدیہی نظر آتا ہے،

جناب امیر کی افضل ماننے والے اصحاب کرام

جناب امیر کی ان گنت فضیلتیں نہ کوئی گن سکتا ہے اور نہ وہ حد حصر وشمار میں آسکتی ہیں ان ان گنت فضائل بیشمار مناقب اور
عدیمالخصوصیات کے منتظر اور آپ کو بعد رسالتمآب افضل تسلیم کرنے
والے صحابہ کرام کی تقلید میں جنمیں جناب سیدۂ عالم فاطمہ زہرا امام حسنؑ
امام حسین حضرت عباس حضرت عبداللہ بن عباس۔ وقثم بن عباس وعتبہ
بن ابی لہب وابوسفیان بن زبیر بن عبدالمطلب محمد بن جعفر وعبداللہ بن جعفر
اور امہات المومنین حضرت عائشہ وحضرت ام سلمہ وعبداللہ بن عمر وعبیداللہ بن
مسعود وسلمان فارسی وابوذر غفاری وابودرداء ومقداد وجندب جناب عمار
وجابر وابوسعید خدری وزید بن ارقم وحذیفہ وخزیمہ وسعد بن عبادہ وقیس بن
سعد وابوایوب انصاری وابویعلی ومعقل بن یسار وبریدہ اسلمی ویعلی بن مرہ وعفیف
کندی وحجر بن عدی وعدی بن حاتم طائی وحسان وابورافع وواثلہ وبراء بن عازب
وثابت بن قیس وجابر بن عبداللہ وثوبان وعبداللہ بن ابی اوفی وسمرہ بن جندب
وسہل بن حنیف وعثمان بن حنیف وہند بن ابی ہالہ ووائل بن حجر ومحمد بن ابی بکر الصدیق
واسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہم مشہور ومعروف ہیں۔ اور جن کی فہرست استیعاب

جلد ۲ صفحہ ۴۷ اور کتاب فخر الحسن صفحہ ۲۳ و زرقانی جلد صفحہ ۳۱۲ پر دی گئی ہے۔ کسی
مسلمان نے حضرات ابوبکر الصدیق و عمر فاروق اور عثمان غنی سے مودت رکھتے
ہوئے ترتیب خلافت کو تسلیم کرتے ہوئے اور ان بزرگوں کی عظمت کا اعتراف کرتے
ہوئے جناب امیر علیہ السلام کو افضل بعد پیغمبر تسلیم کیا۔ اور مانا تو کولسا جرم کیا اور برا کیا
کیا۔ خصوصاً جب کہ فضیلت بر ترتیب خلافت کا نظریہ نہ معقول ہے نہ منقول
نہ قرآن سے منصوص، نہ حدیث پیغمبر سے مربوط۔ نہ صحابہ سے موثق۔ نہ قرون ثلاثہ
میں ضروریات دین میں محسوب اور جو بروایت علامہ ابن خثیمہ محدث جلیل سنہ ۲۱۵ھ
کی ایجاد اور اس کے بعد سے اہل سنن کے لئے ضروریات عقیدہ میں محسوب
کیا گیا ہو۔ جو زمانہ امام احمد بن حنبل کے علماؤں کا ساختہ و پرداختہ۔
وعلی ہذہ اهانۃ العلماء المحدثین من زمن الامام احمد لاخواص
من اجل الائمۃ والفقہاء اور جو بقول علامہ محدث ابن الثیم اجل الائمہ
محدثین و فقہائے مجتہدین نے نہیں بلکہ صرف عام محدثین نے تسلیم کر لیا ہو
اس پر اتنا تشدد کیوں اور اتنا اہتمام و اصرار کیوں اور اس کے نہ تسلیم کرنے
والوں پر یہ بوچھار کیوں؟

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ڈھائی صدی بعد فضیلت بر ترتیب
خلافت کو کس وحی خداوندی نے کس قول پیغمبر نے۔ کس نص قرآنی نے یا کس
نص حدیث متواترہ و مشہورہ نے ضروریات دین میں داخل کیا اور کس الہام
وحی نے اس کو ضروری عقیدہ اسلام قرار دیا کیا ان اعلام صحابہ کو جن کے
نام ہم نے دیئے ہیں، اور جن کی عظمت و جلالت اسلام میں مسلم ہے۔ اور جو
جناب امیر کو افضل بعد پیغمبر تسلیم کرتے تھے۔ فضیلت بر ترتیب خلافت والی پوشیدہ
نص قرآنی، اور حدیث نبوی کا علم نہ تھا یا خبر نہ تھی کس بنا پر ۲۵۰ھ والے علماء

محدثین نے اس مسئلہ کو ضروریات دین میں داخل کیا۔ کیوں اس مسئلہ کو وضع کیا گیا۔ اس خانہ ساز مسئلہ کے بموجب اگر اس کا نہ ماننے والا خارج از اہل السنت ہو تو متذکرہ بالا صحابیوں کو کس ملت میں شمار کرنا ہوگا۔ جو حضرت علی کو افضل مانتے تھے۔ کیا اس ایجاد نے مسلمانوں میں تفریق پیدا نہیں کی۔

بعض علماء کا یہ اجتہاد نہ قرآن سے منصوص ہے نہ حدیث سے ماخوذ کی اور نہ اجماع صحابہ سے منسوب ہے کیونکہ صحابیوں کا اجتماع اس پر نہ کبھی ہوا نہ کسی صحابہ کی جماعت حل و عقد نے اس پر کوئی توجہ کی۔ بلکہ جناب امیر کے افضل ماننے والے تقریباً سو سے زائد صحابہ ہماری کتابوں میں آج بھی شمار ہو سکتے ہیں ۳۲۵ھ کے چند عام علماء فقہائے اسکو وضع بھی کیا اور اس کو عقیدہ قرار بھی دیا جسکی پابندی کسی مسلمان پر نہ قرآن سے عائد ہے۔ نہ حدیث نبوی کی لازم اور نہ کسی اجتماع صحابہ سے مستلزم۔ زیادہ سے زیادہ یہ ایک جذب عقیدت یا خوش عقیدگی یا چند علماؤں کا قیاسی اور غیر معقول فتویٰ ہے چنانچہ عقائد کے امام علامہ سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد میں لکھتے ہیں

التفضیل من الاجتہادیات لا قاطع فیھا۔

فتاویٰ نہ واجب التعظیم ہیں۔ جو نہ واجب التعمیل جب تک وہ نصوص قرآن اور احکام نبوی سے منصوص نہ ہوں۔ ایسی بہت ساری خوش عقیدگیاں اور پابندیاں چند علماؤں کی بدولت پیغمبر کے دیئے ہوئے سادہ دین میں چپکے سے داخل ہوتی گئیں جو ایکطرف اسلام کے وقار کو سخت صدمہ پہنچا ئیں دوسری طرف مسلمانوں میں افتراق و شقاق کے خلیج بڑھا دیں۔ جس کا آج مسلمانوں کو سخت صدمہ ہے۔

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی جناب امیر کو افضل ماننے والی

کی نسبت یہ فتویٰ تحریر کرتے ہیں:۔

جواب سوال چہارم آنکہ تفضیلیہ دو قسم اند اوّل کسانیکہ حضرت علی مرتضیٰ را بر شیخین تفضیل میدہند و در محبت شیخین و تعظیم اینہا و مناقب و مدائح اینہا واتباع روش و طریقہ تمسک باقوال و افعال اینہا سرگرم و راسخ قدم اند مثل عامہ اہل سنت کہ باوجود عقیدت تفضیل شیخین بر جناب مرتضیٰ بوجہے کہ در کتب اہل سنت مذکور است نسبت بجناب مرتضیٰ علی کمال رسوخ و محبت واتباع طریقہ و تمسک بقول و فعل آنجناب سرگرم اند۔ این قسم تفضیلہ داخل اہلسنّت اند لیکن درین مسئلہ اختلاف دارند اختلاف ایشان با جمہور اہل سُنت مثل اختلاف امام اشعری و امام ابو منصور ماتریدی ہست در امامت این قسم تفضیلیہ یقیناً جائز و درست و جماعتے از سلف علماء اہل سنت و محدثین و صوفیائے کرام بریں روش بودند مثل محدث عصر عبدالرزاق و حاکم و غیر ہما و از صحابہ حضرت سلمانؓ و ابو ذرؓ و مقدادؓ و حسانؓ و بعضے دیگر ہم بریں روش بودند۔ افتاداے عزیزی مجتبائی ص ۱۹۲

اس فتوے سے واضح ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو افضل ماننے والا ہو یا حضرت علیؓ کو افضل تسلیم کرنے والا ہو وہ تفضیلی ہے۔ حضرت علی کو افضل ماننا اتنا ہی قدیم ہے جتنا حضرت ابوبکر کو افضل ماننا ہے حضرت علی کو افضل ماننا کوئی نئی بات نہیں ایک جماعت صحابہ و تابعین اور علماء محدثین و فقہائے عارفین کاملین بھی حضرت علی کو افضل مانتی آئی ہے خلفائے ثلاثہ کی تعظیم و تکریم اتباع و محبت کے ساتھ حضرت علی کو افضل ماننے والے یقینی اہل سنت ہیں اور ان کا اتباع نماز میں روزہ میں درست اور جائز ہے۔

قسم دوم تفضیلیہ کسانے باشند کہ گویند مارا محبت علی مرتضیٰ و اولاد و اتباع

ایشان در طریق اتحاد تمسک باقوال وافعال ایشان کافی است و شیخین ودیگر صحابہ را بد نگویم لیکن بدیشان سروکار سے ہم نداریم نہ محبت نہ عداوت نہ ترک نفاع و تمسک باقوال وافعال ایشان نہ اعراض۔ این قسم تفضیلیہ بلاشبہ اہل بدعت اند و قسم امامت شان حکم امامت اہل بدعت باشد و ہیچ کس از معتبران اہل سنت این قسم نبودہ است واللہ اعلم افتاد اے عزیزی صفحہ ۱۹۲)

ارباب نظر ملاحظہ فرمائیں کہ شاہ عبدالعزیز جیسے مخالف شیعہ عالم نے خلفاء ثلاثہ سے کوئی سروکار نہ رکھنے والے اہل تفضیل تک کو غیر مسلم نہ کہا نہ مرتد لکھا اور نہ گروہ اہل سنت سے باہر کیا نہ مستوجب قتل قرار دیا۔ نہ واجب القتل ٹھیرایا۔ زیادہ سے زیادہ انھیں بدعتی کہا ہے اور بدعتی کا لفظ اہل حدیث سارے اہل سنت کے لئے آجکل استعمال کیا کرتے ہیں۔ جب اہل سنت اہل حدیث کو اہل حدیث اہل سنت کو بدعتی کہتے اور سمجھنے کے عادی ہیں تو اہل تفضیل کس حساب اور کس شمار میں ہیں؟ بلکہ شاہ صاحب نے تو تحفہ اثنا عشریہ میں فرقہ سنیہ تفضیلیہ کو شیعہ اولی اور اہل سنت لکھا ہے اور ابن حجر نے ایسی شیعہ اولی کو ہم اہل السنۃ والجماعۃ لکھا ہے۔

قدیمی تفضیلی علماء و صوفیائے کرام کی کلام نثر و نظم سے بابت علی و آئمہ خوش اعتقادیاں۔

(نوٹ) منتخب از کتاب "جوہر ایمان" مؤلفہ میران اولاد حسین بن سعیدالدین حضرت مخدوم صلاح الدین حسینی جرجانی بلگرامی جنہوں نے عاشق باری عالم صاحب بخاری دہلوی کے قدیمی فارسی رسالہ "اصول ایمان" سے خطابت صاحب محبت ... محمود اہلبیت جس سنہ میں لکھا یہ) پوری طرح

نقل کی ہے۔ مشہور صوفیائے کرام کے عقیدوں کیساتھ قصیدوں مناجاتوں کا اضافہ کیا ہے۔

مولوی محمد سالم کا فارسی رسالہ اصول ایمان پیش نظر ہے مطبع جعفریہ مقام شاہجہاں آباد دہلی میں سید برکت علی کے اہتمام سے ۱۲۵۹ھ مطابق ۱۸۴۳ء میں چھاپا گیا ہے جسے ۱۱۲ سال سے زیادہ ہو گئے۔

مولوی محمد سالم صاحب نے اپنے دیباچہ میں جن معتبر کتابوں سے رسالہ کو مرتب کیا ہے۔ اُن کے نام یہ دئے ہیں۔ سب سے قدیم کتاب صواعق محرقہ درمنثور علامہ سیوطی۔ ذخائر العقبےٰ طبری شرح جامع صغیر مناوی۔ مختصر تنزیہ الشریعہ۔ مدارج النبوۃ و تکمیل الایمان۔ تحقیق الاشارہ۔ جامع البرکات جدی عبدالحق دہلوی و اشباہ النظائر۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف۔ شرح فقہ اکبر شیخ ملا علی القاری وغیرہ سے

کتاب جوہر ایمان مولف کے منتخب کردہ چودہ باب میں سے صرف چند باب اور انہیں سے بھی صوفیائے کرام کے فارسی اشعار میں (جو علیؑ و اہلبیتؑ کے ممتاز کارناموں اور ممتاز حدیثوں کے بموجب موقع نظم کئے گئے ہیں بوجہ طوالت چھوڑ چھوڑ کر ایک ایک دو دو شعروں کے ترجمہ پر یا مختصر عبارت نثر پر التفا کی گئی ہے۔

محبتؐ رسول۔ محبت و عشق اہلبیتؑ رسول۔ فضیلت حضرت علیؑ فضیلت جناب خاتون جنت۔ فضیلت سرداران جناں حسنین علیہ السلام بحث خیر البشر بعد انبیاء۔ اصحاب میں بجز علی اور کون ہے۔

محبت رسول معہ آل

ہمارے رسول معہ آل کے باعث ایجاد کونین دُنیا و آخرت اور افضل انبیاء و ملائکہ خدا کے مقصود و مراد تمام جہاں زمین سے تا آسماں سب محمدؐ و آل محمدؐ

کے نور کے طفیل میں مخلوق ہوئے۔ تمام نعمتیں اللہ کی اُن پر ختم محمدؐ و آل محمدؐ
سراپا محسن جلکا تمام کائنات پر احسان ہے۔ جن کی محبت اور اُن کے
مخالفین سے نفرت برات عین ایمان ذریعہ نجات ہے بحکم خدا و رسول تاکید
کی گئی ہے کہ مسلمانو اپنی اولاد کو خدا و رسول و آلؑ و جملہ انبیا اور قرآن کی محبت
کرو۔ ان کی اطاعت کرو۔ ان کے مقابل جبکو مانوگے ان سب کی اطاعت
محبت سے جدا ہو کر ہلاکت میں پڑ جاؤ گے۔ رسولؐ نے فرمایا جو جس شے
کو سب سے زیادہ چاہتا ہے تو اس کا ذکر بھی بکثرت کیا کرتا ہے انبیا
کے بعد مسلمانوں میں حسینؑ کی ماتمداری کو دیکھو آیہ صلوا علیہ وسلموا نازل ہوتے
پر بعض اصحاب نے نبیؐ پر درود بھیجا رسول نے ناخوش ہو کر حکم دیا۔
لا تصلوا علی صلوٰۃ البترا لوگو مجھ پر دُم کٹی درود مت بھیجو۔ پوچھنے پر
فرمایا کہ تم نے فقط میرے نام پر درود بھیجا میری آل کو میرے نام کیساتھ
شریک نہیں کیا۔ بغیر آل کو شریک کئے فقط میرے نام کی درود ہمیشہ تا قیامت دُم
نبیؐ اور خدا کے نزدیک مع اعمال کے نامقبول نا محبوب رہے گی۔
نوٹ۔ دُم کٹی درود کی بحکم خدا اور رسول علانیہ ممانعت سے یہ بات ہر
مسلمان پر واضح کردی (جو نہ مانے گا وہ خلاف خدا رسول ہوگا) کہ جب اللہ
نے اپنے حبیب محمدؐ کے نام کی خالی درود یعنی (بغیر آل ناپسند کر کے) کالعدم اور
مع اعمال کے نامقبول کردی ہے۔ تو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ اُسنے کلمہ توحید اور کلمہ
شہادتین سے وحدانیت اور رسالت کی گواہی کا اقرار بھی ناقص نامقبول کر دیا
مسلمانوں کو ہوش اور نجات حاصل کرنی ہے کہ آل اہلبیت اللہ امیر المومنین علی ولی
اللہ و خلیفہ بلافصل جیسے کلمہ کی شہادت ادا کریں۔ ورنہ انکی ہتھیں مع جملہ اعمال کے
قطعاً کالعدم۔ اور نامقبول بحکم رسول ہو چکے۔
جبکہ بغیر درود کے نمازیں اور جملہ اعمال باطل ہیں پھر مزید یہ کہ فقط محمدؐ

کے نام کی خالی درود سے بھی جملہ اعمال اللہ نے باطل کرادئے تو ماننا پڑیگا کہ بغیر علی کی ولایت و خلافت اور امیر المومنین کا اقرار کئے مسلمانوں کی اذان اور کلمہ شہادتین بھی کالعدم ہو گئے رسالہ "اصول ایمان" کے صفحہ ۹ میں بحوالہ حاکم نے کعب بن عجرہ سے روایت کی کہ رسول نے صحابہ کو طریقہ درود یوں بتایا تھا۔ اللھم صلی علی محمد وآلہ۔ مگر بعد رسول عمل اس کے خلاف یہ کیا کہ بغیر آل کے دُم بریدہ درود اور صلعم آلہ کیساتھ اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہم اجمعین بڑھا کر دُم دراز درود کے دونوں طریقے علامت مذہب سنت مقرر کر دئے گئے۔

(ہمارے نبیؐ اور علیؑ کے آباؤ اجداد مسلمان اور مومن ہوئے)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک روز جبرئیلؑ نے خدمت میں رسول کی عرض کی کہ خدا فرماتا ہے کہ ہم نے اُن صلبوں پر آگ حرام کی کہ جن صلبوں سے تم کو ہم نے ظاہر کیا اور جن سینوں اور آغوش میں تم کو پرورش کیا ہے۔

حضرت جابر کہتے ہیں کہ فرمایا رسول نے کہ جب میں نے شب معراج زیر عرش چار نور چمکتے ہوئے دیکھے میں نے پوچھا کہ یہ کسکے نور ہیں ارشاد باری ہوا کہ اے حبیب یہ تیرے والدین اور عم و جد کے نور ہیں جن کے نام یہ ہیں عبد اللہ۔ آمنہ۔ عبد المطلب۔ ابو طالب۔ میں نے اُن کے ایمان کی بابت پوچھا۔ خدا نے ارشاد کیا۔ کہ وہ اپنے ایمان کو تا حیات چھپاتے رہے۔

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جس روز رسول کے پیدا ہونے کی خبر ابو طالب کو پہنچی فوراً سجدہ شکر کیا اور اپنی زوجہ فاطمہ بنت اسد سے کہا کہ میں نے کاہن سے سنا ہے وہ کہتا ہے کہ اے ابو طالب تیرے گھر ایک فرزند پیدا ہوگا۔ کہ جو نبی آخر الزماں ہوگا۔ اور بعد اس کے ایک فرزند تیرے

مطلب سے پیدا ہوگا کہ جو نبی پیغمبر اور ولی خدا ہوگا۔ آپؐ جب پیدا ہوئے تو ابو طالبؑ نے خوشی میں سات روز تک کھانا تقسیم کیا۔ اور مواہب لدنیہ میں حافظ ابوالفضل ابن حجر سے روایت ہے کہ ابو طالب نے ایک قصیدہ نعت میں سرور کائنات کے تصنیف کیا جس سے ان کا اسلام کھلا ثابت ہے۔ دو بیت یہ ہیں۔ جنکا ترجمہ یہ ہے کہ میری طرف سے ہمارے قبیلہ لوی اور بنی کعب کو یہ پیام پہنچا دو کہ ہم نے محمدؐ کو نبی پایا۔ جسطرح کہ کتب سابقہ میں موسیٰ نبی گذرے ہیں۔ اور ابو طالب نے ہجرت سے تین سال پیشتر پیغمبر کی بڑی حفاظت کی اور علیؑ کو حمایت دین محمدی کی وصیت کی اپنے پدر محترم ابو طالب کے جواب میں حضرت علی ارشاد فرماتے ہیں۔ عربی تین شعروں کا ترجمہ یہ ہے:۔

آپ نے مجھکو دین احمد اسلام پر صبر و ثبات قدمی کا حکم دیا ہے خدا کی قسم ہے میں نے دل سے یقیناً قبول کر لیا ہے۔ لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ میری نصرت کو دیکھیں کہ کس طرح پر آپ کے بموجب حکم آپکا تابعدار ثابت دل رہا ہے میری سعی احمد جیسے نبی ہادی کی نصرت میں لوجہ اللہ ہوگی۔ خواہ میں کمسنی میں ہوں یا جوانی میں ہوں"

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ ابو طالب کا ایمان مثل ایمان اصحاب کہف اسلئے پوشیدہ تھا کہ وہ باطمینان رسول کی خدمت و نصرت کر سکیں۔ نیز تمام مسلمانوں پر روشن ہے کہ رسول اللہ کا خطبہ نکاح حضرت علی کے والد جناب ابو طالب نے پڑھا جسمیں خدا کی وحدانیت کا علانیہ اقرار کیا گیا اگر وہ کافر ہوتے تو رسول ہرگز اُن سے نکاح نہ پڑھواتے ورنہ رسول کا عقد صحیح ہو۔ حضرت خدیجہ کیطرف سے چچا زاد برادر ورقہ بن نوفل نے عقد پڑھا۔ چنانچہ حضرت علیؑ نے اپنے

پدر ابو طالب کی مدح میں یہ شعر پڑھے جس سے اسلام ان کا ثابت کیا ہے
ترجمہ اشعار :-

ابو طالب قحط زدوں کی مدد کرنے والا اور نور تھا ظلمات کا اور بہ تحقیق خدا کی راہ میں دین محمدؐ کا مددگار تھا اور روکنے والا دشمنوں کا اور پورا کرنے والا وعدہ کا تھا۔ پس جانو کہ جس نے اجداد اور عم پیغمبر پر تہمت کفر کی لگائی وہ بے دین ہو گا۔ عبدالحمید بن ابی الحدید معتزلی شارح نہج البلاغہ میں حضرت ابو طالب اور حضرت علی دونوں باپ بیٹوں کی عربی اشعار میں ایمانی مدحیوں کی جن دو شعروں کا اردو ترجمہ یہ ہے "اگر ابو طالب اور ان کے فرزند علی نہ ہوتے تو دین اسلام کبھی قائم نہ ہو سکتا ابو طالب نے مکہ میں رہ کر محمدؐ کی اور اسلام کی اشاعت کی اور علی نے مدینہ میں رہکر خود کو دشمنوں کے مقابل خطروں میں ڈالدیا۔ ابو طالب نے قریب رحلت سرداران قریش اعزا اقربا کو بلا کر اپنے بھتیجے محمدؐ کی مدد کرنے ایذا سے بچانے اور اس کے دین کو قبول کرنے کی۔ اور محمد اور علی کو بلا کر سینہ سے لگایا کہ اب کون تمہاری حمایت کریگا۔ تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں وہی بندوں کا محافظ ہے۔

سید احمد زینی دحلان مفتی مکہ نے ابو طالب کی نجات میں رسالہ لکھا جس کا "اسنے المطالب" نام ہے ان کو اور انکے باپ عبدالمطلب کو مسلمان ثابت کیا۔ مولف تاریخ حبیب السیر لکھتے ہیں۔ عبدالسلام نے اپنی کتاب مستقصے میں معتبر عالموں سے نقل کیا ہے۔ کہ آئمہ اہلبیت کا اعتقاد یہ ہے کہ ابو طالب مسلمان تھے۔ اور اسلام پر وفات پائی۔ اور حضرت ابن عباس نے بوقت رحلت کان لگا کر کلمہ پڑھنے سننے کی گواہی دی۔ اور تاریخ اسلام کے صفحہ ۶۰ اور ۶۱ میں ابو طالب کے قصیدوں

سے کئی عربی شعروں کو جمع کیا ہے جنکے قصد میں خدا و رسول کی اسلام کی تعریف کی۔ اور ان کے قصیدہ کو سبعہ معلقہ کے فصیح بلیغ قصیدوں سے بہتر بیان کیا ہے۔ بغرض ثواب علما و صوفیائے کرام سے اعتقاد و کلام کی خدا اور رسول کے مقصود و مراد کی یاد کا مدقائم رکھنے کیلئے حسب ذیل مناقب جمع کئے جاتے ہیں۔

باب اہلبیت رسول کی محبت و عشق میں

قرآن و حدیث اور علمائے محقق اہلسنت سے محبت و اطاعت اور تعظیم و تکریم اہلبیت کی بخوبی ثابت ہے۔ لیکن اکثر برادران اہلسنت نے اس وسیلۂ نجات جیسے نیک عمل کو اختلافی مسئلہ جانکر چھوڑ دیا ہے۔ لہذا ہم اسکو صوفیاء اولیا اللہ کے اقوال سے بھی ثابت کرتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل حضرت عبد اللہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب آیۂ کریمہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ نازل ہوئی یعنے اے رسول کہدے ان مسلمانوں سے کہ میں تم سے کوئی اجرت اپنی رسالت اور کار تبلیغ و ہدایت کی نہیں مانگتا۔ لیکن بحکم خدا اسکے بدلے اپنے قرابت داروں کی محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں۔

اس کی تفسیر میں صاحب کشاف و تفسیر مدارک و فصل الخطاب و صاحب ہدایۃ السعدیہ فرماتے ہیں۔ کہ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ آپکے وہ کونسے قرابتی ہیں کہ جنکی محبت اللہ نے ہم پر واجب کی ہے آپنے فرمایا وہ علیؑ و فاطمہؑ اور اُن کے دونوں بچے حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔ امام بیہقی نے تصریح کی ہے کہ محبت اہلبیت فرائض ایمانی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ احمد ابن حنبل اور ترمذی

نے روایت کیا ہے کہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ جو میرے اہلبیت کو دوست رکھے وہ بروز قیامت میرے ہمراہ بہشت میں ہوگا۔ اور رسالہ مناقب السادات میں قاضی شیخ شہاب الدین لکھتے ہیں کہ آل رسول کی محبت اور تعظیم و تکریم قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اسی وجہ سے درویش اپنے مریدوں کو شجرہ دیتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے پیروں اور اہلبیت کے مرتبہ کو پہچانیں جو کوئی نہ پہچانے گا تو بروز قیامت پیر اپنے مرید سے شرمندہ ہوگا۔ اور محبت کیساتھ یہ بھی لازم ہے کہ اہلبیت کے دوستوں سے دوستی اور دشمنوں سے نفرت و عداوت رکھے۔ اور ترمذی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول نے کہ وے

حُبّ آلِ مُحمّدٍ براءۃٌ مِّن النار و حبّ آل محمّد جوازٌ علی الصراط والولایۃ لآل محمّد امانٌ مّن العذاب۔ آل محمدؐ کی دوستی نار جہنم سے رہا کریگی پل صراط سے گذار دیگی۔ اور محبت انکی عذاب جہنم سے پناہ دیگی۔ ملا جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں سے

شود پاک معصوم کلی گنہگار ٭ کہ در خواب بیند جمال محمدؐ

بصدق و ارادت توان گشت جامی ٭ غلام غلامان آل محمدؐ

کشاف میں ہے کہ رسول نے فرمایا کہ جو کوئی محبت پر محمدؐ کی اولاد کی مرے گا اُس کا خاتمہ کامل ایمان پر ہوگا۔ اور جو جان و مال قربان کرے تو وہ جنت میں دولہن کی طرح لایا جائیگا۔

ابو اسحاق ثعلبی نے روایت کی رسُول نے فرمایا۔ ترجمہ حدیث۔ لوگو آگاہ ہو کہ جو کوئی محبت میں آل محمدؐ کی مریگا وہ شہید مریگا۔ اُسکی قبر کشادہ کریگا۔ اور دو فرشتہ رحمت مقرر کرتا ہے کہ اُسکی قبر کی زیارت کریں اور جو عداوت و بغض پر مریگا تو اسکی پیشانی پر لکھا ہوگا۔ کہ یہ رحمت خدا سے نا اُمید ہے۔ اور بوئے بہشت ہرگز نہ سونگھے گا۔ حب آل محمدؐ پل صراط کا جوازہ یعنی (پروانہ راہداری) یہ پروانہ خود علی سبکو دیں گے۔

مولانا جامی کتاب سلسلۃ الذہب میں کہتے ہیں ؎

دوستدار رسول و آل رسولم ؛ دشمن خصم بد سگال دے ام
این نہ رفض است محض ایمان است ؛ رسم معروف اہل عرفان است

میں آل رسول کا دوست اور ان کی دشمنوں کا دشمن ہوں ایسا اعتقاد میرا محض ایمان ہے۔ اسکو رفض نہیں کہتے جو صاحب اہل معرفت ہیں انکی رسم یہی ہے۔

دیکھو امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لو کان الرفض حب آل محمد فلیشہد الثقلان انی رافض

اور اگر آل محمد اہلبیت کی محبت اور اطاعت کا نام رفض ہے تو دونوں جہاں گواہی دیں کہ میں رافضی ہوں۔

شیخ فرید الدین عطار کہتے ہیں ترجمہ :-

کہ اہلبیت کو خلقت میں کسی کے برابر نہ کرو۔ کیونکہ وہ اہل السعادت ہیں اور عداوت ان کی حقیقی زیان کاری ہے اور محبت اہلبیت کی عبادت ہے۔

امام بیہقی سے شیخ دیلمی نے حدیث یہ بیان کی۔ فرمایا رسول اللہ نے کہ جب تک میں اور میری عترت تمہارے نفسوں سے زیادہ دوست نہوں تب تک تم لوگ مومن نہیں ہو۔

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ پانچ باتوں میں اہلبیت رسول کے مساوی ہیں۔ (۱) خدا نے اپنے رسول کو السلام علیکم ایہا النبیؐ فرمایا تو اہلبیت کے حق میں بھی سلام علی آل لیسین فرما دیا۔ (۲) دوسرے درود اور سلام میں محمد کیساتھ۔ اہلبیت برابر شریک ہیں۔ (۳) طہارت میں رسول کے حق میں طٰہٰ اور اہلبیت کے حق میں یطہرکم

تطہیر فرمایا۔ (۴) زکواۃ اور صدقہ رسول اور آل رسول پر حرام کیا۔
(۵) محبت میں۔ بحق رسول فاتبعونی یحببکم اللہ کہا اور اہلبیت کے
بابت الا المودۃ فی القربیٰ فرمایا۔
تفسیر کبیر میں امام فخر الدین رازی نے سید علی ہمدانی نے اپنی کتاب پانی
مودۃ القربیٰ میں عبد ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک روز اصحاب کے
مجمع میں کسی نے آنحضرت سے آیۂ فتلقٰی آدم من ربہ بکلمات کی بابت پوچھا
کہ وہ کون کلمے ہیں کہ جن کی بدولت آدم کی توبہ قبول ہوئی۔ رسول نے فرمایا
کہ وہ محمدؐ علیؑ۔ فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ کے مبارک نام تھے۔
شیخ الاسلام خواجہ ابو سعید ابوالخیر قدس سرہٗ فرماتے ہیں ؎
یارب بمحمد و علی و زہرا ÷ یارب بحسن حسین ہم آل عبا
کز لطف برآر حاجتم در دو سرا ÷ بے منت خلق یا علی الاعلیٰ
اے خدا پنجتن اور کل اہلبیت کے واسطے دو توجہاں کی حاجتوں کو بغیر
کسی کے احسان کے پوری کر دے۔
مولوی سالم اللہ دہلوی کہتے ہیں ؎
الٰہی تو بحق ایں پنجتن ÷ کنی زیر اقدام شان حشر من
اے خدا ان پنجتن کے واسطے سے میرا حشر ان کے قدموں میں کر دے۔
اور امام مالک تو حضرت جعفر صادقؑ کے شاگرد اور اصحاب میں سے تھے
اور صوفیائے کرام کے کل طبقہ اور خاندان کا انکاس آئمہ اہلبیت پر ہے اور
حضرت علی اور کل آئمہ کی نذر نیاز فاتحہ درود دلاتے ہیں۔ اِن بنا پر علمائے
صوفیہ اور محدثین و فقہائے متفقاً کہا ہے۔ کہ ہر مومن اور مومنات پر
محبت اہلبیت فرض اور داخل ارکان ایمان ہے۔
مولوی سالم اللہ دہلوی فرماتے ہیں:۔

میں کملی والوں کی تعریف کیا کر سکتا ہوں جو کہ تحریر و تقریر سے باہر ہے جدا اُنکی تعریف کیا کہی جائے جبکہ خدا نے اُن کی شان میں انما ولیکم اللہ الخ (مسلمانوں کا سرپرست) کہا ہے آئے پس اُن کی تعریف کیا کہی جائے کہ جو بصورت بشر مثل محمد خدا کے نور ہوں۔ اگر وہ حدیث لولاک لما خلقت الافلاک کے بموجب دنیا میں پیدا نہ ہوتے تو دنیا بھی نہ ہوتی کسی چیز کا ظہور نہ ہوتا جن انسان زمین و آسمان، زماں و مکاں کچھ بھی نہ ہوتا۔ انہیں پنجتن کی خاطر یہ تمام چیزیں بغرض معرفت و اطاعت پیدا ہوئی ہیں۔ پھر بھی جو نہ پہچانے وہ شفاعت نجات نہ پائے گا۔

آیۂ تطہیر کی بابت صواعق محرقہ میں تمام مفسروں کا اتفاق ہے کہ اس کا نزول حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں فقط علی و فاطمہ حسنؑ حسینؑ کے لئے ہوا ہے حضرت ام سلمہ نے بھی کملی میں داخل ہونا چاہا مگر رسول مقبول نے فرمایا۔ کہ تمہارا انجام بخیر ہے مگر تم اہلبیت سے نہیں ہو۔ آپنے چاروں کو کملی میں لیکر فرمایا۔ اللھم ھولاء اھل بیتی اذھب عنھم الرجس یطھرھم تطھیرا۔ رسول نے فرمایا۔ حدیث میں ہے۔ الا من اذا قرابتی فقد اذانی ومن اذانی فقد اذاللہ آگاہ ہو کہ جس نے میرے قرابتداروں کو ستایا اور جس نے مجھکو ستایا اُسنے خدا کو ستایا پھر ارشاد فرمایا والذی نفسی بیدہ لا یومن عبد ُ علی حتی یحبنی ولا یحبنی حتی یحب ذوالقربیٰ" قسم ہے مجھکو اُس کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ نہیں لایا ایمان بندہ مجھ پر جب تک کہ مجھکو دوست نہ رکھے اور نہیں دوست رکھتا ہے مجھکو جب تک دوست نہ رکھے میرے اہلبیتؑ کو۔

مولانا روم کلیات شمس تبریز میں فرماتے ہیں :۔

حضرت بوعلی شاہ قلندر فرماتے ہیں۔ حیدریم قلندرم مستم۔ بندہ مرتضی علی ہستم

اے خدا اے من بحق مصطفےٰ از طفیل حرمت آل عبا۔ روز محشر دار با آل رسول
از طفیل مقبلان کردی۔ قبول۔

فرمایا رسول نے میرے اہلبیت کی مثال تم میں کشتی نوح کی ہے
جو اسمیں سوار ہوا یعنی اہلبیت کی پیروی کی اس نے نجات پائی اور جس نے
چھوڑ دیا وہ ہلاک ہو گیا۔

از محقق دہلوی۔

اے غرقہ گناہ ز طوفان غم مترس
کشتی نوح عصمت آل محمد است

اور ذخیرۃ العقبیٰ میں لکھا ہے کہ امامت منصب ہے خدا کے مناصب
قربت سے جو کہ نبوت سے نیچے اور ولایت سے بلند تر ہے جسوقت
خدا نے اس دولت امامت سے حضرت ابراہیمؑ کو مشرف کر کے انی
جاعلک للناس اماماً فرمایا تو حضرت ابراہیم نے اپنی ذریت میں امام ہونے
کی استدعا کی۔ لہٰذا اولاد ابراہیم میں رسول کو نبوت و ولایت کیساتھ
مرتبہ امامت بھی دیا گیا۔ پس نبوت حضرتؐ کی ذات تک ختم ہوئی اور مرتبہ
ولایت وامامت کو آپکی آل پاک بارہ آئمہ اہلبیت سے خاص کیا اسی وجہ
سے آپنے حضرت علی کے بابت ارشاد فرمایا انت منی بمنزلہ ھارون من
موسیٰ جس سے بحکم آیہ اطیعواللہ واطیعوالرسول واولی الامر منکم
اور حدیث ثقلین سے تمام مسلمان مومنین اور اولیاء زمانہ پر خواہ وہ قطب
ہوں اہلبیت آئمہ اثنا عشر کی اطاعت کرنی فرض ہو گئی۔ جس کی تصریح
حدیث ثقلین سے آپنے فرما دی ہے۔

شیخ الاسلام علاؤ الدولہ رکن الدین قدس سرہٗ سمنانی اپنی کتاب چہل
مجلس میں اپنے مریدوں کو وصیت کرتے تھے کہ تم سب مسلمانوں کو چاہیئے کہ
اہلبیت رسول اکرم کو معظم و مکرم جانو دیکھو امام ابو حنیفہ امام جعفر صادقؑ

کی محبت پر فخر کرتے اور یہ کہتے تھے اگر دو سال پیشتر امام علیہ السلام کی صحبت میں نہ رہتا تو دنیا سے ہلاکت کی راہ پر چلتا یعنے گمراہ ہو جاتا۔ اور امام شافعی شیخ جنید اور بایزید کا یہ حال تھا کہ وہ خاک قدم اہلبیت کا سرمہ لگاتے اور تمام اولیاء اللہ خود کو خدام اہلبیت جانتے ہیں۔ حضرت معروف کرخی نے خود کو دربان علی موسیٰ رضا قرار دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں ؎

بحق شیخ دین معروف کرخیؒ | کہ دربان علی موسیٰ رضا بود

مولوی سالم اللہ دہلوی کہتے ہیں ؎

چنان با حب آل عبا داشتند | زتخم سعادت بدل کاشتند
جنید و شبلی و ہم بایزید | و سید معین و قطب و فرید
چو در عصر خود خاک پایا فتند | ہمہ طوطیا چشمہا ساختند
دگر اولیاء ابرین نہج بین | بصیرت چو داری بدان بالیقین

حضرت خواجہ اویس قرنی اہلبیت کیساتھ کمال درجہ محبت رکھتے تھے جبکہ انھوں نے کنارہ آب فرات آواز طبل جنگ سنی۔ پوچھا یہ کیا واقعہ ہے لوگوں نے کہا کہ حضرت علیؑ پر کئی ہزار مسلمانوں نے معاویہ کی طرف سے چڑھائی کی ہے حبیب السیر میں ہے۔ یہ سُنکر آپنے فرمایا کہ اسوقت میرے نزدیک اطاعت و نصرت علی سے عمدہ اور بہتر کوئی عبادت نہیں ہے پس آپ جنگ صفین میں حضرت علی کی طرف سے لڑے اور شہید ہو گئے۔

تفسیر جامع البیان مسلم اور مشکوٰۃ اور دیگر تفاسیر و احادیث کثیرہ میں آیۂ مباہلہ کے بموجب واقعہ کے مطابق مراد ابناءنا سے حسن و حسین اور نساءنا سے صرف فاطمہ اور انفسنا سے حضرت علی مراد ہیں۔ پس اس واقعہ سے علی نفس رسول اور حسنین فرزندان رسولؐ کہے جانے لگے۔ عرب میں اولاد کو نفس بھی کہتے ہیں۔

شیخ سعدی شیرازیؒ کہتے ہیں۔

الٰہی بحق بنی فاطمہ۔ کہ برقول ایمان کنم خاتمہ۔ اگر دعوتم رد کنی در قبول من و دست و امان آل رسول و مِنَ النّاسِ مَنْ یَشْرِی ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ۔

مذکورہ آیت سے خدا نے علی کو نفس رسول اور آیۂ مَنْ یَشْرِی نَفْسَہٗ سے نفس اللہ لقب دیا ہے۔ اس کے متعلق اولیاء اللہ نے بھی اشارہ کیا ہے

خواجہ حافظ شیرازی فرماتے ہیں ؎

نفس رسول مجتبےٰ زوج بتول پارسا ٭ قائم مقام مصطفےٰ صاحب نقاب ہل اتیٰ

مولانا جمال الدین رومی کہتے ہیں ؎

چراغ و مسجد و محراب و ممبر ٭ علی و فاطمہ۔ شبیر و شبّر

وصی مصطفےٰ الغنس پیمبر

سورہ ہل اتیٰ کا نزول بھی اسوقت ہوا جبکہ حسنینؑ نے بیماری کے بعد شفا پائی اور بحکم رسول جو نذر علی و فاطمہ نے بیٹوں کے اچھے ہونے پر تین روزہ رکھنے کی مانی تھی وہ تین روز روزہ پر روزہ رکھکر اور مسکین و یتیم اور اسیر کو اپنی روٹی دے دے کر شکر و رضا پوری کردی۔ تب خدا نے یہ پوری سورت معہ خوانِ نعمتِ جنت ان کی شان میں بھیجی۔

وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا ۝

بوقت افطار تین روز مسکین یتیم و اسیر کو نان جوین دینے فقط پانی پر بسر کرنے پر سورہ دہر نازل ہونے کو مولانا جامی اور شاہ سلیمان اور قاسم انوار اور خواجہ عبداللہ انصاری وغیرہ نے اپنے کلام میں نظم کیا ہے۔ شیخ فریدالدین عطار فرماتے ہیں ؎

بمسکین نان از بہر خدا داد ٭ خداوند جہانش ہل اتیٰ داد

ان لحمک لحمی بشنو تا کہ بدانی ٭ آن یار کہ با نفس نبی بود علی بود

ز ہیرا عندِ از ایشان یک شعاع — نور ایشان گے زیک دیگر جدا است
مصطفےٰ و مرتضےٰ ہر دو یک است — تا نگوئی تو زیکدیگر جدا ست
گر جدا دانی علی از مصطفےٰ — دشمن جانت خدائے کبریا ست

مولوی سالم اللہ دہلوی فرماتے ہیں ؎

چہ عجب وصل آنجناب باو — لحمک لحمی است خطاب باو
پس چو فصلے کند کسے بمیان — گر بود دین خود بعیان

دیلمی نے بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لکھا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ علی کی دوستی۔ علی کا ذکر عبادت ہے ؎

حب حیدر عبادتِ حق است — حب حیدر عنایت حق است
ہر کہ را حب حیدری باشد — دائما او بہ بہشتری باشد

شیخ فرید الدین عطار فرماتے ہیں ؎

ہر کہ در مہر علی بنود درست ÷ رافضی دانم مرا اورا از نخست

اور طبرانی نے جابر عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:۔ الناس من شجرۃ شتی وانا وعلی من شجرۃ واحدۃ
تمام آدمی متفرق درختوں سے ہیں۔ میں اور علی ایک درخت سے ہوں
ابن عساکر نے انس سے روایت کی کہ فرمایا رسول نے کہ شب معراج میں نے عرش پر یہ کلمہ لکھا دیکھا۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدہ اللہ بعلی ابن ابی طالب

اِس آیت کی تفسیر میں انما انت منذر ولکل قوم ھاد میں منذر سے رسول اور ہادی سے علی مراد ہیں۔ اس کی تصدیق اولیاء کے کلام میں موجود ہے مولانا روم کلیات میں شمس تبریز کے چند اشعار کا ترجمہ یہ ہے "علی امام مبین ولی خدا صوفیا کے آفتاب ہیں اور ہادی و مولیٰ ہیں

گر تجھکو محبت و ولایت کرکے جنت حاصل کرنا چاہے تو حیدر کا دامن تھام لے
اے شمس الدین اگر تو عشق میں صادق ہے تو مولانا علی پر جان فدا کردے

حضرت علی نے کسی سائل کو خواہ جبرئیل ہی سائل بنے ہوں بحالت رکوع انگوٹھی زکواۃ دی اور جبرئیل بحکم خدا آیۃ انما ولیکم اللہ و رسولہ تا وھم راکعون ہ لے کر نازل ہوئے سوائے علی کے اور کسی نے رکوع نماز میں زکواۃ نہیں دی اور انگوٹھی حضرت سلیمان کی سلطنت کی قیمت رکھتی تھی۔ اور صواعق محرقہ وغیرہ میں ہے۔ کہ اسکی قیمت تین سو اونٹ چاندی کے بار کی اور چار سو اونٹ بار طلائی کی تھی۔ اور نگینہ یاقوت سرخ پانچ مثقال وزن کا تھا۔ کتاب خسرو نامہ اور الہی نامہ میں شیخ فریدالدین عطار اور کلیات شمس تبریز میں بہت کچھ مدح لکھی ہے خاص بات یہ دکھائی ہے کہ رکوع میں انگلی کے بحالت رکوع بلند کرکے انگوٹھی دینے سے خدا کے نزدیک فرق نہیں آیا۔ جیسا کہ تیر نماز کی حالت میں نکالتے وقت علی کو مطلق خبر نہ ہوئی۔ حضرت قاسم انوار فرماتے ہیں ؎

بزیر نگین تو آمد دو گیتی ۔ چو دادی بدرویش انگشتری را

اگر خشوع میں فرق آتا خدا کو یہ ادا ناپسند ہوتی تو علی کی مدح میں یہ فخریہ آیت خدا نازل نہ کرتا۔ قول حضرت علی ؎

وفی القرآن الزمکم ولائی ۔ واوجب طاعتی فرضاً بعزم لذاک
اقامنی لھم امامٌ ۔ واخبرھم بہ بغدیر خم فمن منکم یعاذلنی بسہمی
عاسلامی و سابقتی و حمی ۔

حسان بن ثابت انصاری کہتے ہیں :۔

فانت الذی اعطیت وکنت راکعاً ۔ فذالک نفس القوم یا خیر راکع
پس تو نے بحالت رکوع (انگوٹھی) دیدی۔ پس یہ تیری ذاتی خوبی ہے اے بہتر رکوع کرنے والے! بو علی شاہ قلندر فرماتے ہیں ؎

بہر دین دل کند از دنیا علی ✤ آن علی ؓ الیٰ ملک نبی
آن وصی مصطفےٰ شیر خدا ✤ آن علی زوج بتول پارسا

حکیم خاقانی شافعی اپنے کلیات میں فرماتے ہیں ؎

صباح عہد ولایت علی ولی اللہ ✤ وکیل حضرت عزت علی ولی اللہ
چراغ ہر دو جہاں نور حق شناسی او ✤ مدار کثرت وحدت علی ولی اللہ
کدام عرش چہ کرسی چہ آسماں چہ زمیں ✤ فزوں ز پایۂ رفعت علی ولی اللہ
سحاب گلشن کثرت محمدؐ عربی ✤ گلے ز خلوت وحدت علی ولی اللہ
چو بے بضاعت و سرمایہ ہست خاقانی ✤ کند بحشر شفاعت علی ولی اللہ

ہمراہ رسول لشکر اسلام کے علمدار علی نے تمام لڑائیاں فتح کیں عرب کے نامور بہادروں کو قتل کیا مگر غزوہ تبوک میں آپ نے علی کو اپنے اہلبیت پر مدینہ میں چھوڑا اور عرب کی تمام امانتوں کو واپس دینے کا حکم فرمایا۔ ہمراہ نہ لے جانے پر علی کو آزردہ خاطر دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ کیا اس بات سے تو راضی نہیں کہ تیری نسبت میری ساتھ ایسی ہے جیسے اپنے برادر موسیٰ کو ہارون سے تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

شیخ نجم الدین کبرےٰ فرماتے ہیں کہ رسول نے حقائق اسرار نبوت خرقہ میں رکھکر علی کے سپرد کئے۔ اور یہ حدیث بیان فرمائی (تقریباً دس مرتبہ) جو کہ متواتر ہے خود حضرت علی فرماتے ہیں ؎

کما ھارون من موسیٰ اخوہ - کذاک انا اخوہ و ذاک اسمی - جیسے ہارون موسیٰ کے بھائی تھے ایسے ہی میں رسول کا بھائی ہوں اور یہ میرا نام ہے۔

حدیث ولایت | منت کنت مولاہ فھذا علیؑ مولا

کتاب صحاح ستہ اور تفاسیر نیشاپوری و درمنشور سیوطی و تفسیر اسباب نزول میں وارد ہے کہ جب پیغمبر خدا حجۃ الوداع سے فارغ ہوکر مدینہ کو روانہ

ہوئے تو مکہ و مدینہ کے بیچ غدیر خم کے چوراہے پر ایک لاکھ کئی ہزار صحابہ کے اجماع پر ارشاد فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں۔ اگر تم مضبوط پکڑو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ہر ایک ان میں ایک دوسرے سے بہتر ہے ایک قرآن مجید دوسرے اہلبیت میری عترت یہ دونو ہرگز آپس میں سے جُدا نہ ہوں گے۔ یہاں تک میرے پاس حوض کوثر پر آویں اور دیکھوں میں کہ تم نے کیسی تعظیم و تکریم اور انکی اطاعت کی۔ پھر فرمایا کہ میں کیا تمہارے نفسوں سے بہتر نہیں قالوا بلٰی سب صحابہ اور حاضرین نے اقرار کیا کہ بلاشک آپ ہم سے ہزار درجہ بہتر اور افضل ہیں۔ پس آپ نے علی کو دونو ہاتھوں پر بلند کر کے یہ حدیث:۔

من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ

جس کا میں مولا۔ سردار و حاکم ہوں پس علی اُسی کا مولا اور حاکم ہے پھر آپ نے یہ دعا فرمائی اے اللہ تو اسکو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ جو علی کو دشمن رکھے۔ انما ولیکم اللہ و رسولہ اور علی بحالت رکوع زکوۃ دینے والا تمہارا ولی ہے اور ولی انت ولینا انت مولانا نعم المولٰی و نعم النصیر پس اسی وقت مبارکباد دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دی اور کہا آج سے اے علی تم میرے اور تمام مسلمان مرد و عورت کے مولا ہو گئے۔ اسکے بعد آپکو ایک خیمہ میں عمامہ باندھ کر بٹھایا اور بحکم خدا و رسول سب اصحاب و ازواج رسول معہ دیگر حاضرین نے علی کے ہاتھوں پر بیعت کی مبارکباد دی چنانچہ جبکہ لوگوں نے حضرت عمر سے پوچھا کہ تم سب سے زیادہ علی کی تعظیم و تکریم کرتے ہو تو حضرت عمر یہ جواب دیتے ہیں کہ کیوں ان کی تعظیم نہ کروں اسلئے کہ علی سب کا صاحب اور سردار ہے

چونکہ علمائے بنی امیہ و عوام سنت و جماعت نے علی کے درجہ عالی کو عاجز

گھٹا دیا ہے۔ اور آپ کی محبت کو مساوی درجہ سے بھی کم کر دیا ہے اور علمائے شیعہ کو لب کشائی کا موقع مل گیا ہے۔ اور وہ اس حدیث سے علی کی خلافت ظاہری بلا فصل کے قائل ہو گئے ہیں۔

مولوی معنوی مثنوی کے چھٹے دفتر میں فرماتے ہیں ؎

زین سبب پیغمبر با اجتہاد ؛ نام خود آن علی مولا نہاد

گفت ہر کس را منم مولا و دوست ابن عم من علی مولائے اوست

مولوی محمد سالم بخاری رسالہ اصول الایمان میں مذکورہ واقعہ غدیر کو فارسی میں نظم کرتے ہیں ؎

چوں حب مصطفےٰ بہر خلق واجب است

حب علی و آل علی نیز واجب است

پیمبر بگفتہ است در انجمن ؛ کہ شیر خدا ہست مولائے من۔ (خم غدیر)

و مولائے ہر مومن و مومنہ بتکرار گفت این سخن در ہمہ

عمر تہنیت داد اورا از بن تو مولائے ما مومنہ مومنین

بقول پیمبر کہ سردار ما شدی تو از ان روز سردار ما

وازعمران بن حصین روایت ہے کہ رسول نے فرمایا کہ علی مجھ سے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد والی اور حاکم ہے جس کا میں امام ہوں اُسی کا علی بھی امام ہے۔

صہ ۲۹

حضرت علی کے عربی اشعار کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ رسالہ اصولِ ایمان میں منقول ہے۔

"محمد رسول الکرام میرے بھائی اور خسر ہیں حمزہ چچا سید الشہدا جعفر ملائکہ کے ساتھ پرواز کرنے میں دختر رسول میری عروس ہے۔ دو فرزند رسول حسن و حسین میرے بیٹے ہیں۔ پس کون میرا ایسے بہترین مرتبوں کے حصول میں شریک

اور رسول اللہ نے بحکم خدا مقام غدیر خم میں میری محبت و ولایت تم سب مسلمانوں پر تا قیامت واجب کرکے باعث ایمان و نجات قرار دی۔

رباعی حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

علی حبہ جنۃ۔ قسیم النار والجنۃ۔ وصی مصطفیٰ حقا۔ امام الانس والجنۃ

شیخ فریدالدین عطار فرماتے ہیں ؎ علی و آل او ما را تمام است

ز مشرق تا بمغرب گر امام است ؛ امیر المومنین حیدر تمام است

جبکہ لشکر معاویہ نے جنگ صفین میں نیزوں پر قرآن بلند کیا تو علی نے فرمایا:۔ انا کلام اللہ الناطق

حکیم خواجہ سنائی حدیقہ میں فرماتے ہیں ؎

مرنبی را وصی و ہم داماد	جان پیغمبر از جانش شاد
نائب مصطفیٰ بروز غدیر	کرد بر شرع خود امام امیر
قابل راز حق دیانت او	مہبط وحی حق امانت او
بہر او گفتہ مصطفیٰ با اللہ	کائے خداوند وال من والاہ
راز دار خدا اسے پیغمبر	راز دار پیغمبرش حیدر

شیخ سعدی شیرازی فرماتے ہیں ؎

منم کز جان شدم مولائے حیدر	امیر المومنین آن شاہ صفدر
علی را خدا بیشک ولی خواند	بامر حق وصی کردش پیمبر
کہ بعد از مصطفیٰ در جملہ عالم	نبد فاضل تر و بہتر ز حیدر
مسلم بد سلونی گفتن او را	کہ علم مصطفیٰ را بود او در
یقین اندر شجاع و علم و عصمت	ز پیغمبر بود او ہیچ کمتر
اگر دانی نگوئی جز علی کیست	کہ دلدل زیر رانش بود در خور

چہ گویم وصف آں شاہے کہ جبرئیل نہ کہے بود مدح گوئیش گاہ گاہ گاہ

مولانا جامی فرماتے ہیں!

حضرت شاہ قاسم الانوار فرماتے ہیں۔ مولانا جامی کے اشعار بھی اسی طرح پر جگہ دہ چھوڑ دئیے ہے

الا اے شہنشاہ ملکا کبیرا ۔ علے الحق توئی مومنان را امیرا

بنص قرآن و حدیث پیغمبر ۔ ولی و وصی خدا و نبی را

اور صاحب تفسیر ثعلبی اپنی تفسیر میں اور تفسیر در منثور نیشاپوری تفسیر اسباب نزول میں اور مناقب خطیب خوارزمی میں بروایت حافظ ابو نعیم اور مناقب ابن مردویہ میں بروایت ابو سعید خدری وارد ہے کہ بعد آیۂ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک کے آپ نے سب حاجیوں کو بلا کر من کنت مولاہ فعلی مولاہ سنا کر علی کی بابت خلافت و امارت و بیعت لی تو وقت مقام غدیر میں یہ آیت:-

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔ نازل ہوئی۔ جبکہ یہ آیت نازل ہوئی تو رسول نے فرمایا کہ اللہ اکبر علی مرتضیٰ کمال دین اور اتمام نعمت ہے اور دین مرتضیٰ ہے راضی ہے اسوقت سے اور شب ہجرت کے واقعہ سے علی خدا کی مرضیوں کے مالک مرایا مرتضیٰ ہو گئے۔ مولانا نیاز احمد بریلوی فرماتے ہیں ہے

نبی خورد مبدال بو تراب نجز النسانی ۔ علی مرتضیٰ مشکلکشائے شیر یزدانی

پیمبر بر سر منبر نشست و خواند مولائیش ۔ کہ تا مولا بکیش را باشد اندر خلق برہانی

بحر مناقب اور خطیب خوارزمی میں بروایت علی مرتضے اور حلیۃ الاولیاء میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ مسطور ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ جب شب معراج خدا نے مجھکو آسمان پر بلایا تو اللہ تعالےٰ نے پوچھا کہ تمام مخلوقات میں

کون تیرا سب سے زیادہ محبوب اور فرمانبردار ہے تو آپ نے عرض کیا کہ علی بن ابی طالب ہے۔ فرمایا کہ اسکو اپنا خلیفہ کیوں مقرر نہیں کرتا تاکہ وہ تیرے احکام کو ادا کرے اور میرے بندوں کو میری کتاب سے تعلیم دے۔ آپ نے عرض کیا کہ اے پروردگار میرے تو ہی اس کو انتخاب کر کہ جو میرے اور تیرے نزدیک برگزیدہ ہو۔ خدا نے فرمایا کہ میں نے تیرے واسطے علی کو اختیار کیا پس تو اسکو اپنا خلیفہ اور وصی کر کیونکہ وہ علم و حکمت کا مخزن ہے مومنوں و متقیوں کا امیر ہے اور علم ہے ہدایت کا میرے اولیا کا نور ہے اور امام ہے اور مومنین و متقین کے لئے لازم کر لیا ہے کہ جو اسکو دوست رکھے گا وہ مجھے دوست رکھے گا۔ اور جس نے اس سے دشمنی کی اسنے مجھ سے دشمنی کی۔ پس اے محمد تو علی کو اس کرامت و فضیلت کی بشارت دے۔ مولانا روم ہوتے ہیں ؎

بے ولائے علی بحق خدا — نہ نہد در بہشت آدم پا
از علی کہے شنید نطق علی — بہ علی جز علی نبود آنجا

مذکورہ کتب میں ہے کہ خدا نے شب معراج رسول سے علی کے لب ولہجہ میں اس لئے باتیں کیں کہ محمدؐ کو فقط علیؑ کا لہجہ مرغوب تھا۔ اور محمدؐ کے نور سے علی کا نور پیدا کیا تھا۔

شیخ فرید الدین عطار شب معراج کے بیان میں فرماتے ہیں کہ رسول پر ساٹھ ہزار اسرار خدا نے ظاہر کر کے فرمایا کہ تیس ہزار کو دنیا پر ظاہر کرو اور تیس ہزار اسرار سوائے علی کے کسی پر ظاہر نہ کرو۔

شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ ؎

چتر دار مصطفےٰ در صورت باز سفید بہ در شب معراج سبحان الذی اسریٰ علی

کتاب الہٰی نامہ میں شیخ عطار فرماتے ہیں۔ رسول اللہ علی سے فرماتے ہیں:

لطائف میں سید اشرف جہانگیر فرماتے ہیں کہ عمامہ جو آپنے علم تقی

کے سر پر بروز واقعہ غدیر بغرض خلافت باندھا تھا اور آئمہ اہلبیت جس جس منصب کے امام ہوتے وہ تمام خانوادوں کے اصل اصول قرار پائے ہیں۔ خواجہ حکیم سنائی ؎

نائب مصطفےٰ بروز غدیر کرد بر شرع خود مراد را امیر

مولانا احمد جام فرماتے ہیں ؎

رہبر ملک دین علی ولی باب علم است و شوہر زہرا
گر تو مرشد بجوئی احمد را کے رسیدی درین مقام رضا

امام فخر الدین رازی تفسیر معالم التنزیل میں اور میر جمال الدین محدث راحت القلوب میں لکھتے ہیں۔۔۔۔ کہ رسول مقبول نے فرمایا کہ علی خلیفہ میرا ہے حیات اور ممات میں۔

دستور الحقائق اور گنج الاسرار خواجہ معین الدین اجمیریؒ میں لکھا ہے کہ علیؑ کو اسد اللہ الغالب خطاب اسوقت رسول نے دیا جبکہ شب معراج بارگاہ صمدیت میں آپنے اک شیر کو دیکھا جو کہ نور کی زنجیروں سے جکڑا ہوا اور آپکی جانب سبقت کرتا ہے آپنے جبرئیلؑ کے کہنے سے اپنی انگلی سے انگوٹھی نکالکر اس کی جانب پھینکی شیر نے فوراً منہ میں اٹھالی۔ جب کہ رسول زمین پر تشریف لائے تو حضرت علی نے بعد مبارکبادی وہ انگوٹھی آپ کی خدمت میں پیش کی۔ تب رسول نے فرمایا جزاک اللہ فی الدارین یا اسد اللہ الغالب۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں ؎

کس را چہ زور و زہرہ کہ وصف علی کند ٭ جبار در مناقب او گفتہ ہل اتیٰ
شیر خدا و صفدر میدان بحر جود ٭ جان بخش در نماز و جہاں سوز در وغا
فردا بحشر کہ بشفیع زنند دست ٭ مائیم و دست و دامن معصوم مرتضےٰ

مولانا روم کلیات شمس تبریز میں فرماتے ہیں ؎

شیر ولی خدا شاہ سلام علیک ÷ معدنِ جود و سخا شاہ سلام علیک
ہمدم خیر البشر بابِ شبیر و شبّر ÷ راجع شمس و قمر شاہ سلام علیک
شاہِ شریعت توئی پیر طریقت توئی ÷ حق بحقیقت توئی شاہ سلام علیک
شافع محشر توئی صاحب ممبر توئی ÷ ہادی و رہبر توئی شاہ سلام علیک
صفدر روز غزا صاحب حوض ولوا ÷ والی امر خدا شاہ سلام علیک
قول رسول بشیر صاحب روز غدیر ÷ شاہ و امام و امیر شاہ سلام علیک

معجزہ رد شمس بزمانہ رسول{ رسالہ اصول ایمان کے صفحہ ۱۰۷ پر یہ ہے کہ بوقت عصر رسول علی کے زانو پر سر رکھکر آرام کر رہے تھے کہ وحی کا نزول ہوا۔ اسقدر تاخیر کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ بعد وحی آپنے پوچھا نماز عصر پڑھی۔ علی نے کہا کہ نہیں۔ آپنے فوراً دعا کی کہ اللہ علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں مشغول تھا تو اس سے راضی ہے۔ تو اس کے لئے آفتاب کو پلٹا دے سورج پلٹا جس سے آواز آرہ کی پیدا ہوئی۔ اسما بنت عمیس ناقل ہیں۔ کہ وقت عصر علی نے نماز عصر باطمینان پڑھ لی۔ تب وہ غروب ہوا۔ اس واقعہ کے راوی بہت ہیں۔ اور سب کو معتبر جانا ہے دوسری مرتبہ بعد واقعہ صفین علی کی خاطر آفتاب پلٹا۔ مولانا جامی نے یہ رباعی بابت محمد شق القمر اور بابت علی رد شمس کو نظم کیا ہے۔

اے افسر مرداں و افسر سر ÷ فرمان بریک زشما شمس و قمر
از بہر یکے دو پارہ گردید یکے و از بہر دگر دو بارہ گردید دگر

بیان لواء احمد { یعنی نشان حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کا معارج النبوہ میں تفسیر بحر العلوم میں اور روضۃ الاحباب اور انیا اہل کشف میں لکھا ہے۔ لواء حمد کی وجہ تسمی اور مناقب ابن

مرزویہ میں ابو وجانہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول نے فرمایا کہ لواء حمد پہ
یہ کلمہ شریف لکھا ہے:-
لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ وآل محمد خیر البریہ وصاحب اللواء
وامام القیامہ علی ابن طالب۔ اور اے علیؑ میں تجھکو خدا کی جانب سے
بشارت دیتا ہوں کہ بروز قیامت لواء حمد تیرے ہاتھ میں ہوگا۔ لباس
ہنر الجنہ کو پہنایا جائیگا۔ تیرے دائیں جانب حسنؑ اور بائیں جانب حسینؑ
ہوں گے۔ اور تمام مخلوق اس کے نیچے ہوگی اور اس جھنڈے کی لمبائی ایک
ہزار چھ سو برس کی مسافت برابر ہوگی پھریرہ پر بسم اللہ۔ الحمد للہ اور
کلمہ طیبہ لکھا ہوگا۔

مولانا روم کلیاتِ شمس تبریز میں فرماتے ہیں ؎

التجائے ما بشانِ اولیاست — آنکہ نورش مشتق از نور خداست
اے کہ داری دیدۂ روشن بہ بین — جسم و جانش و جان مصطفےٰ است
رہنمائے اولین و آخرین — آنکہ دائم با خدائے کبریاست
ہر کہ بے مہرش بود در راہ دین — بے تکلف از گروہ اشقیاست
از ضیائے آفتاب روئے او — آفتاب و ماہ را نور از ضیاست
تا ببوسد گرد نعلُ دلدلش — ہفت چرخ نیلگول بیشود تاست
از صفاتش اولیا حیران شدہ — ذات پاکش فیض بخش انبیاست
قُل تعالوا از حقش آمد خطاب — وزرسول اللہ علی با بہاست
اوست سلطان حقیقت زین سبب — بر در قدرش ہمہ شاہان گداست
در شریعت عالمانِ را او دلیل — در طریقت عارفانِ را پیشواست
محرم اسرار حی ذوالجلال — نام پاکش مرتضےٰ و اولیاست
بعد او باشد حسنؑ میر و امام — آنکہ در بحر علم ہل اتیٰ است

بعد از و دیگر امام مومنان فضل اکمل شہید کربلا ست
من مطیع عابد بن ام از یقین باقرم در رہ امام و مقتدا ست
مقتدائے مومنان و متقی! جعفر صادق امام بار خدا ست
بعد کاظم ست عالی نسب آنکہ فرزندش علی موسیٰ رضا ست
چشم جانم روشن از مہر نقی ست آنکہ مہرش در دلہا را دوا ست
از نقی زادان امام پاک دین و الیہ حق رہنمائے اولیا ست
روز و شب دارم ہوائے عسکری در دلم مہر ولی با ولا ست
آن محمد مہدی صاحب زمان چند ابجانے کہ باوے آشنا ست

التجا دارد بدل شان شمس دین
آنکہ مولا را بمعنے رہنما ست

باب بعد نبی افضل ہونے کی تحقیق میں

اہلبیتؑ افضل ہیں کہ صحابہ کرام؟

فضیلت نسبی کے لحاظ سے اہلبیتؑ کے مقابل انبیاء میں کوئی نہیں صحابہ در کنار۔ کوئی مسلمان اس کا مخالف نہیں ہے میرے نزدیک فضیلت کی بارہ صورتیں یہ ہیں جنکے ذریعہ اہلبیت کو صحابہ سے افضل ماننا پڑتا ہے۔ اول نسب ہونا۔ دوم امام جماعت بنانا۔ سوم مقبول الاعمال ہونا۔ چہارم خدا اور رسول کی جانب سے تمام امت پر فضیلت ہونا۔ پنجم علم شریعت۔ علم طریقت و حقیقت معرفت رکھنا۔ سخاوت خلافت۔ اجماع امت۔ جہاد میں جاں نثاری و وفاداری میں ثابت قدم ہونا۔ مبلغ اسلام کی۔ بوقت خلافت اپنی فضیلت مجمع خاص و عام

میں بیان کرتا۔

ان جملہ وجوہ سے حضرت علی سے حضرت ابوبکرؓ کو کسی طرح فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ پہلا فخر ہونا آنحضرت کا سو یہ رتبہ ابوسفیان صخر کو بھی حاصل ہے۔ دوسرے مقبول اعمال ہونا خدا کے نزدیک سو حضرت علی کی بابت رسول کا بروز خندق یہ ارشاد فرمانا۔

ضربت علی یوم الخندق افضل من عبادۃ الثقلین الی یوم القیامۃ

کہ علی کی ایک ضربت بروز خندق افضل ہے خدا کے نزدیک جن وانس کی عبادت سے تا قیامت تو انکی تلوار کی ہزاروں ضربتوں کا اور دیگر عبادتوں کا کیا حساب اور اندازہ کسی بشر سے ہو سکیگا۔ عبادت کرنے والے انبیاء ملائکہ ہوں کہ صحابہ ہوں۔ علی کی بابت رسول نے فرمایا کہ بندوں کا بادی اور میرے دوستوں کا امام اور نور بخشنے والا علی ہے۔ حضرت ابوبکر کو رسول نے سورہ برات سنانے مکہ کو روانہ کیا تھا۔ یہ بات خدا کو ناپسند ہوئی فوراً جبرئیل وحی لائے کہ خدا کا حکم ہے کہ اس کار تبلیغ کو آپ انجام دیجئے۔ یا جو آپکے اہل ہو اسکو بھیجئے۔ پس علیؑ کو اپنا عمامہ پہنا کر روانہ کیا۔ اور ابوبکرؓ نے سورہ کو واپس دیکر عرض کیا کہ مجھ سے کیا قصور ہوا فرمایا کہ میں نے خدا کے حکم سے ایسا کیا۔ (ترمذی) اس کے بعد اکثر قصے بخوف طوالت چھوڑ دیں۔

تیسری وجہ رسول کی طرف سے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ بنانا نماز امام بنانا حقیقتاً ایسا نہیں ہے بلکہ قبل وفات رسول نے فرمایا کہ مجھکو کاغذ اور دوات دو تاکہ میں تمہارے واسطے وصیت لکھوں۔ جس سے تم گمراہی میں نہ پڑو یہ سنکر اصحاب میں شور وغل ہوا یہ سنکر رسول نے غصہ ہوکر کہا۔ کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ میرے پاس تنازع مناسب نہیں۔ سب

صحابہ کو گھر سے باہر کیا اور رسول کی وفات ہوگئی۔ اور مہاجر و انصار سقیفہ
بنی ساعدہ میں جمع ہوگئے۔ مشورہ خلافت کیا اور کسی نے کسی کو خلافت
پر اجماع نہ کیا۔ بلکہ انصار و مہاجر نے اپنا اپنا جدا امیر بنانے کو کہا دو پہر
تک یہی نزاع رہی آخر رد و کد کے بعد حضرت عمرؓ نے ابو بکرؓ کے ہاتھ پر
رکھکر آواز لگائی کہ ابو بکر خلیفہ ہوگئے اور سوائے انصار کے حاضرین نے
بیعت کر لی دو روز تک مصلحتاً رسول دفن نہیں کئے گئے۔ تیسرے
روز دفن ہوئے اور صحابہ کرام دفن رسول میں شریک نہ ہو سکے خلافت
ابو بکر پر جبراً یا لالچ دیکر بیعت کرانے کو ضروری سمجھا۔ بعد دفن دوسرے
روز صحابہ نے حضرت علی کو بیعت کے لئے طلب کیا۔ گفتگو بہت ہوئی حضرت
علی نے اپنے جانشینی و خلافت کے حقوق و فضائل عصمت و حسب نسب
ظاہر فرمایا اور حاضرین کو لاجواب اور خاموش کیا کل باتوں کا سب نے اقرار
کیا۔ اگر اسوقت کسی صحابی نے ابو بکر کی خلافت کا رسول کیجانب سے
اشارہ بھی پایا ہوتا تو حضرت علی کے سامنے پیش کیا جاتا لیکن بجائے اسکے
سب نے یہی کہا کہ ہم آپکی خانہ نشینی اور سقیفہ میں نہ آنے سے یہ سمجھے کہ
آپکی ریاست و امامت خلافت کیجانب خواہش نہیں ہے۔

جنگ احد میں رسول کو سوائے علی و عباس کے سب نے تنہا چھوڑکر فرار
کیا تو علی سے رسول نے فرمایا کہ تم بھی اپنے یاروں کے ساتھ کیوں نہیں
چلے گئے علی نے عرض کیا میں بھی بعد ایمان لانے کے کافر ہو جاؤں۔ علی نے
وہ جوانمردی دکھائی کہ تلوار کے بعد نادعلی اور لافتی الا علی خدا نے نازل کی
اولیاء اللہ نے بھی اسکی تصدیق فرمائی۔ خواجہ حکیم سنائی ؒ ؎

آنکہ در شرع تاج دین او بود	زانکہ در دین حق گزین او بود
آمد از سدرہ جبرئیلؑ آمین	لافتا کردہ مر اورا تلقین

جبکہ خیبر میں شیخین کے بعد مزید کوشش ناکامیاب واپسی ہوئی۔ تو آپنے فرمایا کل میں علم اُس مرد کو دے دوں گا۔ جو کرار غیر فرار ہوگا۔ اللہ و رسول کو وہ دوست رکھتا ہوگا۔ اور اُس کو اللہ رسول سب سے زیادہ چاہتے ہونگے۔ آپنے علی کی آنکھوں میں لعاب لگا کر علم دیکر سوار کیا۔ پتھر پر علم گاڑ امر حب وغیرہ کو قتل کر کے در خیبر کو اکھاڑ کر پل بنا کر فوج اسلام کو مع گھوڑوں کے لوہے کے در کو ہاتھ پر بلند کر کے پل کیطرح اُٹھا کر سب کو اُتار دیا۔ علی کے پیر ہوا میں درمیان خندق مع بوجہ کو لئے قائم تھے۔ یہ دیکھکر سب حیرت میں رہ گئے۔ علی خدا اور رسول کے نزدیک تمام خلق میں مرد اور محبوب ترین ثابت ہو گئے۔

شیخ عطار خسرو نامہ میں فرماتے ہیں ؎

در جوانمردی چو او دیگر نبود ہیچ او در ملک یک صفدر نبود
گر نہ او بودے درین رہ پائدار کے شدے دین محمدؐ آشکار
مرتضےٰ ہر مشکلے را حل بکرد مرتضےٰ از بہر حق کردے نبرد

مولانا روم فرماتے ہیں ؎

خلعت تو کردگار داد ترا ذوالفقار صید تو شد ذوالحمار شاہ سلام علیک
عالم پاکیزہ رائے واقف سر خدائے حیدر خیبر کشا شاہ سلام علیک

مولانا جمال الدین رومی فرماتے ہیں ؎

امیر المومنین مقصود کونین! بساط آرائے بزم قاب قوسین
کہ در روز وغا انداخت شمشیر کہ یکدم چار دفتر کرد تفسیر
کہ در جنگ احد ثابت قدم بود کہ در پیش محمدؐ محترم بود
کرا در جنگ مے خوانند کرار کرا گویند با کان صاحب دار
بہ بالائے کہ آمد لافتار است کہ عذر عاصیان را از خدا خواست
کہ بشد منصور در جنگ سلاسل کہ کرد از ضرب تیغ اہل زائل

اگر آن شاہ مردان است اے دوست ÷ ہر آنکس مرد باشد شاہ آن اوست
کجا رومی صفات او توان گفت ÷ ثنائے شاہ گفتن حد ما نیست
سرائے این ثنا غیر از خدا نیست

آیت مودۃ اور آیہ صلواۃ جب نازل ہوئی تو اصحاب نے پوچھا کہ ہم پر کن کی محبت اور درود واجب ہوئی۔ آپ نے سوائے محمد و علی فاطمہ حسن و حسین اور کسی کا نام نہیں لیا اور طریقہ درود یہ بنایا۔ "اللھم صلی علی محمد و آل محمد"

مولانا روم فرماتے ہیں۔ کلیات شمس تبریز میں سے

اے شاہ شاہان جہان اللہ مولانا علی ÷ اے نور چشم عاشقان اللہ مولانا علی
خورشید شرق خاوری در بندگی بستہ کمر ÷ ماہست غلام بیگ چلے اللہ مولانا علی
آدم کہ نور عالم است عیسیٰ کہ پور مریم است ÷ در کوئے عشقت در ہمہ است اللہ مولانا علی
داؤد را آہن چو موم قدرت نمودہ کردگار ÷ زیرا بدل اقرار کرد اللہ مولانا علی
آن نور چشم انبیا احمد کہ بد بدر الدجیٰ ÷ میگفت در قرب دنیٰ اللہ مولانا علی
واقفی و شیخ و محتسب دارد بدل بغض علی ÷ ہر سہ شدند از دین بری اللہ مولانا علی
شاہم علی مرتضیٰ بعدش حسن مجتبیٰ ÷ خواہم حسین کربلا اللہ مولانا علی
آن آدم آل عبا دانم علی زین العبا ÷ ہم باقر و صادق گوا اللہ مولانا علی
موسیٰ و کاظم متقین باشد امام در ہنما ÷ گوید علی موسیٰ رضا اللہ مولانا علی
دیگر تقی و با نقی در مہر او غائب بخوان ÷ با عسکری رازے بگو اللہ مولانا علی
مہدی سوار آخر زمان بر خصم بکشاید کمین ÷ خارج رود زیر زمین اللہ مولانا علی
تم خارج در جہاں ناچیز و ناپیدا شوند ÷ آن شاہ چون پیدا شود اللہ مولانا علی
اقرار کن اظہار کن مولائے رومی این سخن ÷ بر خط بیرمن لعن اللہ مولانا علی
ای شمس تبریزی بیا برما مکن جور و جفا ÷ رخ را بمولانا نما اللہ مولانا علی

پانچویں صورت کا ثبوت حضرت علی تمام صحابہ سے اعلم تھے

کہ خدانے آپکو علم لدنی کرامت فرمایا۔ قبل ولادت عالم نور و عالم ارواح میں واقف کار تھے۔ پھر بعد ولادت لعاب رسالت سے پرورش پانے سے کیا کچھ اعلم نہوں گے۔ خود حضرت علی کا قول ہے کہ مجھ پر لعاب رسول سے ایک ہزار باب منکشف ہوئے رسول کے ہمراہ ہمہ وقت خدمت میں مشغول رہتے اور حضرت ابوبکرؓ ایام کہولت و پیری میں ایمان لائے۔ اور رات دن میں ایک دو بار سے زیادہ رسول کے پاس حاضر نہ ہوتے۔ شرح مواقف میں ہے کہ رسول نے فقط علی کے بابت اقضاکم علی ارشاد فرمایا۔ اور خدا نے وتعیھا اذن واعیہ فرمایا۔ اور خود سلونی حضرت علی کا وہ ارشاد ہے۔ کہ اور کسی نبی اور ولی نے یہ دعوے نہیں کیا ہے

خواجہ سنائی —————
او مدینہ علوم باب علی ✣ او غدارا نبی علیش ولی

ابن فرید الدین۔ چہ شہر علم دین پیغمبر آمد ✣ اگر باب است آنرا حیدر آمد

شیخ سعدی۔ کہ بعد از مصطفےٰ در جملہ عالم ✣ نہ بد فاضل تر و بہتر ز حیدر
مسلم بد سلونی گفتن اورا ✣ کہ علم مصطفےٰ را بود او در

خواجہ حافظ شیرازی ہے

آن مقتدائے ہاشمی و آن رہنمائے عالمے ✣ آن یاور شرع نبی و آن ناصر دین خدا
گنج سلونی در دلش علم لدنی حاصلش ✣ جان و تن و روح و دلش با علم و حکمت آشنا
عالی علم و الی ہمم شیر خدا میر امم ✣ شاہ عرب ماہ عجم سلطان جملہ اولیاء

وجہ ششم از روئے علم طریقت و معرفت مخصوص ہے سید اولالیا کے ساتھ اور یہ تحقیق مرتبہ ولایت تمام اولیائے شاہ ولایت علی کرم اللہ وجہہ سے حاصل کیا ہے۔ اور سید محمد گیسو دراز اپنی کتاب اقتباس میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کو جو سفید پیراہن اور کالی کملی خدا کی طرف سے خلعت

خلافت میں عطا ہوئی وہی بطریق وراثت رسول اللہ کو پہنچی اور اُن سے حضرت علی کو اور اُن کی اولاد کو ملتی ہوئی حضرت امام محمد ؑی تک پہونچی۔

اور میر جعفر کلی اپنی کتاب بحر المعنے میں لکھتے ہیں کہ رسول نے حضرت علی کی بابت فرمایا کہ مجکو کسی نے میری حقیقت پر نہیں دیکھا سوائے علی کے اور یہ فرمایا کہ نہیں پہچانا اللہ کو کسی نے مگر میں نے اور علی نے اور نہیں پہچانا علی کو مگر اللہ اور نبی نے اور جمال الدین محدث شافعی نے اپنی کتاب راحت القلوب میں۔ اور امام فخرالدین رازی تفسیر معالم التنزیل میں لکھتے ہیں کہ رسول نے علی کی بابت فرمایا۔ علی خلیفتی علیکم فی حیاتی وبعد مماتی۔

سید محمد کرمانی اور صاحب سیر الاولیا لکھتے ہیں کہ علی علم و تقوی و زہد و صفا سخاوت شجاعت قوت میں تمام اصحاب سے بہتر تھے۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں

سہ علی را خدا بیشک ولی خواند — بامر حق وصی کرد ش پیمبر

خواجہ سنائی سہ مر نبی را وصی و ہم داماد ÷ جان پیغمبر از جمالش شاد

آل یٰسین شرف بدو دیدہ ÷ ایزد او را بعلم بگزیدہ

بود علمش کشیدہ کوثر ہا ÷ تا رتیغش کشندہ کافر

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جبکہ رسول نے علی کو سید العرب فرمایا۔ تو میں نے عرض کیا کہ آپ سید العرب نہیں ہو۔ آپنے فرمایا کہ انا سید ولد آدم و علی سید العرب سید المومنین امام المتقین۔ قول حضرت علی در فضیلت خود:۔

میں علی ہوں مالک ذوالفقار مالک بروز قیامت حوض کوثر ہوں اور میں بھائی رسول خدا کا ہوں اور کان کرامت ہوں اور پیغمبر خدا نے اپنا عمامہ میرے سر پر باندھکر بروز جنگ خندق یہ فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے اور میرے بعد میرا امام اور خلیفہ ہے۔ اور انا مدینۃ العلم و علیؑ بابھا رسول کی

مشہور حدیث ہے اور شیخ فریدالدین عطار فرماتے ہیں ؎

نبی در گوش او یک علم در داد	وزان اندر دلش صد علم بکشاد
اگر علمش شدے بحر مطہر	در و یک قطرہ بودے بحر اخضر
گر نہ او بودے نہ بودے دین حق	گر نہ او بودے نہ بودے مہر و ماہ
گر نہ او بودے کجا بودے سبق	راہ شرع مصطفیٰ بشنو و پناہ
گر نہ او بودے بنودے نا صلے	کار ما بودے ہمہ بیجا صلے

حضرت علاؤالدین مخدوم علی احمد صابر پیران کلیری اپنے دیوان میں فرماتے ہیں ؎

اے آفتاب چرخ دین ستان سلامت میکنند

اے قبلہ اصحاب دین ہستان سلامت میکنند

اے سرور کون و مکان دارد نشان بے نشان

نام تو ورد زبان مستان سلامت میکنند

اے محرم راز خدا اے نور چشم مصطفیٰ

اے صاحب ہر دو سرا مستان سلامت میکنند

اے واقف علم الیقین اے عارف عین الیقین اے صاحب حق الیقین۔ اے ساقی کوثر بیا مے بکن بہر خدا

ہستی ظہور کبریا مستان سلامت میکنند

از روز اول ظاہری حکم تو حکم داوری۔ اے زبدہ پیر بر دو شمس و قمر۔ من آدم سویت بر ستان سلامت میکنند

اے مرجع شاہ و گدا اے مطلع نور ہدیٰ ہستی امام و رہنما

رو بر درت بنہادہ ام جان و دل و دین دادہ ام د

اے صاحب علی اصب داری تو اسد اللہ لقب عالم ز تو اندر طرب

دستم بگیر افتادہ ام مستان سلامت میکنند

ہمہ امر آن پاک رواے ہمچو او پاکیزہ خوبہ عشق تو دارد مو بہ مو مستان سلامت میکنید
اے بادشاہ مہربان ثانی نہ داری در جہاں بہ لطف بحال خستگان سلامت میکنید
صابر غلام خاص تو ہست از ازل بے گفت وگو
رحمے بکن بر حال او مستان سلامت میکنید (لولا علی لھلک عمر)

علاوہ تواریخ و تفاسیر و احادیث علم نحو کی کتابوں میں عربی طالب علم کو پڑھایا جاتا ہے۔ یہ قول تو حضرت عمر کو کئی دفعہ مجبوراً اسوقت کہنا پڑا جبکہ وہ مشکل مسائل میں جنگی مشوروں میں عاجز ہو کر علی سے مشکل حل کراتے تھے۔ اور صاحب فصوص الدواب خلیفہ شیخ سیف الدین نے لکھا ہے کہ شب معراج جو سیاہ کملی رسول اللہ کو ملی وہ آپنے علی کو عطا کی اور جو اسرار نبوت و ولایت خرقہ میں پوشیدہ رکھکر رسول کیلئے وہ علی کے سپرد کیئے گئے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی خلیفہ مرزا جان جاناں نقشبندی لکھتے ہیں کہ اسرار الٰہی اولیا اللہ کو بے وسیلہ حضرت علی کرم اللہ وجہ کے نہیں پہنچتے اور کسی مردان خدا کو بغیر وسیلہ شاہ ولایت درجہ ولایت نہیں ملتا۔ ایسے منصب عالی کہنے والے کو امام اور ولی اور قطب کہتے ہیں۔ اور یہ منصب عالی حضرت آدمؑ کے وقت ظہور سے علی کی روح پاک کیساتھ مقرر ہے کہ جس جس کو انبیا کی امتوں میں مرتبہ ولایت ملا ہے وہ علی کے وسیلہ سے ملا ہے۔ اور بعد اُن کی رحلت کے امام حسنؑ کو پھر امام حسینؑ کو پھر ان کی بعد باقی اماموں کو بارہویں تک ملا ہے قول مخدوم علی احمد صابر

در کتاب عاشقاں من خواندہ ام — نام پاکت از ازل مشکل کشا
ذات تو از روز اول ہمچو حق — دستگیرے ماست در ہر دو سرا

حدیث رسول۔ قال النبی صلعم اثنا عشر من اھل بیتی اعطاھم اللہ علمی و فھمی اولھم انت اخی و آخر القائم المھدی الذی یفتح اللہ

علی یدیہ مشارق الارض والمغارب۔
حضرت نجم الدین اکبرآبادی۔ حضرت محبوب الٰہی سلطان نظام الدین
اولیاء اور سلطان اشرف جہانگیر رحمتہ اللہ علیہم تصانیف میں لکھتے ہیں
کہ جو خرقہ حضرت کو شب معراج عطا ہوا اسکی بابت حکم خدا ہوا کہ اپنے آل و
اصحاب میں اسکو عطا کریں کہ جو پردہ پوشی اسرار الٰہی کی کر سکے۔ تا کہ تمہاری
نبوت و رسالت قیامت تک باقی رہ سکے۔ آپ نے اس کا اعلان اصحاب
میں کر دیا یہ سنکر سب صحابہ خاموش ہو گئے۔ مگر حضرت علی نے جواب دیا کہ
میں پردہ پوشی پر تیار ہوں آپ نے علی سے فرمایا کہ مبارک ہو تمکو خدا نے
اس کام کے لئے منتخب کر دیا ہے۔ یہی خدا کی مرضی ہے کہ وہ خرقہ علی کو عطا ہوا سب
اصحاب نے سر نیچے کر لئے۔

پھر آپ نے بغرض اتمام حجت اس خرقہ کے چار ٹکڑے کرکے حضرت علیؑ و ابو
بکرؓ و عثمانؓ و عمرؓ کو بوقت شب دیکر فرمایا کہ بوقت صبح میرے پاس لاؤ۔ صبح کو
اصحاب خالی ہاتھ بغیر پارچہ کے آئے۔ لیکن حضرت علی مع چاروں پارچوں کے
(جو بقدرت خدا ملکر ایک پارچہ ہو گئے) حضرت کے سامنے حاضر ہو گئے تب
آپ نے فرمایا اے لوگو دیکھو علی ہی اس منصب کے لائق ہے اے علی تم
کو سوائے فرمانبرداری کے کوئی چارہ نہیں ہے اور علی ہی مقصود ذات الٰہی
ہے۔ اور علی کے متعلق فرمایا کہ انا مدینۃ العلم و علی بابہا۔ انا دار
الحکمۃ و علی لسانہا۔ مولانا روم کلیات شمس تبریز میں لکھتے ہیں

اے سرور مردان علی مستان سلامت میکنند
اے صفدر میدان علی مستان سلامت میکنند

اے مطلع پرکار ما و اے واقف اسرار ما
کرار بے فرار ما مستان سلامت میکنند

اے شحنۂ دشت نجف از تو نجف دیدہ شرف
تو دُرّی و کعبہ صدف مستان سلامت میکنند
اے قُل تعالوا تاج تو دوشِ نبی معراجِ تو
تاجِ شہان تاراجِ تو مستان سلامت میکنند
اے نُورِ پاک مصطفےٰ با مصطفیٰ در یک عبا
اے مرتضےٰ اے مجتبےٰ مستان سلامت میکنند
اے میر شاہ محتشم در دین و دُنیا محترم
بحرِ سخا کانِ کرم مستان سلامت میکنند
اے از ہمہ عصیان بری مردانِ عالم راسری
علم محمد راتوئی مستان سلامت میکنند
اندر سما نامت علی اندر زمین نامت ولی
در علم دین تو کاملی مستان سلامت میکنند

قصیدۂ خواجہ حافظ شیرازی

گو بعضوں نے لکھا ہے کہ ان کے نہیں ہیں بلکہ کسی شیعہ نے لکھے ہیں لیکن اُن کے کلیات میں موجود ہونے کے علاوہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمام اولیاء اللہ مثل شیخ فریدالدین عطار۔ خواجہ سنائی شمس تبریز مولانا روم سعدی شیرازی۔ رومی کا اعتقاد بھی اسی قصیدہ کے مطابق ہے ؎

مقدّریکہ ز آثار صنع کرد اظہار ۔۔۔ سپہر و مہر و مہ و سال و ماہ و لیل و نہار
بدوستی نبی و ولی اساس نہاد ۔۔۔ جہاں و ہرچہ درو ہست خالقِ جبار
اگر نہ ذات نبی و ولی بُدے مقصود ۔۔۔ جہاں بکتم عدم رفتے ہمچو اوّل بار
نوشتہ بر در فردوس کاتبانِ قضا ۔۔۔ نبی رسول و ولی حیدر کرار

امام مبنی ہو النبی علی بود کہ علیؑ ز کل خلق فزوں است از صغار و کبار
زنام اوست معلق سما و کرسی و عرش زذات اوست مطبق زمین بدین ہنجار
علی امام علی ایمن و علی ایشان علی امین و علی سرور و علی سردار
علی علیم و علی عالم و علی اعلم علی حکیم و علی حاکم و علی گفتار
علی نصیر و علی ناصر و علی منصور علی مظفر و علی غالب علی صردار
علی عزیز و علی عزت و علی افضل علی لطیف و علی انور و علی انوار
علی است فتح فتوح و علی است [illegible] علی است فاضل و افضل علی صدر سردار
علی سلیم و علی سالم و علی مسلم علی دنی و علی صفدر و علی سردار
علی حنیف و علی صافی و علی صوفی علی قسیم قصور و علی است قاسم نار
علی نعیم و علی ناعم و علی منعم علی ہو اسد اللہ و قاتل کفار
علی ز بعد محمدؐ ز ہر چہ ہست براست اگر تو مومن پاکی نظر دریغ مدار
بحق نور محمد بآدم و بہ خلیل بحق شیث و شعیب و بہ ہود و کلم آزار
بحق دین محمد بخون پاک حسینؑ بحق مردم نیک و مہاجر و انصار
کہ نیست دین ہزار القول پاک رسول امام حیدر علی بعد احمدؐ مختار ہا
زبعد او حسنؑ است و حسینؑ محبت او مجوے جہل برین کار مومن دیندار

بدشمنان منشین حافظا تو لا کن
نجات خویش طلب کن بچار ہشت و چہار

کتاب اقتباس الانوار میں حضرت عبداللہ احراری اور لطائف اشرفی میں سید اشرف جہانگیر لکھتے ہیں۔ کہ ایک روز رسول اللہؐ بحالت تنہائی اس امر میں متفکر تھے کہ تمام اصحاب مجھ سے ہر قسم کے ظاہری احکام دریافت کیا کرتے ہیں۔ مگر کوئی اسرار باطنی کا طالب نہیں ہوتا۔ ادھر آپ کے دل میں یہ بات پیدا ہوئی تھی کہ ادھر فوراً علیؑ [illegible]ل میں بقدرت خدا آئے اور آپ نے حضرت کی

خدمت میں آکر اسرار الٰہی حاصل کئے۔ آنحضرتؐ نے خوش ہو کر فرمایا اے علی مجکو خدا کا فرمان یہی تھا کہ بغیر طلب کئے اسرار کو کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ خدا کا شکر ہے کہ تو اس کام کے لئے مخصوص ہو گیا۔ یا علی انت نظیری فی الولایتہ اللتی لعایتہ الحق۔ اور خواجہ معین الدین اجمیریؒ نے بھی اسی طرح کی روایت اپنے ملفوظات میں لکھی ہے۔

چنانچہ مولانا رومؒ ارشاد فرماتے ہیں ؎

مرا ہم جان و ہم جانان علی بود | مرا ہم درد و ہم درمان علی بود
محمد بود قبلہ گاہ عالم | ولی بر تخت دل سلطان علی بود
نبودار ی ز معراج محمدؐ | کہ بر شش ہفتم کیوان علی بود
اگر ایمان بحق داری بیان کن | کہ سر صورت قرآن علی بود
ہم او بود اول و آخر ہم او بود | بیان معنی فرقان علی بود

صفت سخاوت میں کسب سے ممتاز تھے آپکے تین روزوں میں جو کی روٹیاں مسکین یتیم اور اسیر کو دینے سے پورا سورۂ دہر خدا نے نازل کیا۔

مولانا جامی اور شاہ قاسم انوار فرماتے ہیں ؎

الا اے شہنشاہ ملکاً کبیرا | علی الحق توئی مومنان را امیرا
بنص قرآن و حدیث پیمبرؐ | ولی و وصی و خدا و نبی را
ترا میتوان گفت انسان کامل | کہ ہستی بمعنی سمیعاً بصیرا
چو کردی ادا صوم یوفون بالنذر | شدی ایمن از شرہ مستطیرا
بود یطعمون الطعام آنکہ دادی | بمسکین و دیگر یتیماً اسیرا
انا نخاف از خدا گشت ایمن | ز یوم عبوساً و از قمطریرا

حضرت شاہ سلیمان فرماتے ہیں ؎

اے برابر کرد ایزد با خلیلت در وفا ÷ آیتہ یوفون بالنذر است بر قولم گوا

بود با ایوب ہمسر در گہہ صبر و شکیب ✤ گشت با جبریل ہمرہ در رہ خوف و رجا
نوح را در شکر گر عبدالشکور گفت بہ از برائیت نسعیکم مشکور آمد بل اتی
گر بعزت مصطفےٰ امع اللہ بر کشید ✤ گشت منزل بہر اعزاز تو نص انما
عبادت کے وقت خدا کے سامنے آپکا چہرہ زرد ہو جاتا۔ اور
استغراق ہو جاتے کہ پیر سے تیر نکلنے کی خبر آپ کو نہ ہوئی۔

مولانا روم در مثنوی میگوید

او خیو انداخت بر روئے علی ✤ افتخار ہر نبی و ہر ولی

باب فضیلت

شاہ عبدالعزیز دہلوی لکھتے ہیں کہ محققین سنت کے نزدیک تفضیل
شیخین حضرت علی پر من کل وجوہ ثابت نہیں۔ اور جلیل القدر اصحاب
کبار مثل عبداللہ ابن عباس۔ سلمان فارسی عمار یاسر۔ ابوذر۔ مقداد۔ جابر
بن عبداللہ انصاری، زید بن ارقم۔ ابو سعید خدری حضرت علی کو تمام
صحابہ سے افضل و اشرف جانتے تھے۔ عقائد نسفی میں علامہ سعید الدین
تفتازانی لکھتے ہیں۔ کہ شیخین کی حضرت علی پر فضیلت کی کوئی وجہ ثابت
نہیں ہوتی لیکن ہم علمار سلف کے اعتقاد کی تقلید کرنے پر مجبور ہیں مگر
علمائے سلف کو بھی کوئی وجہ فضیلت میسر نہیں اور علمائے سلف اور
خلفائے زمانہ کی حالت یہ تھی۔ کہ پانسو برس تک اہلبیت پر علانیہ ممبر پر لعنت
و شتم کیا جاتا تھا اور ان کے ہاتھوں گیارہ امام شہید ہوئے ان کی اولاد
پر دوستوں پر برابر ظلم و ستم ہوتے آئے۔ حافظ جلال الدین سیوطی نے
ابن جوزی محدث سے روایت کی کہ اکثر محدثین (صحابہ کی فضیلت میں)
[illegible]

اسی زمانہ میں یہ خطبہ (کہ جس میں حضرت ابو بکر کو بعد انبیا خیر البشر کہا ہے) تصنیف کر کے ہر شہر و دیار میں جاری کیا گیا۔ اور ترتیب فضیلت صحابہ جسکو علمائے سلف نے اختیار کیا ہے۔ معاویہ کے خط سے ظاہر ہے ذکر ہے کہ خلفائے بنی اُمیہ کے زمانہ میں جبکہ ۲۵ علمائے عصر موجود تھے۔ علی اور دیگر ائمہ پر لعن تبرا کیا جا رہا تھا اک قوم النصاری کے ایلچی نے علانیہ کہدیا کہ تمہارے رسول اپنی بیٹی کی تعظیم و تکریم کو کھڑے ہو جاتے تھے اُس پر سلام بھیجتے اسکو بضعتہ منی فرمایا ہے ایسی بیٹی جس بہترین شخص کو دیجائے اُس کی قدر مسلمانوں کو بھی کرنی چاہئے۔ کہ اُس پر تبرا بھیجا جائے۔ ہم ایسے مسلمانوں سے تو کافر اچھے ہیں پھر تم اُن کو بُرا شیعوں کہتے ہو۔ یہ سُنکر خلیفہ تمام علما حاضرین دربار خاموش ہوئے۔ اور توبہ کی اُسی زمانہ سے علی کو خلیفہ چہارم کہنا اختیار کیا۔ اور معاویہ کو خاطی ٹھہرایا۔ اور مولانا عبد الرحمٰن لکھنوی لکھتے ہیں کہ ذبح کرتے وقت جبکہ جنید کا فرد ل نے شمر کو منع کیا کہ تجھکو خدا و رسول سے شرم و خوف نہیں ہے تو اُسنے فوراً اپنے عمامہ سے اک فتوے نکالکر اُن کی طرف ڈالا کہ جس پر دو سو علماء مولی نے قتل حسین پر دستخط کئے اور مہریں لگائیں تھیں۔ دسویں شیخین کی خلافت پر اُمت کا اجماع کہاں ثابت ہے۔ واقعہ کے خلاف ہے۔ انصار اپنا امیر سعد بن عبادہ کو جُدا بناتے۔ مہاجر اپنے کو امیر کہتے دیگر قبائل سوائے خود کو جُدا کہتے تھے۔ حضرت علی بوجہ دفن رسول سقیفہ مقام پر موجود نہ تھے۔ دو مرد بنی ہاشم صحابہ پر کبھی متفق نہ ہوئے۔ ظاہراً موافقت برتنے اور امور مملکت میں مشورے دینے سے صحابہ کا حق اور علی کی فاطمہؑ کی محبت ثابت نہیں ہوسکتی۔

گیارہویں خدا و رسول پر جان و مال فدا کرنا۔

کسی صحابی نے علیؑ کی طرح رسولؐ پر جان و مال اولاد قربان نہیں کیا
اسلامی لڑائیوں کے سوا بستر رسولؐ پر لیٹ کر خدا کی راہ میں جان
بیچی تو آیت :- ومن الناس من یشری نفسہ) نازل ہوئی
پیغمبر خدا نے غار ثور میں ان کے ساتھ رات گذاری اور خدا
نے درمیان پردہ کے ان کی حفاظت کی۔ تین رات دن وہاں مقیم رہے
اور تند و چالاک شتر مادہ پر سوار ہو کر مدینہ تشریف لے گئے اور میں
نے خدا کی راہ میں اُن کی مدد کرنا چاہی اور دل سے کہا کہ قتل ہو جاؤں
اور تیر ... کھاؤں۔ پھر حضرت علیؑ پا پیادہ جبکہ مدینہ کے قریب پہنچے
اور خبر پہنچی تو رسول اللہ مدینہ سے باہر تشریف لا کر ان کا استقبال
کیا چھاتی سے لگایا۔ اور پیروں کے آبلوں پر اپنا لعاب ملا۔ زخمی پیر
اچھے ہو گئے۔

خواجہ جمال الدین رومی فرماتے ہیں ؎

کرا جنگ اُحد ثابت قدم بود ۔ کرا بیتش محمدؐ محترم بود
کرا نار علی آورد جبرئیل ۔ کرا انا فتحنا گشت تا دیل
کرا در جنگ بنجوانند کرار ۔ کرا گویند پاکان صاحب نار

مناقب حافظیا میں ہے کہ حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی نقش
بندی نے علیؑ کی شان میں قصیدہ کہا ہے جنکے تین شعر یہ ہیں ؎

سر حلقہ خاکیاں علی بود ۔ سر سلسلۂ جہاں علی بود
او سر کمال مصطفےٰ بود ۔ با این کر السبقش کجا بود
این سلسلہ از طلا ناب است ۔ این خانہ تمام آفتاب است

حضرت مولانا روم شمس تبریز کے کلیات میں فرماتے ہیں

تا صورت پیوند جہاں بود علی بود ۔ تا نقش زمین بود و زماں بود علی بود
شاہے کہ ولی بود و وصی بود علی بود ۔ سلطان سخا و کرم و جود علی بود
راہے کہ بیان کرد خداوند در الحمد ۔ آن رہبر و آن راہ کہ بنمود علی بود
آن مرد سرافراز کہ اندر رہ اسلام ۔ تا کار نشد راست نیاسود علی بود
آن شیر دلاور کہ براہ طمع نفس ۔ بر خوان جہاں پنجہ نیالود علی بود
آن قلعہ کشائے کہ در قلعۂ خیبر ۔ برکند بیک حملہ و بکشود علی بود
چندانکہ نظر کردم و دیدم کہ حقیقت ۔ از ہر دو جہاں مقصد و مقصود علی بود
جبریل چو آمد ز بر خالق بے چون ۔ در پیش محمد شد و مقصود علی بود
آن نقطۂ توحید احد کز دم واحد ۔ جز او نفس وحدت نشنود علی بود
آن روئے مصفا کہ خداوند بہ قرآن ۔ بنواخت بجند آیت و بشنود علی بود
آن شہ کہ بشمشیر و سکا ز آئینہ دین ۔ زنگ ستم و بدعت بزدود علی بود
خاتم کہ در انگشت سلیمان نبی کرد ۔ آن نور خدائے کہ برو بود علی بود
آن شاہ سرفراز کہ اندر شب معراج ۔ با احمد مختار یکے بود علی بود
آن نکتہ محمی بشنو تا کہ بدانی ! ۔ آن یار کہ او نفس نبی بود علی بود
آن جا چو دوی شریک بود در رہ توحید ۔ میدان کہ یکے بود کہ بنمود علی بود
محمود نبودند مر آنہا کہ ندیدنا ! ۔ کاندر رہ دین احمد و محمود علی بود
ہارون ولایت ز پس موسیٰ عمران ۔ باللہ کہ علی بود علی بود علی بود
آن معنے قرآن کہ خدا در ہمہ قرآن ۔ کردش صفت عصمت و بستود علی بود
این سر بشنو باز ز شمس الحق تبریز ۔ کز نقد وجود دو جہاں بود علی بود

قصیدہ مولانا روم کلیات شمس تبریز ۵

اے مرغ خوش الحان نخوان اللہ مولانا علی ؛ تسبیح خود کن بزبان اللہ مولانا علی ع
آمش عظیم اسبت غفار فرد عالم است ؛ مولا و حق آدم است اللہ مولانا علی

پاک و منزہ از صفات محسوس گشتہ او بذات ؛ داد زکوٰۃ اندر صلوٰۃ اللہ مولانا علیؑ
خواہی کہ یابی زو نشان جان در رہ او بر فشان ؛ کو جان ہست و جان فشان اللہ مولانا علیؑ
سبحان من لا ینام پیدا از و ہر صبح و شام ؛ حج و نماز است و صیام اللہ مولانا علی
رزاق رزق بندگان مطلوب ہر یک طالبان ؛ ماموراً امر کن فکان اللہ مولانا علی
سلطان جلیل و بے نظیر پروردگار بے وزیر ؛ دارندۂ برنا و پیر اللہ مولانا علی
دارندہ لوح و قلم پیدا کن خلق از عدم ؛ میر عرب فخر عجم اللہ مولانا علیؑ
حکم سلیمان نبی میر فنت بر دیو و پری ؛ بود شش زنوا انگشتری اللہ مولانا علی
سر دفتر ہر انجمن علامہ مصر و یمن ؛ آں بردل لشکر شکن اللہ مولانا علی
مجموع قرآن مدحتش حمد و ثنا و عزتش ؛ نام بزرگی خدمتش اللہ مولانا علیؑ
ہم مومنان و مومنات وحش و طیور و ہم نباتات ؛ مقصود کل کائنات اللہ مولانا علیؑ
اشجار کوہ و بحر و بر ہم آسمان اندر نظر ؛ تسبیح گویندش بقر اللہ مولانا علی
در بندگی بندہ کمر اندر طلب ہر و بشر ؛ خوش ہادی است و راہبر اللہ مولانا علی
گر عاشق و راہ بین غرہ مشو خود را بہ بین ؛ وانکہ زجان و دل گزین اللہ مولانا علی
اے بندہ شیرین زبان از دیو گر خواہی امان ؛ ہر دم برآور تو زجان اللہ مولانا علیؑ

اے شمس دین جانباز جان دُرِ معانی بر فشان
تا آیدت در گوش جان اللہ مولانا علیؑ

خانہ کعبہ میں بحکم خدا پیدا ہونا۔ لعاب رسول چوسنا۔ آغوش میں پرورش پانا مہر نبوت پر چڑھکر بت شکن ہونا۔ عیسیٰ رُوح اللہ کا بیت المقدس میں نہ پیدا ہونے دینا۔ علی کو کرم اللہ وجہہ حیدر کیوں کہتے ہیں۔

باب ہفتم اہلسنت اصحاب کے طبقے اور تعریف

صحابی کہتے ہیں۔ اس قول کے مطابق تعداد صحابیوں کی اسقدر ہوتی ہے
"بوقت فتح مکہ تعداد دس ہزار۔ جنگ حنین میں بارہ ہزار، اور حجۃ الوداع
میں ایک لاکھ چوبیس ہزار، اور بوقت وفات رسول ایک لاکھ چونتیس ہزار
اصحاب کے طبقے۔ پہلا طبقہ وہ لوگ جو سب سے پہلے ایمان لائے حضرت
علیؓ حضرت خدیجہؓ۔ زیدؓ۔ ابوبکرؓ بالکل ۶ حد بعد جیسے عثمانؓ۔ ابوعبیدہؓ جراح
عمارؓ۔ طلحہؓ۔ سعید بنؓ زید۔

دوسرا طبقہ وہ جو دار الندوہ میں مسلمان ہوئے جیسے عمر بنؓ خطاب۔

تیسرا طبقہ جو ہجرت کرکے حبش میں جا رہے جیسے زبیرؓ بن عوام۔ عثمان بن
مظعون۔ عبدالرحمن بن عوف۔ حضرت جعفر طیار۔

چوتھا طبقہ۔ جو مقام عقبۂ اول میں مسلمان ہوئے یہی انصار کہلاتے ہیں
جیسے سعد بن معاذ۔ سعد بن زرارہ۔

پانچواں طبقہ۔ جو عقبۂ ثانیہ میں مسلمان ہوئے۔

چھٹا طبقہ۔ جو عقبۂ ثالثہ میں مسلمان ہوئے۔ جو ستر آدمی تھے۔

ساتواں طبقہ وہ مہاجر جو پیغمبر کی ہجرت کے بعد شامل ہوئے۔ جبکہ
رسول مسجد قبا میں تھے۔ (۸) طبقہ اہل بدر کبریٰ (۹) طبقہ وہ جنہوں نے ہجرت کی
درمیان جنگ بدر و صلح حدیبیہ طبقہ دہم وہ جنہوں نے بعد بیعت رضوان
سنہ ۶ھ میں مقام حدیبیہ درخت سمرہ کے نیچے بیعت کی۔ طبقہ جو بعد بیعت
حدیبیہ اور قبل فتح مکہ کے ہجرت کرکے مہاجرین میں داخل ہوئے طبقہ ۱۲
جو بروز فتح مکہ بخوف شمشیر مسلمان ہوئے جیسے ابوسفیان وغیرہ طبقہ ۱۳
اصحاب اہل صفہ۔ جو فقرا میں تھے۔ نہ گھر رکھتے نہ کنبہ جیسے ابوہریرہ ابوذر بعض
اصحاب مرتد بھی ہو گئے۔ عبداللہ ابی سرح حاکم مصر جسکے ظلم سے عثمان مقتول ہوئے
مالک ابن نویرہ۔ عمر بن معدیکرب۔ مسیلہ بن یمامہ کذاب اور اسکی زوجہ سماۃ

سفاح بنت حارث تمیمی۔ تاریخ مروج الذہب از ابوالحسن مسعودی ۳۳۲ھ میں لکھی گئی۔

سبب وفات حضرت عائشہؓ۔ تاریخ حبیب السیر جلد اول۔ ربیع الابرار از زمخشری۔ کامل الصناعہ مناقب مرتضوی تاریخ حافظ تاریخ صبح صادق جبکہ اہل مکہ و مدینہ نے معاویہ کیجانب سے یزید کی جانشینی کو قبول نہ کیا تو معاویہ ہزار سوار لیکر مدینہ کے باہر خیمہ زن ہوا۔ اور مسجد نبوی کے ممبر پر جاکر اہل مدینہ کو یزید کی جانشینی و خلافت پر ترغیب دی حضرت عائشہؓ نے علانیہ اُس کی مخالفت کی۔ معاویہ بہت رنجیدہ ہوا۔ پس معاویہ نے اپنے قیام گاہ میں اک کنواں کھدواکر اسمیں چونہ ڈالا اس کا منہ خس و خاشاک سے بھر کر سفید چادر بچھادی۔ اس پر آبنوس کی کرسی رکھی حضرت عائشہؓ کو دعوت کے بہانہ بلاکر کرسی پر بیٹھایا۔ فوراً وہ کنویں میں جا پڑیں۔ کنوین کا منہ بند کر کے مدینہ سے معاویہ نے کوچ کیا۔

تفسیر کشاف کے علاوہ دستور الحقائق وغیرہ کتابوں میں ہے کہ سادات کے پیچھے چلو ان کو اپنے سے بہتر جگہ پر بیٹھاؤ خواہ وہ ناخواندہ کیوں نہ ہوں۔

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ کسی قوم کے عالم اور متقی کو بھی سید کی بیٹی لینا جائز نہیں۔ ترجمہ حدیث رسول ہے کہ بروز قیامت میں چار آدمیوں کی شفاعت کروں گا۔ خواہ وہ بڑے گناہگار ہوں ایک اُس کی جو میری اولاد کی تعظیم کرے۔ دوسرا وہ شخص جو ان کی حاجات پوری کرے تیسرا وہ کہ جو سادات کے پریشان کاموں میں کوشش کرے۔ چوتھا وہ شخص کہ جو سچے دل سے اور زبان سے اُن کو دوست رکھے۔ ایک حدیث

اکرموا اولادی۔ الصالحون للّٰہ والطالحون لی۔
لوگو میری اولاد کا اکرام کرو۔ جو نیک ہیں اُنکا اکرام خدا کے لئے کرو۔ اور جو اولاد بد ہے۔ اُن کی تعظیم وتکریم میرے لئے میری خاطر سے کرو۔ بس فقہا نے کہا ہے کہ سیادت کا شرف فسق و فجور کرنے سے زائل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ شرف ہمارے نبی کی نسل سے پہنچا ہے۔ اور سادات کے علاوہ دیگر اقوام کے گنہگار لوگوں کا شرف گناہ کرنے سے زائل ہو جائے گا۔
شیخ عبد الحق محدث دہلوی اپنے باپ شیخ سیف الدینؒ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ شیخ امان اللہ پانی پتی اپنے طالب علموں کو بیٹھ کر پڑھایا کرتے اور جب کوئی بچہ سید کا کھیلتا ہوا سامنے آگیا تو وہ فوراً کھڑے ہو جاتے اور جب تک وہ سامنے موجود رہتا برابر کھڑے رہتے۔ لوگوں نے سبب پوچھا تو جواب دیا کہ یہ کیسے مجھ سے ہو سکتا ہے کہ اولاد رسول کھڑی رہے۔ اور امان اللہ اسکے سامنے بیٹھا رہے۔ حدیث رسول ہے۔ کہ جو میرے اہلبیت کو اذیت دے ظلم و جور کرے اُس کو اپنا محکوم کرے اس پر جنت حرام ہے کیونکہ آل رسول کی اذیت سے رسول کو اذیت ہوتی ہے۔ تفسیر کشاف میں ہے کہ ہمارے پیغمبر آل ابراہیم سے ہیں۔ اور حسنینؑ بھی اولاد رسول ہونے سے آل ابراہیم ثابت ہیں۔ رسول نے فرمایا کہ خدا نے کنانہ پسر اسمٰعیل کو ان کی سب اولاد سے بزرگ کیا۔ اور قبیلہ قریش کو کنانہ سے بزرگ کیا اور قبیلہ قریش میں قبیلہ بنی ہاشم کو افضل کہا اور بنی ہاشم میں صرف اولاد علی و فاطمہ کو افضل کیا بوجہ افضیلت رسول اکرم کے۔ رسول اکرم نے فرمایا مسلمانو حسنؑ و حسینؑ میرے فرزند دنیا و آخرت میں سب سے افضل ہیں اور ان کے باپ اُن سے افضل ہیں۔
پارہ میں آیت ہے یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین

سے مراد اہلبیت علیؑ و فاطمہؑ اور اُن کی اور اولاد حسنؑ و حسینؑ مراد، اور حسینؑ کی اولاد میں نو امام مراد ہیں۔ اے ایمان والو خدا سے ڈرو اور سچوں کیساتھ ہو جاؤ اور ان کو ہی صادق کیوں خدا نے ارشاد فرمایا۔ اسلئے کہ خدا کے نزدیک صادق وہ شخص ہے کہ جسکی پیشانی کسی وقت ذرا بھی بتوں کی طرف نہ جھکی ہو۔ سوال اولاد رسول کو سادات کیوں کہتے ہیں؟

جواب: رسول کے قول سے آپنے فرمایا:۔

یا علی! ابناءک من فاطمہ سادات لانھا بضعۃ منی وانا سیدٌ فھم سادات (۲) انا سید ولد آدم و علی سید العرب و فاطمہ سیدۃ نساء العالمین والحسن والحسین سید شباب اھل الجنۃ

ترجمہ:۔ اے علی تیرے دونو بیٹے فاطمہ سے سادات ہیں کیونکہ میری بیٹی فاطمہ کل عالمین عورتوں کی سردار ہے اور میں سید ہوں پس وہ سب سادات ہوئے۔

دوسری حدیث۔ میں اولاد آدم کا سید و سردار ہوں اور علی میرا چچا زاد ملک عرب کا سید ہے اور فاطمہ تمام جہاں کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسنؑ اور حسینؑ کے کل جوانوں کے سردار ہیں۔

آل رسول سادات کو خوزادہ اور شہزادہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ مومنوں کے امیر اور متقیوں کے امام ہیں اور حسنؑ و حسینؑ ان کے بیٹے شہزادہ اور خوزادے کہلائے گئے اور ان کے مقلد سچے دوست اُن کے پیچھے جنت میں جائیں گے۔

قال النبی علیہ الصلواۃ والسلام یا علی اوّل من یدخل الجنۃ انا وانت و فاطمہ والحسن والحسین قال یا رسول اللہ فمحبونا قال من ورائکم۔

سوال کیا وجہ ہے کہ قرآن اور احادیث سے سادات کی محبت و عظمت

کا رواج نہیں ہے بلکہ بعض مسلمان بھائی سادات کو حقارت اور نفرت سے دیکھتے ہیں۔ جواب یہ ہے کہ احادیث و تفاسیر و تواریخ قدیم کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر احادیث اہلبیت سادات کے فضائل و کمالات کے بارے میں وارد ہوئی تھیں ان کو قوم بنی امیہ اور بنی عباس کے اُن بادشاہو نے جو دشمن آل رسول تھے۔ چھپایا اور اختلافات میں ڈلوایا۔ برسوں ممبروں پر بُرا کہا اور بعض منصف خدا ترس عالموں نے ظاہر کیا بھی تو عام لوگوں نے کثرت پر عمل کیا۔ پھر بعد رسول اور فاطمہ کے علی کو اور حسنؑ و حسینؑ کو اور ان کی اولاد کو ظلم و ستم کر کے قتل کیا۔ اُن کی اولاد اور اصحاب کو اور محبت کرنے والوں کو کئی سو برس قتل کیا۔ زندہ دیواروں میں چنوا دیا۔ جو زندہ رہے انھوں نے خود کو چھپایا نام کو اور اعتقاد کو چھپایا۔

سلطان عمر ابن اللیث بادشاہ بلخ اپنی مجلس میں سادات کو دائیں جانب اور علماء فقہا کو بائیں بٹھایا کرتا ایک روز کوئی عالم آیا اور سلطان سے مصافحہ کر کے سادات کے برابر جا بیٹھا۔ یہ دیکھکر بادشاہ نے اُس سے پوچھا کہ اسوقت موجودہ حاضرین دربار میں کون زیادہ افضل اور اشرف معلوم ہو رہے ہیں۔ عالم نے جواب دیا کہ سادات ہیں دوسرے علماء فقہا ہیں۔

تب بادشاہ نے کہا کہ میرے دو لڑکے ہیں اس بات کی تمنا کرتا ہوں۔ کہ ایک میرا لڑکا عالم و مفتی بن جائے اور دوسرا لڑکا سید بنا دیا جائے تو یہ دونوں شرافتیں بھی میرے خاندان میں آ جائیں۔ عالم نے جواب دیا کہ تمہارے ایک بیٹے کو میں چند سال میں عالم فاضل فقیہ اور مفتی بنا سکتا ہوں۔ مگر دوسرے لڑکے کو سید بنانا میرے امکان سے باہر ہے وہ شرف خدا کے ہاتھ ہے یہ ساداتی شرف ہوتا ہے اگر وہ اپنے سارے عمل کو چھوڑ دے تو پھر ویسا ہی بیکار ہے کہ جیسے بے پھل اور بے سایہ درخت ہوتا ہے۔

یہ باتیں سُنکر بادشاہ نے فوراً اس عالم کو اپنے دربار سے نکلوا دیا۔ کہ جو اپنی مرضی سے بلا اجازت بادشاہ کے پاس جا بیٹھا تھا۔ اور اُس نے اپنا مرتبہ نہ پہچانا۔ اپنے علم اور عقل سے کچھ کام نہ لیا۔

نوٹ از مولف خدا نے بذریعہ احادیث رسول مسلمانوں کو فقط اہلبیتؑ کی اطاعت و خلافت منوانے کا قطعی حکم دیکر تا قیامت مسلمانوں کے مذہبی جھگڑوں کا فیصلہ کر دیا ہے اب یہ مسلمانوں کا قصور، اور ان کی قانون شکنی ہے۔ کہ قرآن کو تنہا مانیں اور اہلبیت کو امام و خلیفہ رسول نہ مانکر اپنی رائے سے چند اصحاب کو مانیں اور اہلبیت کو معہ اُن کی شان کی آیات و احادیث کو معطل بیکار کر کے نظر انداز کر ڈالیں۔ اور پھر بغیر معرفت و اطاعت و خلافت تسلیم کئے آل رسول سے اُمید شفاعت و نجات رکھیں۔

شاہ شمس الدین التمش نے سادات کو مکرم و معظم سمجھا۔ انعام و اکرام کیا۔ چنانچہ سید مبارک غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے دربار عام و خاص میں بٹھاتا اور سید قطب الدین کو اپنے دائیں جانب جگہ دیتا اور یہ اُن سے کہتا کہ تمہارے جد کے طفیل میں یہ بادشاہت مجکو ملی ہے میں تو ایک تُرک عجمی ہوں مجکو قیامت میں اپنے دامن سے وابستہ رکھنا۔

قصیدہ حضرت شاہ نظام الدین اولیاؒ در شان حضرت علی کرم اللہ وجہہ

اگر خواہی کہ در محشر شفیعت مصطفیٰ باشد
قسیم جنت و دوزخ علی مشکلکشا باشد
امامت رائیسے شاید کہ شاہِ اولیا باشد
بزہد و عصمت و دانش مثال انبیا باشد
امام دین کسے باشد کہ در وقت ولادت او

اگر تو چاہے کہ قیامت میں محمد مصطفیٰ تیری شفاعت کریں اور علی مشکلکشا جنت و دوزخ کے بانٹنے والے ہوں۔
یہ اعتقاد اور علم و فضل اور عصمت و زہد میں انبیا کی طرح ہو۔ اپنے دل میں قایم رکھ

بود در کعبہ کعبہ زگوشش دو صفا باشد
امام حق سے باشد کہ وہ در طینت آدم
پیمبر را ہم بودہ ولایت را سزا باشد
امام دین کسے باشد کہ چوں تاج و کرامش
بفرق از ہمائی تاج و کراز نما باشد
امام حق کسے باشد کہ اندر غزوۂ خندق
بکشت آں عمرو کافر را کہ تا دیں بر ملا باشد
امام حق کسے باشد کہ گر صف آید از عنتر
نیندیشد سر موئے و در عین غزا باشد
امام حق کسے باشد کہ در امر خدا ہرگز
نکردہ ہیچ کارے کہ آں کار سے خطا باشد
امام حق کسے باشد کہ ہمچو کند او در خیبر
نبی گفتش کہ یا حیدر نگہبانت خدا باشد
امام حق کسے باشد کہ باشد ساقی کوثر
ہم آں آب بقا باشد ہم آں شاہ ولا باشد
امام حق کسے باشد کہ اندر جنگ قرآں
ہمہ ہر آیت کہ بر خوانی در او مدح و ثنا باشد
امام حق کسے باشد کہ اندر مصحف روئش
نوشتہ آیۂ رحمت چو خط استوا باشد
امام حق کسے باشد کہ یزداں بست عقدش
بہ خیر النساء زوجہ و خسرش مصطفیٰ باشد

(۳) دین کا امام وہی ہو کہ بوقت ولادت کعبہ میں
پیدا ہو اور کعبہ اسکے قدموں سے پاک و
صاف ہو جاوے۔ امام برحق وہی ہوتا ہے
کہ جو پہلے سے خلقت آدم سے پیغمبر کے ساتھ ہے
اور وہ ولایت کے لائق ہو۔ دین کا امام
ایسا ہوتا ہے کہ خدا کی طرف سے خلعت تاج
جسکا عطا ہو تو فرق پہ ہمائی کا تاج اور سر کا
آویزہ ہمارے دیکھا اللہ و رسول نے اسکی کرسی ہو۔
امام برحق وہ ہوتا ہے کہ جو جنگ خندق کے
اندر عمر بن عبدود کو قتل کر ڈالے تاکہ دین اسلام
آشکار ہو جائے۔ امام برحق وہ ہوتا ہے کہ
اگر مرحب و عنتر جیسے بہادر پہلوانوں کی صف میں
سامنے آجائے تو جنگ کے وقت مطلق نہ ڈرے۔
امام برحق وہی ہے کہ خدا کے احکام میں کبھی
خطا کا کوئی کام نہ کیا ہو۔ امام برحق وہی ہے
کہ جب دروازہ خیبر اکھاڑ ڈالے تو نبی دعا کریں کہ
اے حیدر تیرا نگہبان خدا ہے۔ امام حق وہ ہے
کہ ساقی کوثر ہو اور وہ صاحب آب بقا ہو اور وہ
شاہ ولایت ہو۔ امام برحق وہ ہے کہ تمام قرآن میں
جس آیت کو پڑھے اسی کی مدح و ثنا موجود ہو۔
امام برحق وہ ہے کہ جسکے قرآنی چہرہ میں ایک سمت
باری خدا استوا کی طرح لکھی (صلوی) نظر آوے۔

(۱۳) امام برحق وہ ہے کہ جس کا نکاح عرش پر
خدا نے باندھا ہو اور فاطمہ خیر النساء زوجہ اور مصطفیٰ جیسا خسر ہو۔

امام برحق کسے باشد کہ در شروع نبی یکسر
ہر مشکل کہ در یابی ترا مشکل کشا باشد

امام برحق کسے باشد کہ با سبطین و با زہرا
نبی را نفس نفسی بزیر یک ردا باشد

امام حق کسے باشد کہ آں رای ہمیں زاد
ز مغرب شمس برگردد کہ تا فرضش ادا باشد

امام حق کسے باشد کہ دادہ اش دختر
خدا ہم دلدل و خنجر کہ تا خیبر کشا باشد

امام حق کسے باشد کہ باشد بت شکن در دیں
نہ ہمچوں آں جنبی بہ پیکر معبود دیں ریا باشد

سوال کردہ اند یاراں ازاں سلطان دین پرور
ز بعد احمد مرسل خلافت را کرا باشد

وصیت کرد با امت محمد در غدیر خم
علی ابن ابی طالب خلافت را سزا باشد

ہمہ گفتند بخ بخ مرحبا ابن ابی طالب
امام عادل و فاضل بغیر از تو کجا باشد

ز اقرار خود آں یک کس بانکار آمدہ آخر
کہ ان الاصل لا یخفی بحدیث مصطفیٰ باشد

برائے جیفہ دنیا خلاف امر حق کردہ
سزائے آنچناں مردوداں بجز دوزخ کجا باشد

امام برحق وہ ہے کہ نبی کی شروع میں جو مشکل
جسکو معلوم پڑے تو وہ اسکا مشکل کشا ہو

امام برحق وہی ہے کہ جو حسنین و فاطمہ زہرا کے ساتھ
نبی کا نفس ہو کر ایک چادر تطہیر میں لیا جاوے

امام برحق وہ ہے کہ جسکی رائے سے بموجب مغرب سے
سورج اسلئے پلٹے کہ وہ نماز عصر ادا کرے۔

امام برحق وہ ہے کہ جسکو نبی نے دختر دی ہو اور
خدا نے دلدل اور ذوالفقار خیبر فتح کرنے کو دی ہو

امام برحق وہ ہے کہ جو دین میں بت شکن ہو اور
اس ... دین میں کسطرح نہ ہو کہ جسکا خدا مکر و ریا ہو

سلطان دین بعد نبی سے اصحاب نے سوال کیا
کہ بعد احمد مرسل خلافت کسکو ملیگی۔

محمد مصطفیٰ نے اپنی امت سے غدیر خم مقام پر وصیت کی
کہ علی ابن ابی طالب خلافت کا حقدار ہے۔

تو یہ سنکر سب اصحاب نے بخ بخ مبارک ہو علی
ابن ابی طالب کہکے کہا کہ تجھ ایسا امام عادل و
فاضل کہاں ہوگا۔ اقرار خلافت کرکے
ایک شخص نے آخر میں انکار کر دیا۔ کیونکہ
حدیث رسول ہے کہ اصل کسی کی چھپتی نہیں
ظاہر ہو جاتی ہے۔

مردود دنیا کی خاطر اسنے حکم خدا کے خلاف کیا
ایسے کمینوں کی سزا سوائے جہنم کہاں ہوگی

زنسل مصطفےٰ امام او درایں رہ رہبرے باشد
کہ باعد پاک و معصوم و زنسلش خیر النسا باشد
امامے آنچناں اے دل اگر خواہی ز من بشنو
حسن ابن علی ما بجانش مرتضےٰ باشد
حسین ابن علی مارا بہ مذہب شیخ زیبا ست
کہ اندر ہر دل مارا جفالیش ملتجی باشد
علی زین العباد آمد مطہر ذات طاہر دل
کہ پیش شیعہ حیدر بہ عصمت مقتدا باشد
محمد ابن عابد چوں صراط مستقیم آمد
اولی الامرے چناں بحکم دلیل رہنما باشد
بہ جعفر صدق پیش آید کہ او خود صادق الوعد
سراج ملت احمد بامر کبریا باشد
بکاظم التجا بستم کہ از نور وجودِ او
چو موسیٰ صد ہزاراں قسم مناجاتش روا باشد
ہوائے روضۂ گر داری بسلطان خراساں ہو
کہ مفتاح در جنت علی موسیٰ رضا باشد
ز بہر دخل جنت دال تقی ما شافع و نافع
کہ او چوں جد خود فردا شفاعت خواہ باشد
امام دین نقی دارداں امین شو تو از دشمن فخ
کہ باہر چنیں شاہے ترا جنت روا باشد
مرا در مرکز عالم محمد حجت قائم
بامر حق شود ظاہر ختم اولیا باشد

پھر فرماتے ہیں کہ مصطفےٰ کے نسل اس راہ اسلام
میں ایسا رہبر ہے جو معصوم ہو اور اسکی زوجہ خیر النساء ہو
اے دل اگر وہ امام چاہے تو مجھ سے سن حسن
بیٹے علی کا مقام مرتضےٰ کے ہیں۔
حسین ابن علی ہمارے مذہب کی خوبی حد زینت میں کہ
جنکے ظلم و ستم کا ذکر ہمارے دل کے واسطے دعا و التجا
کرنے کا باعث ہوئے
علی زین العباد پاک ذات اور پاک دل ہیں
جو کہ شیعان حیدر کے نزدیک عصمت میں مقتدا ہیں
محمد باقر ابن عابد صراط مستقیم کیطرح دنیا میں
بحکم اولی الامر اور دلیل رہنما ہیں
ان کے بعد امام جعفر صادق میرے جو کہ خود
صادق الوعد ہیں بحکم خدا اسے وہ سراج (چراغ)
ملت احمد ہیں۔ بعد امام موسیٰ کاظم سے التجا
کرتا ہوں کہ جنکے وجود کے نور سے موسیٰ کیطرح
لاکھوں مرتبہ مناجات کرنی روا ہوا۔ اگر تجھکو
زیارت روضہ کی خواہش ہو تو سلطان خراساں
امام موسیٰ رضا کیجانب رخ کر ہو کیونکہ دروازۂ جنت
کی کنجی خود علی موسیٰ رضا ہیں۔ جنت میں داخل
ہونے کے لئے امام محمد تقی کو اپنا شافع و نافع بنا کیونکہ
وہ اپنے جد کی طرح روز قیامت ہمارے شفاعت
خواہ ہونگے۔ ان کے بعد دسویں امام علی نقی کو
دین کا امام سمجھ اور دشمن سے بیخوف ہو جا کہ ایسے بادشاہ کی محبت و مہر سے تجھکو

نظام الدین حیا دارد کہ گوید بندہ شاہ ام
ولیکن قنبر او را کمینہ یک گدا باشد
(۳۵) - نظام الدین خود کو بندہ

جنت رعا ہو جائے گی۔
امام محمد مہدی اس مرکز عالم کی مراد حجت خدا
قائم ہیں بحکم خدا ظاہر ہوں گے۔

شاہ کہنے سے شرماتا ہے ہاں اُن کے غلام قنبر کا اک کمینہ گدا ہو سکتا ہے۔
چند اشعار از قصیدہ عروۃ الوثقیٰ در مناقب علی مرتضیٰ از حکیم نظیر حسن خان
سخا دہلوی مطبع عزیزی آگرہ مطبوعہ سراج الفیض اپریل سنہ ۱۹۲۳ء
باہتمام مولوی اساس الدین احمد (نقل عبارت دیباچہ قبل متن و شرح قصیدہ)

ھو العلی الاعلیٰ و ھو العلی العظیم

رسیدہ سلسلہ ام بصوفی عالی ÷ نہ سنی متعصب نہ شیعہ غالی
من طالب اعتدالم اے بار الٰہ ÷ احباب ز افراط و ز تفریط تباہ
در ظلمت اختلاف ادیان و ملل ÷ قرآن و حدیث است مشعل راہ

تمہید از کتاب علی الناقد صفحہ اول مطبوعہ جونپور

باسماء الرجال دیگر فرق بربابت مناقب صحابہ ضعیف روایات رسول سے
منسوب کردہ بعہد معاویہ ضعیف و موضوع احادیث اعتقاداً آنکھ بند کر کے
قبول کی جاتی رہیں مگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل کی اکثر احادیث ضعیف
اور بے اثر کر کے معطل کی جاتی ہیں۔ اکثر احادیث اعتقاداً چھپائی گئیں
ان پر جھوٹے الزام لگائے۔ تمام ممالک اسلامیہ میں ابتدائے خلافت
حضرت علی ۳۵ھ سے حضرت عمر ابن عبدالعزیز رحمۃ اللہ کے زمانہ خلافت
۹۹ھ سے ۱۰۱ھ کے درمیان تک
خطبہ جمعہ میں برسر منبر حضرت علی پر لعن تبرا علانیہ ادا کیا جا رہا تھا
بلکہ بعض غیبت کے سوا خود حضرت علی و امام حسن و امام حسین و امام زین
العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق کے اپنے عہد میں بلکہ ان کے

روبرو بھی کہا جاتا تو صبر کرتے۔ چنانچہ خلیفہ بن عبدالعزیز نے بیٹھتے ہی بنوکرار پھر فدک اور خمس کی آمدنی سادات بنی فاطمہ کا حق ان کو واپس دینے لگے اور بنی امیہ کے بعد بنی عباس کے دور میں بعہد معتمد عباسی امام عسکری کو زہر دیتے وقت سنہ ۲۶۰ھ میں سوا دوسو برس تک سادات فاطمی کے قتل کا سلسلہ جاری رہا۔ وطن سے نکال دیا۔ مقید کیا۔ گیارہ اماموں کے معتقدین عورتوں مردوں اور بچوں۔ جوانوں کی ہلاکت کی تعداد تو لاکھوں سے زیادہ ہو گئی۔ ان کے فضائل اور معجزوں کے بیان کرنے والوں کو سزائیں دیں۔ عالموں کو مناقب علی کی مٹانے اور صحابہ کے فضائل کیلئے صدہا احادیث وضع کر کے رسول سے منسوب کی گئیں۔

دیگر علامہ عصر ابو جعفر اسکافی وفات سنہ ۲۴۰ھ نے اپنی کتاب نام نقص عثمانیہ میں اس بابت بہت کچھ مظالم کی کیفیت لکھی۔ بخوف طوالت عربی عبارت کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ "حکومت بنی امیہ وغیرہ نے اپنے عالموں کو مناقب اہلبیت چھپانے عام خاص کو لعن و تبرا کرنے کی تاکید کی۔ ان کا خون بہایا۔ بس تو جملہ اہلبیت اور ان کے معتقدین مقید ہوتے قتل ہوتے اور جان و مال کی بربادی سے خائف رہتے، جو کوئی ان کے پاس جاتا تو سختی سے روکا جاتا۔ اور محدثین کا تقیہ اس درجہ بڑھا تھا کہ علی کا نام حدیث میں لیتے وقت چھوڑ دیتے یا قریش رجل کہہ دیتے۔ اکثر علمائے صحابہ کے فضائل کی حدیثیں بحکم معاویہ وضع کیں علی کی بابت احادیث کو ضعیف بنایا۔ معنوں میں حیلے اور تاویلیں بنا کر ان کو بے اثر اور بے قدر کر دیا۔ اس مقصد کو مفصل طور سے علامہ ابوبکر خوارزمی نے اپنی مکاتیب میں لکھا ہے۔ سنہ ۱۲۷۹ھ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۳۵ میں دیکھو۔ سبعۃ النجاۃ میں دیکھو علاوہ ان کے دیگر بڑی تاریخوں میں خلفائے اسلام کے ظلم و جور سادات بنی فاطمہ کے ساتھ لکھا ہے۔

علامہ جرجی زیدان کا فی مطبوعہ اسکندریہ کی تاریخ تمدن - اس کا اردو ترجمہ
بھی ہوا ہے - کتاب تدریب الراوی شرح تقریب امام نووی جس امام جلال
الدین سیوطی نے صفحہ ۲۲۸ میں دیکھو خلفائے بنی عباس کے مظالم ان کے معتقد
رعایا کے مظالم ان کے زمانوں سے گذرتے ہوئے کم و بیش ہر زمانہ میں ابتک
تجربہ سے ہر اک نے دیکھ لیے کہ بجز علی فاطمہ اور حسن حسین کے نام کے باقی نام آئمہ
کے خواندہ عالم حافظ مولوی ملا نہیں بتا سکتے فضائل و کمالات کی طرف اگر کوئی
اپنے اعتقاد سے کسی مجمع میں یا قوالی میں علی و اہلبیت کا ذکر کرتا ہے تو سامعین بد
بار ہونے لگتا ہے اور اگر کوئی شخص چاہے کہ میں روزانہ اہلسنت مجمع میں ذکر
اہلبیت سنایا کروں اور بیان کرنے لگے یا تو لوگ اسکو روکنے لگیں گے یا خود
حاضرین یکے بعد دیگرے کھسکنے لگیں گے - باوجود اسقدر روک ٹوک کے پھر
بھی علما و محدثین نے بقدرت خدا علی کے بہت کچھ فضائل مناقب درج کرنے
صواعق محرقہ میں ابن حجر نے صفحہ ۷۲ و صفحہ ۷۳ وغیرہ میں اور صحیح بخاری و مسلم
میں لکھا ہے کہ حضرت علی کے جسقدر فضائل ہیں اسقدر اصحابہ کیا اکثر انبیا
کے بھی نہیں ہیں - مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی کتاب تکمیل
الایمان میں لکھا ہے کہ اہلبیت سے محبت ایمان باعث نجات ہے - اور
ان کے جو مخالف بد عہدی بیوفائی حقوق کی پامالی کرنیوالے ہوں ان سے
ہماری دوستی نہیں نفرت اور بیزاری ہے - خدا ہمکو ان کے دوستوں کے
گروہ میں محشور کردے اور دنیا و آخرت میں ان کے دین پر موت دے -

فارسی قصیدہ کے ڈھائی سو اشعار میں صرف ۲۳ شعروں کا مطلب

بعد ختم ملاحظہ ہو -

امیر المومنین مولا علی ابن ابی طالب ⁂ اخ و صہر حبیب کبریا و شوہر زہرا

امام المتقین یعسوب دین نام او وصفش ⁂ یداللہ شاہ مردان شیر یزدان فضل او

علی خیر الوریٰ شوکت محمد مصطفیٰ صولت ٭ شفیع المذنبین دولت امام المرسلین ظہرا
علی معجز نما دستش علی مشکل کشا دستش ٭ علی دست خدا دستش ید اللہ اسمے از اسما
علی را علم ابراہیم و دم عیسیٰ بحر ان ٭ علی را فہم نوح و علم آدم تقوئے یحییٰ
علی و احمد بحق گو بمعنے یک بظاہر دو ٭ نبی در انبیا فرد و علی در اولیا یکتا
فدائے النفس پیغمبر ہمہ عالم ز من تنہا ٭ کہ شد حب علی اکبر رسالت را بہ قربیٰ
وزیر خواجہ عالم۔ نظیر عیسیٰ مریم ٭ چراغ خانہ آدم فروغ خاطر حوا
اگر پرسی ز جاہ او بخوان من کنت مولاہ ٭ بیک معنے است در ہر دو گر این مولا و آن مولا
عجب در معنے من کنت مولا میروی ہر سو ٭ علی مولے کجا آن معنے کہ پیغمبر بود مولے
زہے مغرب زہے مطلع یکے اعلیٰ یکے ارفع ٭ نبوت را نبی مقطع امامت را علی مبدا
تمسک بر من و تو بود واجب بحکم او ٭ بقرآن و بحسنین و علی و فاطمہ زہرا
بفرق اولیا پایت بدوش مصطفیٰ جایت ٭ بچرخ ہفتمین رایت بخلد ہشتمین مثوائے
ترا انوار رحمت یزدان دو عالم تابع فرمان ٭ اگر پیدا کنی پنہان وگر پنہان کنی پیدا
توئی آرائش کعبہ توئی پیرایش کعبہ ٭ ز تو آلایش کعبہ فنا چون شبنم از گرما
تو آن بدرے کہ بے نور تو ناقص مجمع انجم ٭ تو آن صدرے کہ بے رائے تو فاسد مجلس شورے
توئی فاروق و ہم فاروق توئی صدیق و ہم صدیق ٭ کسے گوید شود کاذب توئی ناطق توئی گویا
خداوندا بحق فخر عالم شافع محشر ٭ بحق فاتح خیبر بحق طاہرہ زہرا
بحق سید مسموم ابن مہبط یاسین ٭ بحق سید مظلوم سبط مقصد طاہا
بحق سید سجاد آہ سرد سر تا سر ٭ بحق باقر ناشاد رنج و درد سر تا پا
بحق جعفر صادق بحق ناطق بحق عاشق ٭ بحق موسیٰ کاظم بحق گویا بحق پویا
بحق حضرت موسیٰ رضا راضی از یزدان ٭ بحق آن نقی و متقی جان و دل تقوے
بحق مہدی دین صاحب جلال عنایت کن ٭ بدنیا راحت دنیا بعقبیٰ راحت عقبیٰ
سخا از مرد ناقابل کند تقلید قاآنی ٭ کجا آن لعل رمانی کجا این مہرہ صما

(نوٹ) :۔۔ وسیلۃ النجاۃ صفحہ ۱۳۵ میں امام نسائی نے کتاب خصائص علویہ میں لکھا ہے
پر قول علی ہے کہ میں عبد اللہ و برادر رسول ہوں میں صدیق اکبر فاروق اعظم ہوں جو میرے
بعد کہیگا۔ وہ کاذب ہے۔ میں نے سات برس سب سے پہلے ہمراہ رسول نماز پڑھی ہے

شعروں کا خلاصہ مطلب (جناب حکیم نظیر حسن صاحب مدح حضرت علی میں
فرماتے ہیں :۔ (۱) ہمارے مولا آقا امیر المومنین علی ابن ابی طالب حبیب کبریا
کے چچا زاد بھائی اور داماد جناب فاطمہ زہرا کے شوہر ہیں (۲) علی بہترین خلق ہونیکے
بنا پر صاحب شوکت اور محمد جیسا دبدبہ رکھتے۔ گنہگاروں کی شفاعت کی دولت
رکھتے امام المرسلین کا طغرا ان کی مخصوص ہے (۳) علی کا ہاتھ معجزہ دکھانیوالا
مشکلوں کو حل کرنیوالا ہے۔ بہت سے ناموں میں ید اللہ بھی آپکا نام ہے۔
(۴) علی میں اولوالعزم انبیا کی صفتیں جمع ہیں آدم کا علم عیسیٰ کا تقوی ہے
نوح کا فہم جناب ابراہیم کا حلم ہے موسیٰ کا رعب ہے (۵) علی اور محمد مرایا حق کو
ظاہر اور حقیقت میں ایک ہیں۔ نبی تمام انبیا میں فرد یکتا علی اوصیا میں یکتا
(۶) میں صرف نفس پیغمبر خدا ہی نہیں تمام عالم فدائی ہے اس لئے کہ آیہ
قل لا اسئلکم علیہ اجرا سے حب علی و اہلبیت تمام مسلمانوں پر فرض کی گئی
ہے۔ (۷) خواجہ عالم رسول کے عزیز اور عیسیٰ بن مریم کے نظیر علی ہیں حضرت آدم
کے گھر کا چراغ اور حوا کے دل کی خوشی ہیں (۸) اگر علی کے رتبہ کو پوچھئے تو حدیث
رسول من کنت مولاہ کو سن جو بروز غدیر خم مجمع میں ہزار ہا حاجیوں کو سنائی
اور رسول نے علی کو اپنے مطلب معنے حاکم امت بنانے کیساتھ سب سے
بیعت اور مبارکباد دی علی کو دلائی۔ (۱۱) کیا اچھے رسول مغرب ہیں جن پر شعاع
نبوت کی انتہا مقطع پائی اور علی امامت مشرق کے مبدا اعلی قرار پاگئے۔ (۱۲)
رسول کے حکم حدیث ثقلین و سفینہ و حدیث ولایت من کنت مولاہ و آیہ خود لقربیٰ
کے بموجب میرے اور تمہارے سب کے اوپر اتباع و اطاعت علی و فاطمہ و حسینؑ

کی واجب ہو گئی۔ قرآن سے مذکورہ حدیثوں سے (۱۴) اے علی اولیا اللہ کے سروں پر تیرے پیر ہیں اور رسول کے دوش پر تیرے پیروں نے جگہ پائی۔ ساتویں آسمان پر تیری امامت و کرامت کا جھنڈا بلند ہے۔ اور آٹھویں بہشت تیری جائے پناہ ہے۔ (۱۵) اے علی رحمت خداوندی سے تیرے دونوں جہاں دنیا آخرت تابع فرمان ہیں۔ خواہ تو الٰہی اسرار پوشیدہ تو ظاہر کر دے یا جو اشیا ظاہر و ہویدا ہیں۔ ان کو پوشیدہ کر دے (۱۶) اے علی تو ہی کعبہ کی زینت اور روشنی ہے۔ . . . . اور تیری ہی وجہ سے کعبہ کی آلائش بتوں کی گندگی گرمی سے شبنم دور ہو جانے کی طرح فنا ہو گئی۔ (۱۷) اے علی تو وہ ملاء کامل ہے کہ تیرے بغیر انجمن مجمع اصحاب کی روشنی مانند ہے ناقص ہے اور تو وہ عمدہ (پریذیڈنٹ) ہے تیرے رائے کی روشنی سے مجلس مشورہ لے والوں کی فائدہ ہے۔ (۱۷) اے علی تو ہی صدیق و صادق۔ فاروق و فاروق اعظم بارشاد رسول ہے۔ اور تو ہی صدیق و فاروق ہونے کا مدعی گویا ہوا۔ جسکے مقابل بعد میں صدیق و فاروق کے مدعی کو تو نے ناوب کر دیا۔ (۱۸ و ۱۹) اے خدا بواسطہ فخر عالم شافع محشر اور بواسطہ علی و فاطمہ زہرا اور حسنین آل عبا و سید سجاد و محمد باقر امام جعفر صادق و موسیٰ کاظم اور امام موسیٰ رضا اور امام حسن عسکری اور بارہویں امام مہدی آخر الزماں کے دنیا میں مجھکو دنیا کی راحت اور عقبے کی راحت عطا کر۔ (نوٹ) اسی بحر اور ردیف و قافیہ میں جناب شاہ علی حسن سجادہ مرحوم جائسی کا قابل قدر قصیدہ ہے۔ جسمیں سو سے زیادہ شعر ہیں۔ اور حضرت نظام الدین اولیاء احمد صابر کلیری نے اور مولانا روم۔ اور شمس تبریز اور بو علی قلندر اور حافظ اور شیخ سعدی شیرازی مولوی جامی وغیرہ نے علی کے شان میں قصیدے۔ مناجاتیں اور نظمیں کہی ہیں اور اپنے مریدوں کو عمل کی تعلیم فرمائی۔

رسالہ اصول الایمان کے صفحہ ۳۵ میں مولوی محمد سالم صاحب نے جناب رسول اکرم سے یہ روایت لکھی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو علی کو خیر الناس اور خیر البشر نہ کہے وہ کافر ہے اسی طرح سے کتاب مختصر تنزیہ الشریعہ میں شیخ محقق نے لکھا ہے۔ جس اعتقاد پر۔ حافظ شیرازی نے فرمایا ؎

علی زبعد محمد نہ ہر کہ ہست بہ ہست ؛ اگر تو مومن پاکی نظر بہ غیر مدار
بعد از خدا بزرگی بنی بعد از نبی علی ؛ آگاہ شد کسے نہ ازین نکتہ جز ولی

بو علی قلندر فرماتے ہیں ؎

ذکر علی و آل علی ہست خوشگوار ؛ بر قلب عارفان خدا نقش استوار
ہیچکس از جز علی بہرۂ عرفان نیافت ؛ ہر کہ توسل گرفت حکمت لقمان بیافت
راہِ ہمین است یار گر تو بدانی بحق ؛ ہر کہ بدین راہ رفت روضۂ رضوان بیافت

مولانا عبد الحق دہلوی نے اپنے قصائد میں ذکر کیا ہے۔

بعد نبی عالم اسرار غیب
غیر علی ہیچ یکے را مگو
حب علی ہر کہ ندارد بسر
گرچہ مصلی است مسلمان مگو

من ابی المہدی السید شفیق حسن ایلیا۔ النقوی الواسطی

(امروہوی)

ذات باری نبیؐ نے پہچانی ؛ حد نہیں ہے۔ یہ انتہا جانی

ما عرفناک حق معرفتک ؛ ہے دلیل کمال عرفانی

رسُول اللہ کے معراج میں ہمراہ تم ہی تھے
ولی! میں ہم نشین سیدِ دیجاہ تم ہی تھے
سُنا جس وقت منبر پر سلونی کو تو یاد آیا
کہ بزم راز او حیٰ میں لِسان اللہ تم ہی تھے
ولایت سے کھلتی ہے دل کی کلی
وہ ہیں مومنوں کے حقیقی ولی
ہوا انما سے انہیں پر تو حصر
خدا۔ و رسولہٗ۔ اور علیؑ

"قصیدہ اسمیہ وصلیہ"

لاہو۔ این۔ اِلاّ ہو۔ گوشہ بگوشہ۔ کو بکو
ذرہ بذرہ۔ طف بطف۔ قطرہ بقطرہ۔ جو بجو
اول خلق ونفسہٗ۔ نور خدا و شان او
جلوہ بجلوہ۔ رُخ برُخ۔ دیدہ بدیدہ۔ دو بدو
نور نبیؐ و بوتراب۔ زیب حجاب در حجاب
دریا بدریا۔ مایما۔ غوط بغوط۔ شو بہ شو
مکہ و خانۂ خدا۔ یثرب و منزل کِسا
کعبہ بکعبہ۔ رُخ برُخ۔ قبلہ بقبلہ۔ رو برو
اولنا محمدؐ۔ آخرنا محمدؐ
سینہ بسینہ۔ سر بسر۔ شانہ بشانہ۔ ہو بہو
نہج بلاغت علیؑ۔ شانِ کلام ایزدی
لہجہ بلہجہ۔ لب بہ لب۔ جملہ بہ جملہ۔ ہو بہو

ذاتِ رسولؐ و مرتضیٰؑ - مصحف و آلِ مصطفےٰ
شعبہ بہ شعبہ - این بہ این - شمہ بہ شمہ - ہو بہو

باغ و بہارِ مصطفیٰؐ - کشتِ علیؑ و فاطمہؑ
غنچہ بہ غنچہ - گُل بہ گُل - خوشہ بہ خوشہ - بو بہ بو

روئے حسنؑ رُخِ حسینؑ - جلوہ طرازِ مشرقین
چہرہ بچہرہ - خط بخط - غازہ بہ غازہ - رُو بہ رُو

زُلفِ رُخِ محمدیؐ - کاکلِ روئے مہدویؑ
طرہ بطرہ - خم بخم - حلقہ بحلقہ - مو بہ مو

امر و نہی ز روئے حق - مقصد و جستجوئے حق
سورہ بسورہ - قل بہ قل - آیہ بہ آیہ - قوا بقوا

شاہا بخدمتِ حضور - وقتِ دُعا دمِ ظہور
مجرا بہ مجرا - رو برو - شکوہ بہ شکوہ - دو بدو

پیشِ رسولِ عالمین - محضرِ مقتلِ حسینؑ
نالہ بہ نالہ - اُف بہ اُف - گریہ بگریہ - ہا و ہو

یادِ غریب نالہ کش - شورِ فرات والعطش
دجلہ بدجلہ - یم بہ یم - چشمہ بہ چشمہ - جو بجو

وائے اسیرِ نینوا - تا بدمشق بے نوا
قریہ بقریہ - در بدر - صحرا بصحرا - کو بکو

لُطفِ الوہیت شفیق - بہرِ عبودیت رفیق
لمحہ بہ لمحہ - دم بدم - نقطہ بہ نقطہ - سُو بسُو

(بابت بقیۃ اللہ امام زمانہ مزید تعارف سے اثر حاصل کرو)

روح نبی و فاطمہ کی جان ہیں حسینؑ — مومن کا دین و مذہب ایمان ہیں حسینؑ
سابق کے انبیا پہ شرف برتری میں ہے — ہے فوقیت ملک پہ وہ انسان ہیں حسینؑ
انکے شرف کا ذکر بھلا کیا کوئی کرے — آیتیں ہیں اور امام ہیں قرآن ہیں حسینؑ

گلشن بادہ کشی میں نئی آئی ہے بہار — نرحبی پھول کی بو آتی ہے میخانہ سے
ساقیا خوب پلا آج تو ہے روز عید — اتنی بھر دے کہ چھلکنے لگے پیمانہ سے

گل باغ رسالت کی آمد

حکمراں جو ہے خدائی پہ وہ افسر آیا — کیوں نہ روشن ہو جہاں مہر منور آیا
بلبلیں شور یہ کرتی ہیں چمن میں کہکر — بارھواں باغ رسالت کا گل تر آیا

قطعہ از فضا لکھنوی

ہے دلکو شمع راہ ہدایت کا انتظار — یعنی ظہور حضرت حجت کا انتظار
دیدِ جمال مہدی دیں کے لئے فضا — کرنا پڑیگا ہمکو قیامت کا انتظار

پیمبر امن داماں قطعہ از سید علی شبیر حسینی

عالم ہے شور و شر سے پریشاں ترے بغیر — برپا ہے اضطراب کا طوفاں ترے بغیر
پردے سے اے پیمبر امن و اماں نکل — انسانیت ہے چاک گریباں ترے بغیر

ص ۲۶۹

شواہد النبوۃ ملا جامی۔ تاریخ خمیس علامہ دیار بکری۔ سنن ابن ماجہ مصر طبع ۲ کتاب البیان از حافظ امام گنجی شافعی مصر ص ۲۰ و ۲۱ و نور الابصار ص ۱۵۹ صواعق محرقہ ص ۱۰۰ ، روضۃ الصفا روضۃ الاحباب۔ ارجح المطالب و کشف الغمہ نواب صاحب پریا نوان وسیلۃ النجاۃ فرنگی محل لکھنو وجود حجت امامیہ مشن لکھنؤ وغیرہ میں ہیں۔ عوام مسلمانوں کو علم ہو کیونکر۔ جبکہ مذہبی عقاید

عمل صحابہ اردو میں شائع کرنیوالے آئمہ معصومین کے حالات وکمالات عمداً
چھوڑ دیتے ہیں اور مذکورہ عربی فارسی احادیث وتواریخ پڑھنے والے مدرسین
انکے معجزنما کمالات سے اثر نہیں لیتے۔ نمائندگان کے معائب اور غلطیوں سے
زبان بند کرلیتے ہوں۔ اور جو شیعہ یا تفضیلیہ فرقہ مودودی جماعت اسلامی
کیطرح نمائندہ بزرگوں کی خطائیں دکھا دیتا ہے وہی برا نتیجہ دیکھتا ہے۔
امام زمانہ آخری محمد حجت اللہ بقیہ اللہ کی ولادت ۲۵۵ھ میں اور پانچویں برس
۲۶۰ھ میں اپنے والد بزرگوار امام حسن عسکریؑ کی زہر سے وفات کے چند ایام
قبل بخوف اعداء از مصلحت خدا غائب ہونیکا ثبوت اور بروقت وفات پھر تشریف
لاکر اپنے والد کی نماز جنازہ پڑھانے دفن کرکے غائب ہوجانیکا ثبوت کتابوں میں
مذکور ہوچکا ہے باوجود اسکے پھر بھی امام کی بابت کہ وہ پیدا ہونگے والد کا نام عبداللہ
ہے ناواقف عوام میں پھیلا ہے۔ اعتراضات قدرتاً جدا ہیں۔ خواہ خضرؑ و الیاسؑ
زمین پر شیطان آدم سے تاقیامت صغریٰ وقت معلوم اور دجال زمین پر زندہ
ہوں۔ یا حضرت عیسیٰ روح اللہ بجائے زمین پر زندہ رہکر خضر و الیاس کیطرح
اہل زمین کو فائدہ پہنچانے کی بجائے چرخ چہارم سورج کے گرم طبقہ میں زندہ
موجود ہوا کریں اہل آسمان فرشتوں کی وہ مسیحائی کررہے ہوں۔ یا عقلاً ونقلاً
عبادت کیا کرتے ہوں۔ یا اپنے امام کے ظہور کی دعاؤں تمناؤں میں زندگی بسر کررہے
ہوں کوئی لب کشا نہیں ہوتا۔ آپکی ولادت چودھواں دن ماہ شعبان ۲۵۵ھ
گذر کر پندرہویں شب کو آخری وقت ہوئی جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے اس نیمۂ
شعبان شب کا نام قدرت نے شب برات اسلئے رکھا ہے کہ اسمیں ہزار ہا گنہگار
بندے آتش جہنم سے بری کئے جاتے ہیں۔ بلکہ صیام رمضان کی جس شب قدر میں
قرآن نازل کیا گیا ہے اس شب میں سورہ انا انزلنا فی لیلۃ القدر میں وہ لیلۃ القدر
جو خیر من الف شہر۔ ہزار ماہ کی شبوں سے افضل ہے۔ اسمیں آسمان سے بحکم ازلی

کل فرشتے امام زمانہ حجت اللہ آخری محمد مہدیؑ پر نازل ہوکر از جانب ربِ ذو الجلال طلوعِ صبح تک درود و سلام بھیجا کرتے اور جو امور و واقعات اس سال ہونیوالے ہونگے جملہ طبقوں کے فرشتے آپ کے سامنے ہر سال پیش کیا کرتے ہیں۔ اس رات کو مومن لوگ درود و فاتحہ کرتے نماز میں عمل خیر بجالاتے۔ مولود کرتے، امام کی شان میں قصیدے پڑھتے۔ اپنی مرادوں کے لئے عریضے و خواہشیں لکھکر کنوئیں یا دریا میں ڈالتے۔ صبح تک فرشتوں کیطرح اپنے اپنے مقام پر جمع ہوکر بیدار رہتے چراغاں کرتے اور شاہان وقت کی خوشی کیطرح اندر باہر بازاروں میں خوشیاں مناتے۔ آتشبازی چھوڑتے۔ شیرینی کے حصے ایک دوسرے کے یہاں بھیجتے۔ عیدین کیطرح نئے کپڑے بدلتے، گلے ملتے۔ امام زمانہ کے ظہور کی دعائیں مانگتے ہیں۔

اس شب برات میں حلوے کی جا بجا عام مسلمانوں میں تقسیم کیا، آتشبازی کا چلانا فرقوں میں بکثرت مروج ہند میں جس حاکم وقت سے ہو گیا ہو۔ بانی کا پتہ نہیں چلتا۔ ہاں ہر سال باوجود ممانعت مہذب آتشبازی میں لوگوں کا بعد معتدبہ جان و مال کی نقصان وہ ہو جانے پر بھی چھوٹے بڑے نہیں مانتے اور جو کچھ چاہتے ہیں گھر پھونک تماشا جان مال پھونک تماشا دیکھا کرتے رہتے ہیں۔

بابت ظہور امام آخر الزماں حضرت علیؑ کی پیشینگوئی

حضرت علیؑ اپنے بیٹے امام حسینؑ کو عربی اشعار میں ایک شعر سے اپنے آخری امام حجت کی بابت فرماتے ہیں جسکا اردو ترجمہ یہ ہے۔

اے بیٹے سن۔ جبکہ قوم ترک میدان جنگ میں اتر آئیں۔ اور کمال جوش و اضطراب سے مظاہرہ کریں تو میرے آخری فرزند امام مہدی کے ظہور کا انتظار کرنا۔

یعنی ایک عالمگیر جنگ کے موقعہ پر جبکہ ترک بھی کفر کے مقابل خود کو فنا

کرنے لگے اور ظاہر میں کفر کا مقابلہ کرنیوالا نہ ہوگا۔ تو امام وقت کا ظہور ہوگا۔
اسلام کی آخری نازک حالت کی بابت رسول خدا کا خود ارشاد ہے۔
ایک بڑی مصیبت و بلا میری امت پر نازل ہوگی جس سے بچنے کی کوئی صورت
نہوگی تو میرے آخری فرزند کا ظہور ہوگا اور دنیا سے ظلم و کفر مٹا کر عدل سے
معمور کر دیگا۔

اور بدیع البیان کے شرح میں ص۲۵۶ طبع ۱۲۹۳ھ منجم نے مسلمانوں کی حکومت
کی خبر دی ہے۔ حضرت علی فرماتے ہیں آل ہاشم میں امام مہدی کے غلبہ و
اقتدار سے زمین کے کل بادشاہ مغلوب ہونگے۔ اور ایک لغو کافر بادشاہ کی
بیعت کرلے یعنی جو ظلم کا دجال ہوگا وہ بھی مغلوب و فنا کیا جائیگا۔

علامہ ابن شافعی نے مطالب السئول میں لکھا ہے کہ امام زندہ ہیں جب اللہ کا
حکم ہوگا ظاہر ہونگے حضرت عیسٰی نازل ہونگے انکے پیچھے نماز پڑھینگے انکے ہمراہ
مخالفین کو مغلوب کرینگے۔

ینابیع المودہ میں حضرت علیؑ کے شعر کا ترجمہ ہے:۔ اے فرزند وہ میرا لخت جگر
ہمنام ہوگا میری جان اسپر فدا ہو۔ جب وہ ظاہر ہو تو اسکے ساتھ ہو جانا
اور اسکو چھوڑنا نہیں۔

پارہ اول:۔ الم ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین الذی
یومنون بالغیب کی شرح۔

آدمؑ کے پتلہ بننے کے بعد روح پڑنے سے مدتوں قبل تو آدمؑ کو بوجہ خلافت عظمت
دینے اور آدمؑ کو غیبی ایمان حاصل کرنے کے لئے اعلان سجدہ کا فرشتوں کو حکم ربی
ہوا۔ تو خدا کی جانب سے غیبی حکم سننے کے بعد وجود غائب پتلہ آدم میں روح
پڑنے پر سجدہ کے انتظار میں مدتوں منتظر رہا کئے۔ اعلان سے اول وجود غائب
کی معرفت حاصل کی گئی تو فوراً بلا تامل روح پڑتے ہی سجدہ تعظیمی کے لئے کل فرشتے

جھک پڑے۔

بخلاف انکے شیطان خود اپنی مرضی سے اپنے آتشین طبقہ سے نکلکر نورانی طبقہ ملائکہ کی صفوں میں بغیر حکم ربی جا گھسا۔ آدم خاکی غائب کے وجودی عظمت کی معرفت حاصل نہ کی۔ سجدہ سے منکر ہو کر اپنی بڑائی اور آدم کی کمتری کی دلیلیں خدا کے سامنے کرنے لگا۔ ایمان بالغیب نہ لانے پر متقین صفوف ملائکہ سے خود کو تا ابد خارج کر کے گمراہی کا لیڈر رہنا۔ نار جہنم گوارا کرنا پسند کیا۔ ایمان بالغیب کی سنت الہی آدم سے لیکر موسیٰ، عیسیٰ پیغمبر محمد کی ختم نبوت تک جاری ہو کر پھر بعد نبوت دور امامت اول علی سے آخر امام عصر کی ذات والا صفات تک تا قیامت باقی رہیگی۔

ہر نبی نے اپنی اولاد اور اپنے زمانہ کے لوگوں کو اپنے بعد آنیوالے غائب نبی اور اولیاء کی آمد پر ایمان لانے کی پیشینگوئی کی۔ اور آخری محمد اور انکے آل میں اوصیا کے نام اور صفات کی خبر دیتے رہے۔ مومنین آنیوالے غائب بھی کے انتظار پر بلا تامل ایمان لاتے جو مخالف ہوتے وہ منکر ہوتے اور پر اعتراض کیا کرتے۔ رسول کی آمد کی خبریں یہود و نصاریٰ کی کتابوں سے ان کے عالموں کو ہوتی تھیں۔ جنکا ول قبول کرتا وہ غائب رسول سے ملنے کے انتظار میں رہا کرتے۔ تواریخ میں متعدد نام منتظرین کے لکھے ہیں۔ انمیں سے سیف بن ذی یزن نے بحالت انتظار انتقال کیا۔ اور روزبہ قدیمی نام سلمان فارسی انتظار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ رسول کے بعد ولادت اور دعوت اسلام کی خبر پا کر بعد زحمت بسیار آپ سے ایسے گھلے ملے کہ سلمان منا اہلبیت کا فخر حاصل کیا۔ تین سو یا چار سو برس زندہ رہے جبکہ انبیاء میں بعد والے غائب نبی کے نام اور صفات سے خبر دینے اسپر ایمان لانے کی عادت جاری رہی تو پھر نبوت کے بعد عہد امامت میں بھی از اول تا آخر ائمہ معصوم کے نام اور صفات و علامات کے

تعارف کا سلسلہ تا علامات ظہور مہدی جاری ہوتا رہا ہے تو پھر حضرت امام زمانہ کے غائب ہونے اور انکے ظہور کے آثار اور علامات کی بابت انکار کی وجہ بھی نری ہیہودہ ۔ آنکھوں کی دیکھی کونسی بات ہے جسکو سبھی دیکھکر ایمان نہیں لاتے بلکہ انکی خوبیوں پر فریفتہ ہوجاتے ہیں۔ قایل قدر تو غائب پہ ایمان لاتے ہیں۔ آنکھوں سے غائب بکثرت چیزیں رہی ہیں۔ جو ہماری حیات کا باعث ہیں انکو نہیں دیکھتے تو کیا انکے احساس سے ان کے وجود کا علم نہیں ہوتا۔ دریاؤں اور پہاڑوں میں زمین کی تہوں میں دنیا بھر کی معدنیات اور جواہرات اور قابل قدر منفعت چیزیں مخفی ہیں غائب ہیں کچھ چھپ کر کچھ نظروں کے سامنے ظاہر ہوجاتے پر فائدہ رسانی کرتی ہیں۔ مخلوقات کی تفصیل کہانتک کیجائے وہ سب بیکار ہے پہلے خالق کو دیکھو پھر اسکے انبیاء و ملائکہ مخلوقات نوری، ناری آبی بادی کی بابت ایمان لانے کے ماسوا جملہ اعتقادی چیزیں جنکو ہمنے نہیں دیکھا تو ان پہ بھی مسلمان سدا سے ایمان لا رہے ہیں

انبیاء کے عمل سے عبرت حاصل کرو

نامزد مشہور انبیاء ہوں یا مخفی نام کام کے غیر معروف بکثرت انبیاء پردہ غیب میں ماحول کو ہدایت کرتے رہے۔ ہر آنیوالے غائب نبی کی اور انکے بعد کے اوصیا کی اوصاف کی خبریں سنکر مومن ایمان بالغیب پر ایمان لاتے رہے اور انکے مخالفین بجائے اطاعت انکو سخت ایذائیں دیتے قتل و تباہی کے باعث ہوجاتے۔ آدم کے بیٹے ہابیل کو وصایت و خلافت کی عداوت سے قابیل بھائی نے قتل کر دیا۔

کئی پشتوں پر حضرت ادریس کو انکی مخالف قوم نے ستایا۔ کس کس کا ذکر کیا جائے۔ حضرت نوح کی ڈھائی ہزار سال کی عمر میں تبلیغ کیوجہ سے دشمنوں

کے ظلم وستم کیا کچھ ہوئے۔ بیٹا اور بیوی مخالف رہے۔ انکی تبلیغ کا اور نبوی
اہلبیت کا کچھ اثر نہ ہوا۔ حضرت موسیٰ کو دشمنوں نمرود و فرعون سے بچا کے
غائب کر کے زن فرعون کے ذریعہ مادر موسیٰ کے دایہ مقرر ہونے، فرعون کی گود
میں داڑھی نچوانے کے تماشے قدرت نے سب کو دکھا دیئے۔ حضرت عیسیٰ کو دشمنوں
کے خوف سے بچا کر (انکے ہم شبیہ کو سولی دلا کر) چرخ چہارم پر سب کی نظروں
سے تا قیامت امام غائب کی انتظار اقتدار کی خاطر غائب کر کے زندہ قائم رکھا۔
حضرت خضر کو خشکی پر اور اصحاب کہف کو غار میں کئی سو برس چھپا کر پردہ غیب
میں سب کی جان بچا دی۔ حضرت الیاس کو دریا، سمندروں کی تری میں حسب مصلحت
اور فائدہ رسانی کی خاطر تا قیامت نظروں سے غائب کر کے زندہ رکھا۔ دجال
کافر کو اور شیطان کو امام غائب کے ہاتھوں قتل کرانے جانے اور انکے ظلم و کفر
اور ضلالت کا قصہ تمام کرانے کے لئے تا وقت معلوم زندہ رکھ چھوڑا۔ رسول عالم نور
میں پیدا ہوتے ہی عہدہ نبوت و رسالت سے مامور ہو چکے تھے اور علی امارت و
خلافت سے ہمراہ رسول عالم نور میں نامزد ہو چکے۔

رسول کی مخفی رسالت اور علی کی ولایت امارت و خلافت عالم الست تا

ارواح انبیاء و ملائکہ وغیرہ پر بغرض اقرار اظہار کرنے کے بعد ہی اصلاب انبیاء
میں انکو گذارتے ہوئے آدم سے لیکے بعد دیگرے آنیوالے انبیاء مع انکے اوصیاء و
تابعین کے علم میں آمد محمد و آل کی خبر پر ایمان بالغیب لانے کے لئے نبوت و رسالت
محمدی و ولایت و امارت علی مخفی رکھتے ہوئے رسول کے بشری جسم میں ولادت ہو جانے
پر بھی دعوت نبوت و اسلام (علی کے تیرہ چودہ سال کی عمر میں انکی زبان سے لبیک
ہاں کہلوانے سنوانے کے انتظار میں کس قدر مدت تک مخفی رکھی گئی تاکہ ایمان
بالغیب لانے کی عظمت انتظار سے ترقی کرے اور حبیب بھی اپنی نبوت و رسالت
کا چشم دیدہ زبان سے تصدیق کیخاطر خدا جیسے چشم دید مصدق کے ہمراہ علی دوسرے

گواہ کی اور اسکی تصدیق کی عظمت سے خود کو خوش کرے اور دنیا کے لوگوں جیسا انبیاء
اسکی عظمت نمایاں ہوا کرے۔ حبیب کو اسی کے خانہ وطن سے چھڑا کر علی کو اسکے
بستر پر چادر رسالت سے چھپا کر اہل حرم وغیرہ امانتوں کے سپرد کر کے۔ دیا
دکھا کر ایک مٹھی بھر خاک سے کفار کو اندھا کر کے رسول کو انکی آنکھوں سے
چھپا کر بلا خطر انہیں معمولی مکڑی کے جالوں کا پردہ ڈالکر کئی روز غار میں چھپنے
کے غیبت اور تقیہ جیسی حکمتوں کے ذریعہ سے جان یوں بچا دی۔ ادھر علی کی رسالت
کے حجاب میں فرشتوں کی حفاظت میں رکھکر جان بچا دی۔ شعب ابی طالب
میں کتنے زمانہ تک رسول مع خاندان غائب رہے گئے خدا تو رسول کو علانیہ بچا سکتا تھا
کاروبار تجارت تک اپنے پرائے سبھی رسول کے مداح اور فدائی رہے اور جب
سے دعوت رسالت دیکر کار تبلیغ رسالت کرنے لگے۔ تو ابو طالب مخفی ایمان کے
مالک مع دیگر حضرات آپ کے تا حیات ایماندار جان نثار رہے باقی سب اپنے
ہوں پرائے ہوں مخالف اور دشمن جانی ہو گئے۔ نبوت کے رسالت کے منکر
مخالف ایذا دینے والے غیر مسلم ہوا کئے اور بعد ختم نبوت دور امامت کے مخالف
اور دشمن جانی نامور نمایندگان اسلام ہوا کئے تا آنکہ تلوار سے حضرت علیؑ اور
امام حسینؑ علیہ السلام شہید کئے گئے لیکن امام حسنؑ باشارہ معاویہ بذریعہ
جعدہ زوجہ زہر سے شہید کرائے گئے اور انکے بعد چوتھے امام سے لیکر گیارھویں
امام تک بحالت قید زہر سے شہید کئے گئے۔ انکی شہادت کا مقررہ طریقہ خلفائے
اسلامی کے ہاتھوں کے ذریعہ ہو کر انکے حیات کے ایام چند روز مقرر کئے گئے تھے
انکو مناسب یا طویل عمر نہیں دی گئی۔ دشمنوں سے بچائے نہیں گئے۔ اللہ کی مصلحت
ازل سے بارھویں امام کو دشمنوں سے بچا کر تا وقت معلوم غائب رکھ کر پھر انکو
ظاہر کر کے انکے ذریعہ کفر و ضلالت کو مٹا کر واحد دین اسلام کا بول دکھا دینا
مقصد الہی ہو چکا ویسا آئندہ ظہور میں آئیگا۔

مذکورہ مقصد غیبتِ امام کیوجہ صاحب کفار منارۃ الہدا مطبوعہ تینیخ ملاقی بمبئی ۱۳۳۲ھ نے بھی یہی ظاہر کی ہے۔ استیعاب جلد اول ص ۱۴۲ مطبوعہ حیدرآباد

علی و فاطمہ پر ظلم و ستم کی ابتدا وفات رسول سے شروع ہوئی سنہ ۱۱ھ میں اور ۲۶۰ھ امام حسن عسکری کی وفات تک تمام کیا ہوئی جبکہ سلسلہ آئمہ کے خلافت بلا فصل ماننے والوں کے ساتھ سدا سے جاری ہوتا آیا ہے اور تا ظہور امام رہیگا۔ اپنے باطل خیال کو شیطان کی تھپکی دینے اور بگڑانے خیال باطل میں خوش اور مسرور رکھنے سے نہیں چھوڑنا چاہتے تو حق باتوں کو کیسے قبول کر سکتے ہیں غیر مسلم مسلمانوں سے متحد نہیں ہو سکتے۔ اور خود مسلمان متضاد عقائد و اعمال کے پابند مجبوراً اپنے عمل و عقاید کو نہیں چھوڑ سکتے تو معاملات میں عارضی اتحاد و اتفاق قائم کرنے کے لیکچر اور وعظ پند بے اثر ہیں بجز عارضی اثر کے دیرپا اثر کبھی ہوا اور نہ ہوگا۔

علی و فاطمہ اور باقی آئمہ کے ساتھ جن سے ظلم ہوئے انکا نام اور ذکر کیا اور خود رسول کیساتھ مواقع جنگ جہاد میں یا بابت اہلبیت خدا رسول کے خلاف جن سے عمل ہوا۔ خود انہیں کی کتابوں میں درج ہوئے کو جو زبان سے یا تحریر سے ظاہر کر دیتا ہے وہی مجرم ہو کر نقصان جان و مال آبرو کا شکار ہو جاتا ہے۔ اپنی کتابوں کو انکے عالموں کو کوئی برا نہیں کہتا کہ تمنے کیوں خلفاء کی برائیاں لکھدیں

رُباعی
(سید ابو طالب صاحب مدیر آگرہ)

دین بے روح تھا جیسے کوئی خالی ہو سبو ۔ تیرے ہی دم سے ہے اسلام کی نبضوں میں لہو
تیرا چمکنا نہ تھا عاشورہ کو وہ بعد زوال ۔ اے حسین ابن علی چھا گیا کونین پہ تو

(برائے طالب حق قرآنی تاریخی ذخیرہ معلومات کا واجب الحفظ و العمل بیرنجات)

مشہور فریقین ضخیم کتاب ارجح المطالب کا مکمل خلاصہ

از تالیف مولوی عبید اللہ ابن مظہر جمالی حنفی بسمل امرتسری

سابق رجسٹرار کتب خانہ رامپور ـــــ بنگلہ ایوب شاہ

محرم ۱۳۴۵ھ شیخ جان محمد اللہ بخش تاجران لاہور نے دسائیں ادام منزل حضرت محلہ چھپوایا۔ تیسری بار متوسط سائز سات سو صفحہ ہیں چھوٹے سائز پر ڈیڑھ ہزار سے زیادہ ہو جائے جسکے مضامین کی صرف فہرست سات صفحہ پر ہے جسکے آخر مولوی محمد عبد الرشید نے مؤلف کی تعریف میں آٹھ شعر فارسی کے نظم کئے جنکے آخری مصرعہ سے جو تاریخ نکلتی ہو گی سنہ درج نہیں کیا۔

حضرت بسمل کہ بود ناصر اد کردگار ÷ آنکہ با یوان قلم یافتہ خوش سروری
بر سر نطع سخن ریزہ خور خوان او ÷ رودگی و عنصری عسجدی و انوری
بند نقابے کشود۔ کشف غوامض نمود ÷ گوئے حقیقت ربود از سر ایں داوری
ہیچ شہ نا فتے گرد بدان سان رقم ÷ گزرہ صدق و صفا جہر شدش مشتری
ساختہ از محکمات خانہ محکم اساس ÷ ہم ز معائب مصون ہم ز نقائص بری
از پے تاریخ او قلم چو سلک دُرد ÷ خامہ رعنا کشید در نظر جوہری
بے سر و پا شد حسود قلب منافق شکست ÷ وہ چہ برآمد ز طبع منقبت صفدری

خلاصہ تقریظ علامہ **شیخ عبد العلی ہروی طہرانی** مرحوم مغفور

کتاب مستطاب ارجح المطالب در مناقب ابن ابی طالب تالیف عالم محقق مولوی عبید اللہ بسمل امرتسری ۔ الحق کم کتابے باین نہج از کتب اہلسنت تا حال تالیف شدہ بیشک ایسی نہج کی کتاب اہلسنت میں ابتک تالیف نہیں ہوئی جسکو نور کی روشنائی

حوروں کے رخساروں پر لکھا جائے اور یہ طالبان صراط مستقیم سالکان راہ نجات کے قلوب پر منقش ہو جائے۔ (تحریر کردہ عبدالعلی ہروی طہرانی ہفتم جمادی الاول ۱۳۰۰ھ)

دوران تالیف کی کیفیت۔ از خود مؤلف سرکاری کام کی زیادتی و دیگر تفکرات کے عالم میں بعض حق پرستوں کی فرمائش سے اس مشکل کام مناقب علی بکر و فاروق غواصی کی بجائے مدد دینے کے بعض دوستوں نے مجھے اس کام پر ایذا دی میں نے پرواہ نہیں کی، میں نے صرف اہلبیت کی جناب میں اپنی عقیدت کا اظہار کیا ہے اور کسی سے صلہ انعام کی حاجت نہیں۔ اہلبیت کی درگاہ سے اپنی شفاعت کا انعام مانگتا ہوں اور خواہ کوئی مجھے شیعہ کہے یا سنی ؎

پاس ادبم بہر چہار است ؞ لیکن بعلی ہزار کار است

میں مولا کی محبت میں مست ہوں شیعہ سنی کی مدح و قدح کا موازنہ نہیں کیا کر سکتا ہوں (ناظرین خود نتیجہ نکال سکتے ہیں) پیر علی کی جامع تعریف خاص اوصاف کی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایسی متضاد صفات کا بشر آدم کی اولاد میں پیدا نہیں ہوا۔ جن کے صفات نمونہ الٰہی کو دیکھکر نصیریوں نے خدا کہدیا۔ خود حضرت امام شافعی نے عربی میں کہدیا ترجمہ یہ ہے کہ شافعی اسی تلاش میں مر گیا اور نہ معلوم ہو سکا کہ علی اسکا رب ہے یا اللہ رب ہے اور صوفیائے کرام نے خدا جانے کیا جانا سچ تو یہ ہے ؎

ذات حیدر کو کوئی کیا جانے ؞ یا نبی جانے یا خدا جانے

میں اپنے امامیہ مذہب احباب سے مناقب مرتضوی کے مؤلف ملا محمد صالح حنفی کیطرح شرمندہ ہوں کہ انکی کتابوں سے جمع کرنے میں قاصر رہا۔ فقط اہل سنت عالموں کی کتابوں پر انحصار کیا ہے جن کتابوں کی مع نام مؤلفین فہرست دو صفحہ پر درج کی ہے۔ پہلے محدثین کی فہرست بھی ہے بہ ترتیب سن ہجری دو صفحہ پر مکمل لکھی ہے۔ انہیں سے چند نام محدثین بغرض معلومات لکھتا ہوں۔

(۱) ابن شہاب الزہری امام مالک کے اُستاد وفات ۱۲۵ھ "مناقب" احمد بن حنبل

(۲) امام شافعی وفات ۲۰۴ھ کتاب "خصائص" امام نسائی (مولف)

(۳) عبدالرزاق استاد امام حنبل وفات ۲۱۱ھ منقبۃ المطہرین مناقب مسند فاطمہ حافظ ابو نعیم

(۴) واقدی وفات ۲۰۷ھ مناقب ابی بکر ابن مردویہ (مولف)

(۵) ابن ابی شیبہ استاد بخاری وفات ۲۳۵ھ جواہر العقدین - نورالدین (مولف)

(۶) امام احمد بن حنبل وفات ۲۴۱ھ شرف علماء نسب علی عبداللہ مسہوری شافعی (")

(۷) امام بخاری جامع صحیحین وفات ۲۵۶ھ کتاب لآل معالم العترت، ابن خالویہ (")

(۸) امام مسلم وفات ۲۶۱ھ ذخائر العقبیٰ اور ریاض النضرہ، علامہ طبری (")

(۹) ابوداؤد وفات ۲۷۵ھ فرائد السمطین - علامہ ابراہیم - (")

(۱۰) ابن ماجہ وفات ۲۷۳ھ - در فضائل سبطین - حموینی - (")

(۱۱) ابو عیسےٰ ترمذی وفات ۲۷۹ھ مناقب - اخطب - خوارزمی (")

(۱۲) امام نسائی وفات ۳۰۳ھ مطالب السؤل - کمال الدین محمد ابن طلحہ شافعی (")

(۱۳) ابن جریر طبری وفات ۳۱۰ھ فصول المہمہ معرفت آئمہ - ابن صباغ مالکی مکی (")

(۱۴) حاکم مؤلف کتاب مستدرک وفات ۴۰۵ھ - مودۃ القربےٰ، سید علی ہمدانی (")

(۱۵) ابن مردویہ وفات ۴۱۰ھ - مناقب - فقیہ ابن مغازلی مالکی - (")

(۱۶) ابو نعیم استاد خطیب بغدادی - جزو فضائل اہلبیت حافظ بزار (")

(۱۷) بیہقی مولف کتاب نایاب ۴۵۸ھ - شرف النبوہ - علامہ ابوسعید (")

(۱۸) ابن عبدالبر صاحب ۴۶۳ھ، اسعاف الراغبین - علامہ محمد بن علی صبان (")

(۱۹) امام بغوی صاحب معالم التنزیل ۵۱۶ھ - تذکرہ خواص الامۃ علامہ یوسف سبط (")

(۲۰) دیلمی صاحب فردوس الاخبار ۵۰۹ھ، بابت احوال آئمہ - جوزی (")

(۲۱) ابن عساکر وفات ۵۷۱ھ ابن اثیر جزری و خوارزمی ۶۳۰ھ ما نزل من قرآن فی علی

حافظ ابو نعیم اصفہانی - (مولف)

کتابوں کے نام	مؤلفوں کے نام	کتابوں کے نام	مؤلفوں کے نام
روضۃ الندیہ	محمد اسمعیل یمانی	عقد اللآل در آلؑ	شیخ عبد اللہ
مناقب ائمہ اثنا عشر	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	احیاء المیت	جلال الدین سیوطی
اسنی المطالب نجات	شمس الدین جزری	فضائل اہلبیت	حافظ الدین محمد
مناقب ابو طالب فضائل فاطمہ	حافظ عبد اللہ محمد حاکم	مناقب	بن احمد عجمی
قرۃ العینین مشہد حسین	ابو اسحق اسفرائینی	رسالہ فضائل آل	سید عبد الرحمن شافعی
نور الابصار آئمہ اطہار	مومن شافعی	عبد المطلب بابت	جمال الدین احمد عرف
ثغور الباسمہ بابت فاطمہ	جلال الدین سیوطی رح	آل ابو طالب	ابن عقبہ
سر الشہادتین	شاہ عبد العزیز دہلوی	ریاض الفضائل	شیخ محمد واعظ ہروی
کفایۃ الطالب بابت علیؑ	محمد ابن یوسف گنجی شافعی	وسیلۃ المآل بابت آل	شیخ احمد بن فضل مکی شافعی
نزل الابرار	علامہ بدخشی رح	کتاب الصفوۃ بابت اہلبیت	عبد الرؤف مناوی
معارج الوصول در معرفت آل رسول	محمد بن یوسف مدنی	فتح المبین	رشید الدین خان دہلوی
صراط السوی بابت آل	علامہ محمود قادری	ذخیرۃ المآل	شیخ احمد شافعی عجیلی
معارج علی	محمد صدر عالم	سعادت الکونین	لا معلوم
توضیح الدلائل	شہاب الدین احمد	تنقید العقود	رضی الدین محمد بن علی
خصائص علویہ	ابو الفتح محمد	———	بن حیدر
فتح المطالب علی	شمس الدین بن احمد ذہبی	قول الجلی در علیؑ	علامہ سیوطی
مرقاۃ المومنین اہلبیت	ولی اللہ لکھنوی	اسنی المطالب	شیخ ابراہیم
در السمطین بابت آل	جمال الدین محمد یوسف زرندی	بابت علی طالب	بن وصابی شافعی
عرف الوری اخبار مہدی	علامہ سیوطی رح	مناقب مرتضوی	ملا محمد صالح کشفی حنفی
مناقب حیدریہ	شیخ احمد مکی		

باب اول حضرت علیؑ کے جملہ اسماء و القاب

کی بابت وجہ تسمیہ معتبر روایات از کتب سنت (از ص۹ تا ص۲۵)

علی - اسد اللہ - حیدر - ابوتراب - ابوالحسن - ابوالسبطین - امیر المومنین امام المتقین - یعسوب الدین - سید العرب - سید المسلمین - سید الصادقین - سید المومنین و المتقین سید الانصار و المھاجرین - سید فی الدنیا و الآخرہ - انزع البطین - مومن - آمین - صالح المومنین - قاری قاضی دین - ذوالقرنین مولے الکونین - ولی اللہ - حجۃ اللہ - صفوۃ اللہ - وارث رسول اللہ - خلیفہ رسول اللہ - حبیب ساقی کوثر قسیم وقاسم نار و الجنہ - امام الانس و الجنہ - اخی وزیری - وصی - مولے مرتضے مصطفی - صادق - صدیق الاکبر فاروق اعظم - شاہد شہید وحید - طاہر - عابد زاہد - راکع ساجد - باب حطہ باب مدینہ علم - نفس رسول نفس اللہ - لسان اللہ - وجہ اللہ - جنب اللہ - اذن اللہ - ید اللہ - سیف اللہ - مثیل ہارون - کاسر الاصنام - بیضۃ البلد - طود النہی رایۃ الہدے - علم الہدے - کہف الوری خیر البریہ - مقیم الحجۃ - امام اولیا - امام البررہ - قاتل الکفرۃ - فجرہ - قاتل الناکثین و المارقین - و القاسطین صاحب اللوا - صاحب الرایت - قباب اہل الفتنہ - دابۃ الارض - دابۃ الجنہ ذو الاذن الواعیہ - وغیرہ جملہ اسمائے علی عطیہ الہی نے غیروں کی تاقیامت نفی کردی

باب دوم صحیفہ اہلبیتؑ - آیات جلی فی شان علیؑ

معہ روایات شان نزول از کتب سنت ص۲۵ تا ص۵ و ص۸

نوٹ از مولف - ارجح المطالب کے مولف مولوی عبید اللہ امرتسری نے حضرت علی و آئمہ کی بابت سو سے زیادہ آئیں جو

دیگر تفاسیر کتب سنت میں انکو ملیں۔ بغیر ترتیب پارہ وسورۃ جمع کیں اور انکے ساتھ جو روایات و واقعات بابت شان نزول بھی درج کر کے مقصد الٰہی کو بخوبی واضح کر دیا۔ کتاب تصویر نجات میں مکمل نقل کر دی گئیں ہیں۔

انہیں آیات کو مع دیگر آیات بابت اہلبیتؑ ترتیب پارہ وسورتوں کے یکجا جمع کر کے صحیفہ رسول وآل نام رکھکر معہ دیگر قلمی رسالجات کئی سال ہوئے لاہور منیجر رسالہ انیس بغرض مشورہ طباعت بھیجدیئے تھے جو وہاں کی لاپرواہی سے ضائع ہو گئے کہ جنکا سراغ نہ معلوم ہو سکا۔ اب آیات کو بہ ترتیب پارہ سورہ جمع کر کے ہمراہ آفتاب حجت کے دوسرا حصہ صحیفہ رسو وآل نام رکھکر شائع کیا جائیگا بحکم خدا واجب العمل ہے اور واجب الانتظار ہے۔

باب سوم حضرت علیؑ کے مختلف فضائل و کمالات

ارجح المطالب از صفحہ ۱۷ تا آخر معہ جنگی کارنامے

(۱) کعبہ میں ولادت کا ذکر:- حوالہ کتاب مطالب السئول شافعی - ریاض النضرۃ ابو المحاج -

(۲) علی کی سبقت اسلام ہمراہ رسول نماز پڑھنا | لبیک پر علیؑ کو اپنا وصی اپنی وزیر اور خلیفہ کہہ کر حاضرین کو علیؑ کے اتباع کا حکم دینے کی تصدیق اسقدر ہیں - ابن عباس - ابو ایوب ابوذر - جابر

زید ابن ارقم - عمر بن خطاب - ابو سعید ابوبکر سعد - ابو عبیدہ - ام سلمہ - اسما عائشہ - امام بخاری - سیوطی وغیرہ

سورہ رعد میں آیہ قل کفٰی باللہ سے رسول کی رنجیدگی کو اللہ نے خود کو اور اپنے ساتھ علی کو رسالت کے چشم دید گواہوں سے دور کر دیا

(۳) علیؑ کی بت شکنی | تفسیر نیشاپوری میں امام نسائی نے کتاب خصائص میں بھی -

قل جاء الحق وزہق الباطل کے تفسیر میں
ذکر کیا ہے۔ دعوت نبوت کا واقعہ مفصل ہے
(۴) شب ہجرت کا واقعہ بحوالہ تاریخ
الخلفاء و اسد الغابہ و تفسیر ثعلبی وغیرہ
سے علی کا بستر رسول پر سونے امانتوں کے
ادا کرنے۔ اہل حرم کو ہمراہ مدینہ لیجانے رسول
کے بدلے جان اللہ کے سپرد کرنے سے علی کی
(۵) بجز علی مسجد نبوی کیجانب جانشینی کی
سب کے دروازے بحکم خدا بند کئے جا نیکا ہے
علی و فاطمہ حسنین کی عصمت و طہارت خدا سے
تقرب کا ثبوت۔
(۶) بحکم خدا مواخاۃ و حدیث منزلت سے
علی کو اپنا اخ بھائی اور بمنزلہ ہارون ظاہر
کرنے کے کثیر راویوں کے نام مفصل روایات
علماء کو لوائے حمد دینا۔ ص ۴۲۲ سے ص ۴۲۴ تک
مذکور ہیں۔ لوائے حمد کرہ و ہیل لمبے کو اٹھانا
(۷) یا علی انت منی و انا منک اے علی تو
مجھ سے ہے میں تجھ سے ہوں۔ بکثرت روایات
انکے مفصل نام از ص ۴۳۶ سے ۴۵۰
(۸) علی خیر البشر ہم مثل عیسے رسول کی نظیر
قاضی ابو القاسم تنوخی نے ۴۴۷ھ میں اس
حدیث کی بابت رسالہ میں کئی سو راوی جمع

کئے۔ دیگر مختلف فضائل نفسانی روحانی
علم لدنی جناب امیر علیہ السلام کے عہد
میں مسلمانوں کے مختلف گروہ ہو گئے۔
جنکے عقائد کی تشریح ص ۱۱۵ و ۱۱۷
ارجح المطالب کے ص ۱۷۱ سے سیاست
جہاد بالسیف۔ آداب حرب۔ جنگ
جمل۔ جنگ صفین۔ جنگ نہروان کا مفصل
ذکر ص ۲۰۳ سے واقعہ شب ہجرت ص ۱۷۷
یکم ربیع شب پنجشنبہ روز بعثت سے
تیرہویں سال بعد ہوا۔ علی کی ۲۵ سال
کی عمر و تھا ارجح المطالب ص ۳۰۹ سے
ص ۳۳۲ تک قرآنی لفظ۔ آل۔ اہلبیت
عترت۔ ذوا القربےٰ کے تحقیق مع فضائل
مذکور ہے۔
آل ایسے بزرگ محمد کی ذات و صفات
سے پانچ باتوں میں مساوی ہے جسے آل کے
جو کسیکی طرف رجوع کرے۔
(۱) طریقہ درود سلام میں محمد کے ہمراہ
بلکہ جز ہم و مفصل اور السلام علیک
ایہا النبی و رحمۃ اللہ سلام علی آل یاسین
مراد آل محمد
(۲) طہارت میں رسول کے لئے طہ ابھیجنے

طاہر اور اہلبیت کے لئے ویطہرکم
تطھیرا۔
(۴) صدقہ لینا محمد و آل محمد دونوں پر حرام
(۵) محبت مودۃ اطاعت امت پر دونوں
کی واجب رسول کے لئے حکم۔ ان کنتم تحبون
اللہ فاتبعونی اور اہلبیت کے لئے حکم
قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا
المودۃ فی القربیٰ۔ نماز اور جملہ
اعمال بغیر محبت و اطاعت اہلبیت اور
بغیر درود کے باطل نامقبول۔
راوی حضرت عمر و شعبی تفسیر ثعلبی میں
اعمش کہتے ہیں کہ عبداللہ ابن مسعود کے
مصحف میں بعد آل عمران آل محمد بھی ہے
پڑھا ہے حضرت سلمان نے رسول سے فرمایا
آل محمد بمنزلہ میرے سر کے ہیں اور علی
بمنزلہ آنکھ کے ہے سر میں۔ دوسرے
قول میں علی کو بمنزلہ سر کے فرمایا ہے اور
مدینہ علوم نبوی کا در فرمایا ہے کہ بغیر سر
کے جسم کی شناخت۔ اور بغیر آنکھ کے سر
بیکار۔ بغیر در کے آئے شہر سے واقفیت
نہیں ہو سکتی۔
اہلبیت کی محبت سات مقام خوف

پر کام آئیگی۔
بحالت نزع۔ قبر میں۔ پھر اٹھنے پر۔
برائے حساب میزان پر۔ پل صراط سے گذرنے
پر۔ پروانہ علی حاصل کرنے پر۔ اہلبیت
معدن حکمت الہی۔ اور مفاتیح۔ کنجیاں
رحمت کی ہیں نبوت و رسالت اور قرآن
کا محل ہیں۔ امت کی جائے پناہ بنی اسرائیل
کیطرح باب حطہ (توبہ کا دروازہ) ہیں
مثل سفینۂ نوح ہیں۔ جو آیا وہ پار ہوا۔
شفیع امت قاسم نار و جنت۔
(بابت نجات شیعہ احادیث بکثرت)
ص ۲۰۹ سے ص ۲۱۲ مختلف فضائل
دیلمی ابن عباس سے روایت کی۔ فرمایا۔
کہ میں کلمہ طیبہ شجر طیبہ ہوں۔ علی جسکی
نیچے کا حصہ۔ فاطمہ بلند حصہ۔ حسن و حسین
اس کے پھول پھل۔ ہمارے دوست پتے۔
اور ہم سب جنت میں حقاً حقاً پھر فرمایا۔
میں علم کی ترازو۔ علی اسکے پلے حسنین
اسکی کمان۔ فاطمہ علاقہ۔ امت کے امام
اسکے عمود ہیں۔ جسمیں اعمال محبت تولے
جائینگے۔ علی سے رسول نے فرمایا کہ شب
معراج میں نے جنت پر یہ لکھے سنہرے حرفوں سے

کیسے دیکھے۔ پر لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ۔ علی ولی
اللہ۔ فاطمۃ امۃ اللہ۔ الحسن
والحسین صفوۃ اللہ وعلے
مبغضیہم لعنۃ اللہ۔

امامت کا بارہ اماموں میں ہونا۔

اسلام دین الٰہی انبیا کے ذریعہ بنیادی
حسب ضرورت مدارج پر ترقی کرتے
ہوئے رسول کے ہاتھوں [illegible] امامت
وولایت۔ مولائیت علیؑ بلند کرنے پر
اظہار تکمیل تاقیامت بحکم خدا انسانی گئی
انبیاء کو حکم دیا کہ تم ان پنجتن کے واسطہ
سے دعائیں مانگو۔ مصیبتوں کو دور کرتے
کتاب زین الفتی۔ شرح سورہ ہل اتی
میں ملاحظہ کرو۔ ابوہریرہ۔ ابو حاتم
ابو محمد راوی۔ صفحہ ۲۶۲

علی کو مجھ سے وہ نسبت ہے جو نسبت
مجھے اللہ سے ہے۔ جسنے علی کو پہچانا۔
مجھے پہچانا اللہ کو پہچانا۔ رسول نے
معرفت حقیقی کی بابت انتہا کر دی۔
فرماتے ہیں۔ کہ نہیں پہچانا اللہ کو کسینے مگر
مںے اور علی نے اور نہیں پہچانا علی کو
کسی نے مگر اللہ نے اور نبی نے۔ حوران
جنت۔ ملائکہ مقرب اور رسول جیسا
حبیب رحمۃ للعالمین اہلبیت کے نازبردار
رسول نے علی کی مثال کعبہ سے دی۔
قل ھو اللہ۔ سے دی جناب عمر راوی
رسول اللہ نے فرمایا کہ ساتوں زمین آسمان
ایک پلہ میں اور علی کا ایمان دوسرے پلہ میں
تو علی کا ایمان بھاری نکلیگا۔

صفحہ ۵۰ سے مختلف فضائل
حدیث طیر سے اور خیبر میں
عطائے علم سے احب خلق اور
محبوب خدا و رسول ہونیکی سند ملی

حضرت عائشہ سے روایت ہے
وقت رحلت رسول نے پکارا میرے
محبوب کو بلاؤ۔ یکے بعد دیگرے آکر واپس
کئے جانے پر جب علی آئے اپنے چادر میں لیا
راز و نیاز کے بعد وفات پائی۔ (دار قطنی)

بابت ذوالفقار روایات | ارجح المطالب صفحہ ۵۰

بلقیس ملکہ نے سات تلواریں سلیمان
کو تحفہ میں دیں۔ انمیں سے ایک نام
ذوالفقار تھا۔ عبداللہ بن مسعود نے
کہا کہ جبریل بحکم خدا جنت سے لائے۔

رسول کو دی کہ علی ولی کو دیدو۔

شب معراج لسان اللہ علی کے لہجہ میں گفتگو — پردہ سے باہر ید اللہ کے ہاتھ پر مصافحہ کرنا

ارجح المطالب ص ۵۰۷

ممبر رسول پر بجز علی کسی نے دعوائے سلونی (جو چاہو مجھ سے پوچھ لو۔ عرش وفرش کی عجائب باتیں

ص ۵۰۷ فوراً جبریل نے شکل انسانی میں پوچھا بتائیے جبریل کہاں ہے آپ نے چاروں طرف نگاہ دوڑا کر انت جبریل تو ہی جبریل ہے۔

علی اور آئمہ کے چہرہ پر نظر کرنا انکا ذکر خیر کرنا عبادت ہے

جسنے علی کو خلافت سے چھوڑا اسنے نبی کو خدا کو چھوڑا

مختلف راویوں کے سوا جناب فاطمہ

ابن عباس راوی۔ ص ۵۱۱

جو علی سے جدا ہوا مجھ سے اللہ سے جدا ہے جو علی کی آل کی نافرمانی کرے حقارت جنگ کرے۔ اس نے میری اور اللہ کی توہین کی۔ اور جنگ کی۔

ارشاد علی جو مجھے دوست رکھے وہ مومن۔ اور جو نہ مانے وہ منافق تم نہ ہوتے تو مومن کی شناخت نہوتی یہی رسول نے مومن منافق کی پہچان بتائی۔ بہت روایات میں ابن عباس اور جناب عمر بھی راوی ہیں۔

رسول نے فرمایا اگر تمام امت کو علی و آل فاطمہ کی محبت صادق پر متفق ہو جاتے تو اللہ جہنم کو پیدا نہ کرتا

ص ۵۱۰ سے ص ۵۲۵

آسمانوں پر جبریل میکائیل اسرافیل نے سب سے پہلے علی کی معرفت و مودت حاصل کی۔

علی کے نور سے ستر ہزار فرشتے پیدا ہوئے جو تا قیامت علی کی مدح اور محبوں کی دعائے مغفرت کرتے رہینگے آسمان پر بشکل علی فرشتہ ہے بغرض زیارت علی کل فرشتے اسکی زیارت اور محبوں کے لئے دعائے مغفرت کیا کرتے ہیں۔ ص ۵۲۶ و ص ۵۲۲

رسول نے فرمایا جسکا میں ولی و مولے

ہوں - امام ہوں - آپکا علی بھی ولی
وہو لئے اور امام ہے -
فرمایا - علی کا حق امت پر ایسا ہے جیسا
باپ کا حق بیٹے پر ہوتا ہے -
وقفوهم انهم مسئولون
جانیوالوں کو ٹھہراؤ - محبت واطاعت
علی کی بابت انسے پہلا سوال کیا جائیگا
حدیث ولایت من کنت مولاہ
فعلی مولاہ — واقعہ جشن خلافت
علی غدیر خم کے بکثرت راوی مع روایات
ص۴۵ سے ص۵۰ جمع کئے گئے -
علامہ جریر طبری وفات ۳۱۰ھ نے
جملہ راویوں کی تعداد اپنے رسالہ الولایہ
میں جمع کی - جسکی تعداد کو دیکھکر حافظ
ذہبی اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے
ہیں کہ میں بے ہوش ہو گیا -
حافظ عبد اللہ عسقلانی نے بھی جملہ راوی
اپنی کتاب نام حدیث موالاۃ میں جمع کئے
ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ
ابن عقدہ نے کتاب مفردہ میں راویوں
کو جمع کیا -
علامہ حسکانی وفات ۴۷۰ھ نے رسالہ
میں جمع کئے - ابو سعید - سجزی - وفات
۴۷۷ھ نے اکیسویں صحابہ راویوں
کو اس حدیث ولایت کی خاطر سترہ جز
کے رسالہ نام درایہ حدیث الولایہ میں
جمع کئے - حافظ ذہبی (وفات ۷۴۸ھ)
نے مفتاح کنز الدقائق لکھا - ابن کثیر
شامی ابو المعالی تعجب کرتے اور کہتے کہ
میں نے بغداد میں صحافوں کے پاس اس
حدیث کے راویوں کی بابت ایک جلد
ضخیم دیکھی اسپر لکھا تھا کہ یہ اٹھائیسویں
جلد ہے اسکے بعد انتیسویں جلد لکھی
جائیگی -
علی افضل اور خیر البشر اور الحق
والقرآن مع علی تحت راوی بکثرت
ص۵۸ کے ص۶۰
اور رافع سے رسول نے فرمایا تیرا
کیا حال ہوگا جبکہ علی سے لوگ جنگ
کرینگے - علی کے طرفدار ہو کر تلوار
سے جہاد کرنا - یا زبان سے قلم سے
یا دل کی طاقت سے علی کی طرفداری
کرنا تو میری مدد اور تقویت ہوگی
ابو رافع اور اویس قرنی - عمار یاسر

اور مالک اشتر علی کیجانب سے لڑے شہید ہوئے۔ جابر بن عبد اللہ نے کہا رسول اللہ نے فرمایا کہ آیہ فاما منہم منتقمون۔ علی کے بارہ میں نازل ہوئی کہ وہ گروہ ناکثین (جمل میں عائشہ کے طرفداران سے) قاسطین جنگ صفین میں معاویہ لشکر سے اور مارقین گروہ خوارج نہروان والوں سے جہاد کریگا۔ تینوں گروہ سے جنگ کی پیشنگوئی کے راوی بھی بکثرت ہیں جو صفحہ ۶۱۲ سے صفحہ ۶۲۰ تک جمع کئے۔ حضرت عائشہ خطائے اجتہادی سے بچادی گئیں اور معاویہ اور نہروان والوں پر علماء نے علانیہ فتوائے لگاوئیے صفحہ ۶۲۱ سے صفحہ ۶۳۵ تک مفصل واقعات معاویہ کا امام حسن کو زہر دلانا۔ شہادت پر نعرۂ تکبیر اور سجدہ شکر کرنا رسول کے قریب دفن نہ ہونے دینا۔ جنازہ پر تیر چلانا۔ عمار یاسر کو۔ حجر بن عدی صحابی کو معہ ساتھیوں کے شہید کرانا۔ ممبر رسول کو توڑ کر ہیچکہ کرنا۔ رسول کا عصا شام میں کیجانا۔ تندرست آدمیوں کو خصی کراکر خواجہ سرا بناکر خدمت میں رکھنا وغیرہ۔

مناظرہ جناب ابن عباس نے خوارج مخالفین علی کو لاجواب کیا تو کئی ہزار علی کے طرفدار ہو گئے۔

علیؑ کی مدح کرنیوالے اپنے مخالفوں سے سزا پاتے رہے اور قتل کئے جاتے تھے حجاج بن یوسف نے قنبر کو بلاکر علی کی مدح کرنے پر ذبح کر ڈالا۔ اور جناب کمیل علیہ الرحمۃ کو بھی قتل کرایا۔

آیہ واتیناهم ملکاً عظیما

دور امامت ملک عظیم اللہ نے اہلبیت کو عطا کیا

اللہ نے آل ابراہیم میں آل یٰسین محمد و آل کو سب سے افضل کیا اور حسب دعا و تمنا ابراہیم لسان صدق علی کو امام سراپا معجزہ بنا کر پیدا کر دیا انبیا میں تا رسول حکمت نبوت بخشی اور محمد جیسے حبیب کے اہلبیت کو ملک عظیم (ولایت و امارت امامت خلافت) عطا کیا۔ نبوت و رسالت کے محمد کو (آدم سے تا محمد جتنے ہزار ہا

کا ہوگیا ہو) رسول کے صرف ۶۳ سال
کی عمر تک ختم کر کے محدود کر دیا۔ لیکن
اوّل ما خلق اللّٰہ نوری سے اپنی
حصہ نور سے نبوت کی وجودی شہادت
کیساتھ فوراً اسی نور کے مساوی دوسرے
حصہ کے نمایاں ہوجانے پر انا و علی
من نورٍ واحد فرما کر دور امامت
کے وجودی شہادت دیدی جسکو وجود
ختم نبوت ہوتے ہی فوراً علی کی ذات
سے آشکار ہو کر تا قیامت کیرائے
و امام مہدی قائم رہکر اور نیز دیگر آئمہ کی
تا حکم خدا رجعت سلطنت کے قائم رکھنے
تک رہیگا۔ قیامت کبریٰ کے آثار اور
اسکا علم تو بجز خدا کسے معلوم۔ جبکہ
قیامت صغرےٰ اور ظہور امام کا وقت
معلوم بھی بجز خدا سب سے نامعلوم
رکھا گیا۔۔ ہو یہ تو آئمہ کے بعد امت کا
زمانہ بغیر حد و انتہا نہ معلوم ہو سکے
لامحدود حقیقت دیگر ملک عظیم کی شان
سے خدا نے ممتاز کیا۔ اور جملہ خلقوں
اور ملکوں سے فوقیت بھی دکھا دی۔
اور اس دور کی اول ہستی علی نفس رسول

نفس اللہ لسان اللہ اور مالک م
کی اعلیٰ شانیں دکھا کر اسکے آخر
حجت اللہ کی امامت کو عیسیٰ
روح اللہ اولوالعزم نبی کی نبوت
کو انکے پیچھے دکھا کر نبوت سے اما
کی شان تا قیامت بلند کر دکھانی
یہ سارا ظہور مالک الملک نے سبکو د
چاہا ہے سو وہ دکھائیگا۔ خواہ اس
عظمت امامت کو ظاہر پرست مسلما
عظیم المرتبہ جانکر اسکی پیروی کر
یا دیگر آیات روایات احادیث کیطر
سرسری بے اثر کر کے اسکی وقعت کو کا
کردیں وہ جانیں۔

دعائے مومنین برائے ظہور امام عصر علیہ ال
اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَاَدْ
مَعَهُمْ وَاَرِنَا طَلْعَتَهُمْ
وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهُمْ
بِحَقِّكَ عَلَيْهِمْ وَ
بِحَقِّهِمْ عَلَيْكَ
یہ دعائے قنوت کیساتھ نماز میں پڑھ

بعد ولادت تیسرے روز بحکم خدا کعبہ سے رسول کی گود میں آکر علی کا قبل نزول قرآن سورہ مومنون کی تلاوت کرنا

محمد بن محمود قزوینی شافعی سے روایت ہے کہ جب حضرت علی نے کعبہ میں بحکم خدا پیدا ہو کر تیسرے روز رسول کی گود میں آکر آپکے چہرہ پر آنکھیں کھولدیں اور مسکرا کر السلام علیک یا رسول اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ کہا رسولؐ نے حکم دیا کہ کلام زبانی سناؤ۔ علی نے حسب الحکم بلا تامل سورہ مومنون کی پہلی گیارہ آیتوں کی (ھم فیھا خالدون تک) تلاوت کی۔ رسول نے یہ آیات سنکر علی سے فرمایا اے علی تمہاری وجہ سے مومنوں نے رستگاری پائی۔

نوٹ :- مذکورہ جملہ آیات میں مومنین کی صفات اور علامات خاص بیان کئے ہیں۔ جسکے امیر اور حاکم علی بن ابی طالب اور انکی اولاد بارہ امام تک مکمل مصداق ہیں۔

پھر قبل بلوغ کل قرآن علوم لدنی کی سند افضلیت علیؑ کو ملنا الٰہی

عاصمی نے کتاب زین الفتے میں اور تفسیر ثعلبی میں عبداللہ بن عطا سے اور فواتح میبذی میں ہے کہ سورہ رعد مکہ میں علی کی شان میں اسوقت نازل ہوئی جبکہ رسولؐ نے دعوت نبوت و اسلام دینے پر کفار سے بجائے قبول دعوت رسول کو۔ جادوگر کہہ کر طعنہ دینے سے رنجیدہ خاطر کر دیا۔ تو اللہ نے اپنے حبیب کے رنج کی اذیت کو اس آیت کے ذریعہ قطعاً دور کر دیا۔ کہ تم کفار سے کہدو کہ میں تمہاری تصدیق رسالت کی پرواہ نہیں کرتا۔ میری رسالت کی چشم دید تصدیق کے دو گواہ میرے لئے کافی ہیں ایک میرا اللہ اور دوسرا وہ کہ جسکے پاس کل قرآن کا علم ہے۔

نوٹ:۔ قبل نزول قرآن علی نے پیدا ہوتے ہی رسول کی گود میں سورہ مومنون کے پڑھنے سے (معتبر راویان اہل سنت کے ذریعہ) دنیا کو بتادیا کہ میں عالم نور روز ازل سے پیدا ہوتے ہی ہمراہ نور محمدی عالم علوم ربانی ہو چکا تھا جسکا ثبوت علی نے بحکم رسول آغوش رسالت میں آیات کی تلاوت سے دیدیا۔ پھر سورہ رعد کی آخری آیت ومن عندہٗ علم الکتاب سے خود خدا نے ہی قبل بلوغ لعاب رسالت سے تربیت دلانے سے کل قرآن علم لدنی حاصل ہو جانے کی سند افضلیت دیدینے سے عیاں کردیا کہ سوائے رسول بمقابلہ علی و آئمہ طاہرین دوسرا کوئی عالم علوم ربانی کا مدعی نہیں ہو سکتا جسکی اطاعت انبیاء پر فرض کی گئی ہے۔ تفسیر سیوطی جلد ۴ صفحہ ۶۹ سطر ۲۰ سے ۲۳ تک مطبوعہ مصر

دنیا بھر کے عاقلوں اور خدا کے حکم و عمل رسول کے صریحی خلاف باتیں

۱۔ امت کے اختلافات رحمت الہی ہیں۔ کل صحابہ عادل ہیں۔ کسی خطا کے کام پر متفق یکجا نہیں ہو سکتے۔

اس حکم خدا واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا نے سبکو توڑ دیا آیۃ الکرسی میں بھی اللہ نے کافی توضیح کردی۔ من یکفر بالطاغوت و یومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی۔ جسنے اللہ پر ایمان لاکر جملہ مجدد سرکشوں سے نفرت اور انکار کیا تو اسے خدا کی مضبوط رسی کو جو پھر ٹوٹ نہیں سکتی تھام لیا اللہ نے کل ان مسلمانوں کو جو مشترکہ عقائد و عمل میں متفق ہو چکے آپسمیں اسلامی بھائی ہو چکے تھے پھر اتفاق کا حکم دینے اور لاتفرقوا سے تفرقہ کی تاکید حکم نے عیاں کردیا کہ حبل اللہ کوئی زبردست اعتقادی ایمانی شے ابھی باقی ہے جو انکے عقاید میں ابھی تک نہیں آئی ہے اسکو تم سب ملکر بلا چون وچرا بلا ذاتی تفرقہ کے اپنے سابقہ عقائد میں لیکر ایمان کو مکمل کرلو

تو نجات یافتہ مومن ہوگے اگر بالفرض یہ حبل اللہ خدا کی رسی دنیاوی مادی ریشوں سے تار دیکر بٹی ہوئی آسمان سے لٹکی ہوئی کسی متبرک خاص مقام پر نمایاں ہوتی تو آدم سے لیکر جملہ انبیاء کو پہلے تاکید ہوتی انکے خاص انکی امت والے بھی مثل حجر اسود ہر سال بھر میں ایک دفعہ جاکر تھامکر بوسہ دیا کرتے۔ پس ایسی مادی رسی کا آدم سے لیکر تا ایندم کہیں وجود نہونے پر اسکی بابت تاکیدی حکم اتفاق اتحاد سنکر لوگوں نے حضرت علی اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ پھر کونسی ایمانی اعتقادی رسی ہے۔ آپنے فرمایا کہ ہم عروۃ الوثقےٰ اور حبل اللہ ہیں۔ ہماری اطاعت و حکومت الٰہی قرآن کے ہمراہ واحد ہیروی کی۔ خدا نے سب مسلمانوں کو متفقاً تاقیامت مضبوط تھام لینے کی سخت تاکیدکی ہے۔ جو سابقہ مشترک ابتدائی عقاید میں نہیں تھی اب انکی تکمیل ایمانی اور باعث نجات کی خاطر سبکو یہ تاکیدی حکم سنایا گیا ہے۔ اسمیں تفرقہ ذاتی رائے باعث ہلاکت ہوگی۔ جس حبل اللہ کی صریحی مزید اطاعت کا حکم حدیث ثقلین اور سفینہ اور القرآن والحق مع علی وغیرہ حدیثوں اِنما ولیکم اللہ وغیرہ آیتوں سے دیا گیا ہے۔ اگر قرآن اور اہلبیت دونوں کی واحد اطاعت نہ کروگے۔ انہیں تم جدائی ڈالوگے تو گمراہ ہوکے ہلاک ہو جاؤگے۔

جس حبل اللہ کی بابت بوقت رحلت دوات کاغذ طلب کرنے پر تحریر وصیت کی مخالفین کو گمراہی سے بچانے کی رسول نے خواہش کی تھی۔ لیکن اس مقصد خدا و رسول کو اول حضرت عمر کے قول حسبنا کتاب اللہ نے توڑ دیا۔ اور زبانی قرآن کو کافی کہہ کر دوسرے جز ایمانی اہلبیت کی اطاعت سے صفا گریز کر لینے۔ اور بابت اہل بیت جملہ آیات و اقوال و عمل رسول کو کالعدم کرانے پر رسول نے بھی فوراً مخالفین کو تو موقعہ کا میرے پاس سے چلے جاؤ اور میرے پاس تنازعہ مناسب نہیں۔ مقامی ہٹر بونگ کا بھی ثبوت دیدیا۔ ابن عباس نے جدا سخت ہٹر بونگ کی تصدیق کردی۔ خلاف مذکورہ حکم خدا خانہ رسول میں

ذاتی تفریق دکھادی۔ حبل اللہ اہلبیت کی اطاعت پر کل بنی ہاشم اور سلمان بوذر مقداد۔ عمار وغیرہ اور اکثر ازواج متفق رہے۔ باقی نے علانیہ مخالفت کر کے بغیر توبہ معافی سقیفہ جا پہونچے۔ دشمن رسول کی بھی پرواہ نہ کی گئی۔ اگر جملہ اصحاب اوّل امتحانِ جہاد میں ثابت قدم ہوتے پھر اطاعت و محبت اہلبیت میں قطعاً نزد خدا و رسول ثابت ہو جاتے تو گمراہی سے اور جہنم کی آگ سے ڈرانے کی ہرگز اللہ کو ضرورت ہی نہوتی۔

رہبر ایمان و نجات

بحکم خدا حسب رسول و آل مختلف عقائد و عمل وضو نماز معتقدین اہلبیت

از کتب معتبرہ اہلسنت

منقول از رسالہ مصالحۃ والموافقۃ (نواب شیخ احمد حسین مرحوم تعلقہ دار ریاست پریانواں

و از اتحاد الفریقین۔ مطبوعہ امامیہ مشن لکھنؤ۔

نوٹ:۔ حسب ذیل عقائد و عمل مذہب شیعہ و رسول و آل کے قائل و عامل اپنی نامور کتابوں میں علمائے سنت ہو چکے۔ حوالہ خود ڈھونڈ و۔

(اختلافی مسائل)	(حوالہ جات)
(۱) صفات خدا عین ذات ہیں۔ جسمانی اوصاف کیطرح زائد بر ذات نہیں	افضل التحقیقات۔ محمد فضل حق۔ فتوحات مکیہ باب ۵۶۔ یواقیت والجواہر جلد اول ص۲
(۲) دیدار خدا کو بحکم قرآن واحادیث باطل جاننا شیعوں کے موافق اہلسنت بھی متفق ہیں۔	علامہ تفتازانی۔ امام رازی۔ فضل بن روزبہان۔ کتاب ابطال الباطل بحث ہفتم صحیح بخاری جلد ۴ ص۱۶۸ سطر ۲۷۔ مصر

(۳) بداء

خدا جب چاہے اپنے مقررہ حکم کو نظام بدل دے۔ شے کو معدوم کردے اسلئے خدا اپنے ارادہ پر قادر و خود مختار ہے۔ کسی بات کا پابند نہیں۔ آیت:۔ یمحو اللہ مایشاء و یثبت سے علانیہ ثابت ہے

پارہ ۱۳ ـ رکوع ۱۲

امام رازی تفسیر جلد ۵ ص ۲۱۰
تفسیر بیضاوی ص ۴۲۷ و ص ۳۶۸
تاریخ روضۃ الصفا جلد اول ص ۱۱۹
میں معہ واقعہ جناب یونسؑ درج کیا۔

---

(۴) عدل:۔ خدا عادل ہے ظالم نہیں۔ بکثرت آیات ہیں قائماً بالقسط

علامہ زمخشری تفسیر کشاف جلد اول ص ۱۹۳ ـ کلکتہ ـ لباب التاویل ص ۲۷۷ روح الایمان مطبوعہ۔ دفتر الواعظ لکھنؤ

---

(۵) خیر و شر

خدا خیر محض ہے شر پیدا ہونا محال ہے۔ شر مخالفت خیر کا نام ہے جو انکار سجدہ پر شیطان کے فعل سے ظاہر ہوا۔ اور شیطانی شر خودداری خود عمل پسندی کو برا بتانے، توڑنے، روکنے کیلئے جملہ انبیاء اور انکے ہمراہ صحیفے بھیجے گئے۔
رسول کی دعا:۔ لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک ط

علامہ قوشجی شرح تجرید۔ ص ۳۲۷
صحیح مسلم جلد اول ص ۲۶۳ سطر ۷ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ۔
ما خلقنا السموات والارض وما بینہما الا بالحق وخیرا ترہ
شرا ترہ سے خود دونوں عمل کے نتیجے جدا کر دئے
ترجمہ دعا:۔ اے خدا تیری بندگی کیلئے حاضر ہوں۔ تیرے ہاتھوں میں کل خیر ہے۔ اور تیری طرف شر کی نسبت نہیں ہے۔

---

(۶) جبر و اختیار
(۷) قضا و قدر

بندہ اپنے افعال کا خود مختار آزاد بنایا گیا مجبور نہیں کیا۔ نہ دین میں سختی کی۔ نظام عالم کی تا مصلحت بقاء کی تدبیر

لا اکراہ فی الدین۔ من شاء فلیکفر ومن شاء فلیومن
علامہ قوشجی شرح تجرید ص ۴۵۲
لو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ

موت حیات - روزی - اولاد - کی کمی وبیشی
یا قطعی محرومی، تنگی فراخی اللہ کے ہاتھ ہے
بدل سکتا ہے - تقدیر - مقدرات جسکو جو
دیدیا وہ لکھدیا جو کام جن و انسان تاقیامت
باختیار خود کرینگے - وہ لوح محفوظ پر لکھدئیے - پیشتر
سے لکھنے کا کسی کام کرنیوالے پر کچھ اثر نہیں ہوتا
ہر اک اپنی مرضی سے کرتا ہے - پہلے بطور
یادداشت لکھنے سے کوئی مجبور نہیں ہوجاتا

اللہ چاہتا تو شیطان ضرور سجدہ کر[illegible]
مگر جبر یہ کام بے لطف ہوجاتا -
اللہ چاہتا تو سارے امتی [illegible]
دین اسلام پر ہوتیں - مگر یہ جبر[illegible]
عمل قابل تعریف نہوتے - نا نتیجہ [illegible]
سختی سے بے لطف ہوجاتے -

(۸) ولایت برات

خدا و رسول و آل معہ قرآن واقوال رسول وآل سے محبت
انکے مخالفین سے نفرت -

رباعی امام شافعی علیہ الرحمۃ

برئت الی المھیمن من اناس
یرون الرفض حب الفاطمہ
علی آل الرسول صلواۃ ربی
و لعنتہ لتلک الجاھلیہ

پ۲ رکوع ۳ - اولئک یلعنھم
اللہ و یلعنھم اللاعنون

پ۲۲ رکوع ۴ - یوذون اللہ و رسولہ
لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرہ

امام شافعی - من لم یصل علیکم
[illegible]

نصائح کافیہ صفحہ ۱۸۷ صواعق محرقہ [illegible]
مطبوعہ مصر
پ۱۱ رکوع ۱۴ - انہ عدو للہ تبرا [illegible]
چچا آزر دشمن خدا سے ابراہیم نے برات تبرا [illegible]
شاہ عبدالعزیز تحفہ صفحہ ۱۸۴
نصائح کافیہ امام شافعی صفحہ ۱۸۸ ینابیع
المودہ صفحہ ۲۹۷ و صفحہ ۲۹۹ میں خدا کو
شاہد کر کے ان سے بیزاری کرتا ہوں جو
اولاد فاطمہ کی محبت کو رفض بتلاتے ہیں
اہلبیت پر میرے خدا سے درود - سلام [illegible]
اور اس جاہلوں پر خدا کی لعنت ہو
صحیح بخاری صفحہ ۹۵ جلد اول سطر ۱۲ [illegible]
صفحہ ۱۶۱ جلد سوم مصر -
و صحیح مسلم [illegible]

جو اہلبیت پر درود نہ بھیجے اوسکی نماز نہیں۔	روضہ الاحباب جلد ۲ ص ۱۲ لعن اللہ تعالیٰ فتاوی عبد العزیز ص ۱۹۳ ہر ان پر لعنت سنت
(۹) انبیا معصوم گناہ صغیرہ کبیرہ سے پاک ہیں۔ اکثر اہلسنت سہواً صغیرہ گناہ کو انبیاء کے لئے جائز جانتے ہیں۔ (۱۰) آئمہ معصوم حسب ارشاد رسول بارہ امام خلیفہ رسول ہیں	شرح عقائد نسفی ص ۱۰۴ صحیح بخاری جلد ۴ ص ۱۵۳ مصر و مسلم ص ۱۱۹ جلد ۲ نولکشور۔ ترمذی ص ۱۱۳ مودۃ القربیٰ ص ۵۶ ینابیع المودہ ص ۴۴۳ شیخ سلیمانی حنفی نے ینابیع المودہ میں پورے نام لکھے ہیں۔ صحیح بخاری جلد ۲ ص ۱۶۴ مصر۔
(۱۱) حیات حجت شیخ عبد الوہاب شعرانی یواقیت والجواہر ج ۲ ص ۱۲۷ ینابیع المودہ ص ۴۷۲ میں ہے امام مہدی ۲۵۵ھ ۱۵ شعبان میں جناب امام حسن عسکری سے پیدا ہوئے۔	تذکرہ خواص الامہ میں سبط ابن جوزی کتاب البیان باب ۲۵ میں محمد شافعی۔ بخاری ص ۱۱۵ احمد جامی شمس الدین تبریزی مولانا رومی قائل ہیں۔
(۱۲) حجۃ الوداع بعد واقعہ خم آیۃ:- بلغ پر من کنت مولاہ فعلی مولاہ:- سناکر حاجیوں سے بیعت مبارکباد لیکر آیۃ:- الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی نازل ہوئی	تفسیر در منثور جلد ۲ ص ۲۵۹ صحیح بخاری جلد ۳ ص ۳۴ مصر مودۃ القربیٰ ص ۳۱ کتاب سر العالمین امام غزالی ص ۹

اجماع خلافت — شیعوں کے نزدیک بمقابلہ اہلبیت کسیکو نمائندہ بنانا صحیح نہیں۔ یہ عہدہ خلافت مثل نبوت خدا عطا کرتا رہا ہے تو اسنے

بذریعہ رسول غدیر خم میں من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے علی کی بیعت
مبارکبادی اصحاب، ازواج حاجیوں سے کرا دی۔ حدیث ثقلین و سفینہ القرآن والحق
مع و تابع علی فرما کر نمایندگی غیر کی باطل کر دی۔ اہلسنت کتب کے حوالہ تائید کرتے ہیں
صحیح بخاری جلد ۴ ص ۱۷ مصر تاریخ الخلفا ص ۶۳ ملل و نحل ص ۸ میں قول جناب عمر ہے
کہ ابوبکر کی بیعت ناگہانی شر بے خیر نہیں ہے بے سمجھے ہو گئی۔ خدا نے اسی کے شر سے محفوظ رکھا۔
اب جو کرے اسے قتل کرو۔ طبری۔ مجمع بحار الانوار ص ۳۷ میں ہے ابوبکر سے پوچھا آپ
خلیفہ ہو گئے تو خود کہا نہیں میں خلیفہ نہیں بلکہ خالفہ ہوں۔ یعنی جو کسی کی ضرورت پوری نہ
کر سکے۔ اور بے خیر بے برکت بیکار چیز ہو۔ کتاب نہایہ میں ابن اثیر جزری نے بھی یہی لکھا
ہے۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۳۲۳ اسافت اللبیب ص ۲۴۹ میں ہے کہ جو بخلاف اہلبیت
نمایندگی پر جاوے ہو وہ باطل ہے۔

(۱۴) فدک کا معاملہ امام معتزلی شرح
نہج البلاغہ جز ۲ جلد ۲ ص ۳۰۷۔ فاطمہ
ناراض ہی گئیں۔ کیونکہ ابوبکر نے بکہ عمرؓ نے چاک کر دیا
فدک کی کثیر آمدنی پر اول سے لیکر کل بنی امیہ
بنی عباس کا قبضہ رہا۔ جسکو عمر بن عبد العزیز
نے اولاد فاطمہ کا حق جانکر واپس کیا اور
حضرت علی پر بحکم معاویہ جاری کردہ ممبروں
پر رسم تبرا کو بند کیا۔ از تجلی دیوبند مئی ۱۹۵۱ء
حبیب السیر اور یاقوت حموی نے معجم البلدان
میں فدک بڑی زرخیز جگہ تھی۔ اکثر نے لکھا ہے

تفسیر در منثور سیوطی جلد ۴ ص ۱۷۷ صواعق
محرقہ ص ۲۱ سیرۃ الحلبیہ جلد ۳ ص ۴۰۰
ابو داؤد کتاب الخراج۔
روضۃ الصفا جلد ۲ ص ۱۴۷ معارج النبوۃ
رکن ۴ ص ۲۲۱ کنز العمال جلد ۲ ص ۱۵۸
مستدرک ۱۸۷۔ حبیب السیر۔
فتاویٰ عزیزی دہلوی ص ۱۴۳ تاریخ ابو الفداء جلد ۱
ص ۱۴۳ شرح مواقف ص ۷۳۵۔ شرح
نہج البلاغہ امام معتزلی ج ۴ ص ۳۵۰ ابوداؤد نے
کتاب الخراج میں سالانہ آمدنی چالیس ہزار دینار تھے

(۱۵) تقیہ مذہبی نظریات دل میں چھپا کر
غیروں کو اس کے ضرر سے بچانا اور غیروں سے

صحیح بخاری کتاب الاکراہ جلد ۴ ص ۱۲۳
سطر ۲۰ مصر تفسیر امام رازی ص ۴۲۹

موالات کرکے خود انسے بچنا۔ مختصر یہ کہ
بلا مزاحمت غیروں سے دوستانہ برتاؤ کرنا
حسن بصری وغیرہ نامور علمائے اہلسنت نے
جائز کیا۔ بقائے تمدن کے لئے واجب کیا ہے
نوٹ :۔ آدم سے تاقیامت جہاں امن
وہیں تقیہ عام۔ جہاں بدامنی وہ تعصب ہے

تفسیر بیضاوی ص۴۵۲ نولکشور لکھنؤ
تفسیر کبیر ص۴۵۵ جلد ۵ - و ص۳۵۶

(۱۶) متعہ | نکاح وقتی میعادی طرفین کے وارثین کی اجازت پر
یا خود طرفین کے راضی ہونے پر نفسی خواہشوں
کو جائز طریقہ اسلام پر بحکم خدا و رسول
عمل اصحاب کے بموجب استعمال کرنا زمانہ
رسول میں پھر خلافت ابوبکر اور عمر کے نصف
خلافت تک ہونے کے بعد بحکم عمر زمانہ رسول
میں اقرار سے ثبوت دیکر عمرو بن حریث کے
معاملہ میں حرام کیا گیا۔ کوئی آیت سے یا رسول
کی جانب سے ممانعت نہیں ہوئی۔

صحیح بخاری جلد ۲ ص۱۵۲ سطر ۳۲
مسلم شریف جلد اول ص۴۵۱ نولکشور
و ص۱۹۴
تفسیر در منثور سیوطی جلد ۲ ص۱۴۱ مصر
علامہ عینی شرح بخاری میں
ترمذی مطبوعہ احمدی میرٹھ ص۱۰۷
شرح موطائے امام مالک ص۳ ۱۸
صحیح بخاری جلد ۳ ص۶۶ کتاب تفسیر
سورہ بقر۔

(۱۷) پیشاب کی نجاست ڈھیلے سے نہیں پانی سے بطریق سنت رسول دور کرنا۔
کنزالعمال جلد ۵ ص۸۵ بروایت بیہقی و ابی شیبہ فتح الباری شرح بخاری جلد ۱
ص۱۵۹ و نورالایضاح شرح وقایہ جلد اول ص۱۱۹

(۱۸) طہارت حوض :۔ ساڑھے تین بالشت طول عرض اور عمق کا کر بھر پانی نجاست کے
ملنے سے نجس نہیں ہوتا۔ جبتک نجاست کی زیادتی سے پانی کا مزہ۔ رنگ و بو نہ بدلے۔
ترمذی جلد اول ص۱۱ و مشکوٰۃ ص۳۴ ۲ روضہ ندیہ جلد اول ص۴ کنزالعمال جلد ۵ ص۹۵ و ص۱۴

(۱۹) مسح سر و پا رسول اپنا عمامہ اٹھا کر نصف اگلے سر کا مسح کرتے تھے فقط تین انگشت کی حد ہے، اور پاؤں کا انگلیوں سے ٹخنے تک ہتھیلی رکھ کر مسح کرتے تھے۔ تیمم کا طریقہ (صرف منہ اور ہاتھوں کو خاک آلود ہاتھ سے مسح کرنے) نے واضح کر دیا۔ جسکو وضو میں مسح تھا چھوڑ دیا گیا ہے۔ حوالہ جات:۔ کتاب نیل الاوطار علامہ شوکانی بروایت انس تفسیر لباب التاویل جلد ۲ ص ۱۵ و ۱۶ قول عمل شافعی۔ امام بو حنیفہ چوتھائی سر کا مسح واجب جانتے ہیں۔ تفسیر بیضاوی ص ۲۱۷ تفسیر کبیر میں امام رازی جلد ۳ ص ۵۴۵/۵۴۶ تفسیر معالم التنزیل امام بغوی جلد ۲ ص ۱۶

(۲۰) اذان میں حی علی خیر العمل کا حکم ۔ رسولؐ نے جنگ خندق میں خندق کھودنے کے لئے اس فقرہ سے منادی سے لوگوں کو جمع کیا ہے۔ بلال بھی اذان میں کہتے تھے اور مقام غدیر خم پر حاجیوں کو بھی اس فقرہ سے آواز منادی کرائی تھی مگر حضرت عمر نے اسکو منع کیا۔ حوالہ جات:۔ کتاب المعلم ترجمہ مسلم ص ۵۲۵ کنز العمال جلد ۴ ص ۱۲۶ کبریت احمر جاتی یواقیت جلد اول ص ۲۳ ۔ تحقیق عجیب میں علامہ عبد الحی بھیا عبد اللہ بن عمر کا عمل شیر الحیا موطائے ابن مالک میں بھی ہے۔ شرح تجرید قوشچی ص ۴۸۴ میں۔

(۲۱) جمع بین الصلوتین ظہر اور عصر یا مغرب عشاء کو بلا خوف ملا کر پڑھنا ابن عباس نے کہا کہ ہم رسول کے زمانہ میں ملا کر بلا عذر پڑھتے تھے۔ **حوالہ جات**:۔ صحیح مسلم جلد اول ص ۲۴۶ نولکشور ہے نیل الاوطار میں امام شوکانی ملا کر پڑھنے کی حدیث رسول سے صحیح کہتے ہیں۔ سنن ترمذی جلد اول ص ۲۶ ارسات اللبیب ص ۲۴۹ حجۃ البالغہ شاہ ولی اللہ ص ۱۹۳ ۔

(۲۲) ارسال یدین بل یداہ مبسوطتان :۔ اللہ کے قدرتی طاقت کے ہاتھ کھلے ہیں۔ انسان کا قیام ہیں فطرتاً کھلے ہاتھ رکھنا فطری عادت پر **اقیموا الصلوٰۃ** حکم پہ کھلے ہاتھ رکھنا۔ امام مالک واجب جانکر عامل ہیں۔ باندھنے کو باطل کہتے ہیں۔ امام اوزاعی شافعی دونوں طرح جائز جانتے ہیں۔ بسبب رسول و آل

شیعہ کل فرقے کھلے ہاتھ رکھنے والوں کی تعداد ہمراہ مالکی و شافعی ملکر کثیر بر حق ثابت ہے

حوالہ جات:- شرح موطائے مالک میں۔ نیل الاوطار میں ہے سفرا لسعادۃ میں شاہ عبدالحق محدث نے لکھا ہے۔ کبریت احمر حاشیہ یواقیت ص۱۰۵ میں ہاتھ باندھنا خضوع کو روکتا ہے۔ شرح مسلم امام نووی جلد اول ص۱۷۳ سطر ۶ نولکشور۔

بعد سورہ باآواز بلند بسم اللہ پڑھنا۔ بسم اللہ دیباچہ قرآن ہے بجز برات سورہ قبل یا قرانی آیات کہیں سے کہیں پڑھنے سے قبل یا ہر نیک کام کے قبل پڑھنا حکم رسول ہے اسکی کمی سے عبادت میں یا کام میں ضرور نقصان ہوگا۔

حوالجات:- تفسیر کبیر جلد اول ص۱۰۵ میں حضرت علی آواز بلند بجز برات قبل ہر سورۃ کے پڑھتے تھے۔ علی حق کے ساتھ ہیں۔ علی کی اقتدار حکم رسول ہے۔

معاویہ نے مدینہ میں بغیر بسم اللہ نماز پڑھائی اور نہ رکوع سجود میں جاتے وقت تکبیر کہی۔ انصار نے ٹوکا تو پھر بسم اللہ اور تکبیر سے نماز پڑھائی۔ بعد میں عمل پھر ہوگیا۔ یہ کیسے حکم سے نمازیں ناقص ہوگئی ہیں۔

(۲۴) رفع یدین | نماز میں کئی جگہ تکبیر کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلند کرنا۔ رسول کا عمل ہے۔ زاد المعاد ابن قیم جلد ۲ ص۷۳ شرح مسلم نووی جلد اول ص۲۰۹ در مختار ص۷ جلد ۵ مشرب وردی ص۲۱۸۔ صحیح بخاری جلد اول ص۸۹ مصر۔ موطائے مالک ص۲۵۔ سنن ابن ماجہ سنن داؤد۔ سنن نسائی۔ مسلم جلد اول ص۱۶۸ سطر ۱۰ نولکشور کنز العمال جلد ۸ ص۱۱۳ میزان کبرا جلد اول ص۱۹۵

(۲۵) قنوت :- قبل رکوع بلند ہاتھ کر کے دعائے مغفرت پڑھنا۔ رسول کا عمل بعد میں شیخین کے زمانہ میں بھی رہا۔ فتح الباری جلد اول ص۳۷۵ ص۶۳۳ تفسیر در منثور جلد اول ص۳۰۷۔ شرح مسلم نووی جلد اول ص۲۳۷۔ عمل امام شافعی بخاری جلد اول ص۹۵ و ص۱۱۷ سطر ۱۰ مصر۔

(۲۶) سجدہ گاہ :- رسول مٹی کی گندھی پر سجدہ کرتے تھے۔ امام مالک بھی قائل ہیں عبداللہ ابن مسعود۔ ابراہیم نخعی چٹائی یا زمین پر کرتے اور میمونہ نے کہا کہ رسول خمرہ چٹائی

پر سجدہ کرتے خمرہ :- چٹائی وغیرہ کا ٹکڑا بقدر کف دست یا مٹی کی ٹکیہ۔
حوالہ جات :- بخاری جلد اول ص ۱۷ سطر ۱۲ مصر باب السجود۔ بخاری ص ۹۷ سطر ۱۹ باب السجود
وصفحہ ۲۰ سطر ۲۲؛ نیل الاوطار جلد ۲ ص ۱۰؛ مجمع بحار الانوار ص ۳۷ میں امام
محمد طاہر نے لکھا، شیعہ قوم جس پر سجدہ کرتی ہے۔ تلخیص الصحاح ص ۱ مصباح منیر ص ۱۱۳
(۲۷) سجدوں میں جانے کا طریقہ :- حکم و عمل رسول سجدہ میں جاتے وقت پہلے ہاتھ ٹیکو پھر گھٹنے
نہ اونٹ کیطرح نہ بیٹھو۔ عبد اللہ ابن عمر بھی پہلے ہاتھ رکھتے پھر سجدہ میں جاتے۔
حوالہ جات :- صحیح بخاری ص ۹۵ جلد اول سطر ۲۰ مصر؛ فتح الباری شرح بخاری ص ۱۴۸
جلد اول ص ۲۳۹؛ نیل الاوطار جلد ۲ ص ۱۲۷۔
(۲۸) تکبیر تین بار بعد سلام :- رسول کرتے تھے جسکو بروایت حمیدی بن سفیان علامت
ختم نماز رسول کہا۔ حوالہ جات :- بخاری جلد اول ص ۱۰۰ سطر ۱۴
مصر؛ مشکواۃ شریف۔ فتح الباری۔ جلد اول ص ۲۵۵۔ مسلم جلد اول ص ۲۱۷ ابن عباس راوی
(۲۹) تسبیح فاطمہ بعد نماز | رسول نے بیٹی کو بعد نماز اسطرح تسبیح کا حکم دیا۔ اللہ اکبر ۳۴ بار
الحمد للہ ۳۳ بار۔ سبحان اللہ ۳۳ بار۔ حوالہ جات :- بخاری شریف جلد ۲ ص ۹۲ سطر ۱۵
صحیح مسلم جلد اول ص ۲۱۹ سطر ۱۲ نولکشور۔ مشکواۃ ص ۸۱ امام احمد امام نسائی۔
سنن ابو داؤد جلد ۲ ص ۵۳۔
(۳۰) بعد نماز سجدہ شکر :- رسول و اصحاب بھی کرتے تھے۔ کنز العمال جلد ۴ ص ۲۱۷ میزان
اعتدال ص ۱۵۷ حجہ بالغہ ص ۱۲۷۔ ریاض الصالحین ص ۵۴۳ نور الایضاح جلد اول ص ۵۴
تعلیق مغنی بر سنن دار قطنی ص ۱۵۸۔ ترمذی ص ۹۱ مشکواۃ ۱۹۳، حاشیہ مشکواۃ ص ۱۲۳
امام احمد حنبل امام شافعی امام مالک کے نزدیک سنت۔
نماز وتر شب میں :- ایک رکعت کی نماز بعد نوافل شب دو رکعتی بحکم رسول۔
ترمذی نسائی۔ امام حسین۔ سنن ابو داؤد۔ بخاری جلد ۱ ص ۱۱۶
وقت نماز مغرب :- رات کی سیاہی پورب سے مغرب کیطرف گذر جائے دونوں کا وقت
و افطار صوم

ایکی یوں بعد اسوقت کے نماز مغرب پڑھکر افطار کرنا بہتر ضبط خواہشات کی تعلیم ہے روزہ کے ثواب میں کمی نہیں۔ منافی نہیں۔ حوالہ جات :۔ موطا ئے امام مالک ص۸۵ میں حمید بن عبدالرحمٰن سے ہے کہ جناب عمر و عثمان جب رات کی سیاہی دیکھ لیتے تب نماز مغرب پڑھتے پھر روزہ افطار کرتے تھے۔

(۳۳) **صوم سفر** :۔ مباح سفر میں روزہ قصر ہے جناب رسول نے منع کیا ہے بلا عذر بانی گنہگار ہے۔ شرح مسلم جلد اول ص۳۵۵ سطر ۹ نولکشور۔ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ حوالہ جات :۔ موطا ئے امام مالک ص۹۳ مسلم جلد اول ص۳۵۶ نولکشور مکہ جاتے وقت مقام کراع میں رمضان میں پانی رسول نے پیا۔ لوگوں کو حکم دیا۔

(۳۴) **صوم عاشورا** :۔ باطل ہوا جبکہ رمضان کے روزے واجب ہوئے عبداللہ بن عباس نے اشعث بن قیس سے کہا۔ صحیح بخاری جلد ۳ ص۶۵ سطر ۱۳ مصر مسلم جلد اول ص۳۵۸ نولکشور۔

(۳۵) **تلقین میت** :۔ خود رسول نے تلقین پڑھنے کا طریقہ مردہ پر۔ الفاظ اعتقادی بیان کر دیئے۔ منتقی الاخبار ابن تیمیہ وغیرہ نے مکمل دعا لکھی ہے۔ حافظ ابن حجر نے لکھا ہے ثمار التنکیت میں رافعی نے تلقین کو سنت لکھا ہے۔ اور دعائے اعتقادی بھی لکھی ہے۔

(۳۶) **عقد ام کلثوم** :۔ بنت علی و فاطمہ کا عقد جناب عمر سے نہیں ہوا۔ بلکہ محمد جعفر سے ہوا۔ انکی وفات کے بعد عبداللہ بن جعفر سے ہوا۔ حضرت عمر کے عقد میں اس نام کی زوجہ ہونے پر معتقد مورخین نے تعلقات دوستی دکھانے کو علی کی بیٹی لکھدیا۔ حوالہ جات :۔ حضرت عمر کے عقد میں کئی اس نام کی زوجہ تھیں ام کلثوم جمیلہ بنت عاصم (۲) ام کلثوم بنت عقبہ۔ ام کلثوم ملیکہ بنت جرول جو ایام جاہلیت سے زوجہ تھیں۔ ام کلثوم بنت ابوبکر جنکو حضرت عائشہ نے عمر سے عقد کر دیا ہے۔ تاریخ طبری۔ تاریخ کامل۔

(۳۷) **عقد شہربانو** :۔ امام حسین سے بزمانہ خلافت حضرت علی ہوا۔ زمانہ عمر میں نہیں ہوا۔ مفصل کیفیت اتحاد الفریقین حصہ اول مطبوعہ امامیہ امامیہ مشن لکھنؤ میں ہے۔ حوالہ جات :۔ تاریخ خمیس جلد ۲ ص۳۱۹ مصر اسعاف الراغبین ص۱۱۹ مصر تاریخ ابن خلکان جلد ۱ ص۳۲۰ مصر نور الابصار ص۱۲۶ مصر حبیب السیر جلد ۲ جزو اول ص۳۶ بمبئی۔ روائح المصطفٰے ص۶۸ و روضۃ الاحباب فصل الخطاب

ایمان ابوطالب :۔ کے شاہد رسول و اہلبیت ہیں اور انکے اشعار اونکی کعبہ تک کی انگشتری شرح اربعین میں ابن حجر مکی نے لکھا کہ آئمہ اربعہ امام مالکی، شافعی امام حنبل اور ابو حنیفہ کا قول ہے۔ کہ ابو طالب مومن تھے مثل حزقیل

قاصر ہوئے۔ تاریخ حوالہ جات:۔ تاریخ ابوالفدا صفحہ ۱۲۰ جلد اوّل۔
اسنی المطالب صفحہ ۱ مصر۔ سیرۃ الحلبیہ جلد ۱ صفحہ ۲۸۲۔ بہت سی کتابیں انکے معتبر راوی
مخفی ایمان کی شاہد ہیں۔ رسول کی تربیت۔ حمایت اسلام اور رسول کی نکاح
خوانی کی وکالت۔ مختار جان و مال سے جاں نثار ثابت ہوئے۔ اللہ و رسول
اہلبیت انکی نجات ایمان کے حامی ہو چکے۔ بعد اسلام نمائندہ اموروں نے ناموس
جہادوں میں فرار سے یاری دکھائی اور فدائی کہلائے۔

ہنس کے دنیا میں مرا کوئی کوئی رو کے مرا۔ زندگی پائی اسی نے جو کچھ ہو کے مرا
جی اٹھا مرنے سے وہ جسکی خدا پر تھی نظر۔ جسنے دنیا ہی کو پایا تھا وہ سب کھو کے مرا

مرادما نصیحت بود و گفتیم ❋ حوالت با خدا کردیم و رفتیم

تابعین رسول و آل و اصحاب و علماء و فضلاء کے نام

غیر معروف ایک لاکھ کئی ہزار انبیا کے ناموں کیطرح) چھوڑ کر اول معروف
مصنفین و مجتہدین کے نام جو اپنی قدیمی تالیفات کے ذریعہ طالبان حق کے
زبانوں پر چڑھ گئے ہیں۔ تبرکاً مختصراً درج کئے جاتے ہیں۔ انکے حق میں دعا خیر کریں
جعفر کبیر۔ شیخ مفید۔ شیخ مفید۔ شیخ محمد حسن۔ حاجی مرزا حسین نوری
آقائے دربندی۔ ملا احمد مقدس اردبیلی۔ حاجی مرزا حسن۔ محمد جعفر ابو علی
آقا رضا ہمدانی۔ آقا حسین خیر انصاری۔ شیخ کبیلی۔ ملا حسین واعظ کاشفی
رفیع الدین۔ سید محمد باقر رشتی۔ ملا احمد تراقی۔ آقائے بہبانی۔ حرائلی۔
شیخ بہائی۔ شیخ جمال الدین حلی۔ بہاؤ الدین عاملی۔ ملا فیض۔ میر
باقر داماد۔ ملا طالب علی آملی۔ محمد تقی۔ ملا باقر مجلسی بن۔ شیخ علی حزین۔
محمد بن علی ابن شہر آشوب۔ علامہ حلی۔ نور اللہ۔ شوستری۔ محمد باقر
زین العابدین۔ یعقوب کلینی۔ ابن بابویہ۔ محمد ابن حسن۔ کمال الدین۔

حسین اردبیلی - سید نعمت اللہ - آقا محمد علی - صدر حسن یزدی - ملا کاظم - حاجی
مرزا حسن - مرزا ابراہیم بن صدرا - شمس الدین شہید اول - سید محمد مہدی
ثانی - نور اللہ شوشتری - ثالث مرزا محمد شہید رابع - شیخ مفید - سید مرتضی
احمد نجاشی - محمد بن حسن طوسی - نصیر الدین طوسی شہید - نجم الدین جعفر
محقق اول - نور الدین محقق ثانی - ابو القاسم و ملا صدر الدین - ملا احمد
ملا ہادی - معز الدولہ شاہ - اسمٰعیل مظفر علی شاہ - حاجی ملا ہادی - محمد مہدی
بحر العلوم - ملا عبد الرزاق - طبری شہرستانی - ملا محتشم کاشی - فضولی دشتی
محمود قادی - عرفی ابو الفضل فیضی - شفائی صائب - سید مجتہد الف اصفہانی
سیکلنق - علی قلی نعمت خان عالی - غالب مرزا رفیع ناسخ آتش مومن - سید
دلدار علی - سید محمد - سید محمد تقی - ابو الحسن - سید حسین ابراہیم - ناصر حسین
حامد حسین - بندہ حسن - مولانا بچھن و علن - علی نقی و علی محمد - مرتضی -
ابن حسن - میر آغا مصطفی سید آقا حسن - غلام حسنین کنتوری - سبط حسن - محمد
باقر - و محمد ہادی - محمد عباس - انور علی - نجم الحسن - ظہور الحسن - سبط حسن
ظفر مہدی - محمد ہارون - علی جواد - داؤد سید رضی - بشیر حسن - شبیر حسین - محمد
رضا - جعفر حسین - و عباس حسین - یوسف حسن - و سبط نبی - عدیل اختر -
سید علی حائری - بن ابو القاسم - عبد العلی ہروی - سید آفتاب حسین - مرزا
محمد حسین - محمد سبطین - اولاد حسین - ذاکر حسین - علی اظہر - نواب شیخ احمد حسین
وکیل - شیخ احمد حسن دیوبندی - مقبول احمد - خواجہ عابد حسین و فیاض حسین
یعقوب حسین - یوسف حسین - جلال الدین حیدر - محسن مرزا - محمد تقی -
سید مرتضی علی غضنفر - محمد نقی - سید مرتضی - ابو الحسن - یوسف حسن -
محمد صادق - فرزند علی - محمد علی - جعفر - صغیر حسن - حاجی رضی بن نوازش علی

امجد علی۔ محمود حسن۔ عبد الحسنین۔ مرزا احمد سلطان۔ غلام الحسنین۔ غلام الثقلین
محمد۔ حامد علیخاں۔ امیر حسن خاں۔ علی محمد۔ محمد علی۔ مظفر علیخاں۔ محمد علیخاں
خواجہ نذیر و صغیر و ناصر شبیر علی عابد حسین۔ یعقوب حسن۔ یوسف حسین
امداد حسین۔ کاظم حسین۔ ابرار حسین۔ صادق حسین۔ زاہد حسین۔ نظام حسین
مختار احمد۔ کلب جعفر۔ کلب مہدی۔ کلب عسکری۔ احسان علی۔ ممتاز علی
شیخ محمد علی۔ غلام شاہ۔ غلام رسول۔ غلام حیدر۔ غلام امام۔ سیف اللہ
نادر علی۔ ببر علی۔ رستم علی۔ علی احمد۔ ناظر علی۔ شاکر علی۔ اعجاز حسین۔
محمد اسحاق۔ محمود الحسن۔ صغیر حسن۔ تصدق حسین بن محمد حسین۔ نذر حسین
کرامت حسین بن فضل حسین بن عطا حسین۔ محفوظ۔ کلثوم حسینی۔ سراج الحسن
ریاض الحسن مہدی حسن۔ مبارک حسین۔ محمد حسین۔ منصب علی۔ نثار حسین۔
حیدر مہدی بن محمد مہدی۔ محمد ابراہیم۔ تہذیب الحسنین۔ ریاض الحسن بن
نادر علی [illegible]۔ صابر علی۔ نظیر حسن۔ زوار حسین۔ اصغر حسین۔ اصغر حسین
عباس حسین۔ قیصر حسین۔ سید عرفان حسین۔ سید سلطان حسین بن مولوی عابد
حسین۔ علی عابد۔ فتح حسن۔ ملا باقر۔ ملا طاہر۔ حیدر علی۔ شہاب الدین
ناظر حسن کرار ظفر حیدر حسن مہدی حسن۔ حاجی حسن۔ مرزا دبیر۔ اوج۔ طاہر
مرا انیس مونس۔ انس سلیس۔ رشید۔ عروج قدیم۔ عارف۔ حامد
آغا شاد دہلوی۔ صفی۔ عزیز ظریف فہیم قدسی۔

اوّل حضرت ابوطالب

نمائندہ اصحاب تیس چالیس برس

کے بعد اسلام لانے کے پھر بھی جہادوں میں ثابت قدم نہ رہ کر اطاعت و
خلافت وراثت علی و فاطمہ سے منہ موڑ کر خود کو حاکم انکو محکوم بنا کر آیات

واحادیث کے خلاف جو عمل ان سے ہوا رسول نے انکو سنا دیا۔ مذکور ہوا لیکن ابوطالب کا ایمان مثل اصحاب کہف و حبیب نجار و مومن آل فرعون و آسیہ مصلحتاً دشمنوں سے مخفی رکھنے کے علاوہ انکے اشعار اور نقش و نگیں کے کلموں سے اور آخری وقت کلمہ شہادتین بہ شہادت عبداللہ بن عباس جاری کرنے رسول کی دعائے مغفرت اور تکفین و تدفین سے شیعوں کی اور اہلسنت عالموں کی خاص انکی بابت کتابوں سے روشن ہو چکا۔ ان سب باتوں میں قابل ذکر و فخر یہ بات بجز علی جیسے بیٹے اور ابوطالب جیسے باپ چچا کے اور کسی سے ممکن نہ ہو سکی۔ کہ یہ دونوں سینہ سپر ہو کر رسول کو دشمنوں سے بچاتے اور رسول کو آزادانہ کار تبلیغ رسالت میں حمایت کرتے۔ دشمنوں کی مغلوب کرنیسے بنیاد اسلام قائم و مستحکم کرنے کے بانی اور ہمراہ رسول جزا اعظم سب کے نزدیک ثابت ہو گئے۔ کہیں پر قدم اپنا ہٹایا ہو جان اور دولت عزیز کی ہو تو بتا دو۔ سچ کہو یہ مومن رہے یا وہ۔

علی کے والدین نعوذ خدا کفر میں ہوتے تو ہرگز خدا اپنے حبیب خاص سرتاج انبیا کو ان سے پرورش نہ کراتا۔ حوریں بھجواتا۔ رسول کا نکاح ان سے نہ پڑھواتا۔ رسول کا نکاح کافر کی وکالت سے کب صحیح ہوتا۔

پھر رسول کے حکم سے ہاتھوں میں کنکر پتھر مس ہو کر اور درخت وغیرہ رسول کے کلمے پڑھنے کو تو مانیں مگر علی کے والدین (رسول کی ہمہ وقت تربیت سے جسم رسول مس ہوتے رہنے سے) متاثر نہ ہوں مصلحتاً زبانی علانیہ کلمہ ظاہر پرستوں کو نہ سنایا کبھی ہو یہ باطنی جانی مالی اطاعت خدمت رسول اور اسلام کا عملاً کلمہ حق نہیں ادا کیا تو رسول کے ہمہ وقت اور کون معین ہوا۔

منقول ہے۔ ابو طاہر نے کہا ہے کہ جو شخص ابو طالب سے بغض رکھے وہ کافر ہے۔
اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ آنحضرتؐ کی تربیت جناب ابو طالب نے کی اور برابر
آپکی مدد فرماتے تھے۔ بلکہ اپنے بچوں سے زائد محبوب رکھتے تھے۔ چنانچہ مقام
خوف میں اپنے بچوں کو سلا دیتے تھے۔ ابو طالب کے سوا آپکا کوئی ناصر
و مددگار نہ تھا کہ جس پر آپکی حفاظت کا اعتماد کیا جا سکے۔ چنانچہ جناب
ابو طالب کے انتقال کے بعد آنحضرت کو مکہ معظمہ سے ہجرت کرنی پڑی۔
جیسا کہ طبری جلد اول جزء ۲ صفحہ ۲۲۹ السیرۃ طیبہ جلد اول صفحہ ۳۵۳ شرح
نہج البلاغہ ابن ابی الحدید معتزلی ص۱ میں ہے کہ وفات ابو طالب کے بعد
آنحضرت کو وحی پہنچی کہ اب مکہ معظمہ چھوڑ دو کیونکہ اب تمہارا یہاں کوئی ناصر
و مددگار نہیں رہا۔ نیز آیہ **الم یجدک یتیما فاوٰی** (اے رسول
کیا خدا نے تمہیں یتیم پاکر پناہ نہیں دی یعنی ضرور دی) کی تفسیر میں ہے۔
الیٰ فی کہف ابی طالب۔ تمہیں ابو طالب کی حفاظت و تربیت
میں رکھا۔ پس جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ ابو طالب نے آنحضرت کی حفاظت
و نصرت و تربیت فرمائی تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ جناب ابو طالب
مومن تھے کیونکہ خدا نے گمراہ لوگوں کے ذریعہ سے آنحضرت کی مدد کرنے سے
انکار فرمایا ہے (سورہ کہف)
وما کنت متخذ المضلین عضدا۔ میں گمراہ لوگوں کے ذریعے
مدد کرنے والا نہیں۔ نیز اسنی المطالب ص۱۵ مطبوعہ مصر میں آیہ۔

فالذین آمنوا بہ وعزروہ و نصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولئک ہم المفلحون	وہ لوگ جو آنحضرت پر ایمان لائے اور آپکی نصرت و مدد کی اور خدا کے نازل کردہ نور کا اتباع کیا یہی لوگ

فلاح یافتہ ہیں م سے ایمان ابوطالب پر دلیل پیش کی ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں۔ جناب ابوطالب نے آنحضرت کی تصدیق بھی کی اور مدد بھی فرمائی اور قریش سے آنحضرت ہی کی وجہ سے مقابلہ بھی کیا جو اسقدر مشہور و معروف ہے کہ جسکا کوئی انکار نہیں کر سکتا پس آپ فلاح پانے والے لوگوں میں سے ہیں
نیز صاحب اسنی المطالب تحریر فرماتے ہیں کہ چونکہ ابوطالب آنحضرت کی حفاظت و مدد کی وجہ سے حسب مصلحت و موقعہ اپنے ایمان کا اظہار نہیں فرماتے تھے اسلئے بعض لوگوں کو ایمان ابوطالب میں شبہ ہو گیا اور یہ کوئی عیب نہیں ہے جیساکہ قرآن میں مومن آل فرعون کی مدح ہے کہ جو حسب مصلحت اپنے ایمان کو چھپاتا تھا۔

شیعہ اصحاب کے نام

مفصل حالات معہ انکے اعتقادات یا اہلبیت کیفیت کو دیگر کتابوں کے علاوہ دینی کہانی حصہ ششم مولانا سید ظفر حسین صاحب امروہوی کراچی دفتر نور بک ڈپو سے دیکھیے۔

شیعہ اصحاب کے نام یہ ہیں۔

حمزہ۔ جعفر۔ عبداللہ بن جعفر۔ عبداللہ ابن عباس۔ محمد بن جعفر عقیل بن ابوطالب۔ عباس بن عتبہ۔ عباس بن ربیعہ۔ ربیعہ بن حارث۔ نوفل بن حارث۔ مغیرہ بن حارث۔ بن عبدالمطلب۔ عبداللہ بن ابوسفیان عبداللہ بن زبیر۔ جعفر بن ابوسفیان۔ مسلم بن عقیل۔ عمر بن ابی سلمہ سلمان مقداد۔ ابوذر۔ عمار یاسر۔ جابر برید۔ خالد بن سعید۔ ابوالہیثم عثمان بن حنیف۔ سہل بن حنیف۔ حکیم بن حبلہ۔ حذیفہ۔ خزیمہ بن ثابت

زید ابن ثابت - اسامہ بن زید - ابوایوب انصاری - اُبی بن کعب -
سعد بن عبادہ - قیس بن سعد - جریر بن عبداللہ - حجر بن عدی -
عدی بن حاتم - ابراہیم ابورافع - برار بن مالک - براء بن عازب -
برار بن معرور - بشیر بن براء - عقبہ بن عمرو - حارث بن سراقہ - حارث بن نعمان
حارثہ بن نعمان - حارث بن ہشام - عرفۃ الازدی - عبداللہ بن بدیل - عبداللہ
بن جمیل - ابوالبشر - کعب - عمرو بن الحمق - اسد بن حضیر بن سماک - اوس بن ثابت
ابی بن ثابت - ابی بن عمارہ - ابی بن قیس - ارقم بن اُبی - ثابت بن زید - ثابت
بن قیس - ثابت بن ضحاک - زید بن ارقم - عبداللہ بن خبّاب - محمد بن عمرو
بن حزم - مالک بن نویرہ - بلال بن رباح - حارث بن قیس - ہاشم بن عتبہ
ابوسعید خدری (مذبذب) ابوطفیل عامری - تابعین صحابہ میں محمد حنفیہ - محمد بن
ابی بکر - اویس قرنی - مالک اشتر - زید بن صوحان - صعصعہ بن صوحان -
محمد بن حذیفہ - جعدہ بن ہیرہ - سعید بن قیس - ربیع بن خیثم - اعین بن ضبیعہ -
عبدالرحمن بن صرد - طرماح بن عدی - سعید بن جبیر - اصبغ بن نباتہ - مسلم نجاشی
جابر بن زید جعفی - میثم تمار - حبیب بن مظاہر - حارث بن عبداللہ اعور - حبہ بن جوین
رشید ہجری - قنبر - ابوالاسود - ابان بن تغلب -

شیعہ اعتقاد میں - شیعہ اصحاب رسول وہ کامل الایمان ممدوح
خدا اور رسول اور اہلبیت ہو کر واجب التعظیم اور ذریعہ تقلید و تاسی ہیں جو خدا
اور رسول کے واقعی ایمان کی طاقت سے ہمراہ رسول آزمائش گاہ جہاد میں
بلاخطر (اپنی جان و مال و اولاد) رسول و ایمان کی سچی نصرت پر ثابت ہو گئے -
اور جو زخم کھا کر زندہ بچے وہ حسب مرضی خدا اور رسول علی و فاطمہ اور باقی آئمہ

بابت عزاداری قدرے تبصرہ

حضرات شیعہ فرزند رسولؐ کے جانکاہ غم میں آنسو بہاتے ہیں مرثیہ پڑھتے ہیں ماتم کرتے ہیں ذوالجناح وعلم تعزیہ بناتے ہیں اور ان چیزوں کو قابلِ تعظیم سمجھ کر بوسہ دیتے ہیں حضرات اہل سنت ان تمام امور میں متحد ہیں چنانچہ بالتفصیل لکھا جاتا ہے۔

بکاء علی الحسینؑ

قبل واقعۂ کربلا آنحضرت کی حالت!

کتاب غینہ صـ ۶۸۳ صواعق محرقہ صـ ۱۵ المسند امام احمد بن حنبل جلد اول صـ ۵۹ مشکوۃ صـ ۲۴۸ وغیرہ میں ہے کہ آنحضرتؐ اپنے فرزند حسین کو سینہ سے لگائے ہوئے تھے کہ جبرئیل امین نے آکر یہ خبر دی کہ یہ آپ کا بچہ میدان کربلا میں قتل کیا جائیگا اور قتل گاہ کی مٹی بھی دی۔ آنحضرت یہ سنکر اس قدر روئے کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔

روز عاشور پیغمبر اسلام کی حالت

مسند امام احمد بن حنبل اول صـ ۲۸۲ صواعق محرقہ اور سر الشہادتین شاہ عبدالعزیز صـ ۱۰ اسعاف الراغبین صـ ۱۸۳ ینابیع المودۃ صـ ۲۸۹ تاریخ الخلفاء صـ ۱۴۵ نیز مشکوۃ و ترمذی میں ابن عباس و ام سلمہ سے مروی ہے کہ روز عاشور محرم آنحضرت اپنی ریش مبارک و سر اقدس پر خاک ڈالتے ہوئے مو پریشاں آنکھوں سے آنسو جاری دست مبارک میں ایک شیشی لئے ہوئے تھے جس میں حسینؑ اور انکے رفقاء کا خون بھرا ہوا تھا۔

رنج و مصیبت کے وقت سروں پر خاک اڑانا فعل اصحاب سے بھی ثابت ہے۔ چنانچہ استیعاب کتاب النساء باب الحاء جلد دوم صفحہ ۷۳۴ نمبر اسم ۳۲۴۸ میں ہے کہ جب آنحضرت نے جناب عمر کی صاحبزادی حفصہؓ کو طلاق دیدیا۔ تو جناب عمر نے اپنے سر پر خاک اڑائی۔

بعد شہادت حسینؑ دنیا کی حالت

صواعق محرقہ صفحہ ۱۱۶ سر الشہادتین شاہ عبد العزیز صفحہ ۵ و ۶ اسعاف الراغبین صفحہ ۱۹۱ ینابیع المودۃ صفحہ ۲۹۱ میں ہے کہ فرزند رسول کی شہادت کے بعد زمین سے لہو ابلنے لگا آسمان سے خون برسا حوریں اور جنات نوحہ و بکا کرنے لگے دنیا اسقدر تاریک ہو گئی کہ دن میں ستارے نظر آنے لگے۔ آفتاب کو گہن لگ گیا۔ ستارے آپس میں ٹکرانے لگے۔ اور دیواروں پر خون آلود چادریں معلوم ہوتی تھیں۔ لوگوں نے یہ گمان کیا کہ قیامت ہو گئی۔ اور یہ سب باتیں اسلئے ہوئیں کہ حاضر و غائب سب اس واقعہ پر مطلع ہو جائیں۔ بلکہ اسلئے ہوئیں کہ ان واقعات ہائلہ پر امت میں قیامت تک گریہ و بکا و مجالس سے ذکر جاری رہے اسی لئے اس واقعۂ جانکاہ کی شہرت زمین و آسمان کے ساکنین جن و انس اور ہر ناطق و صامت تک پہونچی۔

گریۂ و زاری اور صدر اسلام

کتاب استیعاب جلد ا حرف ز زید بن حارثہ صفحہ ۱۹۳ میں ذکر ہے کہ جب آنحضرت کے پاس خبر شہادت جعفر و زید آئی تو گریہ و بکا کیا اور فرماتے جاتے تھے کہ دونوں میرے بھائی اور میرے انیس تھے صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۱۵ مطبوعہ مصر

ہیں ہے کہ آپ اپنے فرزند ابراہیم پر رو رہے تھے کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا کہ آپ یا حضرت! آپ تو رسول ہیں اس کے جواب میں حضرت نے فرمایا کہ رونا رحم کی وجہ سے ہے پھر اسنے کہا۔ اسپر آپ نے فرمایا کہ اے عبدالرحمٰن آنکھ ضرور روئیگی اور دل ضرور رنجیدہ ہوگا۔

صحیح بخاری جلد اوّل صفحہ ۱۵۰ طبع مصر باب البکار عند المریض میں ہے کہ حضرت مع اصحاب سعد بن عبادہ کی عیادت کیلئے گئے انکے گھر پر لوگوں کا انبوہ تھا۔ حضرت نے سمجھا کہ شاید انکا انتقال ہوگیا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ابھی انتقال نہیں ہوا ہے حضرت نے رونا شروع کیا اور آنحضرت کو دیکھ کر اصحاب بھی رونے لگے۔

صحیح بخاری جلد اوّل صفحہ ۱۴۷ طبع مصر میں ہے انس کہتے ہیں کہ ہم وقت واقعۂ دختر رسول حاضر تھے پیغمبر خدا قبر پر تشریف فرما تھے اور دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

صحیح نسائی جلد دوم صفحہ ۲۸۶ ابوہریرہ سے منقول ہے کہ آنحضرت نے اپنی مادر گرامی کی قبر کی زیارت کی تو خود بھی روئے اور گرد بیٹھنے والوں کو بھی رلایا۔

صحیح بخاری جلد اوّل باب الدخول علی المیت صفحہ ۱۴۳ طبع مصر میں ہے جناب ابوبکر آنحضرت پر روئے صحیح بخاری جلد اوّل صفحہ ۱۴۳ جابر بن عبداللہ انصاری آنحضرت کے سامنے اپنے باپ پر روئے صحیح بخاری جلد اوّل طبع مصر صفحہ ۱۴۹ میں ہے بنت عمر یا خواہر عمر جابر کے باپ پر روئیں۔

واقدی نے بیان کیا ہے کہ زنان انصار جناب حمزہ پر روئیں اور شام سے صبح تک روتی رہیں آنحضرت نے ان کیلئے فرمایا کہ اے رونے والیو خدا تم سے خوش ہوگیا نیز تمام مسلمین وقت دفن جناب حمزہ بحضور آنحضرت ان پر بہت روئے

رونے کے متعلق جو یہ بات مشہور ہے کہ رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے یہ قطعاً
غلط ہے کیونکہ صحیح بخاری جلد اوّل صفحہ ۱۴۵ مطبوعہ مصر میں جناب عائشہ
سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ اس مطلب کے سمجھانے کے لئے قرآن بہت
کافی ہے خدا فرماتا ہے ایک کا بوجھ دوسرا نہیں اٹھاتا۔ پھر جب ایسا ہے
تو رونے والوں کی بلا مردے کے سر کیوں جانے لگی۔

نوحہ وماتم

مسند امام احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۲۷۴ سطر ۱۷
مطبوعہ مصر میں ہے کہ آنحضرت کے انتقال پر جناب
جناب ام المومنین بی بی عائشہ نے ماتم کیا اور سر و سینہ پیٹا۔

مدارج النبوۃ میں ہے کہ جب آنحضرت نے اپنی شدت تکلیف کی وجہ
سے بلال کی معرفت جناب ابو بکر کے پاس کہلا بھیجا کہ وہ نماز پڑھا دیں۔ پس
بیرون آمد بلال دست بہ سر زناں و فریاد کناں (بلال سر پیٹتے ہوئے اور فریاد
کرتے ہوئے گھر سے باہر برآمد ہوئے۔) اور جب جناب ابو بکر نے یہ سنا تو سخت
اندوہگین ہوئے۔ خود را پس بروئے افتاد (اور آپنے خود کو منہ کے بھل دھڑ
سے دے مارا) نیز مدارج النبوۃ میں ہے کہ فاطمہؑ نے جب یہ آواز سنی تو
سر پیٹتی ہوئی گھر سے باہر نکل پڑیں۔

صحیح بخاری جلد ۶ صفحہ ۱۴۰ مطبوعہ بمبئی میں ہے کہ جناب ابو بکر نے
وفات آنحضرت پر اپنے کو زمین پر گرا دیا۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے کہ ایک شخص آنحضرت کی
خدمت میں سر کے بال نوچتا ہوا سینہ زنی کرتا ہوا آیا اور بروایت محمد بن
حنفیہ منہ پر طمانچے بھی مارتا ہوا آیا اور آنحضرت سے عرض کی یا رسول اللہ
میں ہلاک ہو گیا مجھ پر مصیبت ٹوٹ پڑی

آنحضرت کے سامنے یہ واقعہ ہوا اور آنحضرت نے منع نہیں کیا۔
لہٰذا جائز۔

مرثیہ گوئی اور اصحاب رسول

مدارج النبوۃ ص۵۲۵ میں ہے وہر کدام از اہلبیت آنحضرت وصحابہ عظام مرثیہ در وفات آنحضرت در سلک انتظام کشیدند یعنی آنحضرت کی وفات پر تمام اہلبیت اور جمیع اصحاب نے مرثیے کہے۔

مدارج النبوۃ ص۶۱۷ میں ہے کہ جناب عمر بن خطاب نے عروہ ابن مسعود کی وفات پر مرثیہ کہا۔ نیز روضۃ الاحباب جلد ا ص۵۳۲ طبع لکھنو میں ہے کہ جناب ابو بکر اور جناب عمر اور جناب فاطمہ زہرا اور جناب بی بی عائشہؓ اور حسان بن ثابت نے آنحضرتؐ کی وفات پر مرثیے کہے۔

روضۃ الاحباب میں ہے کہ جناب ابو بکر نے صفیہ بنت عبد المطلب کا مرثیہ کہا۔ جناب امام شافعی کا مرثیہ ملاحظہ ہو۔ ینابیع المودۃ ص۲۹۷ طبع بمبئی۔

میرا غم ابھر آیا اور دل غمگین ہے جسنے میری آنکھوں کو بیدار کر دیا ہے اور نیند نایاب ہو گئی ہے۔

دنیا آل محمد کی وجہ سے رنج میں ہو گئی۔ اور قریب ہے کہ بڑے بڑے سخت پہاڑ پگھل جائیں۔ کون ایسا ہے جو حسین کو میری طرف سے میرا پیغام پہونچا دے اگرچہ لوگ اس بات کو ناپسند کریں۔

حسین بلا جرم شہید ہوئے انکی قمیض سرخ رنگ کے خون سے رنگین ہے تعجب کی بات تو یہ ہے کہ آل ہاشم کے مختار یعنی نبیؐ پر درود بھیجا جاتا ہے اور انہیں کے فرزند کو قتل کرتے ہیں اگر آل محمد سے محبت رکھنا گناہ ہے تو یہ ایسا گناہ ہے جس سے میں

کبھی توبہ نہ کرونگا۔

یہی لوگ تو میرے شفیع ہیں روز محشر اور انہیں سے محبت رکھنا شافعی کیلئے گناہ کہا جاتا ہے۔

ضریح و تعزیہ و ذوالجناح

تعزیہ و ضریح نقل ہے روضۂ مبارک سید الشہدا کی اور بیجان کی شبیہ ہے جو باتفاق اہل سنت جائز ہے بلکہ مسند امام احمد جلد ۶ صـ ۲۷۳ اور جمع بین الصحیحین و نیز جامع الاصول و سنن ابوداؤد فردوس اسیر مصباح الزیت طـ ۲۴۶ پر بحوالہ مدارج النبوۃ منقول ہے کہ جب آنحضرت جنگ بتوک سے واپس آئے تو عائشہ کی گڑیوں کا پردہ ہوا سے اڑ گیا آنحضرت نے پوچھا یہ کیا ہے جناب عائشہ نے کہا یہ گڑیاں ہیں اور ان کے درمیان میں ایک پردار گھوڑا بھی تھا حضرت نے پوچھا کیا گھوڑے کے پر بھی ہوتے ہیں عائشہ نے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت سلیمان کے گھوڑے کے پر تھے یہ سنکر آنحضرت ہنس دئے یہانتک کہ آپکے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

یہ واقعہ ۹ھ کا ہے کہ جسوقت جناب عائشہ کی عمر ۱۷ سال سے کچھ اونچی تھی ذوالجناح میں کوئی خاص تصویر نہیں بنائی جاتی ہے بلکہ گھوڑے پر زین چارجامہ وغیرہ میں ذوالجناح فرزند رسول سے مشابہت مقصود ہوتی ہے تاکہ اسکی وفاداری کا بھی ذکر ہو جائے اور اسمیں کوئی عیب نہیں خدا نے تو وفاداری کیوجہ سے قرآن میں اصحاب کہف کے کتے تک کا ذکر کیا ہے۔

اس کے علاوہ خود آنحضرت روز عید حسین کیلئے شبیہ مرکب بنکر جواز شبیہ

حسینؑ کی وجہ سے ناقہ کی شبیہ ہے زلفوں کو مہار کی تشبیہ بنایا اپنی آواز اونٹ کی آواز کے مثل بنائی لہٰذا شبیہ بنانا جائز ہے۔

تعظیم و احترام ضریح و علم وغیرہ

اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ یہ ایک بزرگ و محترم روضہ کی نقل ہے جو فرزند رسول کی طرف منسوب ہے جیسا کہ مسجد کی تعظیم قرآن کی تعظیم غلاف قرآن کا احترام بلکہ فتاوی عالمگیری اور مطالب المومنین میں ہے کہ ایک شخص آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے قسم کھائی ہے کہ حور کی پیشانی اور جنت کی چوکھٹ پر بوسہ دونگا اب میں کیا کروں آپ نے فرمایا کہ جا ماں کے قدم اور باپ کی پیشانی پر بوسہ دے اسنے کہا کہ وہ فوت ہو گئے آپنے فرمایا کہ دو نشان بنالے اور بوسہ دے تاکہ تیری قسم نہ ٹوٹے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بوسہ دینا جائز ہے۔ اگر جائز نہ ہوتا تو ہرگز آنحضرت حکم نہ دیتے کیونکہ حرام شئے قسم کی وجہ سے جائز نہیں ہوتی ہے ورنہ اگر کوئی شراب پینے کی قسم کھالے تو کیا جائز ہو جائیگی۔ اس حدیث سے شبیہ بنانیکا جواز بھی ثابت ہوتا ہے اور احترام و تعظیم شبیہ روضہ کا شبہ بھی دور ہو جاتا ہے۔

نتیجہ کلام

حضرات! زیادہ تر یہی مسائل وہ ہیں جو شیعہ سنّی میں باعث نزاع اور ہرگز اختلاف بنے ہوئے ہیں اور ہم نے ہر مسئلہ میں علمائے اہل سنت کے اقوال اور مستند روایات سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان میں سے کسی مسئلہ میں بھی اہل سنت کیلئے شیعوں کی موافقت ناممکن نہیں ہے بلکہ ہر مسئلہ میں شیعوں کیساتھ اہل سنت کی آوازیں

ہم آہنگ نظر آتی ہیں۔ ایسی صورت میں کیا افسوس کی بات نہیں کہ یہ تفرقہ
جس نے ملت اسلامیہ کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا ہے باقی رکھا جائے اور کیوں
نہ تمام مسلمان ایک نقطۂ اتحاد پر جمع ہو کر وحدت اسلامی کا مظاہرہ کریں۔
ناظرین سے التماس ہے کہ جناب نواب شیخ احمد حسین تعلقہ دار مرحوم کے لئے
سورہ فاتحہ پڑھیں اور مولانا محمد بشیر صاحب فاتح ٹیکسلا کو معہ اس ناچیز مو
باعث اشاعت تالیفات کو دعائے خیر سے یاد کریں۔

عام مسلمانوں کی بے بنیاد دواد کا فتوےٰ

عجب دل لگی کی بات ہے۔ ہمہ وقت ضاد بولنے پر نماز اور قرآن میں دواد پڑھنے
نے نماز اور قرآن کی صحت کا قصہ تمام کر دیا۔ یہ تو شاید کوئی بھی نہ بتا سکے کہ کس
عہد میں کس عالم اور خلیفہ وقت نے قرآن یا نماز پڑھتے وقت ضاد کو صریحاً دال
کی آواز سے دواد پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ جن ضواد کے الفاظ کو دن رات
ہمہ وقت بولتے وقت ذال یا ز یا ظ کی آواز سے ہم مسلمان دیگر غیر مسلموں
کی طرح بلا تکلف بول رہے ہیں قرآن یا نماز پڑھتے وقت انکو دال کی طرح کی
آواز سے بنا کر کیوں ادا کرتے ہیں۔ آخر یہ بات بلا ضرورت کیوں کرتے ہیں۔
جبکہ ہم عالموں سے یا کتابوں سے یہ بھی جانتے ہیں کہ نماز یا قرآن میں زیر، زبر
پیش کے عمداً فرق کر دینے سے یا قریب مخرج کے مشابہ حرف کو ان کے صحیح
مخرج سے عمداً ادا نہ کرنے پر نماز کے قرآن کے عمل کو باطل کر دیتا ہے مثلاً دیکھو
گرد لیتے وقت جاہل عالم وضو کو ودو۔ حوض کو حود۔ قاضی کو قادی۔ روضہ
کو رودہ۔ مرض کو مرد۔ مریض کو مرید۔ مرضی کو مردی۔ نامرضی کو نامردی
فیض کو فید۔ فضل کو فدل۔ تفضل کو تفدل۔ فضول کو فدول۔ فضیلت کو

فدیلت کوئی نہیں کہتا۔ لیکن ان الفاظ کو یا دیگر ضاد کے الفاظ کو نماز یا قرآن پڑھتے وقت تو صریحًا دال سے ادا کر کے عمدًا اپنے عمل کو خود خراب کرتے آ رہے ہیں جسکی بابت عالموں سے فتوے پوچھا گیا تو حسب ذیل عالموں نے ضاد کو ضاد کہکر ز۔ ذ۔ ظ۔ کی آواز کی مشابہت سے بچاکر زبان کو بائیں جانب سے گھماکر بمشکل مشق سے ادا کرنے کا فتویٰ دیا ہے دال سے قطعی جدا کیا ہے۔ یہ فتوے واقعہ غدر دہلی سے بہت قبل کا ہے جسپر مختلف مقام کے عالموں کے دستخط ہیں۔ کتابوں کی عبارت سے عالموں کے اقوال سے ثابت کر دیا کہ ضواد کو دواد پڑھنے والیکی نمازیں اور قرآن کا عمل باطل ہے۔ سید احمد علیخاں مفتی عدالت سلطانی ۱۲۵۳ھ مشتاق احمد سہارنپوری۔ محمد یعقوب بن مملوک علی نانوتوی مدرس دیوبند۔ سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی۔ نوازش علی۔ محمد مخدوم علی۔ محمد عبدالرزاق محمد عبدالرب واعظ دہلوی مسکین مغر نگر ملان۔ خواجہ ضیاء الدین احمد۔ مولوی عبدالحیٔ فرنگی محل لکھنؤ۔ قاضی القضات ۱۲۱۲ھ منصور الرحمن ۱۲۸۱ھ۔ امید علی ۱۲۶۹ھ باوجود اسقدر فتووں کے اب بھی مختلف مقامات پر حافظ مولوی ملا۔ دواد پڑھنے کے عادی۔ بدلے نہیں۔ اب اس صدی کے قبل کے جملہ مسلمانوں کے اعمال تو باطل ہو گئے اور وہ ابھی تک صحیح سمجھتے رہے اسیطرح بہت سے عقائد اور مسائل کی کیفیت ہے کہ حقیقت کچھ ہے پروپیگنڈے کچھ عمل کچھ۔ مولف کتاب نے $\frac{16}{17}$ برس ہوئے سولہ صفحوں میں فتویٰ دواد ضاد کو مفصل ثبوت سے شائع کرایا ہے۔

جواز تعزیہ داری پر فتوے:

بابت جواز تعزیہ داری دو اشتہار کی نقل مطابق اصل چالیس برس کا چاپ شدہ احادیث علمائے فرنگی محل لکھنؤ۔ قدوۃ الواصلین شاہ عبدالرزاق

بانسوی شاگرد رشید استاد الہند ملا نظام الدین فرنگی محل و حضرت کمال الدین و حضرت شاہ صاحب محمد اسمٰعیل بلگرامی و جمیع علمائے فرنگی محل لکھنؤ وغیرہ کا تعزیہ کیساتھ حسب ذیل عمل کرنا جسکے بموجب احترام کرنا تمام عقیدتمندان مذکورہ بالا پر لازمی ہے۔

(۱) زیارت ضریح مبارک جسے تعزیہ کہتے ہیں۔ حضرت کا تشریف لیجانا۔ (۲) بحکم امام مظلوم عشرہ کو ہر روز جانا۔ (۳) تعزیہ کی بابت یہ فرمانا کہ کاغذ اور لکڑی نہ سمجھنا چاہئے۔ اسمیں ارواح مقدسہ متوجہ ہوتی ہیں۔ (۴) تعزیہ کی پیشوائی کرنا۔ اپنے مکان پر لانا۔ دست بستہ سامنے کھڑے رہنا (۵) تعزیہ کے دفن میں شریک ہونا۔ یہی طریقہ حضرت کے فرزند شاہ غلام دوست محمد اور انکے فرزند غلام علی کا بھی تھا اور ابتک جاری ہے اسمائے گرامی ان علمائے فرنگی محل لکھنؤ کے جن سے تعزیہ کی تعظیم منقول ہوئی۔

(۱) حضرت مولانا بحر العلومؒ (۲) شیخ المشائخ مولانا انوار الحق قدس سرہ (۳) مولانا نور الحقؒ (۴) مولانا عبد الاعلےٰ فرزند بحر العلوم (۵) مولانا عبد الواحد فرزند مولانا عبد الاعلےٰ (نوٹ) جن حضرات کو ان واقعات کی تصدیق منظور ہو وہ ملفوظات رزاقی اس پتہ پر تشریف لاکر دیکھیں اور اس اشتہار کی نقل جو چاہیں چھپوا کر تقسیم کرا دیں۔

ھدایت:۔ اہلسنت کو چاہیئے کہ وہریوں۔ غیر مقلدوں دیوبندیوں کے فتووں سے بچیں۔ علمائے سنت کی پیروی کریں۔ فرنگی محل کے علمائے مولانا عبد القادر صاحب مولانا محمد شفیع صاحب پر یہ افترا کیا ہے کہ وہ تعزیہ داری کو حرام اور گناہ گاری کا فتوےٰ دیتے ہیں۔ یا تعزیہ داری کو رسول اللہ کی سخت بیزاری کا باعث کہا ہے یا تعزیہ داری کو اسلام

یا امام حسینؓ کے ساتھ دشمنی کا نام بتایا ہے یا محرم کی روشنی باجہ جلوس، کو یزیدی کام بتایا ہو۔ ان باتوں کی بابت ان حضرات نے ایک گروہ کے سامنے اقرار کیا ہے کہ ہم نے ان الفاظ کیساتھ کوئی فتوٰے نہیں دیا ہے۔

المشتہر حاجی چودھری شبرانی نواب گنج محلہ بڑا چوک۔ لکھنؤ۔

دوسرا اشتہار **تعزیہ باعث برکت ہے**۔ جو مفتی سید احمد حنفی مدرس دارالعلوم انجمن احناف کوچہ چنگیزان لاہور کیطرف سے حسب ذیل عالموں سے عزاداری حسین کی حسب ذیل باتوں کے جائز ہونے پر دستخط کرا کر محرم ۱۳۵۳ھ میں شائع کیا گیا۔

ننگے سر ہونا۔ سر پیٹنا۔ سیاہ پوش ہونا۔ واویلا کرنا۔ مرثیے پڑھنا۔ نوحے پڑھنا۔ عباس وغیرہ نام سے علم و تعزیہ نکالنا وغیرہ جیسے ذریعہ آل و اصحاب سے جائز ہیں۔ اہلسنت کو چاہیئے کہ متفقاً مذکورہ باتوں سے محرم چہلم میں شامل ہوا کریں اور اسلام کی شوکت کو بڑھایا کریں۔ (مذہبی معاملہ کی مخالف ضد سکو مفر ہے)

دستخط :- حافظ حکیم ابوالحسنات محمد احمد حنفی قاری مفتی الور و پنجاب۔ (۲) مولوی حاجی صوفی ابو محمد دیدار علی چشتی مفتی لاہور (۳) مولانا ابوالبرکات سعید احمد صاحب ناظم اس اشتہار کے مشتہر ہیں۔

پہلے لاہور میں شائع کرانیوالے حکیم سید ہاشم علی شاہ جیلانی دو موریاپل فیض باغ لاہور۔ پھر اسی اشتہار کی نقل مطابق اصل مرزا فدا حسین نے ریاست رامپور میں چھپوا کر شائع کیا۔ پھر سہارنپور میں مولوی خواجہ مختار احمد صاحب مرحوم نے شیعہ ینگ مین سوسائٹی سے شائع کرایا۔ پھر زوار حسین نا پینشنر گورنمنٹ کالج سہارنپور نے بڑے سائز پر **شیشی نما تعزیہ** (دو شیشی کی تصویر بنا کر) کی سرخی دیکر پُراثر مدلل عبارت کیساتھ دوسرے پانچ انگل کالم میں مذکورہ

لاہور والے اشتہار کی عبارت معہ جملہ حنفی حضرات کے دستخطوں کے شامل کر کے ۱۹۳۸ء میں سہارنپور سے شائع کرا دیا۔

پھر اس اشتہار کی چند کاپیاں آگرہ پہونچیں وہاں کے قدیمی معتقدین "تعزیہ دار" اہلسنت حضرات نے پسند کر کے مخالفین تعزیہ کو سمجھانے کے لئے شائع کرایا۔ یہ اشتہار مقبول خاص و عام ہو گیا۔

(منقول از ضخیم کتاب شمع محبت مولفہ زوار حسین [illegible])

وقتی نکاح کی حقیقت

بقائے نام و نسل ناجائز صورتوں سے ہرگز نہیں

ہاں اولاد کا ہونا تو ممکن ہے مگر نسل کی نامزدگی دشوار ہو گی اور طرفین کے مقصد نام و نمود کو باطل کر دیگی۔ اس مثال سے سمجھو کہ غیر شعور ظرف بارش کے مختلف قسم مزاج کے قطروں کے نامزد کرنے سے مجبور ہے اور سبب کی زبان عاجز ہے کہ وہ یہ بتا دے کہ کس قطرہ سے یہ گوہر نایاب ... بنا ہے لہذا اس ظرف کو کچھ قوانین کی پابندیوں سے تحفظ کرنیکی ہر قوم کو ضرورت ہوئی کہ وہ اپنے خاندانی آبائی مذہبی قواعد کی رضامندی کے ماتحت وہ اپنے طرفین کو پابند بنا کر ملا دے اور ان کے نام و نسل کے پتہ و نشان بتا دینے کا اطمینان بخش ذریعہ مقرر کر دے۔ اور خفیہ ناجائز انگشت نما صورت سے بچا کر علانیہ سب کے حسب مرضی ازدواجی صورت کو قابل مدح قابل مبارکباد بنا دے۔ اس بنا پر خفیہ ناجائز کارروائی اختیار کرنیکے بجائے علانیہ طرفین کے محترم افراد کی حسب مرضی اجازت شامل ہو جانے پر علانیہ بیاہ شادی کے رد اسم بجا لانے کی ضرورت ہر ایک قوم قبیلہ کو ہو گئی اور

اسلئے اختیار کرنی پڑیں۔ کہ کلام خدا قرآن کے عربی زبانوں میں محبوب الٰہی ہونے کی بنا پر بہ نسبت اردو فارسی وغیرہ زبانوں کے عربی زبان کے الفاظ میں خاصکر ادا کرنیکی خصوصیت سے فضیلت بھی حاصل ہوگئی۔ ازدواجی تعلقات اگر عارضی وقتی قائم کرنا ہے تو اسکا نام نکاح میعادی (متعہ) ہے اور ہمیشہ کیلئے یہ نکاح دائمی نام ہے۔ نکاح دائمی کیطرح نکاح عارضی میعادی (متعہ) کے شرائط علانیہ بجالانے کی صورت میں مساوی ہے۔ بہر صورت نکاح دائمی سے اکثر امور میں مساوات ہوجانے پر زنا کے کھلے عیبوں سے قطعی پاک اور صاف ہے جسکی بابت خود حضرت علیؑ کا ارشاد ہے کہ اگر عمر متعہ کو حرام نہ کرتے تو کوئی زنا نہ کرتا مگر بدبخت اور شقی ...... متعہ کی بے وقعتی مضحکہ خیزی سے قرآن واحادیث کی اور رسول وابوبکر کی اور قولی ثبوتی خود عمر کی دیگر اصحاب کی تکذیب توہین کیجاتی ہے رہا متعہ کرنیوالے اصحاب کی عملی مثالیں بحکم آیتہ واحادیث رسول کے زمانہ میں ابوبکر کے بعد عمر کے نصف عہد تک جدا اور بعد ممانعت جدا معتبر کتابوں میں مذکور ہیں۔ کچھ حوالے تو اوپر لکھدیئے ہیں اور چند حوالے مزید تسلی کی خاطر اور سن لو۔ اگر سب جمع کئے جائیں تو مستقل جدا ایک کتاب بنجائے۔

شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں کہ یحیےٰ بن اکثم نے بصرہ میں ایک معتبر شخص عالم سے دریافت کیا کہ تم تو متعہ کو حلال جانتے ہو اور حضرت عمر نے حرام کردیا۔ فوراً تسلی بخش یہ جواب دیا کہ میں حضرت عمر کی اس تصدیق کردہ گواہی پر متعہ کو حلال جانتا ہوں جبکہ انہوں نے رسول کے عہد میں متعہ جاری ہونیکا خود بھی ثبوت دیدیا۔ اب اس کے ممانعت اور حرام کرنیکا حق کسی کو تا قیامت نہ رہا خواہ ابوبکر ہوں یا کہ عمر۔ کہ انہیں سے کوئی خدا اور رسول کی حلال کردہ شئے کو حرام کرسکے۔ شرح ابن ابی الحدید میں ہے کہ چند آدمیوں نے عمر سے پوچھا کہ متعہ کو آپنے کیوں حرام کردیا

کہا کہ ابتدائے اسلام میں تمہارے پاس دولت نہ تھی۔ لیکن اب تو کافی دولت ہے
لہذا نکاح کرو اور طلاق دیا کرو۔ کسی خاص مصلحت سے حرام قرار دیا مورخ
طبری نے لکھا کہ اسماء بنت ابوبکر حضرت زبیر کے متعہ میں تھی اور ابن زبیر زمانہ
متعہ پیدا ہوئے۔ اور موطائے امام مالک میں عروہ بن زبیر سے ہے کہ خولہ بنت
حکیم حضرت عمر کے پاس آئیں کہا کہ ربیعہ بن امیہ نے اک مولدہ سے متعہ کیا
ہے اور حمل بھی رہ گیا ہے یہ سنتے ہی گھبرا گئے اور چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے اور کہا کہ
یہ متعہ ہے اگر اسکی ممانعت میں پہلے سے کر چکا ہوتا تو بیشک سنگسار کرتا۔ علامہ
زرقانی اس قول عمر کی بابت بتاتے ہیں کہ اسوقت تک متعہ کو حرام نہیں کیا تھا

اس بات کو نواب صدیق حسن نے حج الکرامہ ص ۱۳۶ سرکاری لاہور میں لکھا
ہے دیگر حسب ذیل کتب کے نام معہ حوالہ۔ بخاری جلد ۵ بمبئی ص ۴۸ مسلم جلد ۱
نولکشور ص ۴۰۲ ترمذی ص ۱۰۷ مطبع احمدی میرٹھ۔ دُر منثور سیوطی ص ۱۴۰ و ۱۴۱
مصر جلد ۲ ص ۴۵ تفسیر کشاف ج ۱ کلکتہ ص ۲۸۳ جلد ۱۔ تفسیر لباب التنزیل ج ۱ ص ۳۵۸
مصر تاریخ ابن خلکان ص ۲۵۹ مطبوعہ ایران۔ تفسیر کبیر ص ۲۸۹ ج ۳ کتاب ادالمعاد وغیرہ

سلطان فیروز شاہ بہمنی کا واقعہ بابت متعہ نویں صدی میں ہوا علماء کو
بلا کر مذکورہ کتب سے بزمانہ رسول متعہ کے ثبوت پر اس نے بکثرت عورتوں سے متعہ
کیا۔ یہ واقعہ تاریخ فرشتہ کتاب بہمن نامہ دکنی اور کتاب فتوح السلاطین میں لکھا
ہے دوسرا واقعہ بابت متعہ اکبر بادشاہ کا ملا عبدالقادر بدایونی نے اپنی کتاب
منتخب التواریخ میں لکھا ہے۔ دسویں صدی کا ہے۔۔ بحکم اکبر بادشاہ شیخ
ابوالفضل نے قاضی یعقوب وغیرہ علماء کے اختلاف بعد قاضی حسین مالکی سے
پوچھا کہا کہ متعہ امام مالک اور شیعوں کے نزدیک جائز ہے۔ امام شافعی اور
ابو حنیفہ حرام کہتے ہیں اگر قاضی مالکی مذہب کا ہو وہ جائز کر دیتا۔ اکبر کو بات

پسند آئی۔ فوراً قاضی یعقوب کو معزول کر کے قاضی حسین مالکی کو مختار کیا۔ فتوے لیکر اکبر نے بکثرت متعہ کیئے۔

(نمونہ از رسالہ زوار حسین قانون تمدن بابت تقیہ)

عربی مقولہ۔ استر ذھبک ذہابک و مذہبک۔ اپنے سنہرے سونے کو اپنے برائے سفر چلنے کو اور اپنے مذہب کو انکے دشمنوں سے چھپائے تو تیری جان تا جابت جملہ خطروں سے محفوظ رہیگی۔

اول اپنے سونے چاندی کو دیگر اجناس کو غیر ناقابل اعتبار اہل وعیال سے بھی چھپاؤ۔ یوں جن پر تجربہ سے امانت کا اعتبار ہو گیا ہے تو ان سے بچاؤ کی ضرورت نہیں (۲) بغرض سفر اپنے چلنے کے وقت اور جہاں پر جانا ہے اُس منزل کو بھی غیر معتبر مشکوک افراد پر ظاہر نہ کرو جن پر تجربہ سے اعتبار مکمل ہو چکا ہے تو کچھ بتانے میں نقصان نہ ہوگا۔ جو اس تجربہ پر عمل نہیں کرتے وہ دھوکا کہاتے ہیں اور جانی و مالی نقصان اٹھایا کرتے ہیں (۳) اپنے دین و مذہب کو اپنے مخالف ماحول سے چھپاؤ۔ یہ صورت پہلی دونوں سے زیادہ قابل تحفظ ہے مال دولت کے دشمنوں سے زیادہ مذہب کے خفیہ دشمن آدمی کے ساتھ ہمہ وقت خطرناک ہر جگہ لگے رہتے ہیں۔ جبکہ اپنے مذہبی رواسم بآزادگی ادا کرنیسے ہر ایک پر کھل جاتا ہے۔ جنکے تحفظ سے آدمی کی جان اور دولت و آبرو خطروں سے محفوظ رہا کرتی ہے۔ اسی تحفظ اور بچاؤ کا نام عربی زبان قرآن میں تقیہ ہے قانون تمدن میں یہی حکمت عملی اور رواداری ہے با عتبار بقائے امن تمدن و مقامی معاشرت از خود بحکم تجربہ بغرض خوف و عدم خوف دو صورتیں کیجاتی ہیں۔ جو ابتدائے نسل آدم سے تا ایندم ہر قوم کے عمل میں لائی جاتی ہے اور تا قیامت ہر ایک قوم عامل رہیگی۔ پہلی صورت بلا خوف و خطر

ہمہ وقت امن قائم رکھنے کی تقیہ عام ہے جسکا دوسرا نام رواداری۔ مذہبی
آزادی یا حکمت عملی تمدنی ہے۔ یہ متضاد مذاہب کی اقوام کے مابین معاملات
تجارت زراعت ملازمت اور مذہبی رواسم کو اپنے اپنے اوقات میں بازادانہ
بلاخوف وخطر بلا کسی مزاحمت وشکایت بجالانے کی حد تک رہیگی تو امن کو
باقی رکھے گی۔ ان کے جان ومال اور آبرو کو بچائیگی اور یہ امن عامہ صورتاً
تحفظ جبھی تک ممکن ہے کہ جبتک ہر ایک متضاد قوموں کی مقامی اجتماعی افراد
ہر ایک اپنے دلوں کی باطنی مذہبی نفرت و برات و تبرے کی آگ کو دبائے رکھے
اور اسے تا مقدور ابھرنے نہ دے تب تک ہر جگہ زمانہ میں تقیہ عام مذہبی آزادی
کا عمل ہے۔ جہاں باطنی نفرت نہ دبی ابھر گئی اسی کا نام کھلا تعصب ہے فوراً
وہیں بدامنی ہوگی۔ اور ایک ہی مچھلی تالاب کو گندہ کر دیگی جان ومال اور آبرو
کے علاوہ ہر ایک کے مذہب میں نقصان و مذمت کا باعث ہوگی اور دوسری
صورت تقیہ خاص ہے جو متعصب دشمن کے قبضہ میں مغلوب ہو جانے پر ہر
قوم و مذہب کے شخص کو اپنی جان ومال اور آبرو کی بچاؤ کی خاطر جو تدبیر اور چال
فطرتاً خود اختیار کر لیتا ہے وہی طریقہ عمل اسکی عقلمند قوم کو یا دیگر سننے والوں
کو پسندیدہ قابل تعریف ہوا کرتا ہے نہ اسے کوئی جھوٹ کہہ سکتا ہے نہ اسکی کوئی
مذمت کر سکتا ہے۔ مثلاً نقل کفر کفر نباشد فارسی مقولہ کی بنا پر ایک مغلوب شخص
اپنے دشمن کی حسب مرضی اسکے قول اور عمل کی نقل کر کے اپنے مذہب کو مذہب
کے بزرگان کو برا کہدے اور دشمن کو اسکے عقاید و عمل کی تعریف کر کے اپنے ایمان
کو قائم رکھے اپنی یا اپنے عزیز دوست کی جان ومال آبرو بچائے تو عقل و عمل دنیا
کے ہرگز خلاف نہ ہوگا۔ سب اسکی تعریف کرینگے اسنے اپنا ایمان باطن میں
قائم رکھکر اپنی جان کے ساتھ اپنے اہل وعیال کو اپنے جملہ مال و دولت کو

بدستور قائم رکھا اور اگر اپنے دشمن کی موافقت نہ کی اپنی جان ہی دیدی تو بھی سننے والے اسکو احمق ہی کہینگے عقلمند کوئی نہ کہیگا۔ یہ صورت ہمہ وقت نہیں ہوتی تیسری صورت کا نام توریہ ہے وہ یہ کہ ایسے دو معنی الفاظ کے کلام سے دشمن کو خوش کر دینا کہ جس سے اپنی جان و مال اور آبرو بچ جائے یا خوش ہو کر انعام دے اور الفاظ کے حقیقی معنے اپنے مذہبی نکتۂ نظر کے موافق ہوں۔ ایسی صورت توریہ کی حضرت ابراہیم کی بابت خدا نے قرآن میں درج کر دی۔ بتوں کی آنکھ۔ ناک۔ ہاتھ ان کے بڑے لئے (یعنی مینے) توڑے۔ بیوی کو اسلامی بہن وغیرہ باتوں سے کفار کو خوش کیا۔ جن باتوں کو ابراہیم کی اہلسنت نے تین جھوٹ بتاتی ہیں اپنے نبی پر الزام لگانا پسند کیا۔ تقیہ خاص کی صورت انبیا و لیا اور آئمہ کیلئے نہیں ہے فقط انکے معتقد مسلم و مومن کو اپنے دشمن کے حسب مرضی ہو کر اپنی جان مال بچانے کے واسطے ہے چنانچہ رسول نے حضرت عمار کو پھر دیا تقیہ پر عمل کرنیکی اجازت دیدی اور امت کے لئے سنت کر دی جو نہ مانے وہ سنت نبوی کے خلاف کرے یا جھوٹ بتادے وہ جانے اور تقیہ عام پہلی صورت کے عامل انبیا و اولیا و آئمہ انکے معتقدین کے لئے ہے جبکہ وہ غیروں کے ساتھ معاشرت برتیں اور جو انبیا و آئمہ کو نہیں مانتے اور پھر وہ اپنے باطنی عقائد کو چھپا کر انبیا کی آئمہ کی اور انکے معتقدین مسلمانوں سے ظاہرا موافقت باطن میں عداوت رکھتے ہیں ان کیلئے قرآن میں منافق لفظ دیکر مومن جماعت سے جدا دکھا دیا ہے اور عمل منافقین کا ذیوں کو خدا نے جھوٹ بتایا ہے اور جو قول و عمل غیروں کا مال زن۔ زر۔ زمین بغرض لالچ اپنی بنانے یا کسی کو دلانے کی خاطر یا ظلم کی خاطر اختیار کریگا وہ جھوٹ واقعہ کے خلاف بغرض طمع جھوٹ ہوگا قابل لعنت و عذاب ہوگا۔

دعوائے | تولا۔ تبرا۔ تعصب۔ تقیہ توریہ کا نقشہ، کلندر دنیائے اسلام میں
پہلا ہے۔ بنی آدم کے متضاد عقائد کی افراد میں بضرورت معاشرت جو عمل باہم موالات
کرنے یا ترک موالات کسی کو بائیکاٹ کرنے پر سدا سے روزانہ ہوتے ہیں انکے برتاؤ کے
نام عربی قرآن کی زبان سے لیکر نقشہ سے جدا جدا سمجھا دیا ہے انہیں سے کوئی لفظ یا اصطلاح
شیعہ قوم سے ہرگز خاص نہیں ہے ہر قوم و مذہب میں یہی وہ باتیں عمل۔ سدا سے
جاری ہیں۔ اور جن باتوں کے معنے مطلب کو یا انکی اصطلاحوں کو کوئی نہ سمجھے یا نہ
مانے وہ جانے تو اسکا علاج کچھ نہیں۔

بقیہ دوسرے صفحہ پر

(۱)	(۲)	(۳)
تمدنی خلق محمدی و یکجہتی نام ہیں۔ باطنی مذہبی نفرت تبرے کی آگ کو دبا کر بغیر مزاحمت جملہ متضاد افراد کا یکجا ملکر اپنے مذہبی و دنیاوی معاملات کا آزادانہ بجالانا۔ اپنے ضرر سے ہر مضر مخالف کو بچانا اسکے ضرر سے بچنے کے عمل کا نام تقیہ عام جبتک امن ہے ادھر بدامنی کسی مخالف سے اٹھی فوراً وہ عملی تعصب کہلائیگا یہ پہلی قسم سراسر جھوٹ سے تبرا کرتی ہے	مخالف کے شر سے بچنے کی یا اس سے فائدہ اٹھانیکی حکمت قرآن میں حضرت ابراہیم کے تین حکمتی عمل توریہ ہیں۔ سنت قرار پائے اور جھوٹ سے دور ہیں حضرت ابراہیم پاک ہیں	حکمت عملی ظالم کے حسب مرضی زبان سے اعضا سے نقل کفر کر کے عمل کر کے جان و مال آبرو اپنی یا اپنے عزیز دوست کی بچاتا ہے اسکا نام تقیہ خاص ہے۔ اپنا ایمان قایم رکھکر دشمن کے موافق عمل کر دکھانا دین و دنیا کے نزدیک جائز ہے علانیہ جھوٹ سے سراسر دور اور اس سے تبرا کرتی ہے —

نوٹ۔ سب و شتم گالی بازاری رسم قرآن کے خلاف ہے جو شخص جس مسلم و غیر مسلم کو دے وہ مجرم سزا کے قابل ہے۔ لعن و لعنت خدا کی رحمت سے دور کرنیکی بددعا کرنا مباہلہ کرنا خدا کا حکم لعنت سے تمام کلام مجید بھرا ہے سورہ برات چاروں قل الحمد کے آخری جملے غیر المغضوب ضالین۔ لیس کمثلہ شئے۔ لا الہ۔ اور بہت سی تبرا کی آیتیں قرآن کی قابل عمل آیتوں سے جو نفرت تبرا کرے اللہ قرآن ان سے پہلے تبرا کرتے ہیں۔

اسلامی پردہ باعث بقائے جان و آبرو اور تحفظ نام و نسل ہے

یہ مضمون مولف نے اپنی غیر مطبوعہ دو ہزار صفحہ کی ضخیم کتاب شمع محبت اجر رسالت

سے نمو پاتا ہے۔ نام مضمون کس شمۂ محبت ہے۔

اوّلاً نفس حجاب پردہ ہر اک کے لئے باعث عظمت وجلالت عزت ووقعت ہے اور علانیہ کسی شے کا کھل جانا اسکی شان کو گرا کر بے قعت کر دیتا ہے۔ حجاب غیب خود اللہ کیلئے زیبا ہے اور اسکے خاص بندوں میں جن نبیوں اور اماموں کے لئے حسب ضرورت زیبا رکھا انکی شان جلالت کا باعث ہوا احکام وقت علماء و حکمائے وقت جس طبقہ جس قوم جس قبیلہ کے ہوں بذات خود بحکم ضرورت جتنے خود کو اپنے چہروں پر نقاب ڈالنے سے اپنے جسموں کو فاخرہ لباس جسمانی سے ڈھکنے کے علاوہ خود کو حلقوں اور حجروں کے اندر قلعوں اور محلوں کے درجہ بدرجہ منازل کے اندر جسقدر حجابوں اور دربانوں کے مقرر کردہ پابندیوں کے اندر خود کو عوام سے خواص سے محفوظ رکھا ہے۔ اسی قدر اسکی شان میں آن بان میں اسکی ہیبت وشوکت میں اضافہ ہوا ہے ادھر وہ باہر نکلا یا اسکے چہرہ پر خاص وعام کی نظر جا پڑ گئیں پہلی ہی بار میں سابقہ جلالت میں کمی ہو گئی۔ پھر بار بار نگاہوں کے سامنے آجانے پر با عظمت چاند سورج کی طرف مشتاقانہ نگاہیں پھر وہ اٹھتی ہیں پھر عظمت ومنزلت کا باعث ہوتی ہیں۔ بیش قیمت جواہرات کو خود قدرت نے زمین کے حجابوں میں رکھا پھر جوہریوں نے جسقدر ڈبوں میں اور عمدہ غلافوں کی تہوں میں رکھا قیمتی تو قیمتی کم قیمت ادنٰی درجہ کی شے بھی) قدر وقیمت کے اضافہ کی باعث ہو جاتی ہے جبکہ ہر چیز کی وقعت چھپنے چھپانے پردوں میں رہنے سے نگاہوں سے بچنے بچانے سے بڑھتی ہے تو عورت جیسی نازک شے بدرجہ اولٰے جسقدر خود کو بذات خود حجاب میں رکھے گی۔ اسی قدر اسکی شان بڑھیگی۔ اسکا سارا جسم خاصکر چہرہ چہرہ چھپے رہنے سے وہ اور اسکے ماحول کے دیگر مرد عورت مختلف قسم کی مضرتوں سے محفوظ رہیگی اسکے جسمانی اعضاء کے تحفظ سے امن قائم رہیگا اور بھی ظاہری پردہ اسکے

باطنی مخفی رحمی جیسی امانتی ظرف کے تحفظ کا بغرض بقائے نام و نسل باعث ہوگا
رحمی قدرتی امانت کا تحفظ والدین اور قریبی اعزا کی حراست و نگرانی
میں رہنے کیطرح پھر دوسرے نگران شوہر کی تحفظ میں دیکر پھر وہاں بھی
تاحیات خود کو بغرضِ بقائے نام و نسل محفوظ کرنا ہوگا۔ تب تو اسکی وقعت دوبالا ہوگی
عورت کی اسقدر تحفظ اور نگرانی کیوں واسلئے کہ نطفہ کا تحفظ ہوسکے اور
نطفہ کے تحفظ سے طرفین کے نام و نسل کا پتہ نشان چل سکے۔ بسہولت جملہ احکام
دینی، دنیاوی اس پر جاری ہوسکیں۔ عورت کے دوران حمل و رضاعت و ایام
نسوانی شکایات کے اوقات میں جبکہ مرد کو قوائے شہوانیہ مجبور کریں یا دور از وطن
تنہا و ویرانی ملازمت میں مجبور ہو کر یا جنگی مقامات پر ضرورتیں پیش آجانے پر
اور مالی طاقت نہ ہونے پر ایک عقد کے ساتھ دوسرے عقد کے بار کا تحمل نہ کرسکنے
پر عورتوں کی تعداد کا اضافہ کسی ماحول میں پیش ہوجانے پر ناجائز صورت کا اقدام
کردیتا ہے تو ماحول اور دیگر مقامات کے سننے والوں میں لعنت و ملامت اور مضحکہ
بے وقعتی کا سابقہ جدا اپنے افسران سے بے وقعتی جدا ہوجاتی ہے تو ایسی مجبوریوں
کی بنا پر خدا نے بھی اسلامی قانون میں نکاح دائمی کیطرح مقررہ اوقات کے لئے
نکاح منقطعہ متعہ کی اجازت دیدی ہے جو بھی اسپر چلیگا اسکے حق میں بہر صورت
مفید اور قابل مدح ہوگا۔

(اپنی ناقدری کی آوازیں کس کس نے بلند کیں پھر قیامت میں بلند کرینگے)
واقعہ سجدہ آدم سے ناقدری کی ان آوازوں سے ڈرو اور سچوں کیساتھ ہوجاؤ
انکی طرف خود جھکو اور دوسروں کو جھکاؤ۔ از مولف کتاب ہذا
اولاً قرآن میں دو جگہ اللہ نے وما قدروا اللہ حق قدرہ کی آواز
سے اپنی بابت لوگوں کی ناقدری کا اظہار کردیا۔ کہ جو اللہ کی قدر کرنا چاہئے تھی

وہ لوگوں نے نہ کی۔کسی پر جبر یہ سختی بھی نہیں کی۔

پھر جملہ انبیار کی آوازیں بھی امتوں کی ناقدری عدم پیروی پر بلند ہوائیں اور سر تاج انبیار نے بھی اپنے اللہ سے بجائے بددعا کے یہ ارشاد فرمادیا کہ یہ قوم مجھے جانتی پہچانتی نہیں تو مجھے مانتی بھی نہیں۔

بعد رسول گیارہ اماموں کے ساتھ اور دختر رسول معصومہ اور صدیقہ کیساتھ ہر زمانہ میں اہل زمانہ کی ناقدری کا عمل رہا۔ مسلمان حکّام جور نے سبکو تنگ کیا۔ مقید کیا۔ زہر دلایا شہید کرڈالا۔ امت رسول نے اپنی کج ذہنی سے ایسوں کی ناقدری انتہا کو پہنچادی۔

خاصکر بی بی معصومہ نے باپ کی صدمۂ وفات سے دن رات گریہ کرنے کے علاوہ بجائے تعزیت نیے تسلی پانے کے اپنے باپ کے ترکہ سے (مدعی ہوجانے پر) محروم ہوجانے علی ظاہری حکومت سے محروم کر کے محکوم بنادینے۔ جبریہ بیعت پر اجماع کی قتل کی آگ لگادینے اور غصہ میں دروازہ گرادینے فاطمہ کا پہلو زخمی ہونے شکم میں محسن کے شہید ہونے وغیرہ وغیرہ صحابیوں کے بدعملوں سے تنگ ہوکر اس مشہور شعر۔ صُبّت علی مصائب لو انہا۔ صبت علی الایام صرن لیالیا۔ کہ مجھ پر باپ کے بعد اسقدر کثرت سے مصیبتیں پڑیں کہ اگر وہ مصیبتیں دنوں پر پڑتیں تو غموں کی سیاہی کے غلبہ سے دن بھی کالے ہوکر رات بنجاتے آپکے اس مختصر شعر میں دنوں کو رات بنادینے کی مکمل تشبیہ سے اپنی کثرت مصائب کوٹ کوٹ کر بھر دینے سے تاقیامت بغرض عبرت وغیرت مسلم و غیر مسلم دنیا کو اپنے باپ کے بعض اصحاب کا عمل آشکارا کردیا اور اوپر سے ان پر بددعا کرنے اور باپ سے شکایت کرنے اور خدا کے سامنے میدان حشر میں کچھ شکایتی نمونہ دکھاکر اپنے مصائب کا حشر برپا کردینے کی اور موذی اصحاب سے ترک کلام وسلام کی اپنے

جنازہ پرنہ آئینگی وصیت سے علی کو اور اسکے دوستداروں کو تا قیامت برات و بیزاری کا سبق دے گئیں۔ خاصکر علی نے قبر رسولؐ پر جاکر نمائندوں سے تنگ آکر یہ حسرت و عبرت آمیز تمنائیہ فقرہ تھوڑا ہے کہ آپکی قوم نے یا امت نے مجھے کمزور بنا دیا ہے کہ زندگی دشوار و ناگوار ہوگئی مجھ کو تو اپنی قبر میں لے لیجئے۔ فاطمہ اور علی کے ایسے فقرے سنیں ان کے مصائب کو اپنی کتابوں میں دیکھیں بجائے ہمدردی کا اثر لینے کے اپنے نمائندوں کی صفائی طرفداری دکھانے پر پھر علیؑ و فاطمہ سے کیا خوب دوستداری بظاہر رسول و آل رسول کو جانکر ان کے بموجب عمل نہ کرنے والوں سال و ماہ میں انکی ولادت وفات کے تذکروں سے یاد نہ کرنے والوں کی ناقدریوں کے جدا تماشا کی ہونگے۔

قرآن کی آواز ناقدری سدا سے تا قیامت بلند رہیگی۔ کہ میرے متحد ساتھی معصوم مفسرین اہلبیت کو حدیث ثقلین سفینہ کے خلاف اپنے عمل سے مجھ سے جدا کرکے اہلبیت کو پریشان کیا اس کے ساتھ بغرض تراویح میرے پارہ پارہ کرکے اپنے مطلب کے موافق باتوں سے معنی لگا لگا کر بکثرت مذاہب ایجاد کر لینے کے خود مختار بن گئے۔ اور مجھکو اپنوں کے علاوہ غیروں میں یوں بدنام کیا کہ یہ کیسی کتاب الٰہی ہے جو اسقدر کثیر طبقہ اور مذاہب کی باعث ہوگی سدا اللہ کی مرضی کے خلاف معنے لگانیوالوں کو نہیں روکتی۔ پھر میری اور اہلبیت کی اطاعت و خلافت ترک کرتے ہوئے میرے احکام (اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول وابتغوا الیہ الوسیلۃ فاتبعونی وغیرہ) کے خلاف علانیہ بلا حق اہلبیت کو محکوم بنادینے سے میں بھی خدا اور رسول و آل کے ہمراہ منجانجین اہلبیت سے علانیہ جدا ہوگیا خواہ مجھے طوطوں کیطرح رٹکر گلوں میں ڈالنے بکثرت حافظوں کی تعداد بڑھانے تراویح جیسی مشقت آمیز عبادت سے گھڑی اطاعت عمری کا ثبوت دیا کریں۔ بیکار ہے

نیز میری ساتھ اہلبیت کو ماننے والوں میں جو نماز کے یا روزہ کے یا دیگر نیک عمل کے پابند نہیں ہیں انہوں نے مجھکو اک کنارہ کر خود کو بے کنارہ کر دیا۔ علاء بنیہ غافل بنالیا۔

مذہبی علماء و فضلا جدا اپنے زمانہ کی نا قدری اپنی کس مپرسی سے باجماعت نماز کی پابندی نہ کرنیسے مسائل نہ پوچھنے سے اچھی بری کی خبر نہ لینے سے انکی تالیفات و تصانیف کی اشاعت میں مدد نہ دینے سے ہر زمانہ میں شاکی رہے اور قیامت میں آواز بلند کریں گے۔

مسجدیں امام باڑے قومی مدرسے اور ادارے۔ موقوفہ ہوں تو ان کے متولیوں کی غفلت اور موقوفہ مال سے اپنی منفعت کی طلب جسکی حقیقت کچھ حساب کچھ غرض جملہ مذہبی چیزوں میں امداد نہ کرنے ترقی دینے میں تساہلی لاپرواہی کھانے بجز یہ اپنی ذاتی کثیر مصارف کی فکر کے مذہبی معاملات میں جگہ اپنی پریشانی دکھانے کے عمل سے امداد سے گریز کرنے انکے توڑنے پھوڑنے کے باعث ہو جاتے ہیں۔ قومی عمارتوں قومی اداروں کی نا قدری کی آوازیں انکے بانیان کے ہمراہ بلند ہوتی آرہی ہیں اور قیامت میں بھی بلند نہ ہونگی۔ ختم و دعا۔ قابل عبرت نقل روایت۔

قاضی شہاب الدین دولت آبادی مولف کتاب مناقب سادات کی وجہ تالیف مفتی غلام سرور لاہوری نے اپنی کتاب خزینۃ الاصفیا میں یہ لکھی کہ سید اجمل نام قوم سید کی نزاع سلطان التمش کے دربار میں عالموں کے ساتھ بمرتبہ مقدم و موخر بیٹھنے میں ہوگئی تو قاضی شہاب الدین نے ایک رسالہ عالموں کی فضیلت میں لکھا کہ عالم علم کی فضیلت سے افضل ہے اور علوی فاطمی سید کی نسبی فضیلت موہوم آتی ہے جسکا ثبوت مشکل ہے اس کتاب کے تمام ہونے پر رات کو قاضی نے اپنے رسول کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجھ پر عتاب کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ تونے میری

حدیث ثقلین وسفینہ علی مع القرآن وعلیؑ مع الحق اکرموا اولادی الصالحون لله والطالحون لی کے خلاف عمل کیا اور اسپر اجمل کو راضی کرنیکی تاکید کی۔ صبح اٹھتے ہی قاضی صاحب نے سید اجمل سے معافی چاہی اور اپنی کتاب اٹھا کر دریا میں ڈالی اور اسکے بدلے معافی میں کتاب مناقب سادات بابت شان اہلبیت بغرض حصول نجات بہت کچھ مناقب لکھے ہیں اور صوفیائے کرام کے کلام بابت اہلبیت درج کئے ہیں۔ مولانا شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی نے بھی کتاب الاخبار الاخیار میں اس قابل عبرت خواب کی تصدیق کی ہے۔

قاضی شہاب الدین کی وفات ۸۴۹ھ میں بمقام جونپور ہوئی۔

(بقیۃ اللہ امام عصرؑ کے بقیہ معلومات)

از کتاب صراط السوی فی مہدیؑ مولفہ جناب محمد سبطین صاحب مرحوم سرسوی

آیات کلام اللہ کے مطالب ومقاصد الٰہی کو راسخین علم الٰہی اہلبیت نبوی۔ ائمہ مصطفوی کے سوا جنکے سینوں میں گھروں میں قرآن نازل ہوتا رہا ہے دوسرے انہیں جان سکتا ہے نہ سمجھ سکتا ہے جس مطلب کو خود آیتوں سے سمجھو۔ اللہ نے انبیاؑ کو آئمہؑ کو تعلیم دی الرحمٰن علم القرآن۔ اقرا باسم ربک۔ بل ہوا آیات بینات۔ فی صدور الذین اوتو العلم۔ آیات بینات کو سوائے خاص علماء کے عام عالم بھی نہیں سمجھ سکتے۔

مثلاً سورہ رعد رکوع ۲۔ قل اللہ خالق کل شیء۔ کذالک یضرب اللہ الامثال تک۔

اسمیں پانی سے مراد حقیقت نورانیہ محمدیہ ہے جو پہلی مخلوق ہے۔ اسکی توضیح دوسری آیت اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہٖ کمشکواۃ فیہا

مصباح سے تا۔ واللہ بکل شی علیم (سورہ نور ع ۴)

اسمیں اللہ نے اپنے نور کی مثال اپنے حبیب کی نورانی حقیقت سے دی۔ مشکوٰۃ قلب نورانی محمدی نورٌ علےٰ نور سے مراد آئمہ طاہرین جنکے ذریعہ وہ ہدایت کی روشنی پہنچاتا ہے اسیطرح سے آپکی مثال شجرہ طیبہ سے دی ہے جسکا سلسلہ ہدایت وجود زمین سے تا آسمان قائم رہیگا۔

هم انجم الله قبل الخلق - مع الخلق - اسیطرح سورہ نحل میں اوحیٰ ربک الی النحل الخ - نحل کیطرح تمام کارہائے سلطنت و نظم و نسق کی مثال سے کار ہدایت محمدی کو سمجھ لو۔ اور انکے نائبین آئمہ آخر میں بارھویں امام کے بعد ظہور نظام سلطنت انجام دینے کو سمجھو۔

یہاں اہم آیات جو خاص آپکی بابت ہیں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) ولئن اخرنا عنهم العذاب - تا یستهزؤن - (ہود ع ۲)

ترجمہ۔ ہمنے انسے چندروزہ مدت کیلئے عذاب کو تاخیر دی۔ وہ لوگ کہنے لگتے ہیں (کہ ہم عذاب کے مستحق ہیں) تو کون چیز اسکو روکے ہوئے ہے۔ آگاہ ہو کہ جس دن وہ عذاب آگیا تو پھر انسے نہ ٹلیگا۔ وہ گھیر لیگا۔ جسکا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے پھر سورہ نحل ع ۸ و لو یواخذ الناس بظلمهم تا آخر۔ یعنی اگر خدا لوگوں کے گناہوں کا مواخذہ کرتا تو آج ایک متنفس زمین پر باقی نہ چھوڑتا۔ لیکن ایک مدت تک مہلت دیگئی۔ جب وہ وقت آئیگا تو ایک گھڑی آگے پیچھے نہ ہو سکیں گے۔ وقت مہلت امام آخر تک ہے۔ جب آپکے حسب مرضی تین سو تیرہ خالص جان نثار جمع ہو جائیں گے تو آپ ظہور فرمائنگے۔

(۲) سورہ ابراہیم - ع او لقد ارسلنا موسیٰ بایاتنا ان اخرج قومک من الظلمات الی النور و ذکرهم بایام الله - بیشک کو موسیٰ کو

ہمنے نشانیوں کیساتھ بھیجا کہ اپنی قوم اسرائیلی کو ظلمات سے نور کیطرف نکالو اور انکو ایام خدا یاد دلاؤ۔ یہ تین دن یوم قیام قائم آل محمد۔ یوم مرگ و حساب روز قیامت امام حجت کا دن بھی آیات الہی ہے۔ جسمیں کافرین تنگ و ذلیل اور مومنین فراخ دل مسرور۔

(۳) سورہ بنی اسرائیل ع میں وقضینا الے بنی اسرائیل سے وما علوا تتبیرا۔ ترجمہ۔ اور ہمنے قرآن میں بنی اسرائیل سے صاف صاف فیصلہ کردیا ہے کہ بس تم زمین میں دو مرتبہ فساد کروگے اور اپنی بڑی طاقت کی ترقی پر مغرور ہو جاؤگے۔ پس جبکہ دونوں وعدوں میں سے پہلے کا وقت (فساد تمام ہو چکنے کا) آپہنچا تو ہمنے تمپر اپنے خاص لڑنیوالے قدرتی بندے بخت نصر مع فوج بھیجدئیے۔ اور وہ ایک دفعہ تمام ملک میں چھاگئے۔ اور وہ تمہارے گھروں میں جاکر گھسے۔ خدا کے عذاب کا وعدہ پورا ہو کے رہا۔ پھر ہمنے دوبارہ تمکو ان (اہلبیت علیؑ) پر غلبہ دیدیا۔ تمہاری بداعمالی پر بھی۔ اور مال و دولت اور بیٹوں کے ملجانے پر تمہاری یوں مدد کی تمکو جتھہ والا اسلئے بنادیا کہ اگر تم اچھے کام کروگے تو انکی بھلائی تمہارے لئے اور اگر برے کام کروگے تو اسکا بد اثر تمہارے اوپر پڑیگا۔ پھر جب دوسرے وعدہ کا وقت آپہونچا تو ہمنے ظہیط و ہم روئی کو تمپر مسلط کیا تاکہ وہ لوگ تمہارے منہ بگاڑ دینگے۔ اور خانہ خدا بیت المقدس میں اسیطرح داخل ہونگے جسطرح پہلی مرتبہ داخل ہوئے تھے۔ اور تمکو ایسا قتل کریں گے جو حق قتل کرنیکا ہے۔ جس آیت سے علانیہ امام مہدی کے ذریعہ دوسرا وعدہ پورا ہوگا۔ اس آیتہ کی تنزیل برائے بنی اسرائیل اور تاویل بنی امیہ ہیں۔

(۴) سورۃ انبیا ۔۔ فلما احسوا باسنا سے زما حامدین۔

ترجمہ:- جبکہ مخالفین نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا تو وہ بھاگنے لگے۔ تو ہم نے کہا بھاگو نہیں۔ اب پھر تم اپنے اسی عیش اور محلوں کی طرف لوٹو (اگر تم لوٹ سکتے ہو) کہ تم سے کچھ سوال کیا جائے۔ انہوں نے اوسوقت کہا کہ بیشک ہم سرکش ظالم تھے۔ پس برابر یہی کہتے رہے۔ یہانتک کہ ہمنے انکو کچھ کھیتی کیطرح کاٹ کے ڈالدیا انکی حالت قیامت صغرا میں کفار و منافقین کی امام حجت کے زمانہ میں ہوگی کہ خوف سے بھاگینگے مگر نہ بھاگ سکیں گے سب قتل ہو جائینگے۔

(۵) سورہ انبیا۔ ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون ترجمہ۔ ہمنے کتاب زبور میں لکھدیا ہے کہ زمین کے مالک وارث ہمارے خاص بندے ہونگے۔

دنیاوی بادشاہوں سے حضرت سلیمان اور سکندر ذوالقرنین۔ داود۔ یوسف چند بندگان صالح کے سوا ابتدا سے ہمیشہ ظالم و جابر بادشاہ ہوا کئے جنکے ہاتھوں انبیاء و اولیا ستائے اور قتل کئے جاتے تھے لیکن ایکدن ایسا آویگا جسمیں اسکے برعکس جابر بادشاہ مغلوب اور خدا کے خالص بندے غالب ظفریاب ہونگے امام کی بدولت۔

(۶) اذن للذین یقاتلون سے ان اللہ لقوی عزیز تک

ترجمہ۔ وہ لوگ جو مقاتلہ کئے گئے شہید کئے گئے انکے لئے ہمنے اجازت دیدی کیونکہ وہ مظلوم ہیں۔ بیشک خدا انکی نصرت پر قادر ہے یہ وہ مظلوم ہیں۔ جو صرف اسوجہ سے اپنے گھروں سے نکالدیئے گئے کہ وہ یہ کہتے تھے کہ ہمارا پروردگار بس خدا ہے یعنی اسلئے دین اور کلمہ توحید کی طرف دعوت دیتے ہیں۔

اور اگر خدا بعض لوگوں کی (محمد و آل کی) وجہ سے عذاب کو دفع نہ رکھتا آنج یہودی نصرانیوں کے عبادتخانے مسجدیں جنمیں خدا کا نام لیا جاتا ہے سب

منہدم ہو جاتے۔ اور خدا ضرور ایکدن ضرور انکی مدد کریگا کہ جو اسکی نصرت کرتے ہیں۔ محمد اور آئمہ کے آخر امام حجت کیوجہ سے عذاب ٹھیرا ہے۔ پھر انہیں کے ذریعہ بذریعہ ذو الفقار عذاب قائم ہوگا۔

(۸) الذین ان مکناھم تا۔ عاقبۃ الامور (رجع۔ع ٦)

ترجمہ۔ یہ مظلومین وہی تو ہیں کہ اگر انکو زمین میں قدرت و تمکین عطا کریں تو یہ نماز کو قائم کریں زکوٰۃ ادا کریں نیکی کا حکم دیں برائی سے منع کریں۔ اور سب امور کا انجام اللہ کے ہاتھ ہے۔

جس سے معلوم ہوا کہ قبل امام مہدیؑ ظالمین کا دور دورہ جبتک رہیگا مظلومین کیا کر سکتے ہیں۔ اسی لئے غائب رکھے گئے۔ اور جب انکا دور آئیگا تو پھر جابرین کو بحکم خدا مغلوب کرکے اپنا ایک دین الہی قائم کیا جائیگا یہی دعائے ابراہیمی کا نتیجہ ہیں۔

(۹) سورہ قصص ع ١۔ ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض۔ ترجمہ۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ ان پر احسان کریں جو زمین میں ضعیف سمجھے گئے اور ہم انکو لوگوں کا امام بنائیں اور زمین کا مالک وارث قرار دیں اور انکے دشمنوں فرعون و ہامان وغیرہ کو کمزور مغلوب کردیں جس سے وہ بچا کرتے تھے۔

وارث زمین تمام مومن مظلوم نہیں بلکہ وہ بادشاہ ہونیکے ساتھ امام و پیشوائے خلق بھی ہونگے۔ امامت مخصوص ہے ذریت ابراہیم اور عترت محمد مصطفےٰ سے جسکی سرا پا تاویل بعد گیارہ امام مہدی ہیں۔

(١٠) سورہ بنی اسرائیل ع ٤۔ من قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا جو شخص ظلم سے شہید کیا گیا تو ہم نے اوسکے وارث کو پورا غلبہ دیدیا ہے۔

پس وہ قتل کرنے میں اسراف نہ کریگا کیونکہ نصرت خدا اسکے ساتھ ہوگی۔
یہاں مظلوم امام حسینؑ کے بظلم ستم شہید ہونے کا عوض مثل عوض جناب
یحیٰؑ معمولی نہیں جس کے بدلہ لینے والے وارث آخری حجت کثیر تعداد کو
قتل کرینگے۔

(۱۱) اذا جاءهم نصر من ربك ليقولن انا كنا معكم اوليس الله
باعلم بما في صدور العالمين۔ اور جب انکی طرف خدا کی مدد
آئیگی تو کہنے لگیں گے کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے (یہ جھوٹ بولتے ہیں) مراد نصر
قائم ہے۔ نصر آپکا نام۔ اور آپ ہی ناصر دین الہی ہیں۔

(۱۲) ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما عليهم من سبيل ۝
اور جنپر ظلم ہوا ہے اگر وہ اسکے بعد انتقام لے تو اسپر کوئی راہ اعتراض نہیں۔
منتقم اور منتصر نام امام حجت ہے۔

(۱۳) امن يجيب المضطر اذا دعاه ويكشف السوء ويجعلكم
خلفاء الارض۔ ترجمہ۔ برتر معبود وہ ہے جو مضطر و پریشان کی دعا قبول
کرتا ہے جبکہ وہ دعا کرے۔ اور وہ اسکی تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور تمکو زمین کا
خلیفہ بناتا ہے۔

یہ مضطر وہ امام زمانہ ہیں جب ظہور ہوگا تو دو رکعت نماز پڑھینگے۔
...... اور دعا کرینگے تو اوس وقت خدا انکی دعا قبول کرکے اذن خروج دیگا
آپ دنیا کے ظلم و ستم کی کثرت دیکھ کر مضطر ہو کر خدا سے دعائے خروج کرینگے

(۱۴) وان نشاء ننزل عليهم آية من السماء فظلت اعناقهم
لها خاضعين ۝ اور اگر ہم چاہیں تو انپر آسمان سے ایسی آیت
نازل کریں جسکے آگے سب مخالفین کی گردنیں جھک جائیں۔

وہ آیت علی امام زمانہ ہے۔ جسکی جانب سے ندا رغیبی جبریل دینگے کہ آیت الہی حجۃ اللہ تمپر ظاہر ہو گیا۔

(۱۵) ویریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم الخ
اور دشمن چاہتے ہیں کہ اس نور خدا کو پھونکوں سے گل کر دیں۔ اور اللہ اس سے انکار کرتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ اس نور کو کمال پر پہنچائے اگرچہ کافرین پر گراں ہو جائے تکمیل نور محمدی اور اسکا ظہور کامل فرزند رسول آخری امام زمانہ سے ہو گا

(۱۶) سورہ توبہ ع ۴۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ وہی خدا ہے جسنے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کیساتھ بھیجا ہے تاکہ اسکو تمام دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین برا مانیں۔
یہ وعدہ الہی بھی امام زمانہ کے ہاتھوں پورا ہو گا۔

(۱۷) نصر من اللہ و فتح قریب۔ نصرت اور فتح کامل دین اسلام کی آپکی ذات سے ہو گی۔

(۱۸) واللیل اذا یغشیٰ والنھار اذا تجلیٰ ہ مراد نہار سے جز نور محمدی مہدی علیہ السلام جسکی روشنی کی اللہ نے قسم کھائی جسکا اشارہ

(۱۹) واشرقت الارض بنور ربھا سے ظاہر ہے۔ زمین اپنے رب (امام مہدیؑ) کے نور سے روشن ہو جائیگی۔

(۲۰) قل ارئیتم ان اصبح ماءکم غورا فمن یاتیکم بماءٍ معین
یہاں مراد آب جاری سرد سے آب حیات و روح انس و جان حضرت آخر الزمان ہیں۔ یعنی کون ہے جو تمہارا امام غائب ہو جائے تو ویسا امام بنالائے۔ وہ ماء معین جب جاری ہو گا تو روئے زمین کو سیراب کر دیگا۔

(۲۱) انعام ع ۹ یوم یاتی بعض آیات ربک لاینفع نفسا ایمانھا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیرا۔
جس دن تیرے پروردگار کی بعض نشانیاں ظاہر ہونگی تو اسدن کسی ایسے نفس کو اسکا ایمان لانا فائدہ نہ دیگا۔ جو پہلے سے اسپر ایمان نہیں لایا ہے۔
مراد آیات سے امام مہدی ہیں کہ انکے ظاہر ہونے پر انکے خوف سے کسیکو ایمان لانا مفید نہ ہوگا جبتک وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہو۔ یا

(۲۲) فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس۔ قسم ہے ان ستاروں کی جو چلتے چلتے غائب ہوجاتے ہیں ان سے مراد امام غائب ہے جو چمک کر ظاہر ہوکر پھر مدتوں غائب ہونے کے بعد شہاب ثاقب کیطرح دنیا کو چمکا دیگا

(۲۳) وفی السماء رزقکم وما توعدون فورب السماء والارض انہ الحق مثل ما انکم تنطقون ـــ
اور آسمان پر تمہارا رزق ہے جسکا وعدہ ہے۔ بس قسم ہے اس آسمان کی کہ وہ ایسا ہی حق اور صدق ہے جیسا کہ تم آپسمیں رحیم ہو۔

(۲۴) اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا۔ سے مراد اصحاب امام ہیں کہ تین سو تیرہ عدد متفرق مقام کے اصحاب متفرق مقام پر جہاں جہاں ہونگے وہ سب آپکے پاس یکجا جمع ہوجائینگے۔

(۲۵) نور ع ۷ - وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض تا آخر

اے ایماندارو اور تم میں سے جن لوگوں نے نیک کام کئے انسے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ انکو ایک نہ ایک روئے زمین پر اپنا نائب ضرور مقرر کریگا جسطرح ان لوگوں کو نائب بنایا جو انسے پہلے گذر چکے ہیں اور جس دین کو اسنے انکے لئے

پسند فرمایا ہے (اسلام) اسپر ضرور ضرور انہیں قدرت دیگا۔ اور انکے خائف ہونیکے بعد اونکے خوف کو امن سے بدل دیگا۔

(۲۶) حدید ع ۲۔ ولا یکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیھم الامد فقست قلوبھم۔ وکثیر منھم فاسقون ہ ترجمہ۔ اور مومنین مثل انکے نہ ہوجائیں جنکو انسے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ جب ان پر بہت عرصہ گذر گیا تو انکے دل سخت ہوگئے۔ مراد طول مدت غیبت سے مومنین کو چاہئے کہ تنگدل نہ ہوجائیں۔

(۲۷) وتلک الایام نداولھا بین الناس + ان ایام کو (لوگوں کے درمیان باری باری سے پھراتے ہیں کبھی کوئی مالک کبھی کوئی۔ دنیا کے زیادہ جابروں نے یکے بعد حکومت کی کبھی محکوم بھی ہوئے۔ اگر مدتوں دشمنوں کا دور ہوا ہے تو پھر دوستوں میں سلیمان داؤد۔ سکندر کا دور ہوا۔ امام کا سب سے زیادہ دور تا قیامت کبرائے رہیگا۔

(۲۸) ۔ قاتلوا المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ ط تمام مشرکین سے مقاتلہ کرو جیساکہ وہ تم سب سے کرتے ہیں اس حکم کا زمانہ امام مہدی کا زمانہ ہوگا اور وہ مشرکین پر گراں ہوگا۔

(۲۹) قاتلوھم حتیٰ لاتکونَ فتنۃٌ ویکون الدین کلہ للّٰہ
(انفال ع ۵)

اور کفار سے اسقدر مقاتلہ کرو کہ بالکل (دین باطل) فتنہ باقی نہ رہے اور اللہ ہی کا دین رہ جائے یہ صورت فقط حضرت امام عصر کے زمانہ سے خاص ہے۔

(۳۰) نحل ع ۶۔ افامن الذین مکروا السیئات ان

یخسف اللہ بھم الارض او یاتیھم العذاب من حیث لایشعرون او یاخذھم فی تقلبھم فما ھم بمعجزین او یاخذھم علی تخوف فان ربکم لرؤف الرحیم۔ کیا وہ لوگ جو بڑی بڑی مکاریاں کرتے انکو اس سے اطمینان ہے کہ خدا انکو زمین میں دھنساوے یا ایسی جگہ سے عذاب نازل کرے جہاں کا انکو پتہ کبھی نہ لگے یا انکو خدا چلتے پھرتے ہی میں پکڑ لے تو وہ اسکو مجبور نہیں کر سکتے یا انکو حالت خوف میں عذاب میں گرفتار کرے۔ بیشک تمہارا خدا بڑا شفیق مہربان ہے۔

یہ سزائیں اس امت میں زمانہ ظہور اور قبل ظہور دیجائینگی۔ قبل ظہور تین عذاب بعض مسخ ہونگے بعضوں پر پتھر برسیں گے۔ لشکر سفیانی جو قبل ظہور تین عذاب تو مقام بیداء میں دھنس جائیگا انمیں سے دو زندہ بچیں گے انکے منہ پیچھے پیچھا ب ہو جائیں گے۔

(۳) واذا نقر فی الناقور۔ جب اللہ انکے خروج کا ارادہ کریگا۔ تو امام کے دل میں القاہوگا۔ فذالک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر۔ یہ جناب اس الہام الہی اور امر کے بعد ملینگے۔

(۳۲) قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا اے رسول کہدو حق آگیا اور باطل دور ہو گیا۔ بیشک باطل دور ہونیوالا تھا از آدم تا محمد اور از محمد تا قیامت صغرےٰ حق ہر زمانہ میں جس قلیل مقدار پر رہا باطل کا اوسکے ساتھ کثیر مقدار سے رہا ہے لیکن اللہ ایک ایسا زمانہ بھی دکھانے والا ہے کہ باطل کا وجود ہی نہ رہے اور وہ زمانہ امام مہدی کے ظہور پر انکے ہاتھوں ہوگا اور سوائے حق عدل اور حملہ باتوں سے سب کو اطمینان دیگی

حاصل ہونے کے کسی کو کسی قسم کی ذرا بھی تفکر و پریشانی نہ ہوگی۔

اس آیت کی آسمانی منادی بوقت ولادت رسول ہوئی تھی تو امام مہدی نے وقت ولادت خود تلاوت کرکے آنیوالے زمانہ میں باطل کے قطعاً دور ہوجانیکی پیشینگوئی کردی۔ یہی آیت آپکے شانہ یا اعضائے سجدہ پر قدرتاً نقش تھی۔

(۴۳) سنریھم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسھم حتے یتبین لھم انہ الحق ط۔ ہم لوگوں کو اپنی آیات بصورت انبیا و آئمہ اطراف عالم میں خود انکے نفسوں میں دکھلاتے ہیں تاکہ ان پر یہ ظاہر ہوجائے کہ یہی حق ہے۔ وقت ظہور مخالفین مختلف قسم کے عذاب کے تباہی کے آثار دیکھیں گے اور وہ بھی یقین کرلینگے یہ امام مہدی وہی حق ہے جسکی پیشینگوئیاں صدا سے چلی آرہی تھیں اور انکے انتظار ہی انتظار میں لوگ مر رہے تھے۔

(۴۴) حتے اذا راوا ما یوعدون۔ اما العذاب واما الساعتہ فسیعلمون من ھو شر مکانا و اضعف جندا ۵

ترجمہ یہانتک وہ دیکھیں گے جو کچھ انسے وعدہ کیا گیا ہے یا عذاب یا قیامت تو پھر اسدن وہ جان لینگے کہ باعتبار رتبہ و مکان کون بدتر اور کون از روئے لشکر کمزور ضعیف ہے اور یہ وعدہ خاص الہی ہے جو اسنے اپنے حبیب سے کیا جسکی بابت یوں دعا کرنے کا حکم دیا۔

قل رب اما ترینی ما یوعدون (مومنون ع ۶) کہو حبیب اے رب جس چیز کا وعدہ تو نے مجھ سے کیا ہے اگر مجھے ابھی دکھلا دے تو کیا اچھا ہو۔ وانا علے ان نریک ما نعدھم لقادرون ۵ سے خود ہی جواب میں فرماتا ہے کہ ہم بیشک وعدہ کے بموجب دکھلانے پر ہر حال میں قادر ہیں پھر اسکی صورت بھی خود بیان کرتا ہے ان الذی فرض

علیك القرآن لرادك الی معاد۔ بیشک جسنے تجھپر قرآن فرض کیا ہے وہ ضرور تجھکو مقام عود پر لوٹادیگا۔ یعنی اے حبیب تمکو معہ ذریت طاہرہ اپنے وعدہ کے پورا ہونے کے وقت بعد ظہور مہدی پھر پیدا کر کے دکھادینگے اور تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈی کر دینگے۔

نوٹ:۔ بعد قیامت صغرائے وفنائے باطل محمد وآل محمد کی حکومت کا دور ہوگا۔ انکے ہمراہ خاص معتقدین بھی زندہ کئے جائینگے اسی زمانہ کا نام رجعت ہے جسکا ماننا واجب ہے۔

(۳۵) سجدہ ع ۳۔ متی یوم الفتح ان کنتم صادقین۔ کافرین پیغمبروں کے معتقدین سے کہتے اے مسلمانوں وہ دن جسکے تم امیدوار ہو کب آئیگا جسمیں تمہیں پورا غلبہ ہوگا۔

اسکے جواب میں انکی طرف سے خود اللہ فرماتا ہے۔ قل یوم الفتح لا ینفع الذین کفروا ایمانہم ولا ہم ینظرون۔ فاعرض عنہم وانتظر انہم منتظرون ٥ یہ جواب میں انسے کہدو کہ اس فتح کے دن کافروں کو انکا ایمان لانا مفید نہ ہوگا اور نہ اسدن انکو مہلت دیجاویگی پس تو انسے منہ پھرالے اور روز فتح وعدہ الہی کے تم ہی منتظر رہو۔ اور یہ بھی منتظر ہیں۔

ایسی فتح پیمبر نے ابھی تک نہیں دیکھی کہ جسدن کافروں کو توبہ کرنا ایمان لانا فائدہ مند نہ دیگا۔ (۳۶) لا ینفع نفسا ایمانہا۔ ظہور حجت سے قبل توبہ اور ایمان لانیکا راستہ کھلا ہے۔

(۳۷) اسبغ علیکم نعمتہ ظاہرۃ وباطنۃ ط اللہ نے تمپر نعمت ظاہری اور باطنی کو جاری اور کامل کر دیا۔ اسمیں نعمت ظاہرہ سے ظاہری امام اور

نعمت باطنہ سے بارھویں امام جو غائب مراد ہیں۔ آئمہ جیسی نعمت اور آیات الٰہی سے بڑھکر خدا کے نزدیک اور کوئی دوسری چیز ایسی نہیں ہے جو فائدہ ایمانی اور دنیاوی پہنچانے میں کارآمد ہونگے۔ علی و آئمہ کے واسطے سے سبکو پہنچائی جاتی ہے جنکے اول مظہر رحمت کامل واسطہ ذات محمد ہے وما ارسلناک الا رحمتہ للعالمین۔ اے محمد تم تمام عالم کیلئے سراپا رحمت بناکر بھیجے گئے ہو ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ۔ پھر خدا بروز قیامت فرشتوں کے ذریعہ لوگوں سے بابت نعیم (نعمت ظاہرہ باطنہ محبت و اطاعت امامت آئمہ) سے سوال کرایا جائیگا جو کہ امتوں پر فرض کی گئی ہے۔ اس نعمت کے حاصل کرنے والے کے نزدیک سب نعمتیں ہیچ ہونگی بلکہ دنیا ہی دار النعیم بن جائیگی۔ فلا تکن من الکافرین وکن من الشاکرین۔

(۳۸) سورہ طہٰ ع ۸ وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ۔ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا۔ جسنے ہمارے ذکر سے منہ پھرایا تو ضرور اسکے لئے دنیاوی تنگ زندگانی ہے اور بروز قیامت اسکو اندھا اٹھائینگے وہ کہیگا اے اللہ مجھے کیوں اندھا اٹھایا حالانکہ میں تو دنیا میں آنکھوں والا تھا۔ اسوقت خدا کی طرف سے جواب ملیگا اسکو۔ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا فَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنسَىٰ۔ اسیطرح تیرے پاس ہماری نشانیاں آئیں تونے انکو بھلادیا چھوڑدیا۔ تو اسیطرح آج تجھکو بھلادیا جائیگا۔ یہاں قیامت کبریٰ کا زمانہ مراد نہیں اسمیں تو نگاہیں تیز ہونگی۔ فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ۔ پس قیامت میں تجھ سے ظاہری مادی پردے اٹھادیے جائینگے۔ تو تمہاری نگاہ خوب تیز ہوجائیگی۔

یہاں قیامت صغرائے زمانہ ظہور امام مہدی مراد ہے کہ جنکے زمانہ میں جو دنیا میں کثیر مال اور سامان عیش سے جو اسکے قبل تک دنیا میں قدیم سے (کثرت مال و اسباب اولاد سے مسرور فراخ دل ہو رہے تھے۔) آج قیامت صغرائے میں تنگ دل ہونگے۔ اور اسدن وہ کافرین اس نور نعمت الہی مہدوی کو یا ان کے تزک و احتشام کو نہ دیکھ سکینگے اس سے وہ محروم رہینگے۔ آپکا نام قیامت ساعت اوپر مذکور ہوئے۔

(۳۹) سورہ زمر رع ۶ - واشرقت الارض بنور ربها و وضع الكتاب وجیئ بالنبیین والشهداء وقضی بینهم بالحق وهم لا یظلمون - اسوقت زمین اپنے رب (حضرت مہدی ع) کے نور سے منور ہو جائیگی اور کتاب سامنے رکھی جائیگی۔ اور انبیاء شہداکو بلایا جائیگا۔ اور انکے درمیان سچائی پر حق فیصلہ کیا جائیگا۔ انپر ظلم نہ ہوگا۔ یہ دن قیامت کبریٰ کا مراد نہیں ہے جسمیں تو جملہ مخلوقات کا ان المگیر حساب ہوگا نہ یہ زمین ہوگی نہ آسمان۔ یہ دن وہی قیامت صغرائے ہے۔ کہ جسمیں شہداء اور نبیین بلائے جائینگے۔ زندہ کئے جائینگے۔ اور انپر جسقدر ظلم و ستم ہوا ہے انکے مخالفین کو قتل تباہ کر کے انکو دکھائے جائینگے۔ یہ فیصلہ حق و باطل فقط مظلومان انبیاء و شہداکی جماعتوں کی بابت انکے خون ناحق بدلہ لینے والے امام وقت کے ذریعہ ہوگا۔

(۴۰) توبہ رع ۱۳ - وممن حولكم من الاعراب منافقون ومن اهل المدينة مردوا على النفاق لا تعلمهم نحن نعلمهم سنعذبهم مرتين ثم يردون

اوران لوگوں میں جو تمہارے اردگرد ہیں کچھ منافقین اور اہل مدینہ سے

بھی منافق ہیں اور نفاق پر خوب اڑے ہیں۔ تم انکو نہیں جانتے ہو ہم انکو خوب جانتے پہچانتے ہیں تو ہم کبھی دو مرتبہ عذاب کرینگے۔ پھر آخرت کے عذاب عظیم کیطرف بھیجیں گے۔ جس عذاب عظیم اکبر کا ذکر اللہ نے دوسری آیت میں کیا۔ فاذاقہم اللہ الخزی فی الحیوۃ الدنیا ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ہ پھر اللہ نے انکو دنیاوی زندگی میں ذلت کا مزہ چکھایا۔ اور بیشک آخرت کا عذاب بہت بڑا ہے کاشکہ وہ جانتے۔ دوسری آیت میں عذاب شدید اشد ظاہر کیا فما جزاء من یفعل ذالک الا خزی فی الحیوۃ الدنیا ویوم القیامۃ یردون الی اشد العذاب وما اللہ بغافل عما تعلمون۔ سورہ بقرع ۱۰ — پس کیا جزا ہے ان کی جو بدی کرتے ہیں تو انکو دنیا میں ذلت رسوائی نصیب ہو گی۔ اور بروز قیامت شدید عذاب کیطرف لوٹائے جائینگے۔ کافرین کی دنیا میں ذلت رسوائی کا زمانہ قیامت صغرے امام کے ہاتھوں قتل سے ہوگا۔ پھر قیامت کبرے میں ہمیشہ عذاب اشد دیا جاویگا۔

وہ قیامت کبرے کا زمانہ عذاب دوسرا ہوگا۔ جسکا ذکر ہمیشہ بروز قیامت کبرے وہ کفار یوں کرینگے۔ سورہ مومنون۔ ع ۱۔ قالوا ربنا امتنا اثنتین واحییتنا اثنتین بذنوبنا فہل الی خروج من سبیل ۔ اے ہمارے پروردگار تونے دو دفعہ ہمیں مارا اور مارنے کے بعد دو دفعہ جلا لیا بعدہٗ ہمنے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا تو کیا ہمیں یہاں سے نکلنے بچنے کا راستہ بھی مل سکتا ہے۔

کفار ایک مرتبہ بعد قیامت صغرے زمانہ امام میں زندہ کئے جائینگے پھر

پھر مرنیکے بعد قیامت کبریٰ میں اٹھائے جائینگے۔

(۲۱) سورہ نحل ع ۶ وَ یَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُکَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا فَھُمْ یُوْزَعُوْنَ ۔ حَتّٰی اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَکَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ وَلَمْ تُحِیْطُوْا بِھَا عِلْمًا اَمَّاذَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْھِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَھُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ۔

اور جبدن ہم ہر ایک امت میں سے ایک ایک جماعت کو بلائینگے ان لوگوں میں سے جنہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی ہے پھر وہ علیحدہ علیحدہ ٹولیاں بنائے جائینگے۔ یہانتک کہ جب وہ آئینگے تو وہ کہیگا کیا تمنے میری آیات کی تکذیب کی حالانکہ تمہارا علم انپر احاطہ رکھتا یا تم پڑے ہوئے کیا کرتے رہے پس انپر انکے ظلم کیوجہ سے وعدہ عذاب خدا آگیا اور بول بھی نہ سکے یہ ہر اک جماعتوں کی جو آیات الہی آئمہ کی اور امام مہدی کی تکذیب کرتے تھے۔ ٹولیاں بھی زمانہ ظہور امام میں جمع کیجائینگی اور انکا حشر ہوگا کیونکہ قیامت کبرٰے میں تو جملہ جن و انسان کو کل مخلوقات کا حشر ہوگا۔ اور نہ یہ زمین ہوگی نہ آسمان۔ اور یہاں حشر آیات الہی کی تکذیب کرنیوالوں کا ہوگا۔

احادیث کا بابت مراتب آئمہ انتخاب

(۱) معراج میں اللہ نے جسقدر بابت تقرری علی و آئمہ دیگر واقعات جو بارھویں امام سے تاقیامت ہونیوالے ہیں اپنے حبیب سے بیان کئے آپنے زمین پر علی سے بیان کئے (کتاب اکمال الدین)

حدیث ۲ | حضرت علیؑ نے وہ سب باتیں شب معراج کی رسول نے بیان کی اسکی تصدیق فرمائی۔

حدیث ۳ | عبدالرحمان بن سمرہ نے کہا جو آیات الہی مجادلہ کرے دین اسلام

میں جھگڑا ڈالے اسپر انہیں فرشتوں کی لعنت ہے کافر ہے۔ پھر میں نے عرض کیا اختلافات کے وقت کیا کروں۔ کہا کہ علی ابن ابی طالب کیساتھ ہو جاویں میری امامت کا امام خلیفہ فاروق حق باطل صدیق اکبر ہے۔ میری روح میری طینت میرا النفس اور بھائی ہے۔ جسکا نواں امام مہدی ہوگا زمین کو عدل سے پر کریگا۔

۴ | یہی خبر ابن عباس نے دیں۔

حدیث ۵ | ابو حمزہ ثمالی نے بواسطہ باپ اور امام صادق اور رسول سے مذکورہ بابت خلافت علی و آئمہ و واقعات امام مہدیؑ مفصل نام جابر عبداللہ وغیرہ کو سنائے اور یہ آخری فرزند زمین و آسمان کو روکے رہیگا یہی ارکان واقطاب ارض و سما ہیں۔

حدیث ۶ | یحییٰ بن قاسم نے بھی یہی کہا۔

حدیث ۷ | اصبغ بن نباتہ نے بحوالہ رسول بجناب امیرؑ نے فرمایا کہ میرے بابت تا آخری حجت معہ انکے واقعات خبر دیکر وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ پڑھکر بارہ تعداد آئمہ کی خبر دی۔ امام مہدیؑ کی معہ صفات علامات بشارت دی۔

حدیث ۸۔ ۹۔ ۵ ۔ خالد نے بحوالہ موسیٰؑ رضا رسول نے اپنے بابت معہ آئمہ کہا کہ جسنے ہمکو پہچانا اسنے خدا کو پہچانا اور جس نے ہمیں چھوڑا خدا کو چھوڑا۔ علی پھر حسینؑ کی اولاد سے نویں تک جسنے ان کی اطاعت کی میری کی۔

حدیث ۱۰ | عبداللہ بن حسن السابیج نے بحوالہ امام عسکریؑ رسول سے بابت اطاعت آئمہ تا مہدی معہ صفات بیان کر کے دکھا دی۔

حدیث ۱۱ | سلمان فارسی سے حدیث ۱۲ | علی بن عاصم نے بحوالہ جناب

علی نقیؑ ۔ بعد آئمہ امام مہدیؑ کی علامات خبر دی ۔ تیرہ ۱۳۰۰ سو تیرہ ۱۳ اصحاب کے
نام و نسب کا صحیفہ اور لوائے محمدؐ کی خبر دی ۔ وہ علم آپ ہی کھلنے گا بولیگا ۔
حدیث ۱۳ اور حمزہ ثمالی حدیث ۱۴ جابر بن عبداللہ سے ہے
خدا کے حدیث فضیلت میں سب آئمہ مساوی ہیں اور فاطمہ زہرا پاس
اک لوح ہے جسمیں نام سبکے معہ علامات درج ہیں حدیث ۱۵ امام چہارم سے
یہی نقل ہے حدیث ۱۶، ۱۷ سلیم بن قیس ہلالی نے بحوالہ جناب امیرؑ رسول
کی روایت بابت فضیلت آئمہ و علامات مہدیؑ (جابر عبداللہ سے)
ح ۱۹ ابن عباس نے ح ۲۰ سدیر نے امام جعفر صادقؑ سے ۔ کیا اچھا ہے وہ
جو میرے بارھویں امام کو پائے ۔ اسکی اقتدا کرے ح ۲۱ ابو بصیر نے بزبان
رسول مذکورہ خبر سنائی ح ۲۲ صالح بن عتبہ نے بحوالہ باقر العلوم بابت مہدی
خبر دی ح ۲۳ ابن عباس نے از رسول ۔ علیؑ میری امت کا امام خلیفہ ہے اسی
کی اولاد سے قائم مہدی ہے ح ۲۴ اصبغ بن نباتہ نے بھی یہی رسول سے
خبر دی ح ۲۵ عبدالعظیم بن عبداللہ حسینی نے امام محمد تقیؑ سے خبر دی کہ
شیعہ امام قائم کے لئے بچپنی سے مضطرب ہیں جو بیعت کریگا وہ میرے درجہ
میں ہوگا ۔ ح ۲۶ حسین بن خالد نے جناب موسیٰ رضاؑ سے جناب امیر نے فرمایا
حسین سے تیرا نواں فرزند امام قائم بالحق ہوگا ح ۲۷ جابر عبداللہ نے
صحیفہ فاطمہ میں بارھویں امام کا حسب نسب معہ صفات لکھا ہے ۔
ح ۲۸ ابو سعید عقیصا سے ہے کہ بارھویں امام کی عمر غیب کی نامعلوم ۔
مگر ظاہر چالیس سال کے ہونگے ۔ ح ۲۹ عبدالرحمٰن بن حجاج بحوالہ امامؑ صادق
حدیث ح ۳۰ ابو خالد نے چوتھے امام کے حوالہ سے بارھویں امام کی باتیں
سنائیں ۔ ح ۳۱ ثابت ہلالی سے بحوالہ چہارم امام و جملھا کلمہ

باقیہ فی عقبہ۔ اور امام قائم مقام کیلئے دو غیبتیں ہیں۔ غیبت اول۔
چھ دن چھ ماہ چھ سال پھر بعد وفات پدر غیبت تا قیامت صغریٰ ہے۔
۳۲؎ محمد بن مسلم ثقفی مفصل بیان سے روایت کی ۳۳؎ صفوان مہران نے
امام صادقؑ سے ۳۴؎ مفضل بن عمران نے امام صادق سے بابت چودہ نور
قبل چودہ ہزار برس دنیا سے پیدا کئے انکے نام دریافت کر کے سنائے ۳۵؎ ابن
محمد حمیدی سے ۳۶؎ یونس بن عبد الرحمٰن سے بحوالہ امام موسیٰ بن جعفرؑ ۳۷؎
حسین بن خالد نے امام علی رضاؑ سے ۳۸؎ ریان بن الصلت سے بحوالہ امام
رضاؑ بارھواں امام آویگا جسکے ساتھ عصائے موسیٰ اور انگشتری سلیمان ہوگی
زمین کو عدل سے بھر دیگا ۳۹؎ عبد العظیم بن عبد اللہ حسینی نے امام محمد تقی
سے روایت کی ۴۰؎ داؤد بن قاسم جعفری نے امام علی بن محمد نقیؑ سے مذکورہ
خبر دی ۴۱؎ اسحاق بن سعد اشعری نے امام حسن عسکریؑ سے بارھویں امام
کی بابت معہ علامات مفصل خبر دی ہے اسطرح اسّی حدیثیں بابت ظہور
امام مہدیؑ متفق علیہ ہیں۔

بابت خصوصیت اسمی و صفاتی یا امام مہدیؑ از کتاب صراط السوی

برائے مولف دعائے مغفرت

جلیل القدر اصحاب کی روایتیں ص۲۲۶

روایت ۱؎ طبرانی اور بزار نے بحوالہ ابن مسعود رسول سے ہے کہ
زمین جب ظلم و جور سے بھر جائیگی تو ہم میں کا بارھواں امام عصر بعد فنائے ظلم و
کفر عدل و داد سے بھر دیگا آسمان بارش سے زمین اپنے خزانوں سے سب کو سیر
کر دیگی۔ روایت ۲؎ قرۃ المزنی ۳؎ ابن عباس۔ انس۔ جابر۔ ابن اوفیٰ

وغیرہ سے ابن ماجہ احمد بن حنبل نے روایت کی - رسول نے فرمایا اگر دنیا میں
سے صرف ایکدن باقی رہ جائے تو ضرور اللہ میرے عترت اہلبیت سے آفتاب
حجت کو ظاہر کردیگا - جسکے پیچھے عیسےٰ اقتدا کرینگے وہ امام مہدیؑ ہی ہونگا -

ر ۴ ابن عباس - ابن زبیر - ابو ذر سے حاکم اور ابو نعیم نے مذکورہ روایت کی

ر ۵ حاکم - اے فاطمہ خوش ہو کہ مہدیؑ تجھ سے ہے امام حسینؑ کی نسل سے

ر ۶ احمد بن حنبل - رسول نے فرمایا - مہدیؑ طاؤس اہل جنت ہم اہلبیت
سے ہے خدا ذرا دیر میں اسکا کام پورا کردیگا -

ر ۷ طبرانی - رسول نے فرمایا مہدی ہم اہلبیت سے ہے ہم پر دنیا کا خاتمہ
ہوگا کہ ہم سے افتتاح ہوا -

ر ۸ ابو داؤد - رسولؐ - مہدیؑ مجھ سے ہے - روشن پیشانی - بلند بینی -
اولاد فاطمہؑ میں حسینؑ سے ہونگا -

ر ۹ ابو داؤد - ابن ماجہ - حاکم - ابن عباس - ام سلمہ - علی - احمد - ابن
مسعود ابو حاتم نے ر ۱۰ او ۱۱ او ۱۲ او ۱۳ او ۱۴ او ۱۵ او ۱۶ او ۱۷ او ۱۸ او ۱۹ او ۲۰ مذکورہ مقصد کا ثبوت
دیا ہے -

بحوالہ کتاب ذخائر العقبےٰ - کنوز الحقائق - جامع الصغیر - مودۃ القربےٰ
مشارب الاذواق - ابو داؤد ترمذی - مشکوٰۃ وغیرہ - کتاب الاوسط
میں ابو ایوب انصاری سے - رسول نے بیٹی فاطمہ سے کہا کہ بہترین انبیا میں
تیرا باپ ہے - بہترین اوصیا - خیر البشر خیر البریہ تیرا شوہر علیؑ ہے - بہترین
شہدا میں تیرا بیٹا حسینؑ اور میرا چچا حمزہ - اور ہم سے جعفر ہے جسکو دو پر دے
بہشت میں پرواز کرتا ہے سبطین سردار جوانان جنت ہیں - ہم ہی سے مہدی
ہے جو آخر میں ظاہر ہوگا - روایت ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ - حافظ ابو نعیم -

ثعلبی۔ حاکم۔ حموینی۔ دیلمی ابن مغازلی مناقب ہیں۔ ابوایوب انصاری۔ عبدالرحمٰن بن ابو لیلےٰ نے مذکورہ بالا مقصد رسول کی بابت تائید کی۔ اور مزید علیؑ سے فرمایا کہ تم میرے بعد ان لوگوں کے کینوں سے بچنا جو انکے دلوں میں ہیں۔ جو مخفی تھے وہ ظاہر کرینگے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنپر خدا لعنت کرتا ہے اور لوگ لعنت کرینگے۔ پھر حضرت رونے لگے اور فرمایا کہ جبرئیل نے خبر دی کہ وہ لوگ علی و فاطمہ پر میرے بعد ظلم کرینگے اور یہ ظلم باقی رہیگا۔ قائم حجتؑ کے زمانہ تک اور وہ مہدیؑ سبکو انکے ظلم کا بدلہ دیگا کفر کو مٹا دیگا۔ بارالہا یہ میرے اہلبیتؑ ہیں۔ انسے رجس کو دور رکھ اور پاک رکھ اور انکی نصرت کر جو انکی نصرت کرے۔

۲۴ و ۲۵۔ سید علی ہمدان۔ سلمان فارسی۔ حسین رسول کے زانو پر بیٹھے فرمایا تو سردار ہے امام ہے۔ حجت اللہ جنکا نواں مہدیؑ قائم ہے

۲۶ و ۲۷ کتاب فرائد السمطین میں میرے خلیفہ۔ حج اللہ میرے بعد بارہ ہونگے اول علیؑ اور انکے آخری وصی امام مہدیؑ جنکے پیچھے روح اللہ اقتدا کرینگے اور زمین اپنے مربی سے چمک جائیگی۔ دنیا کی دولت مشرق سے مغرب تک پھیل جائیگی۔ میں سید المرسلین ہوں اور علی سید الوصیین اسی کتاب میں ابو امامہ باہلی سے روایت ہے۔ فرمایا کہ تمہارے اور آدم کے درمیان سات ون ہیں آپ سے پوچھا کہ امام وقت کون ہوگا۔ فرمایا کہ وہ مہدی ہوگا جو چالیس کے سن میں ہوگا اسکا چہرہ روشن ہوگا۔ کتاب الاصابہ میں بھی ہے۔

۲۸ و ۲۹ و ۳۰۔ اسعاف الراغبین میں علامہ محمد صبان نے بسلسلہ رواہ طبرانی و رویانی حضرت مہدی کا حلیہ اور اپنی اولاد سے ہونا۔

عیسیٰ کا بعد نزول انکے پیچھے نماز پڑھنا لکھا ہے۔

روایت ۳۱ – احمد بن حنبل – ماوردی نے نقل کیا کہ رسول کے مذکورہ اوصاف امام کے بتانے کے بعد فرمایا کہ کثرت مال سے سب کے دل تونگر ہونگے ندا کیجائیگی جسکو مال لینا ہو وہ آئے۔ صرف ایک شخص آیا اور اسکو دربان مال کے پاس بھیجیں گے۔ دربان اسقدر مال دیگا کہ وہ نہیں لیجا سکتا۔ عاجز ہوکر انکار کرتا ہے دربان بھی واپس نہیں لیتا۔

ر ۳۲ غایت المرام میں حذیفہ یمانی سے امام کی خصوصیات کا ذکر۔ امام حسین کے کاندھے پہ ہاتھ رکھکر کہا کہ وہ اسکی اولاد سے ہوگا ر ۳۳ میں بھی جابر بن عبداللہ سے مذکور ہے ر ۳۴ میں ابوامامہ باہلی نے حافظ نعیم نے طولانی خصوصیات لکھیں ر ۳۵ ابوسعید خدری سے کتاب عقد الدرار میں ہے کہ آخر زمانہ میں جابر بادشاہوں سے ظلم ہونگے۔ مومنین پریشان ہونگے تو میری اہلبیت سے ایک کو مبعوث کریگا جو ظلم کو فنا اور عدل کو پھیلا دیگا زمین و آسمان اپنے جانب سے دولت بکثرت پیدا کرینگے زندہ لوگ مردوں کے زندہ ہونیکی تمنا کرینگے کہ وہ یہ بہار دیکھیں۔

ر ۳۶ ابوسعید خدری سے بغوی نے اخراج کیا۔ فساد کی کثرت امامؑ کی بدولت زائل ہوگی ر ۳۷ کتاب لبیان علی الہلالی سے کہ جسطرح ہمنے دین پھیلایا۔ اسیطرح میرا ہمنام محمد مہدی دین کو دنیا میں بعد فنائے کفر پھیلا دیگا۔

ر ۳۸ و ۳۹ تمیم الدارمی سے ثعلبی نے کتاب العرائس میں۔ رسول نے فرمایا کہ انطاکیہ میں اک غار ہے جسمیں الواح موسے ہیں۔ ہر اک بدلی جو اسپر سے گذرتی ہے اپنی برکت نازل کرتی ہے اور زمانہ ختم نہ ہوگا کہ میرے اہلبیت سے اسکا مالک ہوگا جو زمین کو عدل سے پر کردیگا۔ ر ۴۰ ابوسعید خدری کتاب الفتن میں

لکھتے ہیں۔ مہدی کے ظہور پر عیسےٰؑ کے بعد نزول نماز کی اقتدا اسیطرح اگر مفصل روایات نقل ہوں تو بڑی کتاب ہو جائے۔

مثلاً محمد ابن محمد شافعی نے کتاب کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ اسمیں بطریق شیعہ کوئی حدیث درج نہیں کی۔ اور محکم ہو" کوئی اعتراض نہ ہو سکے۔ محدث مذکور نے اسمیں پچیس باب دئے ہیں۔ جنکی فقط فہرست بڑے صفحہ میں آسکتی ہے بڑا قابل قدر ذخیرہ ہے۔

حافظ ابو نعیم نے کتاب اربعین میں چالیس حدیثیں مذکورہ بالا مقاصد کی بنا پر جمع کی ہیں۔ اور سید ابن طاؤس نے ایکسو دس حدیثیں اپنی کتاب کشف المخفی میں نقل کی ہیں جنکی تفصیل یہ ہے۔

بخاری سے تین عدد۔ صحیح مسلم سے ۱۱۔ حمیدی ۲۔ جمع بین صحاح عبدری ۱۱ فضائل السمعانیہ ۔ ۷۔ ثعلبی۔ ۵۔ غریب الحدیث دینوری ۔ ۶۔ کتاب الفردوس ۔ ۴۔ مسند فاطمہ دار قطنی ۔ ۶۔ مسند علی دارقطنی ۳ مبتدا کسائی ۔ ۲۔ مصابیح ۔ ۵۔ ملاحم منادی ۔ ۳۴۔ کتاب ابن مطبق ۔ ۳۔ کتاب الفتح ۔ ابو الفتح فرغانی ۔ ۳۔ استیعاب نمری ۔ ۲۔ یہ ایکسو دس ہوئیں۔ جزو ثانی سنن (محمد بن یزید) ماجہ میں سات۔ اور حافظ ابو نعیم کی چالیس ملا کر ایکسو ستاون ۱۵۷۔ کچھ اور ملا کر دو سو سے زائد حدیثیں بابت امام مہدیؑ مذکورہ کتب میں ہیں۔

بابت ولادت کیفیت

انبیا اولوا العزم نوحؑ ابراہیمؑ موسےٰؑ عیسےٰؑ اور جناب محمد مصطفےٰؐ کی طرح بارہ آئمہ کی ولادت عجیب الہی عنوان سے ہوئی۔ معجزات و کرامات بھی مختلف

ظاہر ہوئے۔ نطفہ بھی کثیف مادہ نجس سے نہیں ہوتا۔ اوّل جنّے امام مہدیؑ کو آب کوثر سے غسل ولادت دیا۔ رضوان جنت معہ ملائکہ مقربین ہیں۔

والدہ کا اصلی نام ملیکہ ہے مگر سوسن۔ ریحانہ۔ اور صقیل اور نرجس نام سے پکارا جاتا تھا۔

شیخ مفید کتاب ارشاد میں اور کلینی کتاب کافی میں۔ کنز الفوائد۔ شہید اوّل کتاب دروس میں۔ شیخ ابراہیم کفعمی وغیرہ شیعہ اور حسب ذیل سنی علما سلیمان قندوزی بحوالہ کتاب لفیہ شیخ محمد بن علی جناب موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ پندرہ شعبان ۲۵۵ھ بروز جمعہ آخر شب آپکی ولادت با آلائش ناف بریدہ ہوئی۔ بحالت شکم جسطرح ہی سورہ قدر پڑھتی تھی یہ مولود بھی پڑھتا تھا صورت سیرت میں ہمشبیہ پیمبر تھے۔ مجھکو سلام کیا میں ڈری تو امام نے آواز دی۔ اے پھوپی قدرت خدا میں تعجب نہ کرو۔ مولود کو دیکھا دو زانو سجدہ خدا میں جھکے اور انگشت شہادت آسمان کیطرف بلند کرکے یہ کلمے پڑھتے تھے

اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ و ان جدی محمد رسول اللّٰہ و ان ابی امیر المومنین حجۃ اللّٰہ۔ اسکے بعد دعا۔ آپکے پیشانی اور اعضائے سجدہ پر۔ قل جاء الحق تا آخر قدرتی لکھا ہوا تھا۔ آپنے بحکم رسول جسطرح علی نے گود میں قبل نزول قرآن سورہ مومنون کے پہلے رکوع کی تلاوت کی۔ کچھ آیتیں توریت۔ انجیل۔ زبور کی سنادیں۔ اسیطرح بارھویں امام نے بحکم امام حسن عسکری صحف ابراہیم سریانی کتاب ادریس مدح صالح۔ زبور داؤد توریت موسیٰ۔ انجیل اور فرقان مصطفےٰ کو پڑھا اور ابتدا اعوذ۔ بسم اللّٰہ سے کی آخر میں یہ آیت نرید ان نمن علی الذین تا آخر پڑھا اور درود بر خدا و رسول آئمہ پر بھیجا۔ مسعودی نے حسینی سے مذکورہ تلاوت ذکر کی شہادت دی

کشف الاسرار میں دیکھو۔

آپکی والدہ فرماتی ہیں کہ ایک فرشتہ سعید مرغ صورت اس مولود کو عرش عالم قدس پہونچاتا اور لاتا۔ اور چند روز میں اپنے والد کی وفات سے قبل کافی قد کے ہوگئے آپنے اسرار امامت سپرد کئے اور عورتوں مردوں کو انکے اتباع کا حکم دیا۔ ۸ ربیع الاول پدر کی وفات ہوئی آپنے نماز جنازہ پڑھائی اور ۹ ربیع الاول ۲۶۰ھ کو خلیفہ ہوئے۔

عقیقہ ابو جعفر عمری سے کتاب اکمال الدین میں منقول ہے کہ اس مولود مبارک کے عقیقہ میں دس ہزار رطل روٹی اور دس ہزار رطل گوشت خرید کر بنی ہاشم وغیرہ میں تقسیم کیا۔

اہلسنت میں اسقدر علماء۔ امام مہدیؑ کے وجود ولادت اور غیبت کے قائل ہیں

مولف کتاب مطالب السئول۔ کمال الدین۔ فتوحات مکیہ میں شیخ اکبر محی الدین۔ یواقیت میں عبد الوہاب شعرانی کفایۃ الطالب ابو عبداللہ گنجی شافعی۔ فصول المہمہ ابن صباغ مالکی۔ تذکرہ خواص الامۃ میں شمس الدین لواقح الانوار میں شیخ حسن عراقی۔ اور علامہ شعرانی۔ شرح کافیہ۔ شواہد النبوۃ عبد الرحمن جامی۔ کتاب فصل الخطاب میں حافظ محمد حنفی خواجہ پارسا۔ کتاب اربعین میں حافظ ابو الفتح۔ رسالہ مناقب آئمہ میں عبد الحق محدث دہلوی روضۃ الاحباب میں سید جمال الدین۔ سلسلۃ الذہب میں۔ ابو محمد طوسی بلاذری تاریخ موالید وفات آئمہ میں۔ عبد اللہ بن خشاب نے۔ مرقاۃ میں۔ ملا علی قاری نے کتاب براہین ساباطیہ میں۔ قاضی جواد نے اور نصیر بن علی جہضمی۔ شیخ

امام مسلم و بخاری۔ تفسیر بحر مواج ہدایہ السعدا میں شہاب الدین دولت آبادی نے کنز العمال میں شیخ علی متقی نے۔ مراۃ الاسرار میں عبدالرحمٰن صوفی۔ مکاشفات میں علی اکبر بن اسد اللہ مودودی۔ شرح شمائل ترمذی میں فضل بن روزبہان۔ جلال الدین رومی۔ شیخ عطار۔ شمس الدین تبریزی۔ سید نعمۃ اللہ ولی۔ سید علی ہمدانی۔ سید نسیمی۔ مودۃ القربیٰ میں۔ شیخ محمد مصری خوارزمی۔ ملا حسین کاشفی۔ صدر الدین حموینی کتاب فرائد السمطین۔ کتاب فرائد السمطین میں سب نے تصدیق کی ہے۔

(اسماو القاب محمد و آل محمد کا مجملاً ذکر)

کتب تفاسیر تواریخ میں متفرقاً اور کتاب نجم الثاقب میں یکجا جسطرح سے خاتم الانبیا محمدؐ کے بکثرت اسماء و القاب انکے مختلف اوصاف ظاہری باطنی کے لحاظ سے قرار پائے اکثر انہیں سے زبان زد خاص و عوام ہوئے اسیطرح سے جناب امیر علیہ السلام کے سو سے زیادہ اور باقی گیارہ آئمہ کے قدرے کمی تعداد سے اور بارہویں حجت آخر کے اسماو القاب ان کے ظاہری باطنی اوصاف کی بنا پر تقریباً دو سو ہیں۔ مذکورہ کتاب میں جمع ہیں۔ بغرض مزید تعارف تبرکاً یہاں بھی نقل کئے جاتے ہیں۔ وجہ تسمیہ ترک کیجاتی ہے۔

پہلا امام ہمنام رسول۔ احمد اور محمد ہے۔ عبد اللہ۔ اصل۔ صاحب ناحیہ توقیع۔ توریت میں او قید مو ہے۔ ایزد نشان خداوشناس۔ فارسی میں ایستاد ابو عبد اللہ ابو القاسم کنیت۔ ابو الحق۔ ابو جعفر۔ ابو تراب۔ ابو صالح۔ آمیر الامرہ۔ قاتل الکفرہ۔ سلطان مامول۔ احسان۔ اذن سامعہ۔ ایدی قوت والا۔ قرآن میں بقیہ اللہ۔ بئر معطلہ و قصر مشید۔ بلد الامین

پرویز۔ برہان۔ باسط۔ بقیہ الانبیا۔ آخراوصیا۔ تالی۔ تائید۔ تمام۔ ثائر
بدلہ لینے والا۔ جعفر۔ (نہر کبیر) جمعہ۔ جابر۔ جنب اللہ۔ جوار الکنس (چھپنے
والے ستارے پھر روشن ہوجاتے ہیں) حجۃ اللہ۔ حق۔ السلام علی الحق الجدید
حجاب اللہ۔ حامد۔ حمد۔ حاشر سبکو جمع کرنیوالا۔ خاتم الاوصیا۔ والائمہ۔ خجستہ
خسرو۔ خازن۔ خلف صالح۔ خفس۔ ستارہ روشن جنکو رجعت ہے۔ زحل
مشتری۔ مریخ۔ زہرہ۔ خلیفۃ اللہ۔ خلیفۃ الاتقیا۔ دابۃ الارض۔ داعی۔
اجل۔ رہنما۔ رب الارض واشرقت الارض بنور ربہا۔ زند افریس۔ سروش
ایزد۔ سلطان مامول۔ سدرۃ المنتہیٰ۔ سنا اللہ۔ سبیل اللہ۔ ساعۃ۔
سید۔ شماطیل۔ شرید طرید۔ صاحب الغیبۃ صاحب الزمان۔ صاحب الامر
صاحب الرجعت۔ صاحب الدار۔ صاحب الناحیہ۔ صاحب العصر۔ صاحب
الکرۃ البیضا۔ صاحب الدولۃ الزہرا۔ صالح۔ صبح مسفر۔ صدق۔
صادق۔ صراط۔ ضیاء۔ ضحیٰ۔ والشمس وضحہا۔ طالب التراث۔ عالم
عدل۔ عاقبۃ الدار۔ عزۃ۔ عین اللہ۔ عصر۔ والعصر۔ غائب۔ غیب۔ غریم
طلبگار۔ غوث الفقرا۔ غایۃ الطالبین۔ غایۃ القصویٰ۔ غلیل۔ فجر۔ فیروز
فردوس الاکبر۔ فرخندہ۔ فرح المومنین۔ الفرج الاعظم۔ فتح۔ فقیہ۔
حضرت مسیح اور اپنے بارہ اوصیا حضرت مہدیؑ کی نصرت کرینگے بارہ اوصیا
کے نام — نقرشیب۔ قیذوا۔ دبیرا۔ مفسورا۔ مسموعا۔ دوسوہ دریائے
علم الہی۔ مشبوا۔ بذار۔ آوارہ وطن۔ شیموا۔ بطور۔ نوقس۔ فیذموا۔
قائم۔ قابض۔ قیامت۔ قسط۔ قدۃ۔ قاتل الکفرہ۔ قطب قائم الزمان۔ قیم۔
قاطع۔ کاشف الغطاء۔ کمال۔ کلمۃ الحق۔ کوکما۔ کیقباد۔ کارین۔ لواء اعظم
سند بیطار کتاب مزار نامہ میں ہے۔ لسان الصدق۔ ماشمع توریت میں —

مہدی آلآخر۔ مسیح الزماں۔ میزان الحق۔ منصور۔ محمد۔ منیۃ الصابرین۔ منتقم مہدی۔ مخبر۔ مجازی۔ موعود۔ مظہر الفضائح۔ مُبلی اسرائر۔ عبد۔ مفضل۔ منان منہ توڑ۔ مدبر۔ مامور۔ مامول۔ مقدرہ۔ مفرج اعظم ــ ــ ــ ــ مصباح۔ ناقور صور۔ ناطق۔ نہار۔ نفس نور آل محمد۔ نور الاصفیا والاتقیا۔ نجم۔ ناحیہ مقدسہ۔ واقیدنا (توریت میں) وجہ اللہ۔ ولی اللہ وارث۔ ہادی۔ میرہ معنے کھانا لانا۔ مارہ حیر۔ ہمیر امر۔ حکم دینا۔ ید الباسطہ یمین۔ یعسوب۔

توریت میں محمد معہ انکے بارہ آئمہ اہلبیت کے نام یہ ہیں۔

شموعل۔ شماعیجوا۔ دہی بر۔ حے ثبوا۔ بماد نیم۔ عوشود۔ لسنم۔ بولید دبشیر العوی۔ قوم نوم۔ کودود۔ عان تانذبود۔ وھوہ ل۔

بخوف اعدا تا مور انبیا کی غیبت

حضرت ادریسؑ بوجہ کار تبلیغ حاکم وقت نے عداوت کی تو آپنے بھی اسکی قوم پر بارش نہ ہونے کی بددعا کی آپ کو بیس سال اللہ نے قوم کی ایذا سے بچانے کے لئے غائب رکھا۔ بعد خروج آپنے قوم کو فنا کی بددعا نہیں دی۔ اپنی اولاد میں جناب نوح کی آمد کی موصفات پیشینگوئی کی آپ کے معتقد چند افراد ایمان لائے اور مخالفین سے اذیتیں اٹھاتے رہے۔

حضرت نوحؑ نے ستر جابر بادشاہوں کو پیغام خدا پہنچایا انکی وجہ سے آپ کو سخت ایذائیں پہنچیں۔ بیہوش ہوجاتے۔ خدا آپکو بددعا کرنے سے روکتا۔ پھر تبلیغ کرتا۔ نوسو سال گذر گئے۔ آپ کے اکثر معتقد حواری بھی انکے کہنے

سے بد دعا نہ کرنے سے مرتد ہو گئے چند تعداد میں ثابت قدم رہے بعد کشتی تیار ہو جانے پر بد دعا کی طوفان نے کشتی میں آنیوالوں کے سوا اسکو مع نوح کے کافر بیٹے اور کافرہ بیوی کے ہلاک کر دیا۔ آپنے اپنا علم اور اسرار نبوت حضرت سام کے سپرد کئے۔ حام و یافث کو نہیں بنایا۔ آپنے حضرت ہود کے آنیکی مع علامات پیشینگوئی کی۔ سام کی اولاد اپنے زمانہ کے مخالف بھائیوں کے خوف سے مخفی رہے۔ حام و یافث جابرین کی حکومت رہی۔

حضرت ہود کے ظاہر ہونے پر ہی مخالفین کا عمل ہوا۔ آپکو بھی غیبت میں کچھ زمانہ مخوف اعدا گذارنا پڑا۔ آپنے حضرت صالح کے آنیکی مع صفات خبر دی۔ آپکے ساتھ مع ناقہ مخالفین نے ایذا پہنچائی۔ آپکی طرح حضرت مہدی کے زمانہ میں تین فرقے ہونگے۔ اہل یقین جو آپ پر بالکل ایمان لائے۔ آپ کے مطیع رہیں گے۔ اہل شاکین شک میں رہے۔ جاحدین مقابلہ کرینگے۔

حضرت ابراہیم کی ولادت کے آثار علانیہ مخالفین پر باوجود نگرانی نہ ظاہر ہونیکے نمرود ہی کے قصر میں اس کے سرہانے ولادت ہونے پر آپکی ماں نے مولود کو غار میں چھوڑ دیا۔ آپ اپنے انگوٹھے سے سیر ہوتے تھے۔ فطرتاً عادت سے زیادہ جلد قدر تاً بڑھتے۔ پندرہ ماہ میں پندرہ برس کے جوان ہوئے۔ اور ابراہیم کے ہاتھوں بعد واقعہ آتش نمرودی قوم نمرود کو تباہی کی۔ ایک مدت تک غیبت رہی۔ اللہ نے ابراہیم کو جناب اسحاق و یعقوب بخشے۔ انکو نبی کیا۔ اور اپنی رحمت کا خاص حصہ خلعت دیا اور انکے بعد انکی آخری اولاد میں لسان صدق کی دعا مانگنے پر دعا قبول کی اور اور علیؑ کو لسان صدق بناکر بھیجا اور رحمت عالمین آپکی ذریت سے مبعوث ہوئے

آپکی اور امام حجت کی ولادت مخفی رکھی گئی۔

جناب یوسفؑ بھی اپنے مخالف بھائیوں کے خوف سے بیس سال غائب رہے۔ کیونکہ انہوں نے کنوئیں میں ڈالا۔ پھر غلام بنکر بازار مصر میں بیس اشرفیوں سے بکے۔ زلیخا کے فتنہ میں پھنسے۔ قیدخانہ میں مدتوں رہے۔ بعد صبر معصوم ثابت ہوکر بادشاہ مصر ہوئے کسقدر برسوں کے بعد غیبت ظہور ہوا۔ حضرت یوسف نے قریب وفات آل یعقوب کو مع شیعوں کے نصیحت کی اور خبر دی کہ یہ قبطی تمپر عداوت کرینگے۔ ولادت موسیٰ کی خبر منجمین سے معلوم ہونے پر فرعون بچّوں کو ذبح کر دیگا۔ حاملہ کے شکم چاک ہونگے اللہ اپنے حق کو لاوے۔ بن یعقوب کی اولاد سے قائم کے ہاتھ سے ظاہر کریگا۔

جسکا نام موسےؑ دراز قد۔ گندمی رنگ۔ گھونگروالے بال کے ذریعہ تمکو نجات دیگا۔

بعد وفات یوسفؑ۔ بنی اسرائیل پر شدت ہوئی۔ فرعون نے خبر ولادت موسیٰ کی سنکر وہی عمل کیا۔ موسیٰ بطریق غیب پیدا ہوکر بذریعہ واقعہ تابوت پھر فرعون کی گود میں پہونچے اسکے ہاتھوں داڑھی کے بال بھی نچوائے اس غیبت موسیٰ کی ابتدا سے اظہار دعوت نبوت تک پچاسوں نے موسے بن عمران ہونیکا جھوٹا دعوا کیا۔ اور موسیٰ ایک عالم فقیہ کے پاس جانے پر جو مدت سے معہ اپنے ساتھیوں کے موسے کے دیدار کا منتظر رہا ظاہر ہوگئے اور وہ عالم معہ ساتھیوں کے شیعوں میں داخل ہوئے

حضرت موسیٰ فرعون کی ایذا سے بعد گفتگو ملک الموت پھر ایک مدت تک غائبانہ زندہ رہے حضرت یوشع بن نون کو بلاکر وصیت کی۔ پھر اثنائے گشت

میں قبر کھدتے ہوئے دیکھکر خود اسمیں جالیٹے۔ اللہ نے یہ ظاہری پردے اٹھاکر انکے مرتبے دکھلا دئے۔ آپنے قبض روح کی خواہش کی دہیں وفات پا گئے۔ پھر یوشع کے ساتھ مخالفت ظاہر ہوئی۔

حضرت یوشع ایک مدت غائب رہنے پر انکے چار سو برس بعد حضرت داؤد غائب رہ کر ظاہر ہوئے۔ واقعات سب کہانتک حضرت داؤد نے حضرت سلیمان کو پہلے وصی کرنا چاہا مخالفین نے اپنی بزرگی سنی اور سلیمان کی کمسنی پر مخالفت کی۔ حضرت داؤد نے سبکے سامنے اپنے بیٹے سلیمان کو علمی جوابات پر علوم میں کامیاب دکھاکر خلیفہ بناکر خود غائب ہوگئے۔ حضرت سلیمان نے اپنے آصف برخیا کو بوجہ قابلیت وزیر بنایا۔ پھر خدا نے آصف کو بھی غیبت دی۔ بعد مدت ظاہر ہوئے۔ وفات ہوئی۔ بخت نصر بادشاہ ہوا۔ بنی اسرائیل کو قتل کرنے لگا۔ ذریت کو مقید کیا۔ انکی اہلبیت سے دانیال اسیر تھے۔ اولاد ہارون سے حضرت عزیر تھے۔ حضرت دانیال کو کنوئیں میں اسلئے نظر بند رکھا کہ بادشاہ کو خبر دیگئی کہ دانیال کے شیعہ انکے خروج کے منتظر ہیں۔ انکا اثر نہ پھیلا دیں۔ پھر بھی دانیال کے معجزات قدرت نے دکھائے۔ جسکا بخت نصر پر اثر ہوا اور شرمندہ ہوکر انکو کنوئیں سے نکلوایا۔ معافی چاہی۔ امور سلطنت کے فیصلے انکے سپرد کئے۔ بنی اسرائیل کو نجات ملی۔ جو مومن پوشیدہ تھے وہ ظاہر ہونے لگے۔ تھوڑے عرصہ میں دانیال کی وفات ہوئی۔ آپنے حضرت عزیر کو وصی کیا تو سو سال اللہ نے عزیر کو غائب رکھا۔ پھر مبعوث کیا تا حضرت یحیےٰ بن زکریا انبیاء و اوصیاء ہوتے رہے غائب رہے۔

حضرت یحیےٰ کو سات سال کی عمر میں درجہ بعثت عطا ہوا۔ آپنے

معتقدین کو حضرت مسیح کے معہ صفات آنیکی خبر دی - اور

حضرت عیسےٰ مسیح

بیس سال یا زیادہ بعد ظاہر ہوئے - آپنے بحکم خدا چھوٹے ہی میں اپنے نبی ہونے اور کتاب انجیل لانیکی اور اپنی والدہ مریم کی عفت پاکدامنی کی قوم کو گواہی دی -

حضرت عیسیٰ کا زمانہ بھی جابر بادشاہوں کے غلبہ سے بمصیبت گذرا مومنین بھی انکے خطروں سے اور خود عیسیٰ بھی محفوظ نہ رہ سکے انکے قتل پر آمادہ ہوئے تو اللہ نے انکے ہم شبیہ فرشتہ کو سولی دلا کر عیسےٰ کو جو تھے آسمان پر پہنچادیا دشمنوں کے خوف سے چھپاکر غیبت کبریٰ دیدی -

حضرت عیسےٰ نے شمعون بن حمون الصفا کو اپنا وصی کیا اور اپنے بعد معہ صفات و علامات انکو بشارت دی - حضرت شمعون کو بھی ظالموں سے پوشیدہ ہونا پڑا - اور عیسےٰ کے اور انکے وصی شمعون کے دوستدار شیعہ بھی مدت تک مخالفین سے مصیبتیں اٹھاتے رہے ظہور عیسیٰ سے تا ظہور محمد مصطفےٰ جابرین بادشاہ بنی اسرائیل کا غلبہ رہا - فسادات عالمگیر رہے - حق باتیں مٹنے لگیں - باطل معبودوں - آگ - دریا - چاند - سورج اور بتوں کی عبادت پھیل گئی - عرب کی جہالت کفر و ظلم نے تجاوز کیا - تو کوہ فاران پر نور محمدی جلوہ افروز ہوا اور آپکی اخلاقی تبلیغ نبوی لوگوں پر اثر کرنے لگی - مسلمانوں کی تعداد پھیلنے لگی - مخالفین سے آپکو ابتدائے تبلیغ سے سخت اذیتوں کا سامنا پڑا - آپنے بصبر و سکون برداشت کیا مگر رحمۃ للعالمین تھے بددعا کے پاس بھی نہ آئے ہی فرمایا اے اللہ یہ قوم جاہل ہے مجھے پہچانتی نہیں - جہاد کی بحکم خدا

نوبت آئی تو آپکے اسلامی نامزد ہمراہی بھی موقع جنگ میں جان چراتے دکھائی دیے ثابت قدم نہ رہ سکے۔ بیعت شکنی سے خدا اور رسول سے واقعی معرفت نہ ہونیکا خود ثبوت دیدیا۔ تو علی و فاطمہ کے حقوق وراثت و اطاعت اور محبت کو کب نگاہ میں لاسکتے جنکے دلوں نے معرفت اللہ و نبی کو جگہ ہی نہ دی تھی تو اللہ و رسول کی مخالفت کا خوف کیسے پیدا ہوتا۔ جب تو انہوں نے بمقابلہ رسول اپنی جان عزیز کی اور علی و فاطمہ کی مخالفت پر علانیہ خود کو حاکم افضل اور اہلبیت کو محکوم تابع کردینے پر جبرات کر ڈالی۔ انکے اور باقی کل آئمہ کے قتل و تباہی کے باعث ہوگئے خوف خدا اور رسول اور خوف جہنم ذرا بھی پاس نہ تھا تو ایسا ایک دو تین نہیں۔ سبھی ابن الوقت نمایندگان اسلام کے ہاتھوں اہلبیت کی عورتوں، بچوں تک ظلم و ستم روا کردیا۔ حضرت موسیٰ کی اور عیسیٰ کی مخالف امتوں سے اذیتیں اٹھائے کیطرح محمد مصطفےٰ نے اپنی سامنے اپنے زمانہ کے امتی اپنے اور پرایوں سے بہت کچھ زیادہ اذیتیں خود بھی اٹھائیں اور اپنے اہلبیت پر جو آئیندہ بے رحمیاں انکی حیات میں یکے بعد دیگرے حکام اسلام سے ہونیوالی پیش نظر تھیں بہت کچھ اذیتیں بعد وفات بھی اٹھائیں۔ اور اٹھاتے رہے۔

سابق امتوں کیطرح امت محمدی نے جسقدر مظالم خود حضرت محمد کیساتھ انکی حیات میں اور انکے معصوم اہلبیت آئمہ کیساتھ انکی حیات میں بہت کچھ مظالم دکھادیے۔ اور مورخین عالم نے اپنی کتابوں میں درج کردیئے تو پھر انہیں کتابوں سے بارھویں امام کی ولادت غیب اور ظہور کے ثبوت کے باوجود پھر بھی مسلمان کتابوں سے واقف ہوکر۔ یا کتابوں سے خود کو دور اور جاہل بناکر انکی بابت پھر پیدا ہونے یا پیدا ہوکر غائب ہوکر بیکار زندہ رہنے کی بابت قیامت میں پیدا ہونگے۔ وغیرہ شکوک جسقدر بھی اپنی جہالت و عدم معرفت

سے کرتے رہینگے وہ کم ہیں۔

مثل رسول بارھویں امام کے سایہ بھی نہ ہوگا

صفحہ ۵ کتاب صراط

سوی فی حال مہدی از مولانا محمد سبطین صاحب مرحوم مغفور سرسوی
مسلمانوں کے جن طبقوں میں امام مہدیؑ کی بابت جس قسم کے وہم شکوک زمانہ رسول سے آرہے ہیں تو خدا رسول کی توہین تکذیب کے باعث ہوں گے۔ انکا انکار نبوت سے گیا خدا سے انکار اور توہین کا باعث ہو کر گمراہ ہو گئے۔

(انوار مقدسہ محمد و اہلبیت کا بعد فنائے عالم بقا)

اول نوری عالمین مخلوق باعث ایجاد عالم افراد کا بعد فنائے عالم ہمراہ خالق عالم فنا سے محفوظ بقا کے مالک ہونے کا خود خالق ہی خبر دے رہا ہے۔
آیۂ قرآنی۔ کُلُّ شَیٔءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ ط
وَیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام
مفسرین و مخبرین مقاصد کلام الٰہی آئمہ طاہرین حضرت علی اور باقی آئمہ نے بابت مراد وجہ اصحاب کے دریافت کرنے پر خود ہی فرمایا ہے۔ کہ
نحن وجہ اللہ الباقی بعد فناء کل شیٔ ط
ذات اللہ کی بقا کے ساتھ ہم ہی بعد فنائے کل شیٔ باقی رہنے والی وجہ ذوات قدسی صفات ہیں۔ مطلب وجہ اللہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ الذی یتوجہ الیہ الاولیاء۔ وہ ذاتیں جنکے ذریعہ باقی اولیا اپنے اللہ کیطرف متوجہ ہوں خدا تک پہونچیں۔ ہم ہی معرفت الٰہی کا واسطہ ذریعہ ہیں۔
حُجّہ اللہ وہ ہیں جنکو خالق قبل خلق پہلے سے موجود کردے اور بعد خلق بھی موجود رہے۔ ھو معکم اینما کنتم۔ انکی معیت ہمراہ واجب و رقیوم؟

اگر ایک چشم زدن کیلئے معیت قیومہ واجب کیساتھ نہ رہے تو ممکن فنا ہو جاوے
اور زمین پر تا مصلحت خدا معیت حجت باقی رہیگی - اہل زمین بھی باقی ورنہ نہیں
باقی مخلوقات کا مزاج اعتدال حقیقی پر نہیں ہے تو انمیں فنا بھی جلد اثر کریگی - اور
جس جسم میں مزاج اعتدال حقیقی کے درجہ پر نزد خدا ہوگا اسکے لئے فنائے طبعی
محال ہے له الخلق والامر - عالم کی دو خلقت - اک عالم خلقی اک عالم امری
عالم امری کیا - انما امرہ اذا اراد ان یقول له کن فیکون ٥
جس وقت اللہ نے کسی شے کا ادھر ارادہ کیا اور کن کہدیا فوراً وہ چیز ہو جاتی ہے -
یہی حجۃ اللہ آئمہ درمیان خالق و مخلوقات امت وسطی ہیں - اور لوگوں کے
افعال کے مشاہدہ کر کے شہید و شاہد ہیں اور رسول اپنے ان آئمہ کے شاہد اور
مصدق ہیں -

(محمد و آل آئمہ اہلبیت کی بابت قبول موت ظاہری جسدی توضیح)

انھم لا یموتون الا باختیار ھم - وہ بغیر اپنے اختیار و اجازت
دئے نہیں مرتے - دنیا عالم اسباب ہے خالق مسبب کے قضا و قدر پر راضی
ہو کر لوگوں کو دکھانے کو اپنے مخالف مضر چیزوں زہر اور تلوار وغیرہ کے حربوں
کے اثرات کو اپنی موت کے ذریعوں کو قبول کر لیتے ہیں ورنہ انکے جسم پر کوئی مضر
مخالف شے اثر نہیں کر سکتی اور نہ ملکوت الموت بغیر انکی حصول اجازت
قریب آسکتا ہے - محمد و اہلبیت طاہرین عالین کی جسمانی نورانی خلقت مادہ
عرشی نوری سب سے جدا ہے جسکے بابت حکم تغیر و غناز مثل دیگر اجسام ارضی
وسماوی) نہیں ہے -
انکا مادہ وجود عرشی ہے تو وہ جب چاہیں خود سے باحکم خدا اپنے مرکز عرشی
منزلت معراج پر جاسکتے آسکتے ہیں - یہ بھی روایات سے کہ بعد ظہور امام مہدی

معہ اصحاب شرف معراج حاصل کرینگے۔

بابت فرعون آیت قرآنی۔ فالیوم ننجیك ببدنك لتکون لمن خلفك آیتہ۔ فرعون جب غرق ہونے لگا اور ایمان کا اقرار کیا تو اللہ نے مذکورہ آیت میں فرمایا کہ آج ہم تیرے بدن کو بگڑنے سے بچا لینگے تاکہ بعد والے ہمارے اس عمل قدرت کو عبرت کرنیوالے ہماری طاقت کی آیت سمجھیں۔ اور عبرت کیا کریں۔

اسکی لاش ہزاروں برس۔ اہرام مصر میں باقی رہی پھر نکالی گئی اور عجائب خانہ مصر میں موجود ہے۔ اسکے علاوہ دجال کا زندہ رکھنا۔ ابلیس کو تا وقت معلوم زندہ رکھنا۔ زمین میں خضر و الیاس آسمان پر عیسےٰ زندہ ہیں۔ تو حضرت مہدیؑ کے زندہ اور محفوظ رکھنے پر عجب اور اعتراض کیوں؟ کل آئمہ حجج اللہ خدا کی زندہ آیت اور حجت اور نعمت ہیں۔ انکا باقی لازمی انکی غیبت پر ایمان واجب ہے۔ اللہ ایسی نعمت بند ونکو دے اور خود ہی چھین لے ایسا ممکن نہیں۔ ہاں اگر بندے اوسکی دیگر امور معاش کی طرح ناقدری کرنے لگیں۔ تو نعمت کی تبدیلی یا سلب نعمت اللہ کر دیتا ہے۔

ایسی نعمات الہی کا نہ ماننا کفران نعمت ہے۔

جو نعمات الہی کو نہ مانے بلکہ ناقدری کرکے اوسکی اذیت وقتل کا باعث ہوجائے تو اللہ نے بھی مصلحتاً اپنے قدرتی اثر کو روک کر اپنے کل انبیاء و اولیاء اور آئمہ اہلبیت کو اپنے مخالفین کے اذیتوں کو اپنی قوت صبر سے قبول کرنیکی طاقت دوسروں کو سبق آموزی کے لئے دکھلا دیتا ہے۔ چنانچہ اسمٰعیل کو چھری سے بچا کر باپ بیٹے کے صبر کو آزما کر انکے اس عمل کو فدیہ حسینؑ جیسی زبردست و عظیم شے کی قربانی کا منظر واقعی خود اسی کے ذریعہ دیکھنا

اور عالم کو دکھانا بھی پسند کرتا ہے۔ علیؑ کی امام حسنؑ کی اور انکے بعد دیگر آئمہ کی

ایذاؤں کو طاقت صبر سے اٹھوا کر جان شہادت قبول کرا دیاں انکے آخری محمد

امام عصر کو دشمنوں کی زد سے بچا کر ایک مدت تک زندہ رکھکر اسکے ذریعہ سے

دنیا کو جسقدر فائدے پہنچانے ہوں پہنچوا کر پھر بعد ظہور انکے ہاتھوں کل دشمنوں

کو ہلاک کرا دینے سے اپنی قدرت کے تماشے دکھا چکا اور آئندہ دکھائیگا۔ یہ سب

باتیں مالک حقیقی کے اختیار کی ہیں۔ جیسا وہ چاہے ویسا کرتا ہے کسیکو مجال اعتراض

نہیں ہو سکتا۔

(بلا فصل خلافت اطاعت اہلبیتؑ کو ہم جز ایمانی مانے بغیر فقط قرآن فقط اللہ و محمدؐ یا فقط

محمدؐ پر بغیر آل ناقص درود پر مغفرت و نجات ہرگز نہیں بحکم خدا اور رسول کلمات و

عبادات نامقبول ہو چکے۔)

خلاف خدا اور رسول خلاف عقائد امت رسول مودودیوں کے طبعزاد عقیدہ

(بجز رسول سبکو بھول سب فضول) نے مسلمانوں دیگر طبقوں میں صحابہ ثلٰثہ اور

معاویہ کے علماء اربعہ مالکی شافعی حنفی حنبلی۔ دیگر علماء خلفاء اسلام کی

بھول اور غلطیاں کتابوں سے نکالکر انکے ماننے والوں کو اور پیران پیر کے ماننے

والے صوفیوں کے طبقوں کو اور اہلبیتؑ کے ماننے والے امامیہ فرقہ کو قادیانیوں

کیطرح بیزار کر کے اپنا شاکی اور مزاحم کار بنا لیا۔ فوجداری سے فساد کا باعث

بھی ہو گئے۔ حکومت پاکستان نے بھی انکے جدید عقائد باعث فساد ہونے پر خلاف

قانون باعث نقض امن قرار دیکر انکے نمایندہ حضرت ابو الاعلےٰ کو (جو مجددیت کا

دعوےٰ کرنے سے قبل تھے) بعد حکم قتل بالفعل دنیا میں نظربند دائم الحبس کر دیئے گئے

انکے خلاف دیگر اسلامی عالموں میں امامیہ فرقوں کے مانند سے باوجود خلاف عقیدہ

ناگوار ہو کر کوئی کتاب یا اخبار میں بالمقابل خاطر مضامین نکالنے کے درپے نہیں ہوئے

... نے اکثر علماء ہند دیوبند وغیرہ اور پنجاب کیطرف سے انکی عقائد باطل کرنے پر چھوٹے بڑے رسالے شائع کرائے اور ابوالعلے مودودی کو معہ انکے مریدوں کے اپنے اپنے عقیدوں سے خارج کردیا۔

مودودی جماعت نے جو کتابوں سے صحابہ و آئمہ اربعہ و دیگر نامور علماء و خلفائے اسلام کی بھول غلطیاں خطائیں نکال نکال کر جو کچھ بھی دکھادی ہیں اور بہت کی خاص خلاف خدا اور رسول رجہادوں سے ایکدفعہ احد میں نہیں پھر بعد دوبارہ بیعت اور عہد لیکر جنگ حنین میں پھر فرار کرکے خیبر میں جا جا کر ناکامیابیاں بیعت شکنی خطاؤں کو اور لشکر اسامہ کے ہمراہ بحکم رسول نہ جانے کی خطا کو بجانب رسول لعنت کو رحلت کے قریب دوات کاغذ طلب کرنے پر تعمیل حکم نبوی نہ کرنے اور اسکے مقابلہ حدیث ثقلین بابت اتحاد قرآن اہلبیت حکم نجات سنکر جواب میں حسبنا کتاب اللہ باغیانہ کلمہ اور ان الرجل لیھجر اس عرہ کو بیان ہوگیا ہے یہ کلمہ سنکر پھر رسول اکرم کی زبان سے مخالفین صحابہ کو قوموا عنی سنکر صحبت رسول، میت رسول چھوڑدینے کی اور بعد کی اکثر مخالفتوں کو عمداً چھوڑ دیا گیا۔ اگر یہ بھی ظاہر کردیتے عداوتوں کا پتہ معلوم ہوجاتا۔

ان باتوں کے علاوہ جو پہلا انکا اصول بجز رسول سبکو بھول سب فضول ہے اسکو ملکر پیش نظر رکھکر اللہ کے ذریعہ معرفت و مغفرت ہر سوائے رسول کے سبکے مذہبی اعتقادی بزرگوں میں پیران پیر قطب ابدال وغیرہ کی نفی ویرات کے علاوہ خود امامیہ فرقہ کے آئمہ طاہرین جیسے الٰہی واسطوں کی اکدم نفی کردینے سے مشیت ایزدی لولاک لما خلقت الافلاک کے مقانیہ خلاف کردیا۔ بجائے ان الٰہی واسطوں کی نفی سے اللہ کو خوش کرکے کسی بڑے درجہ بلند حاصل کرنیکا سودا خود بیدا کرنیکے انٹی خدا سے مخالفت کا بدنتیجہ حاصل کرلیا۔ وہ نتیجے

اسلئے کہ لولاک کے واحد خطاب باعث ایجاد و بقائے عالم کونین و دنیا و آخرت ہونے میں بوقت تخلیق نور محمدی اس کی زبانی اول ماخلق اللہ نوری سے اپنے نور کی وجودی شہادت دلاکر فوراً اپنے سے دوسرے حصہ نور کے بقدرت خدا جدا نمودار کئے جانے پر انا و علی من نور واحد کہلوانے سے اپنے اور نور علیؑ کے واحد ہونیکی شہادت دلاکر پھر ہر دو نور سے نور فاطمہ اور نور حسنؑ و حسینؑ بحکم خدا اللہ کے ناموں سے جدا نامزد کرا کر ان پنجتن انوار مقدسہ محمدی افراد کے واحد مجموعہ کو لولاک کے واحد خطاب باعث ایجاد عالم و بقائے کونین کے مقصد کا مخاطب قرار دیدیا اسی طے کردہ مقصد کی مزید توضیح بھی خود بزبان محمدی اولنا محمد و آخرنا محمد و اوسطنا محمد اپنے اس اعلیٰ مقصد کی تصدیق اور ثبوت میں اپنے اول نوری محمدی کے نبوت و رسالت کے سلسلہ کو انبیاء کے تارسول ختم کراتے ہی اوسکے حیات میں اوسکے دوسرے حصہ نوری علی کے ذریعہ امامت کے دور تاقیامت کبرا ے باقی رکھنے کا قائم کر کے اپنے پہلے نبوی حصہ محمدی جسد کو دنیا کی ظاہری نظروں سے غائب کر کے اپنی طرف بلا لینے پر پھر دنیا کے بدستور باقی رکھنے سے اپنے طے کردہ مقصد بقائے کونین کو خود دکھا دیا کہ لولاک کے واحد ضمیر کا مقصد اور مخاطب فقط محمد کی واحد جسدی صورت پر منحصر ہوتا تو محمد کو دنیا سے اٹھاتے ہی زمین و آسمان کو اسکے ساتھ ہی درہم برہم کر کے منظر قیامت بنا دیتا۔ مگر ایسا نہیں کیا۔ دنیا کو باقی رکھا۔ جس حقیقت سے خدائے بزبان محمد مذکورہ حدیث اولنا محمد و آخرنا محمد و کلنا محمد کہلوانے سے علانیہ آشکار کر دیا کہ لولاک کا مقصد زمین و آسمان کے ایجاد بعد انکی بقا کا ابھی ناتمام ہے اور یہ مقصد تاقیامت کبرا ے بعد ظہور قیامت صغرا ے ظہور امام مہدی و بقائے سلطنت محمد و آل محمدی زمانہ رجعت کی ختم مدت تک باقی رہیگا اللہ نے اپنے مقصد ایجاد و بقائے عالم کا باعث

بارہ اجزائے انوار محمدی کے دنیا میں خود باقی رکھنے کے عمل سے بہ علانیہ تا قیامت
معتقدین مسلمانوں پر لولاک سے علاوہ اس کے دیگر آیات و احادیث سے واضح کر دیا
ہے کہ میری اوصاف کی معرفت و تعارف کا وسیلہ اور میرے کلام قرآن کے مقاصد
کے افہام و تفہیم کا ذریعہ اور مخلوقات کے مغفرت و نجات اور حل مشکلات
دینی و دنیاوی اور قبولیت دعا و توبہ کا وسیلہ محمد مع بارہ آئمہ و فاطمہ کی مقدسہ
ذوات پر منحصر ہو چکا ہے تو ان سب کے نہ ماننے اور محمد کی فقط ذات کو لیکر باقی
کو ذریعہ ایجاد عالم یا ذریعہ مغفرت و نجات نہ ماننے پر علانیہ میرے مقصد
کو توڑ کر نافرمانی کرنیوالے یعنی ہماری فرستادہ قائم کردہ مقررہ تعداد کی الٰہی
نشانیوں میں سے بعض فقط محمد کو ماننے اور بقایا اجزائے نورانی کے نہ ماننے انکار
کرنیوالے خود اپنے ایجاد کردہ اعتقاد سے وہ جزر اول محمد کی نفی اور انکی نفی
سے میری نفی کے مرتکب ہو کر اپنے طبعی اعتقادوں سے اپنی نجات و مغفرت
کو کالعدم کر چکے اور وہ چھٹے پارہ کی آیت نومن ببعض و نکفر ببعض مذکورہ
مقصد محمد کو مع انکی اہلبیتؑ قرآن کی واحد اطاعت اور ذریعہ مغفرت
و نجات ماننے کی عظمت جلالت کو باعث ایجاد و بقائے عالم سمجھنے کے علاوہ
معتبر تواریخ و تفاسیر کے واقعات سے علی کے ذریعہ انکے قبل ولادت انبیائ
سابقین کی مشکلوں میں امداد اور سلمان کو شیر سے بچانے کے واقعات اور بعد
وجود بشری صورت علی دعوت اسلام نبوت کے وقت رسول کی آواز نصرت
و اخوت و وزارت پر کمسن علیؑ نے لبیک کہہ کر رسول کو تقویت دی۔
رسول سے انت اخی وزیری و ناصری من بعدی سے خلافت و نصرت کا
سرٹیفکٹ لیکر کل جنگوں میں اسلام اور محمدؐ کی نصرت کا حق محمدؐ پر خدا ثابت
کر دیا تو اللہ نے بھی کبھی بذریعہ جبریل جنگ بدر و احد میں لافتے الا علی کا نعرہ تھا

میں (بجز علی کوئی جوانمرد بھی نہیں) جیسا الہی تمغہ حاصل کیا اور لا سیف الا ذوالفقار کی اپنے ساتھ مدح کرالی - اور اللہ نے بھی اس جوانمردی کی تقویت پر مکمل اعتبار و بھروسہ پر خود اپنے حبیب کو بجائے اللہ کو پکارنے اور اس سے مدد لینے جبریل وغیرہ طاقتوں سے مدد لینے کے بجائے علیاً مظہر العجائب والغرائب جیسے زبردست لاثانی خطاب سے حکم دیتا ہے کہ تم اپنی رفع بلاد مصیبت مواقع جنگ میں علی کو پکارو اور اسکے ذریعہ بلاؤں کو دور کرتے رہو - یہ ندائے غیبی وحی کیطرح رسول کی واحد ذات کی سماعت تک مخفی نہ تھی - جبریل نے علانیہ آواز لگائی اور اسکی خبر مورخوں نے کتابوں میں درج کردی - اب ناد علی کی عظمت اور اسکے ذریعہ شر و آسیب ہر قسم اور بلاؤں سے تحفظ کی وسعت اسقدر مسلمانوں کے طبقوں میں غالب آکر بعض واقفکار غیر مسلم بھی ناد علیاً مظہر العجائب کو کاغذوں پر لکھواکر - لوہا - پیتل - تانبہ - پتھر و نہایر کھدواکر بچوں بڑوں عورتوں مردوں کے گلے میں ہمہ وقت لٹکانے اور بازوؤں پر بندھوانے کا ذریعہ تحفظ قرار پایا - اور مسلم و غیر مسلم زور آزمائی کے مواقع پر اللہ و نبی کو پکارنے کے بجائے یا علی یا علی کی صدا کانوں میں عموماً سنی جاتی ہے - خاص معتقد کی زبان پر یا حسین و حسن یا عباس کی پکار بھی سنی جاتی ہے علی کو بلاد مصیبت میں پکارنے سے اللہ نے اپنے حبیب محمد کو حکم دیکر اول حبیب نے خطروں کے موقع پر علی کو اپنے قریب آنیوالے دشمنوں کو دور کرنے کے حکم سے اپنی امت پر علی کے پکارنے کو ذریعہ مغفرت نجات بنانے اور انا مدینۃ العلم و علی بابہا سے علی کو معرفت مقاصد خدا و رسول و کلام الہی قرار دینا سنت کردیا گیا - اسپر بھی کتابوں سے آنکھوں سے دیکھتے اور

اور سنتے ہوئے پھر بھی جو کوئی فرقہ رسول ہی کے ذریعہ کو کافی سمجھے یا فقط قرآن ہی کو کافی کہے تو خود محمد اور قرآن دونوں ملکر ہم آواز کہتے ہیں کہ ہم تنہا تنہا کسی کے لئے کافی نہیں ہیں جب تک ہمارے ساتھ ہمارے حکم کے مطابق ہمارے اہلبیت اعتقاد وعمل میں ساتھی نہونگے۔ خدا نے ہماری واحد اطاعت ناکافی کردی واحد کلمہ محمد بغیر کلمہ علی ولی اللہ ناکافی کردیا جسکا ثبوت اللہ نے بزبان محمد لاتصلوا علیّ صلوٰۃ البترا۔ لوگو مجھ پر فقط ناقص ابتر درود مت بھیجو۔ اور جو ابیں کہہ دیا کہ اللہ نے فقط اپنے نبی محمد کی درود کو بھی ناقص نامحبوب کردیا۔ جبتک اس کے ساتھ آل پر واحد درود نہ بھیجوگے۔ جب بغیر آل کے ملائے محمد کی درود اللہ نے نامقبول کردی۔ تو بغیر علی ولی اللہ وغیرہ کلمہ ملائے فقط شہادتین صبح کے وقت یا اذانوں میں سنائے یا غیر کو مسلمان بناتے وقت پڑھا بھی ناکافی نامقبول خدا ہوگا۔ تو کیا پھر بھی جملہ مسلمانوں کا عمل مقبول خدا رہیگا

(علی کے مراتب عیسیٰ کے مقابل غیروں کی عقائد وعمل کی نفی)

حدیث منزلہ سے علیؑ کو منزلہ ہارون نسبت دینے سے رتبہ نبوت کی اہلبیت اور مثیل موسیٰ فرمانے سے علی کو مثل موسیٰ دکھانے اور علی کو اپنا نظیر اپنی امت میں جتانے اور آدمؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰ عیسیٰؑ کے صفات کا جامع دکھانے اور علی کو اپنی روح اپنا سر اور اپنے شہر علوم کا شاندار دروازہ۔ اپنی اور اللہ کی حقیقی معرفت کا ذریعہ اور واسطہ بتادینے کیساتھ اسلام لانیوالے اصحاب کی اسلامی، مذہبی۔ اخوت کی مساوات سے جدا ممتاز کرانے کی بنا پر آپنے دو مرتبہ اصحاب میں بھی نیک کو نیک کیساتھ اور مشکوک کو مشکوک کیساتھ بغرض رشتہ مواخات (بھائی بندی) کانا تا دو دو کا جوڑا نام بنام

قائم کرنے پر انکے درمیان حق و باطل میں امتیاز کی ضرورت کیساتھ بحکم خدا علی کو زمرہ اصحاب سے جدا کر کے اپنی اخوت کے خاص شرف سے ممتاز کر دکھایا تھا تاکہ سبکو قطعاً یہ بھی عیاں ہو جائے کہ رسول کی مرتبہ اخوت میں اخ کہلانیکا اصحاب میں کوئی ہمسر اور ہم مرتبہ نہیں ہے بجز علی اور علی کا بمنشائے خالق کبر اصحاب میں سے اخ بننے کہلانیکا کوئی دوسرا نہیں بجز محمد طبقہ اصحاب میں علی اخ رسول کہے جانے کی اہلیت میں بھی خاص منفرد ثابت کئے گئے ورنہ تو جملہ اصحاب کے مابین تو اسلام لاتے ہی رشتہ مواخات واحد عقائد و عمل کی بنا پر پہلے ہی قدرتاً ہو چکا تھا پھر مرتبہ مواخات قائم کرنیکی چنداں ضرورت ہی نہ تھی اک فعل عبث ہو جاتا اس بنا پر بحکم خالق اکمرتبہ بھی مواخات کافی نہ ہوئے دوسری مرتبہ مدینہ میں پھر مواخات کا تاکیدی شرف دیا گیا اور بحکم خدا زبان رسول سے انت منی و انا منک یا۔ انہ منی و انا منہ کئی دفعہ کہلوا کر اتحاد نوری ذاتی و صفاتی دکھایا گیا۔ اور اس کے ساتھ آیہ انما ولیکم اللہ سے ولایت کے شرف سے ممتاز کر دیگئے۔ ساتھ مسلمانوں کو آیہ و اعتصموا بحبل اللہ جمیعاً سے خدا کی رسی اطاعت اہلبیت پر متفقاً سبکو تمسک کرنیکا حکم دیا گیا۔ اور تفرقہ ڈالنے سے روکا گیا۔ بحکم خدا رسول کے بابت علی مذکور احادیث سنانے اور علی و فاطمہ اور حسنین کیساتھ بغرض اطاعت اظہار مراتب تقرب باری دکھانے سے حقیقتاً انکے مقابل حاکم جابر اور وارث بننے بنانیوالوں کے عقائد و عمل کی تاقیامت نفی نفرت و برات علانیہ دکھادی۔ اسپر بھی جو نہ سمجھے نہ مانے۔ سے خدا سمجھے۔

کثیر مسلمانوں کی خود کردہ بے محل دوستی اور بیجا دشمنی دکھانے سے

(اللہ کی رسول کی قرآن اور اہلبیتؑ کی توہین ہوجانے پر ایسے تاقیامت علانیہ جدائی بیزاری کا فرمان)

اللہ و رسول سے جسقدر درجہ کی معرفت محبت و اطاعت اپنے ظاہر و باطن سے جملہ مسلمان اپنی دانست میں بجالارہے ہیں تو اسکے ساتھ انکے عقائد و عمل قابل قبول کرانے اور اپنے جملہ نیک عملوں کے خدا کیطرف سے بہترین معاوضے پانیکا حق اسوقت ہوسکیگا کہ جب وہ سب بحکم قرآن خدا و رسول کے مخالف دشمن کفار و مشرکین منافقین سے باطنی نفرت اور عملاً ترک موالات قائم رکھیں گے۔ نجاست کفر و شرک سے مخلوط اشیا کے استعمال سے حقیقتاً پرہیز کرد کھاکر خود کو نزد خدا قابل اعتبار محب ثابت کرتے رہینگے لیکن اس حقیقت کے خلاف اپنے اپنے عملوں سے اپنے بد نتیجوں کے خوف کو پیش نظر رکھکر خود اثر لو اور دیکھ لو کہ باوجود ہمارے باعلان قرآنی فرمان کے کہ مومنین و مسلمین بجز اپنوں کے کفار و مشرکین کو دوست نہ بنائیں۔ عزت و رزق ہمارے ہاتھ ہے۔ ایسا نہو کہ تم انہیں ملکر انہیں شمار ہوجاؤ اور تمکو آتش جہنم پکڑ لیجائے۔ اسکے علاوہ ہمارا قطعی حکم براۃ من اللہ و رسولہ۔ ان اللہ و رسولہ بری من المشرکین وانما المشرکون نجس فلا تقربوا بعد عامھم ھذا۔ باطنی نجاست کیساتھ ظاہری جسم بھی انکے ہماری مخالفت نے علانیہ ناپاک واجب البرات و نفرت کردے مگر علمائے متقدمین متاخرین نے کچھ اثر نہ لیا اور اپنی ذاتی غرضوں ضرورتوں کے تابع ہوکر ہمارے برخلاف کفار کے اجسام کو انکی آلودہ جملہ اشیاء کو بجائے نجاست طہارت بنانے اور بیع سے حاصل کردہ شے کو طیب و طاہر قرار دینے کے احکام سے بکثرت تعداد میں غیر مسلموں کی چیزیں پاک سمجھکر

سدا سے استعمال کیجاتی ہیں انکے پانی سے غسل و وضو کیا جاتا۔ غیر مسلم کے دہلے کپڑوں سے عبادت خدا قرآن کی تلاوت کیجاتی۔ دودھ۔ گھی۔ تیس وغیرہ کی افطاریاں مقبول سمجھی جاتیں۔ غیر مسلم رلج مزدوروں سے عبادت گاہیں۔ مسجدیں۔ علانیہ پاک سمجھی جاتیں۔ بغرض خوشامد مسجدوں میں لکچر دلاو لاکر جسقدر درجوں پر فنافی القوم والملک اور سراپا ہمہ اوست ہو چکے ہیں۔ اور بمقابلہ خدا و رسول انکے دشمنوں کی وقعت جسقدر ظاہری باطنی عمل سے جس جس نے بڑہادی ہے اوسیقدر وہ اپنے خدا رسول اور قرآن کی ایمانی محبت و طاعت کی عظمت کو گھٹانے کرانے سے انکی ترین کا انکی محبت و معرفت کو ناقص یا کالعدم کرنے اپنے نیک عمال کے بہترین معاوضوں پانے سے محروم کرنے کے علاوہ اپنے خدا و رسول کو ناخوش کرکے معہ قرآن اور اہلبیت انکے خاص معتقدین جُدا کرانے کا باعث ہو چکے۔

غیر مسلموں کی دوستی سرپرستی اور روزانہ انکی آلودہ اشیار کے استعمال سے یہ قدیمی کہنہ بیماری مسلمانوں کے رگ و پے میں ایسی سرایت کر گئی اور انکے ایمان و عمل کا جز لاینفک ہو گئی کہ جو اندر ہی اندر انکے ایمانی عقائد و اعمال کو کمزور اور نامقبول بنانے اور مسلمانوں کو (اللہ اور رسول کے دشمنوں کی بیجا دوستی سے ناقابل اعتبار بھروسہ بنا چکی ہے۔ کیونکہ اپنے دشمنوں سے ملنے انکا رخ یعنے ظاہر و باطنی مشابہت اختیار کرنے کو کون پسند کیا کرتا ہے غیر مسلموں کی بیجا دوستی نے تو اللہ و رسول اور قرآن کو (بمقابلہ دشمنوں کے اپنی حقارت و توہین دیکھکر) اپنے سے بیزار اور علیحدہ کرالیا۔ اب اس سے بڑھکر اسلامی ہندوں کے کل فرقوں کے مریدوں نے متفقاً ملکر اپنے اک کلمہ گو اور اسلام کے کل مشترکہ عقائد و عمل نماز روزہ زکوٰۃ و حج وغیرہ کے ماننے والے شیعہ واحد فرقہ کیساتھ (بحکم خدا آیات قرآنی سے) بجائے دوستی و موالات قائم رکھنے کے علانیہ بے محل عداوت

صحابہ کو نہ ماننے برا کہنے کی خطا پر۔ اور قرآن کیساتھ اہلبیت کی بلافصل خلافت حسب خدا اور سول حدیث ثقلین و سفینہ ماننے کی خطا پر دکھائی اور کفر و ضلالت بدعت۔ ناریت کے ترک موالات کلام و سلام۔ قتل و خونریزی کے احکام جبا اور سدا سے نقصان جان و مال آبرو کے ہر جگہ پر عاص ہونے والوں نے اپنے صحا بکو اور انکے ایمانی محبت کی مکمل پختگی اور عظمت کو انکے دشمن شیعوں کے ساتھ علانیہ سخت عداوت کرنے سے اپنے خدا رسول کے مرتبوں سے بڑھادیا۔ خدا اور سول نے یہ دیکھتے ہوئے کہ ہماری ایمانی معرفت و محبت و اطاعت کی وقعت و عظمت تو بمقابلہ کفار پہلے دشمنوں کی بے محل دوستی و موالات کرنے سے گھٹادی تھی اور اب اپنے صحابہ کی ایمانی محبت و اطاعت کی اسقدر ہم سے مکمل پختہ اور عظیم المرتبہ (انکے دشمنوں شیعوں سے علانیہ سخت عداوت کرکے) دکھانے سے یہاں پر اللہ و رسول معہ قرآن و اہلبیت (صحابہ ثلثہ و معاویہ کے مرتبوں کو بڑھا ہوا اور انکے مقابل بھی اپنی توہین بے وقعتی سے خود انسے بیزار ہو کر تا قیامت بے محل دشمنی نے خود کو جدا کر دینے کیساتھ کل مرید مسلمانوں کے عقائد و عملوں کو معہ خود ساختہ نمائندوں کے مخالف عملوں کے بذریعہ حدیث ثقلین و سفینہ والقرآن و الحق مع علی وغیرہ سنوا کر فقط قرآن و اہلبیت کی واحد بلافصل اطاعت و خلافت میں حکم نجات اور انہیں جدائی ڈالکر قرآن کو رسول کو اہلبیت سے یا اپنے عقیدوں سے جدا کرنیوالے مسلمانوں کے کل کثیر طبقوں۔ فرقوں کی کثرت میں ضلالت، ہلاکت ناریت کا حکم ناطق تا قیامت دیدیا اور ربک یخلق مایشاء و یختار وما کان لہم خیرۃ سے مسلمانوں کو بعد علی کے مقام خم غدیر پر جشن تقرری خلافت کے بعد انکے بابت مشورہ۔ خلافت۔ اور جملہ باہمی نزاعات کو رد کردیا۔ بمقابلہ اہلبیت جملہ مخالف عقائد و عمل خلافت کی فرمان الہی سے

نفی اور نفرت و برات ہو چکی جو انکے آگے نمائندے ہوتے جائیں گے وہ معہ معتقدین
اپنے عقائد و عمل کو کالعدم کرا چکے۔

ہمارے اور رسول و قرآن کے حکم کے خلاف جبکہ اہلبیت کے بالمقابل
نمایندوں نے حکم جہاد کی آیتوں کی ذکر ثار و نکی مدح اور فراروں کی قدح عذاب
الیم سنکر بھی انکی بے وقعتی کی اپنے رسول کی احد میں بیعت شکنی پر بعد بار دگر
دیگر مواقع خندق و خیبر اور حنین میں فرار کر کے اپنی جان کو رسول سے اسلام
سے عزیز کر کے فرار اختیار کرنے سے اپنے خدا و رسول کی قرآن کی واقعی محبت
طاعت اور معرفت ایمانی دلوں میں قائم نہونے کا خود عمل سے عین وفات کیوقت
دفن میت عدم شرکت سے خود ثبوت دیدیا ہے۔ خدا و رسول کی قرآن و
حدیث کی عظمت وقعت انکے دلوں میں پیدا ہی نہوئی تھی اور وہ اپنے حسب
مرضی ہر جو نگ سے نمائندگی کی حقیقت جیسی تھی ویسے ہی انکے مریدوں کے
دلوں میں بجز اپنے صحابہ کی انکے قول و عمل کی وقعت کے خدا و رسول کے قرآن
کے احادیث کے بابت اہلبیت احکام کی وقعت پیدا نہیں ہوئی جب تو
وہ سب خدا و رسول قرآن کے (دشمنوں کفار سے ربط ضبط ہم جنس باہم جنس
کیطرح کر کے) محبت کو عظمت جلالت کو مٹا چکے اور کفار کی چیزوں کے استعمال
سے اپنے عبادت و عبادتگاہ کو بے وقعت کالعدم کر چکے تو علی و فاطمہ دیگر آئمہ کی
وقعت عظمت کہاں سے پیدا ہو سکتی۔

اہلبیت کو ہمنے مسلمانوں کا حاکم بنا دیا تو انکو خود محکوم کر کے ہمارے خلاف
خود کو نمائندہ بنا لینے سے تو اہلبیت سے نہیں۔ اپنے خدا کا و رسول کا قرآن کا
مقابلہ کر کے انہوں نے اپنے ہی عقائد و عمل کو تاقیامت کالعدم کر دیا اور کیسا کیا
بگاڑا۔ باوجود اسقدر خدا و رسول کی قرآن کی علانیہ مخالفتوں کے اپنے نمائندوں

کو عقائد و عمل کو برحق باعث نجات سنت اور اہلبیت کی بلا فصل خلافت و اطاعت
کو بجائے نجات خلاف نجات کر کے آیات و احادیث ثقلین وغیرہ کو بابت اہلبیت
کالعدم اور مستغرق امتی سے تہتر فرقوں میں ایک فرقہ ناجی اور باقی بہتر فرقوں
کو گمراہ ناری بتا دینے پر اپنے اپنے حسب مرضی معتقدین صحابہ کے کثیر فرقوں
نے خود کو ناجی اور اپنے خلاف دوسروں کو گمراہ بنا بنا کر ہمارے حکم نجات اور
ضلالت کو اپنے سب فرقوں کے کثیر تعداد میں گھما کر ہر ایک فرقہ نے اپنی نجات
کا اور اپنے خلاف سبکی ضلالت کا حکم لگا لگا کر ہمارے حکم کے خلاف نجات سے
خود کو خوش کر لیا اور سب نے ملکر ہمارے حکم ثقلین اور سفینہ کے خلاف (جس
شیعہ فرقہ واحد کو فقط قرآن معہ اہلبیت کے واحد اطاعت ماننے پر ہمنے ناجی
بتایا تھا اس کے خلاف) اُسکو گمراہ اور ناری کے فتووں سے سب نے خوش کر لیا
بموجب دشمن آدم - اہلبیت کی خلافت بلا فصل کی اطاعت معہ قرآن امر نجات
چھوڑنے سے خود گمراہی میں گھر گئے اور قرآن بھی فوراً حسبنا کتاب اللہ
کہنے والے کو فوراً یہ جواب دیکر انکی ایمانی بغل سے جدا ہو گیا کہ میں بھی
تمہارے لئے تنہا ناکافی ہوں - تمہارا بجز اہلبیت تا حوض کوثر ساتھ نہ
دونگا - اللہ نے مجھکو تا قیامت اہلبیت اور اہلبیت والوں کیساتھ مقید
کر دیا ہے قرآن نے بھی ہمراہ اہلبیت اور خدا اور رسول خود ساختہ
مجدد نمائندگان کا اور انکے مریدوں کا ساتھ چھوڑ دیا - اور وہ سب
انسے زمانہ حیات رسول سے خالی جدا اور بیزار ہو چکے ہیں -

درود و سلام

برآل طٰہٰ و یٰسین یعنی آئمہ معصومینؑ

السلام اے سرور سلطان دین — السلام اے رحمۃ للعالمین
السلام اے اہل بیت مصطفےٰ — صاحب تطہیر واصحاب ہدےٰ
السلام اے صاحب سیف و لوا — جانشین و ابن عم مصطفےٰ
حضرت خاتونِ جنت السلام — میوہ باغ رسالت السلام
السلام اے صاحب خلق حسن — السلام اے سید خونین کفن
اے اسیر دست بیداد السلام — بے کس و مظلوم سجادؑ السلام
السلام اے فخر آل مصطفےٰ — باقرؑ و جعفرؑ امام اصفیا
السلام اے مصطفےٰ کے نور عین — موسیٰ کاظمؑ قتیل کاظمین
السلام اے سید بیکس غریب — حضرت موسیٰ رضا حق کے حبیب
السلام اے شاہ بوجعفرؑ تقیؑ — السلام اے بوالحسن حضرت نقیؑ
السلام اے ماہ برج سروری — دین کے سلطان حسن العسکریؑ
السلام اے مہدیؑ آخر زماں — قاطع کفر و امیر مومناں
السلام اے کشتگان کربلا — جان و دل سے آل احمدؐ پر فدا
السلام اے تابعین اہل بیتؑ — السلام اے اہل و دین اہلبیتؑ

تمت بالخیر والعافیہ بتصدق علی و فاطمہ

جناب مولانا حافظ کفایت حسین صاحب قبلہ کے قابل قدر جذبات بابت کتاب تصویر نجات

ہندوستان اور پاکستان کی مذہبی علمی دنیا جناب مولانا سید بزوار حسین صاحب پینشنر پروفیسر گورنمنٹ کالج دامت برکاتہ کے نام نامی اور انکے صفات گرامی سے ناواقف نہوگی جناب موصوف کی تمام عمر (بعد تحصیل علم دوران ملازمت اور پینشن میں بھی) اشاعت مذہب اہلبیت میں گذرتی آرہی ہے۔ شب و روز آپکا مشغلہ حمایت دین حق رہا ہے آپکی تصانیف بکثرت ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اپنی تنخواہ سے تبلیغی رسالے زیادہ تر مفت تقسیم فرماتے رہے ہیں۔

یہ کتاب جسکا نام "تصویر نجات" ہے آپکی اس زمانہ کی تازہ تصنیف و تالیف ہے اسمیں آپنے بعد مدلل اصول دین اور حالات آئمہ طاہرین قریب قریب تمام وہ مسائل جمع فرمادئیے ہیں۔ جو اکثر و بیشتر مابہ النزاع ہیں اور اس خوبصورتی سے تحریر فرمائے ہیں۔ جو ہر شخص کے ذہن نشین ہوجاتے ہیں۔

مومنین کو چاہیے کہ اس کتاب کو خرید کر انکو دکھلائیں کہ جنکو تلاش حق کی فکر ہے مجھے یقین ہے کہ اگر کوئی اس کتاب کو پڑھ لیگا تو وہ ضرور داخل دائرہ ایمان ہوجائیگا بشرطیکہ اسکا دل منکوس نہ ہوگیا ہو۔ میں اپنے اہل ایمان کی خدمت میں پرزور اپیل کرتا ہوں کہ جناب مصنف کی محنت کی داد دیں۔ اور اسکا طریقہ یہی ہے کہ اس کتاب کو خرید کر زیادہ سے زیادہ اشاعت فرمائیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

نوٹ:۔ مذکورہ نامور معززین کی قابل قدر تقاریظ سے اثر لیکر باوجود ضخامت و لاگت معمولی اور مجلد ہونیکے تین روپیہ آٹھ آنہ تخفیف شدہ معمولی قیمت کو بابت اہلبیت کثیر معلومات کے مقابل عزیز نہ کریں جو تنہا نہ لے سکے باہم ملکر خرید یں اختلافی مسائل کو بحوالہ کتب دکھانے کیلئے یہ کتاب زیادہ تر سبکے پاس رہے طلبہ کیلئے خواہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں مدرسوں میں ضرور داخل کرائیں۔

گنہگار ـــــ کفایت حسین عفی عنہ۔ [illegible] نسبت روڈ لاہور

تقریظ عالیجناب مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ مجتہد مرحوم لکھنؤ

بابت کارنامہ محرم۔ شانِ صبر فلسفہ قرآن و اہلبیت اسلامی صحیفہ و نیا قاعدہ قانون قدرت و فلسفہ خیر و شر۔ فاروق حق و باطل۔

بعد سلام باکرام۔ آن کہ آپکے رسائل مفصل نہ دیکھ سکا لیکن متفرق مقامات سے انکے مفید انتخابی مضامین سے اور بزمانہ حال طرز جدید سے آپکی جودت طبع کی کیفیت کامیابی مقاصد کا باعث ہوگی۔ آپکی نیت خلوص ہے آپکی کوشش فیض رساں ہے۔ خدا آپکی تائید فرمائیگا۔

نجم الحسن لکھنؤ۔ شوال ۱۹۱۷ء

شمس العلما فخر الذاکرین مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ جائسی

(مرحوم مغفور)

مجھے مزار شہید علیہ الرحمۃ پر مولانا سید زوار حسین صاحب نے اپنے تین رسالے اسلامی بچوں کا نیا قاعدہ با تصویر۔ اسلامی صحیفہ (آیات اصولی فروعی۔ اخلاقی وغیرہ مجموعہ) شیعہ بچوں کی پہلی کتاب مرحمت فرمائی۔ جو بچوں کی تعلیم کے لئے انہوں نے تحریر فرمائے ہیں نے انہیں کل تو نہیں مگر زیادہ حصہ دیکھا۔ بطرز جدید تعلیم نہایت مستحسن۔ عبارت بہت شیریں ذہن میں اتر جانے والے جملے قابل یاد تحریر یہ بچوں کے لئے نہایت موزوں ضرورت زمانہ کے موافق۔ بہر حال طبیعت دیکھ کر نہایت خوش ہوئی۔ خدا مصنف کو جزائے خیر اور اہل ایمان کو اسکی ترویج کی توفیق عطا فرمائے۔

واللہ المستعان۔ سید سبط حسن احسن اللہ (نقوی جائسی)

(۶ اپریل ۱۹۳۱ء)

تقریظ جناب فخر الواعظین و المتکلمین مولانا

محمد سبطین صاحب قبلہ مرحوم (سوسوی ایڈیٹر البرہان)

و مالک تالیفات کثیرہ و پروفیسر لدھیانہ کالج

(علاوہ دیگر کتب خاصکر بابت رسالہ شان صبر)

یہ ایک جدید قابل قدر رسالہ شان صبر مصدر حقیقت مولوی
زوار حسین بن حاجی سید رضی صاحب مرحوم صاحب نانوتوی و سہارنپوری
تصنیفات ہے جس کی غرض و غایت اس کے نام اور عنوان سے ظاہر ہے
جس سے مولف کی جدت اور جودت طبع کا اندازہ دیکھنے سے یہ کہا جا سکتا
ہے کہ اس عنوان پر اس شرح و بسط کیساتھ اب تک قلم نہیں
اٹھایا گیا۔ اور مصنف موصوف میں قوت تصنیف خداداد ہے اور
طبیعت جودت پسند ہے۔ خدا مولف میں توفیقات زیادہ کرے

سید محمد سبطین سرسوی از پٹیالہ کالج ۶ مارچ ۱۹۳۰ء

بغرض قدر و فخر نقل مطابق اصل فخر العلماء و الفلاسفہ ایوب قوم
جناب مولانا سید محمد ہارون صاحب قبلہ مرحوم از ملتان محلہ شاہ گردیز
بنام سید زوار حسین صاحب ہیڈ مولوی گورنمنٹ سکول فتحگڈھ ۱۹۱۰ء

و گورنمنٹ انٹر کالج اٹاوہ

مولف فرستادہ بابت قلمی مسودات۔ شان صبر۔ فلسفہ تکلیف۔ فلسفہ
" فلسفہ خیر و شر فاروق حق و باطل بطرز جدید کتاب حقیقت حسن جمال

شمع محبت۔ اجر رسالت دو ہزار صفحہ فلسفہ شجاعت شام غم داشک تعلیم

مخلص مکرم فاضل جلیل محترم ادام اللہ فیوضکم

سلام نیاز قبول۔ آپکو میری سوانح عمری مفصل معلوم نہیں اور خدا کرے معلوم ہو۔ کیونکہ داستان بلاکشان نہ سنو نے سنو میری داستان سنو ایسی حالت میں جبکہ مرض سے ایک سکنڈ کے لئے فرصت نہیں۔ نیز دیگر علمی مشاغل اور غربائیوں سے ایکدم کی چھٹی نہیں۔ تو کیونکر ممکن ہو کہ کوئی کام جو اس سے کسیقدر بھی علیحدہ ہو انجام پا سکے۔ بہت چاہا کہ آپکے رسالوں کو دیکھوں مگر بار بار سفر کی شدت مرض کا ہیجان۔ افکار کا ہجوم بے زری کے زور نے ایسا مجبور کر دیا کہ اسوقت تک مکمل رسالوں پر نظر نہ کر سکا۔ جا بجا سے دیکھا ہے۔ بہت خوب اور مرغوب ہیں۔ مگر چونکہ میرے رنگ تحریر اور انداز استدلال سے انکا رنگ بالاتر۔ اور میرے پرواز دماغ سے انکی پرواز بہت زیادہ ہے اسلئے اصلاح کا کوئی موقع نہ دیکھ کر بجنسہ واپس کرتا ہوں۔ ضرور چھپوایئے۔ خدا مبارک کرے اور آپ کی محنت سوارت ہو۔ میری بے بسی پر رحم کر کے مجھے معاف فرمائیے۔ میں تمام رسالوں کے متفرق مقامات کو دیکھ کر اسقدر سمجھ سکا ہوں کہ نئے رنگ اور عجیب اسلوب میں آپنے قلم فرسائی کی ہے۔ ممکن ہے اہل قلم کو بھی بہت زیادہ پسند آئیگا۔ زیادہ والسلام

(ناچیز ہارون۔ از ملتان محلہ شاہ گردیز بتوسط مولوی سید زین العابدین پیشنماز)

سب سے جدا بطرز جدید ضخیم کتاب "حقیقت حسن" پر جناب خواجہ غلام السیدین صاحب سابق ڈائرکٹر تعلیم ریاست کشمیر کی قابل قدر مفید رائے۔ جناب مولوی حکیم سید علی صاحب آشفتہ لکھنو (از خاندان اجتہاد) قابل قدر رائے۔

جناب مولانا محمد سبطین صاحب قبلہ کی۔ اگر یہ شائع ہوتی تو کیا خوب ہوتا۔

ان سب اسباب سے عظیم دو ہزار صفحہ شمع محبت اجر رسالت ہے جسمیں محبت کے مسائل
سے بہت کچھ اختلافات کا فیصلہ قدرتاً کیا گیا ہے۔

امیدوار دعا مولف زوار حسین پنشنیر

فریقین میں قابل قدر و اشاعت کتاب قانون قدرت

(تاریخی نام احکام پیغمبری) باترجمہ آیات اوامر و نواہی خلاقی کا مجموعہ

تقاریظ شیعہ حضرات

عالیجناب مولانا سید آقا حسن صاحب قبلہ مجتہد اعلی اللہ مقامہ۔ کئی سطروں
میں قابل قدر عبادت و دستخط و مہر شدہ ۱۳۲۴ھ

(۲) عالیجناب مولوی سید محمد رضا صاحب قبلہ مرحوم منطقی و فلسفی لکھنوی
بامحاورہ ترجمہ کی تعریف اور تعلیمی کورس میں داخل کرنیکی تحریک کی۔

(۳) جناب مولانا سید علی اصغر صاحب قبلہ پروفیسر کیننگ کالج لکھنو۔

(۴) حضرت نہیم صاحب جائسی مرحوم و مغفور

ہیں صاحب علم و عمل جو میر زوار حسین — ہے شان مومن واقعی پیدا خود انکے نام
قانون قدرت خوب ہی از روے طبیعت لکھی — تجویہ کیوں منکر نہوں اس حجت اسلام سے
ہے یہ کتاب قدرتی باترجمہ اور مختصر — کم حجم مطلب بیشتر۔ آغاز اور انجام سے
اخلاق و تہذیب اسمیں ہے شرع نبی کے طور پر — کیوں فکر کو ان کی نہ ہو ربط الہام سے
گر کہے قلم اعدا کا سر لکھدے نہیم اب مختصر — موسوم یہ کیونکر نہو پیغمبری احکام سے

اخبار الواعظ اور سرفراز میں بھی عرصہ ہوا
ریویو کے علاوہ ابتدائے مدرسۃ الواعظین میں زیادہ تعداد میں جلدیں شائع ہوئیں

تقریظ جناب سید امیر حسن صاحب پنشنر جج حیدرآباد (دکن)

(مولف آیات محکمات جواب آیات بینات)

بابت قانون قدرت و اسلامی صحیفہ و اسلامی تہذیب قاعدہ۔ یہ رسالہ (طلبہ کیلئے) قانون قدرت ذاکرین و مقررین اہل قلم کیلئے نہایت مفید ہیں۔ خصوصاً اسلامی مدارس کیلئے ضروری ہیں۔ اور ریاست کے مدارس میں کوشش کرونگا کہ مدارس کے نصاب تعلیم میں منظور کئے جائیں۔ خدا آپکو توفیق دے اور محنت قبول کرائے۔ رقیمہ نیاز امیر حسن پنشنر ۱۰ ذیحجہ ۱۳۶۲ھ۔

تقاریظ اہلسنت حضرات

(۱) عالیجناب ابو الغنا مولانا محمد عبد المجید صاحب مرحوم فرنگی محل لکھنؤ۔

اما بعد۔ شفیقی مولوی سید زوار حسین صاحب سہارنپوری نے کتاب مسمیٰ بہ "قانون قدرت" اخلاق و تدبیر منزل میں بطریق شریعت تصنیف کر کے مجھے پڑھکر سنائی پسند کے قابل ہے۔ اس زمانہ میں ضرورت ہے کہ عربی مدارس میں اطفال کو اسکی تعلیم دیجائے۔

دستخط ۱۳۱۱ھ

تقریظ جناب مولانا محمد قیام الدین عبد الباری صاحب مرحوم فرنگی محل لکھنؤ

مولوی زوار حسین صاحب نے اپنے بعض جمع کردہ آیات اخلاقی معہ انکے عنوانات کے سنائیں۔ موصوف کی محنت لائق داد ہے۔ خدا سے امید ہے کہ اس سے نفع ہو خصوصاً مدارس میں ایسی آیات منتخبہ کا پڑھنا بہترین آداب سکھاتا ہے۔ ہو الموفق فقط

دستخط چہارشنبہ ۱۶ شعبان ۱۳۴۰ھ

قاری سرفراز علیخاں علیگ۔ ایڈیٹر مالک رسالہ تمدن دہلی مطبعہ لکھنؤ اپنے

اپنے تمدن رسالہ تصوف میں جناب حکیم مولوی سید علی صاحب آشفتہ لکھنوی فرنگی محل و حال حیدرآباد نے تقریظ لکھی اور سو جلدیں خود لیکر شائع کیں۔

عالیجناب سید اکبر حسین صاحب جج الہ آباد کی قابل قدر رائے کارڈ میں آئی انجمن حمایت اسلام لاہور کے منیجر صاحب نے بعد ملاحظہ کافی ریویو کیا۔ اہلسنت صاحبان نے خرید کیں۔ جناب جالب صاحب دہلوی ایڈیٹر روزنامہ ہمدم لکھنؤ نے ۸ شعبان ۱۳۳۵ھ مطابق ۳۱ مئی ۱۹۱۷ء میں ریویو لکھا۔

(قانون قدرت یا احکام پیغمبری)

اس کتاب میں سید زوار حسین صاحب سہارنپور مولف کتاب نے تمدن و معاشرت اور تہذیب پر خداوندی قانون کے احکام دکھائے ہیں اور ہر قسم کے افعال اعمال اور معاملات پر حکم قرآنی نقل کیا ہے اس موضوع پر پہلے بھی ایک دو کتابیں دیکھنے میں آئی لیکن بلحاظ ترتیب و سلاست یہ کتاب غالباً سب سے بہتر ہے۔ جگہ جگہ حواشی میں بعض عبرت انگیز واقعات بھی درج ہیں اس قسم کی کتابیں عورتوں مردوں کیلئے عملاً مفید ہیں جس سے خداوندی احکام اسلام کی جزئیات کا کافی علم ہو جاتا ہے۔ ۱۲ قیمت ہے جناب ڈاکٹر حاجی مرزا اصغر بیگ نخاس لکھنؤ سے منگائیے۔

قطعات در مدح حضرت امام حسینؑ

(سید ابوطالب صاحب زیدی آگرہ)

یزیدیت کو فنا کر کے دم لیا تو نے — کسی سے ہو نہ سکے کام وہ کیا تو نے
لقائے حق کے لئے کربلا کے جنگل میں — خدا کی راہ میں سب گھر لٹا دیا تو نے

سیہ بحور دنیا تھی منور کر دیا تو نے — دلوں میں نور ایمانی کا جوہر بھر دیا تو نے
عجب انداز سے اے دینے والے دیکے سر اپنا — ہمیشہ کیلئے اسلام زندہ کر دیا تو نے

شیعہ و سنی صاحبان کی شائع کردہ اشتہارات میں مفصل تقاریظ کی مختصر قابل قدر عبارتیں بابت تصویر نجات

عالیجناب مولانا کلبِ حسین صاحب قبلہ مجتہد لکھنؤ دام برکاتہ: ۔ مولف کتاب مولوی سید زوار حسین صاحب کے پُرجوش مضامین کی محنت کی داد دینا فرض ہے۔ موصوف نے عقائد آئمہ اور دیگر مابہ النزاع باتوں کے فیصل کردہ باحوالہ امور میں بے نظیر ذخیرہ معتبر فریقین کتب سے جمع کیا ہے جسکے بعد تلاش والوں کو زیادہ زحمت نہ کرنا پڑیگی۔

یہ کتاب ابطال مذاہب و دیگر فرق اسلام خصوصاً اہل تصوف کیلئے برہان قاطع ہے صاحبان دولت چند و تہ خرید کر اقوام میں مفت تقسیم کریں

جناب سید جعفر عباس صاحب رئیس سہارنپور۔ جناب سید عارف حسین صاحب رئیس سہارنپور کی مداحی قابل قدر نظم و دیگر صاحبان میں علامہ ڈاکٹر مجتبےٰ صاحب کا مونیوری ناظم شیعہ دینیات علیگڈھ۔ جناب ایڈیٹر صاحب الواعظ لکھنؤ و ایڈیٹر سرفراز بھی ہم آواز تحریک ہیں۔ جناب مولانا حافظ کفایت حسین صاحب کی قابل قدر تقریظ

جناب مولانا محمد بشیر صاحب قبلہ: ۔ بڑی جامع عبارت کے چند جملے
حقیقتاً یہ کتاب بابت معرفت اہلبیت و مخالفین کثیر معلومات کا جامع کورس ہے۔ شیعہ طلباء اور دیگر ناواقفوں کو پختہ اور غیروں کو لاجواب کرنیکا زبردست آلہ کار ہے اور رکھنے کی بڑی ضروری چیز ہے۔

قومی سرفراز کے اخبار میں مدیر کالم میں پرجوش الفاظ کی حسب ذیل تقریظ سے چند جملے بغرض فخر درج کیے جاتے ہیں

جناب سید کلب عباس صاحب سکریٹری شیعہ کانفرنس: ۔ مولف کی داد محنت کی نہ دینا ظلم ہے ہر طالب حق ایسی بیش بہا بےنظیر پڑھنے والا معتقد ہو جائے۔

اکیلا پڑھے تو لاجواب نجات موسنّ راہ حق پر آجائے قیمت ضخامت اور لاگت کے مد پر ہے ۳/ ہے

مناسب ہے۔ مدارس شیعہ کیلئے لازمی چیز مولف کی حمایت ہم سبکا فرض ہے۔

بابت تصویر نجات تقاریظ اہلسنت کی مفصل عبارت جو اشتہار میں ہے یہاں بھی مختصر پیش کی جاتی ہیں

عالیجناب حکیم شاہ فیض احمد صاحب سجادہ گنگوہ شریف :۔ آپکی یہ تالیف حقیقتاً قابل تعریف ہے

ایسے بڑی تحقیق کیساتھ باحوالہ کتب فریقین سے تدوین کی ہے مختلف فیہ مسائل پر کافی روشنی ڈالی ہے

ڈاکٹر پروفیسر حبیب الرحمن صاحب طبیہ کالج :۔ میں نے تصویر نجات کا بہت ذوق

شوق کے ساتھ مطالعہ کیا۔ آپنے مذہبی معلومات میں ایک خاص قسم کا اضافہ فرمایا ہے اور

ایک حد تک اس کمی کو پورا کیا ہے جسکی صاحبان ذوق کو صحیح معنوں میں ضرورت تھی میری

رائے میں تصویر نجات کا مطالعہ ہی باعث نجات معلوم ہوتا ہے۔

جناب حافظ عبدالجلیل و منشی محمد یاسین صاحبان :۔ کی مفصل تقریظ کی

آٹھ سطروں کے بعد " کتاب تصویر نجات کے منتخبہ مقاصد کے موافق بحسب آیات و

احادیث ثقلین و سفینہ و القرآن و الحق مع علی وغیرہ۔ قرآن کیساتھ مالک نجات و

شفاعت اہلبیتؑ کا دامن اطاعت تھام لینے کو ایمان اور ذریعہ نجات قرار دے لیا ہے

خدا مولف کو جزائے خیر دے اور طالبین نجات کو ذاتی آبائی اختلافات سے بچا کر مناقب

اہلبیت کی جملہ کتب خاصکر اس کتاب کے مطالعہ کرنے اور ہماری طرح عامل ہو جانیکی

توفیق دے۔ ورنہ دور سے نفرت کرنے یا خاطر الیکر بیکار ورق گردانی سے اللہ سبکو بچائے۔

ڈاکٹر محمد حنیف صاحب احمدی قادیانی :۔ میں نے بہت کتب شیعہ کا مطالعہ کیا

ہے۔ مگر آپ کی کتاب تصویر نجات اختلافی کثیر مسائل کی تحقیق میں جامع ہے

خدا مولف کو جزائے خیر دے۔ اور طالبان حق کو حق قبول کرنیکی توفیق دے۔

وما علینا الا البلاغ

مولف کے مختصر حالات اور تبلیغی خدمات

(۱) **نام وولدیت وآغاز ولادت** والد بزرگوار کا نام حاجی سید رضی بن سید نوازش علی ساکن نانوتہ ضلع سہارنپور جنہوں نے نام مولف کا حضرت نوح کے اصلی نام پر عبدالغفار رکھا تھا جو اطراف سہارنپور تک محدود۔ اور دوسرا نام پھوپی حسینی نے زوار حسین رکھا جو لکھنؤ جانے پر وہاں اور سرکاری کاغذات و سندات کے علاوہ زبان زد ہوا۔

(۲) **آغاز ولادت تعلیمی کیفیت** چودھویں صدی کے آغاز میں تقریباً پانچویں چھٹے سال ولادت بعد چھٹے ساتویں سال سے ابتدائی دینی تعلیم قاعدہ و قرآن اردو پھر فارسی کی گلستان و بوستان تک اپنے والد بزرگوار سے سنہ ۱۳۱۲ھ تک پھر پندرھویں سال دہلی مدرسہ اثناعشریہ میں عربی کی ابتدا جناب مولانا سید علی رضا صاحب قبلہ سرسوی سے کی یہ مدرسہ جناب مولانا سید آفتاب حسین صاحب قبلہ کی سرپرستی میں تھا۔ مولانا کے بڑے صاحبزادے سید علی مرحوم سے چھوٹے صاحبزادہ مولوی سید محمد صاحب کی عمر اسوقت پانچ چھ سال کی تھی۔ پھر وہاں سے تین سال بعد مدرسہ منصبیہ کمبوہ دروازہ میرٹھ میں عربی کا سلسلہ جناب مولانا حافظ فیاض حسن صاحب قبلہ سے پھر جناب قبلہ مولانا خواجہ عابد حسین صاحب کی شاگردی میں ہمراہ جناب مولوی محمد سبطین صاحب سرسوی سنہ ۱۳۲۲ھ تک رہا۔ اس سال آپکے والد بزرگوار کا انتقال قصبہ گنگوہ میں ہوا۔ خبر سنکر وہاں جاکر ایک سال رہے اور سنہ ۱۳۲۳ھ میں لکھنؤ جناب مولانا سید آقا حسن صاحب قبلہ مجتہد اعلی اللہ مقامہ کے یہاں قیام وطعام کی تقویت سے پہلے جناب مولانا منن صاحب قبلہ کی شاگردی میں ایک سال دجنکے صاحبزادہ مولانا نقی صاحب کی عمر تقریباً سات آٹھ سال کی اور جناب مولانا کبن صاحب کی عمر گیارہ سال کی تھی پھر انکے بعد سلطان المدارس آصفی مسجد میں جناب مولانا سید ہادی حسن صاحب قبلہ مجتہد مرحوم کی شاگردی میں دو سال تعلیم حاصل کی۔ پھر یہاں کی تعلیم ترک کرکے سنہ ۱۹۱۰ء میں مولوی عالم پنجاب کا امتحان دہلی بھیج دیا۔ اور اسی سال الہ آباد جاکر ملا عربی کا امتحان بھی دکیننگ کالج کے ذریعہ دیا۔ دونوں جگہ سے کامیابی ہوئی۔ گزٹ میں نام شائع ہوا۔ پھر سنہ ۱۹۱۱ء میں مولوی فاضل پنجاب یونیورسٹی کا بذریعہ جناب مولوی سید محمد سبطین صاحب فیس بھجوا کر لاہور جاکر دیا۔ قدرت سے کامیابی نصیب

ہوئی۔ انگریزی انٹرنس کی اجازت ۱۹۱۲ء میں پنجاب لاہور سے لیکر زبان کے دو پرچوں میں
امتحان بھی دیا۔

ملازمت کا دور ۱۹۱۲-۱۳ء بمقام لکھنؤ امین آباد میونسپل ہائی سکول میں ایک سال تیس روپیہ
پر عربی کے ہیڈ مولوی رہے۔ پھر ایک سال ریاست کالا کانکر ضلع پرتاب گڈھ کے ہائی اسکول
فارسی کے مدرس رہے۔ وہاں قریب ریاست پریانواں کے خان بہادر نواب جناب شیخ احمد حسین
صاحب مرحوم تعلقہ دار کے منجھلے صاحبزادہ سید اظہر حسن عرف ہبن صاحب سلمہ اسی اسکول
میں فارسی پڑھتے تھے۔ نواب صاحب نے اپنے کتبخانہ خزینۃ المحمود سے اپنی مولفہ نامور کتابیں۔
تاریخ احمدی۔ دیگر آئمہ کی تاریخیں۔ تراویح کی رد میں رسالہ دیا۔ آپنے بھی اپنی تالیف کردہ چند
کتابیں۔ قانون قدرت وغیرہ نواب صاحب کو دیں۔ وہاں سے ۱۹۱۵ء میں بمقام باندہ گورنمنٹ
ہائی سکول میں الہ آباد کے انسپکٹر نے بھجوا دیا۔ پانچ برس وہاں رہے اسی زمانہ میں جوبلی کالج میں
ٹریننگ پاس کیا اور ۱۹۲۱ء میں تبادلہ فتحگڈھ ہو گیا۔ پانچ سال یہاں رہتے ہوئے اردو مڈل
کے ایک پرچہ میں سرکاری ممتحن تین سال رہے۔ ۲۶ء میں اٹاوہ انٹر کالج تبادلہ ہو گیا۔ ۳۶ء
تک بارہ برس وہاں رہے۔ ۱۹۳۷ء میں سہارنپور گورنمنٹ اسکول میں تبدیل ہو گئے۔ اور
دسمبر ۱۹۴۹ء ۳۶ سال میں پنشن ہوئی۔ دو سو تین روپیہ ۲۰۳ معہ الاؤنس تنخواہ رہی۔

بہ پابندی سرکاری ڈیوٹی کیطرح
اشاعت ذکر اہلبیتؑ کی انجام دہی
قدرتاً تا ذمہ لی۔

حسب ارشاد رسول ذکر علی و باقی آئمہ عبادت
خدا ہے۔ خالق عالم نے اللہ کی جملہ عبادتیں۔ نماز
روزہ۔ حج زکوٰۃ خمس جہاد کے خاص اوقات اور
خاص شرطیں ہیں جنکے بغیر شرط یا قبل از وقت کر
برنا مقبول ہونگی۔ لیکن اللہ کے محبوب مقصود و مراد محمد و آل کا ذکر حالات و کمالات و اُن پر
درود و سلام کا وقت کوئی مقرر نہیں ہے جب چاہو جس وقت چاہو قلم سے یا زبان سے انکا ذکر
کرتے لکھتے رہو۔ ہمہ وقت مقبول خدا ہے۔

بلکہ اللہ نے تو وقت تخلیق نور محمدی علی و فاطمہ و حسنینؑ سے ہمراہ فرشتوں کے عالم نور میں لاکھوں
برس انپر درود و سلام بھیجتے ہوئے بعد ایک لاکھ [illegible] ہزار انبیاء سے انکے اصلاب میں [illegible]
[illegible]

وقت آیۂ صلوا علیہ سے پہلے خود مع کل ملائکہ درود بھیجنے کی عملی شہادت دیکر تب محمدی مسلمانوں
کو تا قیامت محمد مع آل مکمل درود کی تاکید کرتا رہا ہے تو جملہ مسلمان جسقدر بھی انکا ذکر خیر کرتے وہ کم تھا
لیکن اسکے برعکس بعد وفات رسول بجائے موافقت اہلبیت کے مع معتقدین ایذا رسانی قتل و تباہ
کرنے انکے نام کمالات مٹانے کے درپے ہو گئے۔ از ابتدائے نمایندگان سقیفہ بنی امیہ و بنی عباس
کے ظلم سے کل اہلبیت مع معتقدین قتل و تباہ ہوتے ہوئے جو بچے کچھے، لگے چھپے ادھر ادھر مقامات
پر قدرتی طاقت سے زندہ رہے اور انکو جہاں کہیں جب کبھی بعد زمانہ جور کے قم و مشہد جیسی کچھ آزادگی
ملتی رہی اپنے آئمہ کی زیارت کا عمل جاری رکھا۔ انکے نام و کمالات جیسی عبادت اپنے قلم سے یا زبان
سے بقدر علم و طاقت حاکم و ماحول انجام دیتے رہے۔ اپنے خدا و رسول اور اہلبیت کو خوش کرتے
رہے۔ محمد و آل کا ذکر جملہ انبیاء و ملائکہ کے کام آتا رہا۔ انکے بعد کے معتقدین کو تا حیات ہر زمانہ میں
فائدے پہنچاتے ہوئے بعد حیات قبر میں عالم برزخ میں پھر بعد قیامت کام آئیگا۔ چنانچہ طبقہ ذاکرین
نے اپنی ریاضت حافظے و دماغ میں ایکبار ذخیرہ جمع کر کے تقاریر سے کام لیکر جملہ مقاصد میں ناموری۔
کامیابی۔ ہم خرما ہم ثواب کمایا۔ اور اہل قلم نے پائدار ہمیشہ باقی رہنے والا قلمی ذخیرہ نسے بقدر طاقت علم
و ماحول و موافق حاکم وقت بہت کچھ اظہار خیالات کرنے لگے۔ پس انہیں اہل قلم کی پیروی سے اس
ناچیز نے دوسروں سے کلام جمع کرنے کے بجائے اپنی خود جدت و جودت طبع بغیر کسی اعانت کوئی مضمون
کوئی مقصد ذہن میں آیا اور اسپر لکھنا شروع کر دیا۔ یونہیں رفتہ رفتہ از ابتدائے زمانہ ۱۹۰۹ء (۱۰) سنہ ء کو
تالیفات و تصنیفات کا سلسلہ اول قرآنی آیات کے حسب مضامین یکجا آیات کو فراہم کرنے اختیار
کر کے سب حصوں کا نام قانون قدرت رکھا۔
جنمیں سے ایک حصہ میں اوامر و نواہی اخلاقی آیات کو جمع کر کے علمائے فرنگی محل لکھنؤ و علمائے
شیعہ کی تقاریظ سے ۱۹۳۲ء میں شائع کیا۔ جملہ تقاریظ اوپر صفحوں میں درج ہیں۔
اور حسب ذیل فلسفیانہ رسالے اور کتابیں از خود قدرتی جودت طبع و فکر رسا سے بغیر کسی سے
کتابی اعانت تیار ہو ہو کر اپنی تنخواہ سے مقام لکھنؤ سے شائع ہوتی رہیں اور اپنوں کے علاوہ
اہلسنت طبقہ تک پہنچتی رہیں۔

حسب ذیل قدرتی تبلیغی رسالے کتابوں کے نام یہ ہیں

مطبوعہ یہ ہیں ختم ہو چکیں۔ خدا کرے پھر کوئی چھپواوے

(۱) قانون قدرت کے مختلف نام سے یکجا جمع کردہ آیات کے حصے مطبوعہ اخلاقی حصہ حکم پیغمبری نام۔
صحیفۂ اولیا۔ جملہ دعاؤں کا مجموعہ۔ اسلامی صحیفہ اصول و فروعی اخلاقی آیات۔ اسلامی نیا قاعدہ ناجائز تصاویر۔ کارنامہ محرم و ذکر ماتم معہ جوابات۔ شان صبر فلسفہ صبر۔ شام غم فلسفہ غم۔ فلسفہ قرآن و اہلبیت۔ چودہ معصوم کے حالات۔ جوہر اسلام بچوں کی دینیات شیعہ بچوں کی پہلی۔ فلسفہ مذہب اسلام معہ انقلاب حسن۔ مجذوب کی بڑ دو حصہ۔ رد تصوف حقیقت کعبہ حقیقت سادات و معرفت اہلبیت ہمارے آنسو اشک شبنم۔ اصول دین کے جوابات فلسفہ تکلیف (جدید) تاملات آئمہ کا مذہب عتری دواو ضاد۔ نا قدری کی آواز فریاد۔ رد تبرا و تقیہ وغیرہ کا شجرہ۔ ہاتف غیبی آوازہ نمبر قبل کے ہاتف غیبی آواز کا ٹرایوسٹر ۱۹۱۱ء دہلی سے شایع کیا تھا قانون تمدن تقیہ۔

غیر مطبوعہ یہ ہیں۔ خدا کرے چھپ جائیں۔

شمع محبت اجر رسالت دو ہزار صفحہ قیام و بقا اجزائے عالم محبت پر ہے ۱۲-۱۴ اقسام محبت۔ جملہ نزاعی باتوں کا قدرتی حل کارنامہ حسن و عشق۔ پہلی جدید کتاب پانسو صفحہ حسن مجازی سے برحق باتوں کا ثبوت تھا خواجہ غلام السیدین ڈائرکٹر تعلیم کشمیر جا کر مداحی کلمات ہمراہ لائے۔
فلسفہ خیر و شر فاروق حق و باطل۔ باندہ میں ۱۹۱۵ء میں لکھا۔ نقاب حسن پردہ پر۔ فلسفہ حق و بلا خلافت فلسفہ شجاعت۔ فلسفہ شہادت صحیفہ زرین احادیث۔ الفرض دینی و دنیاوی فرائض۔ خدا اور رسول کا مذہب اطاعت آل محمد۔ سرشمہ محبت (متعہ) فلسفہ برات لعنت۔ حقیقت قدح و مدح صحابہ حبل اللہ کی تحقیق۔ بابت نبی دلی مساوات کا فیصلہ ایمان ابو طالب و صحابہ۔ نگاہ کی خطا تحریر و تقریر رسالہ۔ اردو کے پہلے دوسرے تیسرے تعلیمی حصے۔ مقدمہ حیات اردو

تصویر نجات [۲۸] صـ ۶۶۴ مقصود خدا۔
آفتاب حجت [۲۹]۔ بہت سے [۳۰] مضامین اور رسالوں کے نام جدا۔ گنجائش نہیں۔
صحیفہ رسول و اہلبیت آیات کا انتخاب ابراہیمی تمہارے امامت۔ لاجواب کتاب غیر مطبوعہ

معہ شعرا۔ اردو محاورات و لغات۔ جامع القواعد۔ اردو فارسی عربی۔ انگریزی۔ ہندی کے یکجا قواعد۔ تکمیل فارسی کورس پہلا دوسرا حصہ۔ تجدید فارسی جدید کورس۔ قدیمی فارسی مصادر کی کایا پلٹ کا نقشہ پہلی جیبی نسیم اردو۔ بہار اردو کورس پر پانچسو روپیہ ملا برسات اور جاڑے پر مفید دلچسپ سائے

تالیفات کے علاوہ تبلیغی عمارتوں سے اہلبیتؑ کی خدمات

قصبہ گنگوہ ضلع سہارنپور کے محلہ سادات میں ناناہیال بلند دیوانخانہ (لب سڑک متصل مزار قطب شاہ عبدالقدوس) کو جسکے سامنے نشستگاہ بنگلہ سادات امام بارہ قصر بخشش معہ مسجد خالی وسیع جگہ پر فضا ہے بلا مشورہ انجنیر و معمار جدید ڈیزائن سے قلعہ نما مینار و در نما دیواریں۔ صدر دروازہ کے گلے میں چودہ معصوم نام کی ہیکل یا ہار پختہ جلی قلم سے بیرونی حصہ میں مشہور چند آیات واحادیث واشعار صوفیا بابت اہلبیتؑ پچھلے حصہ میں دیگر آیات واحادیث سے اظہار حق کیا۔ دروازہ پر تاج اوپر گول اٹھارہ دروں کا کمرہ کھڑکیوں دار پر اٹھارہ برجیوں دار کٹہرہ۔ آخری صفحہ پر نقشہ ہے۔ پہلے والد مرحوم کے نام پر حاجی رضی منزل نام رکھا۔ پھر بغرض برکت قیصر فاطمی نام رکھکر اس مسکونہ مکانکو معہ اپنی صحرائی جائداد بنام امام بارہ قصر بخشش گنگوہ وقف رجسٹرڈ کی نقل لکھنؤ اوقاف کے حوالہ کی۔ رہنے کا اختیار ہے خود کو۔ معہ چند بستی و غیر بستی کے بھائیوں کو متولی لکھدیا۔

اس قصبہ کے باہر سواس والا باغ اور کھیت میں قدیم سے آبائی قبرستان اور کربلا نام کی مختصر جگہ کانٹوں کے احاطہ سے گھری تھی قدیم سے دو امام باڑوں کے تعزیے معہ علم عاشورہ کو چار پانچ بجے نوحہ و مرثیہ پڑھتے۔ پہنچاکر تعزیہ کی تربتیں دفن کرکے بعد زیارت و فاتحہ نان و گوشت کی تقسیم سے فاقہ شکنی کیجاتی ہے۔ مینار لگاکر جس کے سامنے والے حصہ پر گنبد ہے دونوں طرف

بجائے کھانٹوں کے پختہ کٹہرہ برجی مینار دار بھی زہرا امام سیدانی کے خواب کی تعبیر پر بنوا دیا گیا

(۲) شیعان ہند کی قابل قدر و فخر وسیع عمارت قصر زہرا قصبہ نانوتہ سہارنپور کے اس قصبہ میں یہ فخریہ عمارت بیس برس بعد مقابر جنت بقیعہ کے انہدام کی تاریخی یادگار ظالم نجدی کے صبر کی ظلم کا توڑ اور جواب بھی قدرتاً قائم کی گئی جو مولف کتاب زوار حسین کے باطنی عرصہ کے جذبات کا نتیجہ ساڑھے پانچ ہزار ذاتی رقم صرف کی و بیع الاقادہ میدان میں سادات کے محلوں امام باڑوں کے سنٹر میں جہاں قدیم سے محلوں کے بڑے علم ایام محرم اور چہلم میں حلقوں کیساتھ جمع ہوتے - و ا ں برآمد ہو کر ماتم کرتے آگے بڑھتے۔ بستی کے باہر آٹھ نو بجے پہنچکر تبرکات بڑھاتے ہیں۔ بہترین جگہ کو سب نے وقف کی وقف نامہ پر دستخط کئے اور بانی ہی کو متولی کیا۔ خود ہی بنیادوں کا احاطہ وصدر دروازہ کا لکھنؤ کے آصف الدولہ امام باڑہ کے صدر دروازہ پر نقشہ بنا دیا۔ کئی سال میں احاطہ اور صدر دروازہ معہ تاج و مینار چار ہوئے گوشوں کے مینار اور اندر دس بارہ برس میں ہزار اینٹیں بار رکھی ہیں مگر شاہنشین مہمانخانہ نہیں بن سکا۔ مقصد نا تمام امدادی مدرسہ فاطمی نام کا ہے - دو مدرس ہیں۔ بستی و غیر بستی کے بھائیوں نے جانی کی عند کردہ رقم کے علاوہ تقریباً ایک ہزار سے امداد کی ہے

بقیہ دیگر نیک انجام کاموں کا ذکر خیر

سنہ ۱۹۲۴ء میں اٹاوہ گورنمنٹ انٹر کالج سے بعد بارہ برس سہارنپور تبادلہ ہو جانے پر دو پریس مشین ہاتھ والی معہ پتھروں کے لیکر قومی پریس نام سے ڈھائی سال چلایا منتظمین کی بدعنوانی سے بند ہو نا پڑا۔

اپنی ذاتی اور والد مرحوم کی مجلد و غیر مجلد ہر قسم کی کتابیں بعد فراغت اول مدرسہ سنبیہ کے بعض طلبا کے علاوہ وہاں کی لائبریری میں داخل کیں۔ پھر سہارنپور کے شیعہ انیس لائبریری میں جدا۔ اہلسنت کی مسلم لیگ اور احراریوں کی محمد علی لائبریری میں علاوہ عربی، فارسی۔ درسی وغیرہ شیعہ مذہب کی داخل کردیں۔ اور تبلیغی رسالے شیعوں کے علاوہ اہلسنت تک پہنچا دیئے۔

آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی کیفیت

بمقام جوہری محلہ جناب مولانا سید آقا حسن صاحب قبلہ مجتہد و امام جمعہ لکھنؤ۔

دولتکدہ پر قیام رہا۔ اس انجمن کا نام پہلے صدر الصدور تھا۔ شیعہ بیت المال اور
مدرسہ بھی قائم کیا پھر بمشورہ خاندانی قابل قدر جناب سید علی غضنفر صاحب (جو تین سال
کانفرنس کے سکریٹری رہے) مشورہ سے نام آل انڈیا شیعہ کانفرنس پاس کر کے تین سال
شاندار کامیاب اجلاس رفاہ عام لکھنؤ میں ہوئے۔ مہمانوں کو عمدہ کھانوں اور دیگر ضروریات
کے انتظام سے شہرت مدح سرائی جا بجا ہوئی۔ مہمانوں کی خدمات میں شریک حال رہے

مدرسہ واعظین لکھنؤ کی بنیاد

بذات خود جناب مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ مجتہد طاب ثراہ (ساکن امروہہ)
نے ناظمیہ عربی کالج کے پرنسپل ہوتے ہوئے بمشورہ و بمدد جناب راجہ سید علی محمد صاحب
مرحوم ریاست محمود آباد مدرسہ واعظین قائم ہوا۔ قابل قدر واعظین اور شاندار عمارت
ہے۔ اور الواعظ اخبار۔ مسلم ریویو انگریزی رسالہ سے اور معزز نامور مولفین اور شاعروں
کی کتابیں انجمن مؤید العلوم میں داخل کرنے تقاریر کے جلسوں میں نامور روسا۔ نوابین
کے معائنوں سے اور نواب صفدر سلطان شمس آباد کی جانب سے بجلی کے پریس مشین کے
جاری ہونے سے مدرسہ میں چار چاند لگ گئے۔ جناب مولانا کے ارشاد پر مولف نے بھی
قانون قدرت کے متعدد کاپیاں پھر دیگر رسائل کارنامہ محرم۔ قرآن اسعدین فلسفہ قرآن
و اہلبیت۔ حقیقت کعبہ و سادات۔ مجذوب کی بڑ۔ اسلامی صحیفہ۔ اسلامی نیا قاعدہ، شیعان جیسی
کئی کئی سو کی تعداد میں اعانتاً داخل کر دیئے۔ جنکے نام ابتک الواعظ فہرست میں جاری ہیں
واعظین سابق و حال اور علمائے لکھنؤ مولف کے مداح و قدر دان رہے۔ خدا مجتہدین کے
قابل فخر صاحبزادوں کو اپنے آبائی عہدوں پر قائم رکھے وہ بھی برابر عزت افزائی فرماتے رہتے
ہیں یہی قابل فخر ہزاروں کی دولت یہ بات کیا کم ہے۔ کیسے نصیب۔ کہ بر سر ممبر نامور عالم خواجہ
لطیف [illegible] ذاکرین نے مولف کی قدیمی خدمات کی ان کتابوں کی تعریف سے ہزار کو تعارف سے ہوئیں
کا ذکر خیر سے تعارف کرا دیا۔

باوجود ڈیڑھ سو روپے دو سو روپے سے زائد تنخواہ کے مذکورہ عمارات کے علاوہ صحرائی
سکنائی جائداد سے سونا چاندی کے زیورات سے عمدہ ریشمی لباس سے اپنی شان نہیں جتائی

سادی غذا سادہ لباس اپنا اور اہل و عیال کا رکھا۔ مجالس مردانی و زنانی کا سلسلہ ہر جگہ برابر جاری رکھا۔ نزاعی معاملوں سے مقدمات سے دور رہے۔ تا مقدور اپنوں سے بلکہ غیر مذہب سے جہاں جہاں قیام رہا۔ ہمساز رہے۔ علانیہ دشمن نہیں بنایا عملاً ایذا کسی کو نہیں دی۔ اسیر ہر جگہ غیر مسلم کیساتھ دعوت اور جلسوں۔ پارٹیوں کے موقع پر شرکت کی۔ بجز پھل خشک ہر طوب جملہ اشیاء سے علانیہ پرہیز رکھا۔

وہ اس ذات کی صفات سے جو کچھ عیاں ہوئے۔ وہ کام ہوگئے کہ ہیں عاجز بڑے بڑے

" باوجود تبلیغی کتابوں سے غفلت اشیاء کی گرانی۔ اہل دولت سے عدم اعانت اپنا تبلیغی کام۔ تقریباً ستر برس کے قریب عمر میں جوانوں کی طرح برابر جاری۔ نہ اعضا تھکتے نہ ہمت ٹوٹتی ہے۔ اولاد میں ایک لڑکی ختم۔ دو بیٹے سکندر نام چھوٹی عمر میں ختم سب میں پہلا "مظفر عباس" ۱۵ برس کا اٹاوہ میں ختم ہوا۔ بقیہ دو جوان لڑکے شادی شدہ عدم وجود برابر۔ بڑا "حمید رعباس" ناداں ہشیار بیوی دو بچوں کو چھوڑ کر کراچی میں آزاد دوسرا خورشید عباس۔ معمولی لیاقت سے بے روزگار۔ سب کی قسمتیں جدا ہیں۔ شکوہ کیا

دنیا میں کیا رکھا ہے بڑی جائداد والے اپنی دولت پر۔ اہل علم اپنے کمال پر۔ تاوقتیکہ قوم کے ماحول کے کام نہ آئیں کیا فخر کر سکتے ہیں۔ بلکہ لوگ برا کہا کرتے ہیں۔ ان پر اثر بھی نہیں ہوتا۔ اپنی عادتوں میں اپنی شانوں میں خود مست ہیں۔

واقعاً:۔ زندگی زندہ دلی کا ہے نام ۔ مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں۔

ہنس کے دنیا میں مرا کوئی کوئی رو کے مرا۔ زندگی پائی اسینے جو کچھ ہو کے مرا
جی اٹھا مرنے سے وہ جسکی خدا پر تھی نظر۔ جسنے دنیا ہی کو پایا تھا وہ سب کھو کے مرا
مرادِ ما نصیحت بود و گفتیم ——— حوالت با خدا کردیم و رفتیم

امیدوار دعا دسورہ:۔ عبد غفار زوار حسین بن حاجی سید رضی حسین صاحب مرحوم نانوتوی

فہرست بقیہ مضامین کتاب آفتاب حجت

ہدایت

نامور جلسوں اور مجالس میں ذاکرین کی خوش بیانی کے اشتیاق میں
صرف کثیر کرنیکی طرح اہلبیت کے حالات وکمالات کی چھوٹی بڑی
کتابوں کی آوازاشاعت سنکر ان کی خریداری میں بھی جذبہ فاطمی لے کر مولفین کی
تقویت سے ہمت افزائی کرنا چاہئے۔ خلاف طبع باتوں پر اہلبیتؑ کی نامزد کتابوں سے نفرت
رکاوٹ کر لینے خود کو اور اپنے بھائیوں کو اہلبیت کے کمالات سے محروم کرنے کے علاوہ
کتابوں کی قدرو قیمت میں ناقدری دیکھتے ہوئے اہلبیتؑ کی شکایت و خفت میں
ہوجانے کے خوف سے ہم سبکی [illegible]
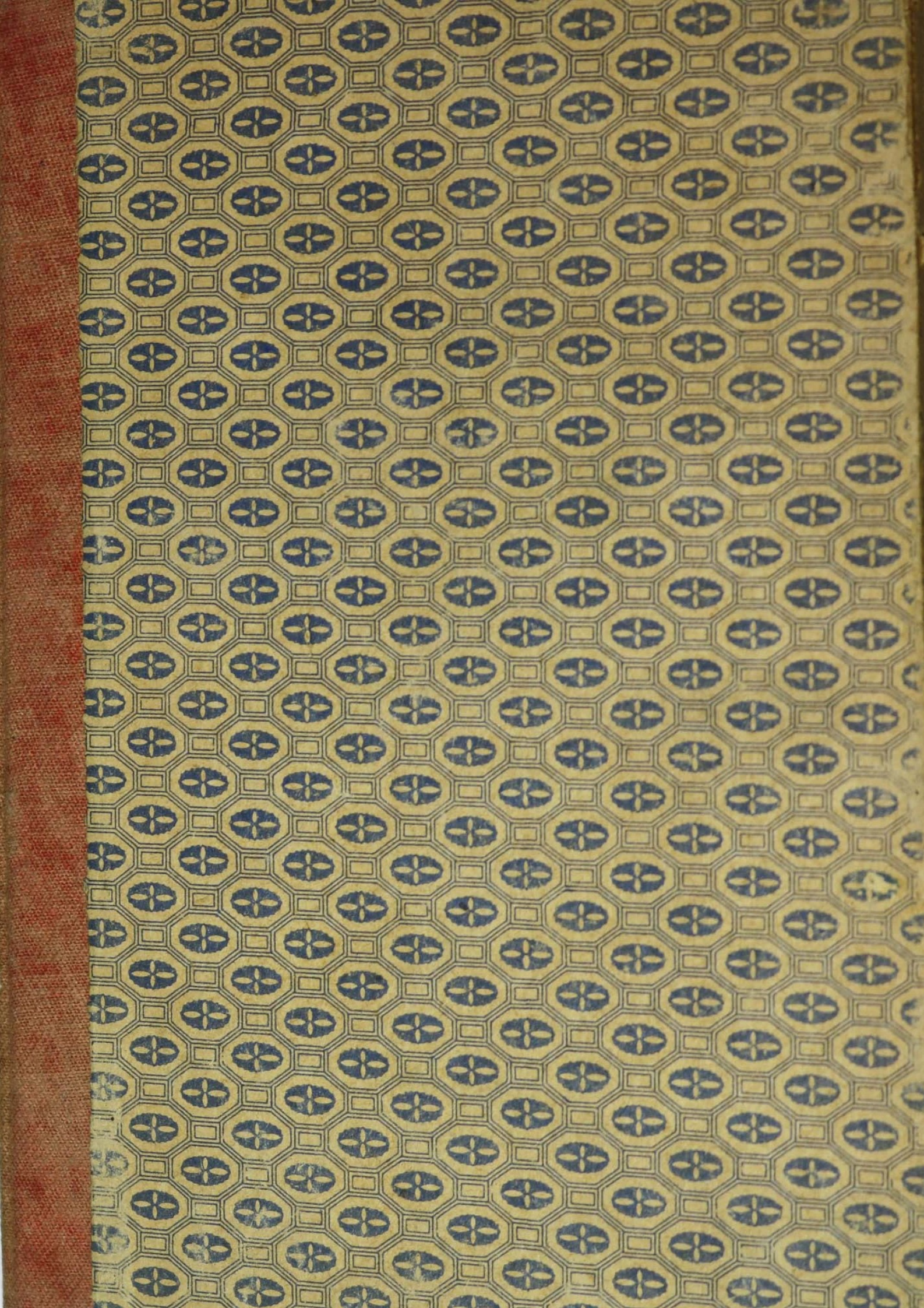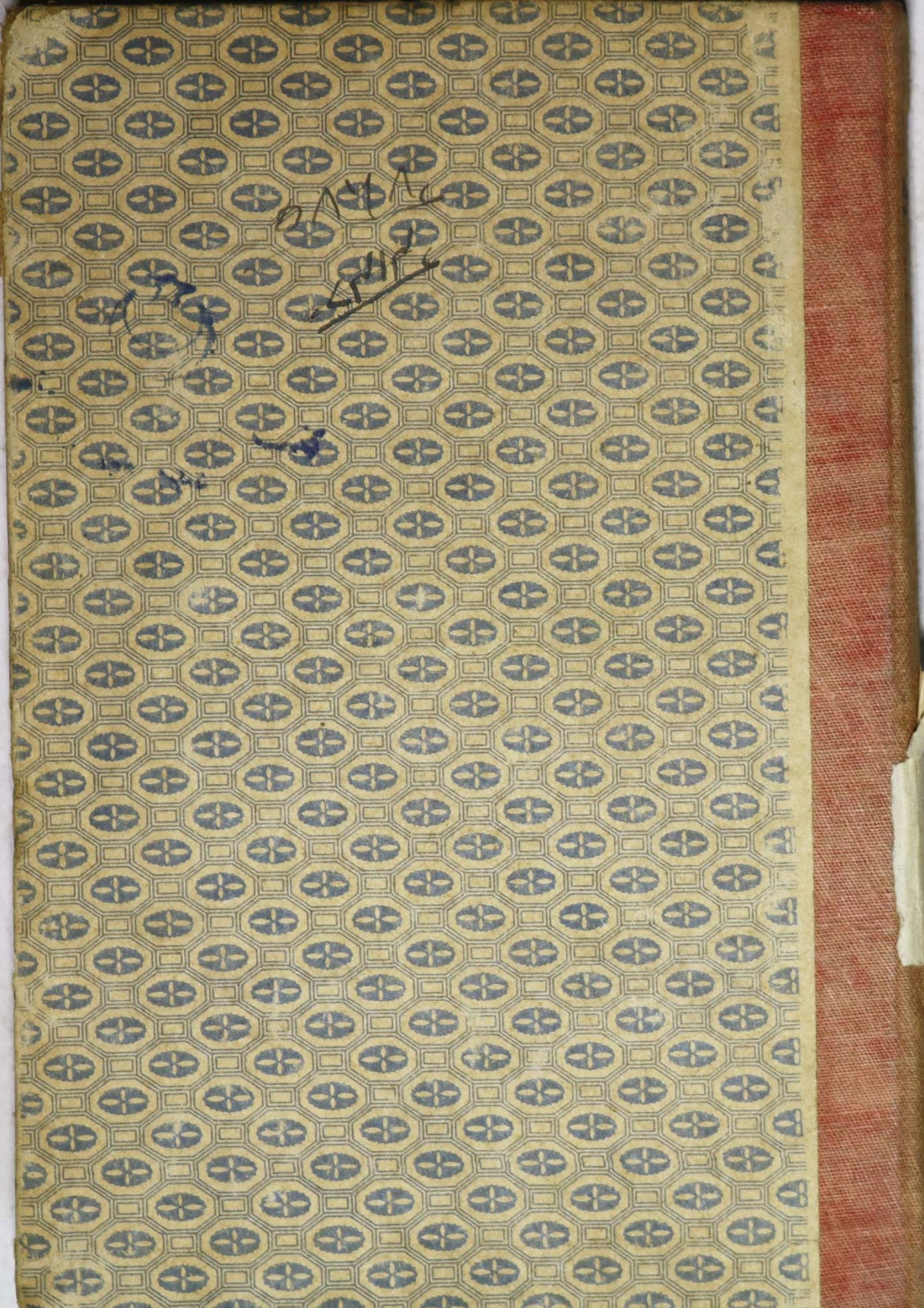
حقیقت مذہب
تعداد طبع ۵۰۰
صفحات ۳۵۲
قیمت علاوہ محصول
دو روپے
۵/
مصارف کے علاوہ ضرورتاً کتاب مفت دیجانے کیوجہ سے

فہرست مضامین آفتاب حجت